صدیوں کی بیٹی
ایم اے راحت

دیباچہ

بہت عرصہ قبل میں نے جاسوسی ڈائجسٹ میں ایک سلسلے وار کہانی ''صدیوں کا بیٹا'' لکھی تھی۔ یہ ایک تاریخ ساز کہانی تھی جسے دنیا بھر میں جہاں جہاں اُردو پڑھنے والے موجود تھے، بے مثال پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ داستان ساڑھے گیارہ سال تک ہندوستان اور پاکستان کے رسائل کی زینت بنی رہی۔ کچھ عرصہ قبل میرے ایک دوست نے کہا کہ ''صدیوں کا بیٹا'' جیسی کہانی دوبارہ نہیں لکھی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم سے کہا جائے کہ اس بار تم ''صدیوں کی بیٹی'' لکھو تو شاید تم خود بھی نہ لکھ سکو۔ کیونکہ بیٹے کو بیٹی بنا دینا کوئی کمال نہیں ہو گا اور ایسے کسی کردار کو کوئی نیا روپ نہ دے سکو گے۔ بس تو جناب پڑ گئے سوچ میں۔ اسی سوچ و بچار میں تھے کہ ایک دن ایک نوجوان مصنفہ محترمہ فرحت کنول سے ملاقات ہو گئی۔ ان کے دو افسانے ''سونے کا دل'' اور ''کوئی تو ہو'' ایک خواتین کے رسالے میں پڑھے تھے۔ وہ خود بھی ہماری تحریروں سے متاثر تھیں۔ بہت سی باتوں کے درمیان صدیوں کی بیٹی کی بات نکل آئی اور انہوں نے ایک اچھوتا آئیڈیا پیش کیا جو دل کو بھا گیا۔ اس طرح ''صدیوں کی بیٹی'' نے جنم لیا اور محترم بھائی محمد علی قریشی جو ہمیشہ اچھی تحریروں کی پذیرائی کرتے ہیں، نے اسے کتابی شکل میں لانے کا فیصلہ کیا۔ ان کے فیصلے مضبوط مقام رکھتے ہیں اور میں پورے اعتماد سے کہتا ہوں کہ خوبصورت کتابیں چھاپنے میں ان کا مقام کوئی نہیں حاصل کر سکتا۔

یہ ناول بے شک میں نے لکھا ہے لیکن میں اس کی تخلیق میں محترمہ فرحت کنول کے نام کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

آپ کا

ایم۔ اے راحت

یہ داستان چکرورتی کی کتاب پرلوکتا سے کشید کی گئی ہے۔ چکرورتی قدیم سنسکرتی ادیب تھا جس نے یہ کتاب زمانہ قدیم میں جبکہ کتابیں موجودہ شکل میں نہیں لکھی جاتی تھیں' کیونکہ نہ کاغذ تھا' نہ قلم اور نہ ہی دوسرے ذرائع' اس وقت پتھروں پر نقوش کندہ کر کے' جانوروں کی کھالوں اور خاص درختوں کے پتوں پر جڑی بوٹیوں کے رنگ دار محلول سے نشان تخلیق کر کے لکھی تھی۔ ہندو دھرم کی مقدس کتابوں وید' برہما' گیتا اور رامائن کو سنسکرت سے ہندی زبان میں منتقل کیا۔ صدیوں کی بیٹی' بھی اس سنسکرتی ادیب کی تخلیق ہے جو یگ در یگ جن کے درمیان ہندو عقیدے کے مطابق لاکھوں برس کے فاصلے ہوتے ہیں' کی کہانی ہے اور اس کے مطابق چندر بدن لاکھوں سال سے زندہ' ایک جیتا جاگتا وجود ہے۔ جو آج بھی شاید کسی معزز ہندو گھرانے میں بوڑھی دادی' درمیانی عمر کی ماں یا کسی نوجوان بیٹی کے روپ میں موجود ہے یا کسی مندر میں دھرم کلیانی کا روپ دھارن کیے یا کسی دور دراز پہاڑی سلسلے میں موجود غار کے اندر بیٹھی گیان دھیان کر رہی ہوگی۔

بہرحال چکرورتی نے پرلوکتا میں چندر بدن کی کہانی اس وقت شروع کی ہے جب گرنتھ آنندی پر برا وقت آیا تھا۔ بڑی سی خوبصورت حویلی پر سوگ برس رہا تھا۔ ہر چہرہ اداس اور لٹکا ہوا تھا۔ حویلی کے بڑے تر کھونٹ میں پنڈتوں کی پوری فوج پوتر اشلوک پڑھ رہی تھی اور اس کی آوازیں ایک پراسرار سماں باندھے ہوئے تھیں۔ حویلی کے پچھلے حصے سے رونے کی مدھم آوازیں ابھر رہی تھیں۔ جنہیں کسی حکم کے مطابق بلند نہ ہونے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ باہر برآمدے میں مونڈھے پڑے ہوئے تھے اور ان مونڈھوں پر گرنتھ آنندی ان کے متر نرت پال' یوگی ہردیال رکھیا' شمبھو ناتھ وغیرہ اداس بیٹھے ہوئے تھے۔ سب کے چہروں سے سوگواری برس رہی تھی۔ کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان کی زبانوں پر تالے لگے ہوں۔ یا ان کے پاس کچھ کہنے کو نہ ہو۔ اس خاموشی کو باہر کے بڑے پھاٹک کے کھلنے کی آواز نے توڑ دیا۔ یہ بڑا پھاٹک نما دروازہ لکڑی کے سردلوں سے بنا ہوا تھا اور اس میں پیتل کی پھول کیلیں لگی ہوئی تھیں۔ اس بڑے

پھاٹک کی چولیں خشک ہو چکی تھیں جن کی وجہ سے پھاٹک میں کھلتے وقت بھی آواز ہوتی تھی۔ سب کی نظریں دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ پہلے گرنتھ آنندی کے دو نوکر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے گٹے ہوئے سر اور دُبلے پتلے بدن کا مالک ایک شخص جو بہت مختصر لباس پہنے ہوئے تھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا آ رہا تھا۔

اس کے پیروں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں جن کی آوازیں سماعت پر نہایت ناگوار گزر رہی تھیں لیکن وہ کوئی ایسی ہی شخصیت تھی کہ سب کے سب کھڑے ہو گئے۔ آنندی کئی قدم آگے بڑھا اور اس نے جھک کر آنے والے کے پیر چھوئے۔

''میں بڑی بے چینی سے آپ کی باٹ تک رہا تھا۔'' گرنتھ آنندی کی گھگھیائی ہوئی آواز ابھری۔

''ہاں...... بیلوں کی رفتار سست ہوتی ہے اور راستے کچے ہیں۔ ہماری بیٹی کا اب کیا حال ہے؟'' آنے والے نے پوچھا۔

''آپ دیکھ لیں مہاراج! آپ ہی بتائیں ہماری تو عقل کام نہیں کر رہی۔'' گرنتھ آنندی کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی اور اس نے کندھے پر پڑے ہوئے انگوچھے کے پلو کو اٹھا کر آنکھیں خشک کیں۔

''آؤ......'' آنے والے نے کہا اور پھر دونوں ملازموں کی طرف رخ کر کے بولا۔

''ہمارا جھولا اٹھا لیا تم نے بیل گاڑی سے؟''

''جی مہاراج!'' ایک نوکر نے آگے بڑھ کر میلے کچیلے کپڑے کا ایک تھیلا آگے بڑھا دیا جو کافی پھولا ہوا تھا۔ آنندی نے آگے بڑھ کر جلدی سے تھیلا ہاتھ میں لے لیا اور معذرت آمیز لہجے میں مونڈھے پر بیٹھے ہوئے اپنے دوستوں سے کہا۔

''آپ لوگ جائیں نہیں۔ آپ کی موجودگی سے میرے من کو بڑی ڈھارس ہے۔ میں ابھی واپس آتا ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ آنے والے شخص کو احترام سے اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا۔ ڈیوڑھی کے بعد صحن تھا' جسے عبور کر کے وہ لمبے چوڑے دالان میں پہنچ گئے۔ پھر ایک بڑے سے کمرے سے گزر کر گھر کے پچھلے حصے میں داخل ہو گئے۔ حویلی خاصی کشادہ اور پیچ در پیچ کمروں پر مشتمل تھی۔ دوسری طرف کے دالان کے ساتھ کمرے کے دروازے پر بہت سی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو انہیں دیکھ کر سواگت کے لیے کھڑی ہو گئیں۔

گرنتھ آنندی نے دروازہ کھولا اور دبلا پتلا آدمی اندر داخل ہو گیا۔ یہاں اس نے کھڑاؤں پیروں سے اتار دی تھی۔ گرنتھ آنندی نے بھی جوتے اتار دیئے۔ اندر صرف دو عورتیں تھیں۔ ایک درمیانی عمر کی بھاری بدن والی عورت جس کا چہرہ پتھرایا ہوا تھا اور آنکھیں سوجی ہوئی

تھیں۔ وہ ایک کونے میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی جبکہ دوسری عورت جوان تھی اور اس کے چہرے پر بھی غم کے آثار تھے۔ ان دونوں کے علاوہ اس کمرے میں پیتل کے پایوں والی ایک لمبی چوڑی مسہری پر ایک جسم دراز تھا۔ سرخ دوشالے سے ڈھکا ہوا۔ دبلا پتلا نازک سا بدن جس کا چہرہ بھی سرخ دوشالے میں چھپا دیا گیا تھا۔ دونوں مسہری کے نزدیک پہنچ گئے اور آنندی نے جھک کر سرخ دوشالے کو تھوڑا سا الٹ دیا۔ آنکھوں میں چکاچوند پیدا ہو گئی۔

یوں لگتا تھا جیسے سلگتی ہوئی دہکتی ہوئی سرخ چنگاریوں میں اچانک کوئی پھول کھل اٹھا ہو یا چوڑی پتیوں والے کھلے گلاب کے درمیان کسی کلی نے جھانکا ہو۔ شدید بخار کی حدت سے تپتا ہوا چہرہ جس کی رنگت سرخ تھی۔ چاند کے طباق جیسی بے داغ اور کشادہ پیشانی' سیاہ گھٹاؤں کی طرح الجھے بکھرے بال' دہکتے ہوئے رخسار جن پر نگاہ رکھنا محال تھی۔ چھوٹا سا دہانہ' گلاب کی پتیوں جیسے سرخ لیکن مرجھائے ہوئے ہونٹ' ننھی سی ٹھوڑی اور اس کے نیچے لمبی پتلی گردن' زاہد صد سالہ کا زہد ٹوٹ جائے اسے دیکھ کر۔ بوڑھے دنیا عمر کی نگاہیں ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر جمی رہ گئیں۔ لیکن سوچ جوان نہیں تھی اس لیے جلد سنبھل گیا اور دل میں کوئی جذبہ پیدا ہوا تو وہ اس کی زندگی سے محبت کا تھا۔ اسے بچانے کے لیے ساری زندگی کا تجربہ صرف کر دینے کا تھا۔

''ان عورتوں سے کہو باہر چلی جائیں۔ تم بھی باہر چل کر اپنے دوستوں میں بیٹھو۔'' اس نے کہا اور صرف ایک لمحے کے لیے گرنتھ آنندی کے چہرے پر ہچکچاہٹ پیدا ہوئی۔ پھر وہ دونوں عورتوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے درمیانی عمر کی عورت کا بازو پکڑا اور اسے اٹھاتے ہوئے بولا۔

''حوصلہ پکڑو سروجنی! جو بھگوان کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔ وید جی کہہ رہے ہیں کہ سب باہر چلے جائیں۔

''اٹھو......'' اس نے عورت کے بازو پر طاقت صرف کی اور وہ اٹھ گئی اور پھر تینوں خاموشی سے باہر نکل آئے۔ آنندی نے کہا۔

''ساوتری تم اپنی بھرجائی کو سنبھالو باہر میرے متر بیٹھے ہیں۔ وید جی اگر مجھے بلائیں تو مجھے اطلاع کرا دینا۔ آنندی نے دوسری عورت سے' جو اس کی بہن تھی کہا اور باہر نکل آیا۔ کچھ لمحات بعد وہ اپنے دوستوں میں پہنچ گیا۔ جو بے چینی سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ سب کی نظریں سوالیہ انداز میں اٹھ گئیں تو آنندی نے کہا۔

''وہی حال ہے۔'' وہ تھکے تھکے سے انداز میں مونڈھے پر بیٹھ گیا۔

''یہ مہاتما کون تھے؟'' نرت پال نے پوچھا۔

''رتنا گڑھی کے سوامی پربھو داس کا نام تم نے ضرور سنا ہو گا۔ سادھو ہیں سنسار سے ناتا

توڑ کر پہاڑوں میں چلے گئے تھے پھر وہاں سے آدرش ملا کہ سنسار میں واپس چلے جائیں اور دکھی انسانوں کی سیوا کریں۔ سو چلے، بڑے مہان ہیں۔''

''ارے کیا بات ہے سوامی پربھوداس کی تو۔ بڑا نام ہے ان کا۔ پر کبھی دیکھا نہیں تھا۔'' نرت پال جلدی سے بولا۔

''بھگوان کرے انہی کی کوئی جڑی بوٹی کام آ جائے۔'' ہردیال جی نے کہا اور پھر طویل خاموشی طاری ہو گئی۔ کافی دیر بعد سوامی پربھوداس نے آ کر اس خاموشی کو توڑا۔ سب کے سب کھڑے ہو گئے تھے۔ سوامی کا چہرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

''گرنتھ آنندی!'' انہوں نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

''جی مہاراج!''

''سنسار میں جو آیا ہے اسے واپس جانا ہے۔ بھگوان کے گھر میں رشتے ناتے کی عمر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس نے جسے سنسار میں بھیجا ہے اسے واپس بلانے کا پورا پورا حق رکھتا ہے۔ ہم اس کے بھیجے ہوؤں کو اپنا کہنے لگتے ہیں اور ان کے پریم میں اس قدر ڈوب جاتے ہیں کہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ان میں کوئی ہمارا نہیں ہے۔ سب بھگوان کی امانت ہیں۔ ہم تو خود اپنے نہیں ہیں آنندی! پھر نجانے کیوں ہم دوسروں کو اپنا کہنے لگتے ہیں، کیوں ان پر اپنا حق جمانے لگتے ہیں۔''

''سچ کہا مہاراج نے۔'' یوگی ہردیال نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی۔ لیکن گرنتھ آنندی کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔ وہ کئی قدم آگے بڑھا اور اس نے پربھوداس کا بازو پکڑ لیا۔

''مہاراج!...... مہاراج!......'' اس کی آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آواز ابھری۔

''نہیں...... نہیں، میں تمہیں کوئی بری خبر نہیں سنانے والا ہوں۔ تمہاری بیٹی جیسی تھی ویسی ہی ہے۔ مگر میں نے اس سے پہلے اتنا گہرا تاپ کبھی نہیں دیکھا۔ اس کا پورا شریر آگ کی بھٹی میں تپ رہا ہے۔ اس کے اندر ایسی اگن ہے کہ اگر باہر نکل آئے تو تم سب حیران رہ جاؤ۔ یہ آگ اس کے شریر کو بھسم بھی کر سکتی ہے اور اگر تھوڑی دیر تک وہ اس اگن میں جلتی رہی تو کوئلے کے ڈھیر کے سوا کچھ نہ رہے گی۔'' پربھوداس نے کہا اور آنندی تڑپ اٹھا۔

''نہیں...... نہیں بھگون...... ایسی باتیں مت کرو۔ ایسے شبدھ منہ سے مت نکالو۔ کوئی اپائے کرو وید جی! بھگوان کے لیے کوئی اپائے کرو۔ میری ایک ہی بیٹی ہے۔ میں اس کے جیون کے لیے کنگال ہونے کو تیار ہوں۔ میں اس کے جیون کے لیے اپنا سب کچھ وارنے کو تیار ہوں مہاراج!'' صبر کا دامن آنندی کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

سارے دوست اس کے اس دکھ سے رنجیدہ تھے۔ خود پنڈت پربھوداس بھی اداس ہو

گئے تھے۔

''میرے پاس اس کی اس حالت کے لیے کوئی دوا نہیں ہے آنندی! ہاں میری مانو تو ایک کام کرو۔ ہو سکتا ہے بھگوان کو تمہارے اوپر دیا آ جائے۔''

''جلدی بتایئے مہاراج! جلدی بتایئے۔''

''جس کی مایا ہے اسی کو دے دو۔ مٹی بن گئی تو بھسم کرنا پڑے گی۔ جیتے جاگتے شریر کو مندر کو دان دے دو۔ ممکن ہے بھگوان اسے اپنے چرنوں میں زندہ رہنے دیں۔ سنو آنندی اسے جو تاپ چڑھا ہے۔ اتنا سخت ہے کہ ہوش میں آ بھی گئی تو ہوش کھو بیٹھے گی۔ کسی کو پہچان بھی نہ سکے گی۔ میری مانو تو آنندی جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ مٹی کا لوبھ نہ کرو۔ تمہیں اس کے جیون کی ضرورت ہے۔ وہ تمہارے پاس رہے یا بھگوان کے چرنوں میں۔ جب من چاہے دیکھ آیا کرنا اور یوں بھی مندر کا دان بہت بڑا پن ہے۔ وہ بھی سنتان دان۔'' گرنتھ آنندی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں دیئے جل اٹھے۔

''ٹھیک ہے مہاراج! تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔ بھگوان نہ کرے...... بھگوان نہ کرے۔ اگر وہ صرف مٹی رہ گئی تو ہم اس مٹی کا کیا کریں گے۔ نہیں مہاراج ہمیں مٹی نہیں چاہیے بھگوان کی دین ہے اسے ہی لوٹا دی جائے۔ نرت پال، ہردیال، شمبھو جی اٹھو جلدی کرو رتھ منگاؤ کہیں دیر نہ ہو جائے۔'' آنندی نے کہا اور سب بوکھلا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر باہر دوڑ گئے۔

''سروجنی!'' گرنتھ آنندی اپنی دھرم پتنی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

'بیٹی کا جیون چاہتی ہے تو اسے من سے نکال دے۔ اسے بھول جا۔ وہ تیرے پریم سے دور ہو جائے گی پر تیری آنکھوں سے تیرے من سے دور نہ ہو گی۔ میری سہائتہ کر سروجنی۔ میرا دل بڑھا۔ میں اسے مندر دان کر رہا ہوں۔ اب چکر سوامی ہی اس کی رکھشا کریں گے۔ اسے تیار کر دے سروجنی، باگیشوری کو تیار کر دے۔'' سروجنی کے حلق سے ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی اور وہ آنندی سے لپٹ گئی۔ وہ روتے روتے بے ہوش ہو گئی تھی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

چکر سوامی مندر بہت بڑی یاترا تھی۔ دور دور سے لوگ چکر سوامی کے درشن کرنے آتے تھے اور پتھر کے اس اوتار سے آشیرواد لے کر جاتے تھے۔ کسی بھی کام سے پہلے اگر اس کی کامیابی یقینی بنانی ہوتی تھی تو یاتری یہاں آتے اور چکر سوامی کا آشیرواد لیتے۔ ان کے دلوں میں اس مندر کا بڑا تقدس تھا۔ ہر جگہ سے یہاں کے لیے تحفے تحائف آتے تھے اور اس مندر میں بے پناہ دولت جمع ہو گئی تھی۔ سونے، چاندی کے سینکڑوں بت، سونے کی منقش دیواریں ہر طرف زرو

جواہر بکھرے ہوئے تھے اور مندر کے پجاری اس دولت سے مالا مال تھے۔ یہاں کا سب سے بڑا پجاری گوروچن لال' ایک اوتار کی طرح مانا جاتا تھا اور اسی گوروچن لال کو گرنتھ آنندی کے آنے کی اطلاع اس کے ایک چیلے نے دی۔ قوی ہیکل پجاری نے سرخ آنکھوں سے چیلے کو گھورا۔

''کیا چاہتا ہے آنندی؟'' اس کی آواز ابھری۔

''گرنتھ آنندی ایک ارتھی لے کر آیا ہے مہاراج! نجانے کس کی ارتھی ہے؟ لیکن وہ زاروقطار رو رہا ہے' جس سے پتا لگتا ہے کہ ارتھی اس کے کسی اپنے کی ہے۔'' چیلے نے جواب دیا۔

''ارتھی! وہ یہاں کیوں لایا ہے؟'' ارتھی تو شمشان گھاٹ لے جانی تھی۔ خیر اس سے کہو کہ ہم ابھی آتے ہیں انتظار کرے۔'' گوروچن لال نے کہا اور چیلا باہر نکل گیا۔ اس نے آنندی کو مہاراج کا سندیس دیا اور نرت پال اور دوسرے لوگ نیم مردہ باگیشوری کا بستر اٹھائے ہوئے مندر میں آ گئے۔ انہوں نے اسے لکھ پال کے حسین بت کے سامنے رکھ دیا اور پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد گوروچن لال وہاں پہنچ گیا۔ گرنتھ آنندی اور اس کے ساتھ آنے والے کھڑے ہو گئے۔ پجاری نے ہاتھ اٹھا کر تتھا استھو کہا اور پھر باگیشوری کے چہرے کی طرف دیکھا۔ کچھ لمحوں تک اس کی نگاہیں باگیشوری کے چہرے سے نہ ہٹیں پھر اس نے آنندی کو دیکھا۔

''آنندی ہوں مہاراج!...... چکر سوامی کا پرانا داس۔ کٹھنا میں پڑ گیا ہوں۔ اب سوامی دوار کے سوا کوئی آس نہیں رہی تھی۔'' آنندی نے روتے ہوئے کہا۔

''یہ کون ہے تیری؟''

''میرے نینوں کا سکھ' میرے گھر کا اکیلا چراغ۔ پرنتو مہاراج اس چراغ کا تیل سوکھ گیا ہے۔ باتی جل رہی ہے۔ نجانے کب جیون جوت بجھ جائے آپ کرپا کیجئے مندر کو دان کرنے آیا ہوں مہاراج۔ یہ ماٹی سویکار کر لیں۔ جیون ہے تو بچ جائے گی' میرا من بھی ٹھنڈا رہے گا۔ دیکھ لوں گا۔ آگ بجھ جائے گی۔ میں اس سے کوئی بندھن نہیں رکھوں گا۔ بھگوان کی سوگندھ میں اس سے کوئی بندھن نہیں رکھوں گا۔'' گرنتھ آنندی بلک بلک کر رو پڑا اور گوروچن لال نے اسے ہمدردی کی نگاہوں سے دیکھا۔

یکایک اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے پاٹ دار آواز میں کہا۔

''چپ ہو جا آنندی! پاکھنڈی چپ ہو جا۔ عقل سے کام لے۔ تجھے تیری منو کامنا کا جواب تو مل گیا ہے۔ ارے تم لوگ بھی نہیں دیکھ رہے۔ کیا تم نے جان بوجھ کر اسے لکھ پال کے چرنوں میں رکھا ہے۔'' گوروچن لال کی اس بات پر سب ہی بری طرح چونک پڑے۔

انہوں نے حیرت سے ایک دوسرے کے چہرے دیکھے۔

''لکھ پال کے چرنوں میں کسے لایا جاتا ہے۔ یہ بات تمہیں نہیں معلوم؟ انہیں لایا جاتا

ہے جو جیون سے مایوس ہوں' وہ جسے نیا جیون چاہیے ہو اور اس کے چرنوں میں آنے کا مطلب ہے کہ نیا جیون مل گیا' آنندی تو نے اسے مندر کو دان کر دیا ہے ناں؟ کیا تو یہ بات جانتا ہے کہ دان واپس نہیں لیے جاتے؟ تم لوگوں نے خود اسے لکھ پال کے چرنوں میں رکھ کر نیا جیون تو دے دیا' اب کیوں روتے ہو چلو جاؤ۔ اسے چھوڑ جاؤ۔ اب اس سے تمہارا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ جاؤ کیا سمجھے؟''

''جے پربھو...... جے مہاراج! جے چکرویر...... جے مہا لکھ پال!'' وہ سب ہاتھ جوڑ کر جھک گئے اور پھر الٹے قدموں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

باگیشوری نے آنکھیں کھولیں تو چاروں طرف خاموشی اور سناٹے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ بس کچھ دیئے جل رہے تھے جن کی مدھم روشنی تھوڑے سے حصے کو منور کر رہی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اسے اپنے وجود کا' اپنی حالت کا احساس نہیں تھا۔ نہ ہی اسے اپنے شریر میں کوئی کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ وہ تو بے خبر تھی۔ ساری دنیا سے۔ تب ہی اس کی نگاہ سامنے کھڑے پتھر کے لکھ پال پر پڑی۔

لکھ پال کے حسین ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ باگیشوری بھی اس کے ساتھ ہی مسکرا دی۔ پتھر کا لکھ پال جس کا حسن ناقابل یقین تھا' تب ہی اس کی آواز ابھری۔

''کیا نام ہے تیرا سندری؟'' یہ آواز پتھریلے ہونٹوں سے نکلی تھی۔

''باگیشوری۔'' اس کے ہونٹوں نے کہا۔ یہ آواز اس کے منہ سے نکلی تھی۔ ذہن نے تو کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔

''تبھی تو تیرے انگ انگ سے راگ پھوٹ رہے ہیں۔'' پتھر نے کہا اور باگیشوری کو لگا جیسے پتھریلے ہاتھ اس کا انگ انگ ٹٹول رہے ہوں۔ اس کے پورے بدن میں سرور کی لہریں دوڑ گئیں اور وہ شرما گئی۔

''شرما گئی پگلی۔'' لکھ پال بولا۔

''تمہارا کیا نام ہے؟'' باگیشوری کی شرمگیں آواز ابھری۔

''لکھ پال!'' اس نے جواب دیا۔

''میں تمہاری داسی ہوں۔'' باگیشوری بولی اور لکھ پال کے چرنوں میں بیٹھ گئی۔

''یہاں سے کہیں جائے گی تو نہیں۔''

''نہیں۔''

"کبھی نہیں؟"

"کبھی نہیں۔" اس نے لکھ پال کے چرنوں میں سر رکھ دیا پھر دوسری صبح جب گوروچن اور دوسرے پجاریوں نے باگیشوری کو لکھ پال کے چرنوں میں سکون کی نیند سوتے دیکھا تو ان کے ہونٹوں پر عقیدت بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

مردہ بدن میں زندگی دوڑ گئی تھی۔ گوروچن نے پجاریوں سے کہا۔

"اسے یہاں سے ہٹایا نہ جائے لیکن نرسنگھوں کی آوازوں اور گھنٹوں کے شور سے باگیشوری جاگ گئی۔ اس کی سب سے پہلی نگاہ لکھ پال پر ہی پڑی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ شرما گئی۔ صبح کی پوجا میں بے چین اور مضطرب آنندی بھی شامل تھا۔ عورتوں کے ساتھ ایک کونے میں سروجنی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ لٹی لٹی' اداس اداس۔ جیسے بھگوان کے چرنوں میں اپنی کوکھ اجڑ جانے کی شکایت لے کر آئی ہو۔ پوجا ختم ہوئی تو پجاریوں نے پرشاد بانٹی۔

ترنت گرنتھ آنندی' گوروچن کے پاس پہنچ گیا۔

"مہاراج!" اس کی لرزتی ہوئی آواز ابھری۔

"کیا بات ہے آنندی؟" گوروچن نے اس طرح کہا جیسے اسے کچھ یاد ہی نہ ہو۔

"مہاراج!...... میں ...... میں۔" اور اچانک گوروچن کو باگیشوری یاد آ گئی۔

"کیا ہو گیا ہے آنندی؟ کیا اپنا وچن بھول رہا ہے؟ کیا تو باگیشوری کو......؟"

"نہیں مہاراج!...... نہیں ...... بھگوان کی سوگندھ نہیں ...... پر۔"

"اس کے جیون کے بارے میں معلوم کرنے آیا ہے۔"

"ہاں...... مہاراج!...... ہاں۔" وہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"لکھ پال کے چرنوں میں بجھے دیئے جل جاتے ہیں۔ وہ بالکل ٹھیک ہے مگر اب وہ لکھ پال کی داسی ہے۔ تمہارا اب اس سے کوئی ناتا نہیں رہ گیا ہے۔ سنو...... اس سے اس کا پریم چھیننے کی کوشش مت کرنا...... آنندی یہ مہا پاپ ہوگا۔"

"نہیں مہاراج! نہیں...... میں ایسا نہیں کروں گا۔ پرنتو آپ کی آگیا ہو تو میں اسے دیکھ لوں۔ مہاراج میں آخری بار اسے دیکھ لوں۔ اس کے بعد میں نہیں آؤں گا۔" آنندی کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔ گوروچن کو اس پر رحم آ گیا اور اس نے آنندی کو اجازت دے دی۔

آنندی دوڑتا ہوا اپنی پتنی کے پاس پہنچ گیا۔

"سروجنی...... سروجنی...... خوش ہو جا سروجنی' تیری کوکھ نہیں اجڑی۔ ہماری بیٹی کو نیا جیون مل گیا۔ لکھ پال نے اسے سوئیکار کر لیا۔ ہم یوں بھی خوش ہیں سروجنی ہم اس کے سامنے نہیں جائیں گے۔ پر ہم اسے کبھی کبھی دیکھ لیا کریں گے۔ ہاں...... سروجنی یہ ہی بہت کچھ ہے۔ ہم

اسے دیکھ تو لیں گے۔ میں نے مہاراج سے آگیا لے لی ہے۔ آ میرے ساتھ۔ تب آنندی اور سروجنی اس حصے میں آ گئے جہاں لکھ پال کا بت رکھا تھا۔ کسی نے انہیں روکا نہیں تھا۔ وہاں انہوں نے باگیشوری کو دیکھا جو اپنے لمبے لمبے بال سنوار رہی تھی۔

"ہے بھگوان۔" سروجنی نے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے۔ وہ بے اختیار آگے بڑھ گئی۔

"سروجنی!...... سروجنی!...... رک جا سروجنی!" آنندی اسے پکڑنے دوڑا۔ باگیشوری نے ان دونوں کی آواز سن لی تھی۔ وہ کھڑی ہو گئی اور حیرانی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

"سروجنی...... سروجنی...... بھگوان کے لیے واپس چل۔ بھگوان کے دوار وچن نہیں توڑتے واپس چل۔" گرنتھ آنندی روتے ہوئے بولا۔ وہ سروجنی کے کندھے پکڑ کر پیچھے دھکیل رہا تھا۔

"میں اسے کچھ نہ کہوں گی۔ میں اس سے بات بھی نہ کروں گی۔ اسے قریب سے دیکھوں گی۔ مجھے نہ روکو ناتھ۔ بھگوان کے لیے مجھے نہ روکو۔" اس دوران باگیشوری ان کے پاس پہنچ گئی۔ اس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا۔ ذرا برابر کمزوری کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ دنیا جہاں سے بے خبر ہو۔ سروجنی دیوی پر اس کی نگاہ پڑی لیکن آنکھوں میں اجنبیت کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اس کے چہرے کی ایک لکیر نے بھی شناسائی کا اعتراف نہیں کیا اور سروجنی دیوی' دل تھامے کھڑی رہی۔ اس کی پلکوں سے آنسو ٹوٹ رہے تھے۔

اس نے پتی کو وچن دیا تھا کہ بیٹی سے بات نہیں کرے گی۔ لیکن بیٹی تو اس سے بات کر سکتی ہے۔ پر باگیشوری تو بالکل اجنبیوں کی طرح کھڑی انہیں اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے جیون میں پہلی بار ان کی صورتیں دیکھی ہوں۔ دور سے گرنتھ آنندی بھی یہ کیفیت دیکھ رہا تھا۔ وید جی کی یہ بات اسے یاد تھی کہ اگر وہ بچ بھی گئی تب بھی اس کا دماغ ٹھیک نہیں رہے گا۔ کسی کو نہیں پہچان سکے گی۔ حالانکہ جو چیز دان کر دی پھر اس سے کیا ناتا۔ اس نے آگے بڑھ کر سروجنی کا بازو پکڑا اور سروجنی کے چہرے پر بے پناہ کرب ابھر آیا۔

"ابھی نہیں ناتھ ابھی نہیں۔"

"سنو سروجنی! جو لوگ بھگوان سے وچن توڑتے ہیں بھگوان انہیں سزا بھی دے سکتا ہے۔" آنندی نے سخت لہجے میں کہا اور سروجنی کا بازو کھینچ کر اسے دور لے آیا۔

"تمہیں تو بیٹی کا جیون چاہیے تھا نا سو اب لوبھ کیوں کر رہی ہو۔ چلو واپس چلو اور سروجنی بلکتی ہوئی واپس چل پڑی۔

◇ ...... ◇ ...... ◇

''باگیشوری'' لکھ پال کی آواز گونجی اور وہ چونک کر جاگ گئی۔ اس نے گردن اٹھا کر لکھ پال کا چہرہ دیکھا۔ ایک پھیکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیلی ہوئی تھی۔ وہ تڑپ کر اٹھ گئی اور اس نے پتھر کے محبوب کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

''اداس ہو لکھی۔'' اس نے پیار سے پوچھا۔

''ہاں......'' لکھ پال نے جواب دیا۔

''بس...... جب تم آنکھیں بند کرکے ساکت ہو جاتی ہو تو...... تو میرے من میں اداسیاں ابھر آتی ہیں۔ سنسار میں خود کو اکیلا محسوس کرنے لگتا ہوں۔ کاش میں بھی تمہاری طرح آنکھیں بند کرکے سو سکتا۔ کاش......! میری آنکھیں بھی بند ہو سکتیں۔''

''اب میں نہیں سوؤں گی میرے میت!'' اب میں کبھی آنکھیں بند نہیں کروں گی۔ بھگوان کی سوگندھ اب تمہیں شکایت نہیں ہوگی۔ بھگوان...... میری آنکھوں کو بھی پتھر بنا دے...... ہے بھگوان...... ہے بھگوان...... وہ بے قرار ہو کر لکھ پال کے بت سے لپٹ گئی اور لکھ پال کی پھیکی مسکراہٹ جاندار ہو گئی۔

''باگیشوری!'' اس نے پیار بھری سرگوشی کی۔

''میرے لکھی!'' باگیشوری اپنا گرم رخسار ٹھنڈے پتھر کے سینے سے چپکاتے ہوئے محبت سے لبریز آواز میں بولی۔

''تو مجھ سے بہت پریم کرتی ہے۔''

''سنسار میں آنکھ کھولنے پر میں نے تمہارے سوا اور دیکھا ہی کیا ہے۔ لکھی! میرا سنسار تو تم ہی ہو۔''

''سورج کا چمکدار اجیارا۔ ہمارے من میں کیسے اندھیرے بھر دیتا ہے۔ میں بہت اداس ہو جاتا ہوں باگیشوری۔''

''پر میں تو اپنے دیوتا ہی کے چرنوں میں ہوتی ہوں۔''

''ہاں...... مگر سنسار باسیوں کی نگاہیں ہم پر ہوتی ہیں۔ اس لمحے میں تم سے بول نہیں سکتا تم سے پیار نہیں کر سکتا۔''

''دن گزار لیا کرو لکھی۔ رین تو ہماری ہوتی ہی ہے۔ باگیشوری نے لکھ پال کے سینے سے لگے لگے کہا اور پھر ستارے چمکنے لگے، رات کی سیاہی مٹیالی ہو گئی۔ روشنی حملہ آور ہو گئی تھی اور دور سے پجاریوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ تب دونوں ایک دوسرے

سے جدا ہو گئے لیکن باگیشوری جاتی کہاں؟ وہ لکھ پال کے چرنوں میں لیٹ گئی تھی۔ یہ انوکھی کہانی ہر طرف مشہور ہو گئی۔ لوگ باگیشوری کو مہان سمجھنے لگے۔ وہ لکھ پال کی پجارن کے نام سے پکاری جانے لگی۔ پنڈتوں نے لوگوں کو بہت سی کہانیاں سنائی تھیں۔ باگیشوری رات بھر جاگتی رہتی ہے۔ وہ لکھ پال سے باتیں کرتی ہے۔ وہ مہان گیانی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بڑے بڑے لوگ باگیشوری کے پاس منتیں لے کر آنے لگے اور خود گرنتھ آنندی کی حیثیت بھی ایک اجنبی کی سی ہو گئی۔ اب تو اسے خود بھی شک ہونے لگا تھا کہ باگیشوری اس کی بیٹی ہے بھی کہ نہیں۔ اس کا گیان دھیان دیکھ کر وہ بھی دنگ رہ جاتا تھا۔ رہی باگیشوری تو سروجنی گرنتھ جی کو دیکھ کر کبھی اس کے چہرے پر شناسائی کی ایک لکیر بھی نمودار نہیں ہوئی تھی۔ دونوں پتی پتنی مندر آتے اور اسے دیکھ کر دل کی پیاس بجھا لیتے۔

اب وہ ان کی نہیں رہی تھی۔ اب تو وہ لکھ پال کی پجارن تھی لیکن...... لیکن ماتا پتا کے دل مانتے نہیں تھے۔ گرنتھ آنندی نے ایک دن کہا۔

''سروجنی! ایک بات کہوں۔'' سروجنی! گرنتھ آنندی کو غور سے دیکھنے لگی پھر بولی۔

''ہاں کہو۔''

''سروجنی یہ جگہ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہاں من نہیں لگتا اب۔ کوئی دوسری جگہ تلاش کر کے وہاں بس جاتے ہیں۔ اسے دیکھنے کو من تو چاہتا ہے پر پیاس نہیں بجھتی۔ دل چاہتا ہے کہ وہ پتا کہہ کر سینے سے لپٹ جائے۔ ماتا کہہ کر چرنوں کو چھوئے مگر اس کی آنکھوں میں تو ایسی اجنبیت ہوتی ہے کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔'' سروجنی کے آنسو ٹپکنے لگے۔ دیر تک گردن جھکائے روتی رہی پھر بولی۔

''اگر کہیں دور چلے گئے تو پھر تو اسے دیکھنے کو بھی ترس جائیں گے۔''

''دیکھ کر من کو اور تکلیف ہوتی ہے۔ سروجنی کیا آپائے کیا جائے۔ کیا کیا جائے۔ دیکھو...... کیسا اچھا جیون بیت رہا تھا۔ ہم تو سوچتے تھے کہ اس کا وواہ بھی نہیں کریں گے۔ اسے جیون بھر اپنے ساتھ رکھیں گے اور اگر کوئی ایسا لڑکا مل گیا جو ہمارے ساتھ اس کے پتی کی حیثیت سے رہنے کو تیار ہو جائے تو اسے اپنا سب کچھ سونپ دیں گے اور اسے اپنے پاس ہی رکھیں گے مگر سب ملیامیٹ ہو گیا۔''

''ہے بھگوان ہم کیا کریں۔'' سروجنی غمزدہ لہجے میں بولی۔ یہ ذکر اتفاق سے نرت پال کے سامنے بھی نکل آیا اور نرت پال نے ایک انوکھی بات کہی۔ اس نے تڑپ کر کہا۔

''نہیں آنندی کہاں جاؤ گے ہم سب کو چھوڑ کر۔ بچپن سے آج تک تو ساتھ جیون گزارا ہے۔ ہر اچھے برے کے شریک رہے ہیں۔''

''تم ٹھیک کہتے ہو لالو! مگر من نہیں لگتا اب سنسار میں کچھ بات ہے۔ سنتان کے بغیر جیون ہوتا ہی کیا ہے؟''

''ایک بات کہوں۔ مان لینا میری بات کو۔''

''تم سے بڑا میت اور کون ہے ہمارا۔ اگر کوئی ایسی بات تمہارے من میں ہے تو بتاؤ۔''

''باگیشوری کے گیان دھیان کی باتیں نجانے کہاں کہاں تک پھیل چکی ہیں۔ وہ اب کوئی معمولی لڑکی نہیں رہی ہے۔ دیوی بن چکی ہے وہ۔ تمہاری بیٹی دیوی بن چکی ہے اور کوئی مانے یا نہ مانے لیکن سنسار تو یہ بات مانتا ہے کہ وہ تمہاری اولاد ہے۔''

''تو پھر؟''

''سنا ہے دور دور سے لوگ آتے ہیں' اپنی منوکامنائیں بیان کرتے ہیں۔ وہ انہیں دعا دیتی ہے اور اس کی دعا پوری ہو جاتی ہے۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ باگیشوری کے پاس جاؤ اور اس سے سنتان کی دعا مانگو۔''

''مذاق کر رہے ہو نرت پال!''

''نہیں آنندی! تمہارا دوست ہوں۔ تمہارے ہر دکھ میں برابر کا شریک۔ یہ بات میں مذاق میں نہیں کہوں گا تم سے۔''

''کہہ کیا رہے ہو؟ یہ بھی سوچا تم نے۔''

''ہاں میں جانتا ہوں کہ تم یہی کہو گے کہ تمہاری عمر اب سنتان پیدا کرنے کی نہیں ہے' بولو یہی کہنا چاہتے ہو نا تم۔''

''تو غلط ہے کیا؟''

''نہیں غلط نہیں ہے۔ پر تم جا کر ایک دفعہ دیکھو تو سہی اور پھر بھگوان کی لیلا اپرم پار ہوتی ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے یہ نہ تم جانتے ہو نا میں۔ بس یہ بات میرے من میں آئی اپنا دوست سمجھتے ہو تو مان لو میری بات۔''

''ہنسی آئے گی مجھے بھی اور سروجنی کو بھی۔''

''اچھی بات ہے کسی بات پر تمہارے ہونٹوں پر ہنسی تو آئے۔'' نرت پال نے کہا۔

اور جب یہ بات گرنتھ آنندی نے سروجنی سے کہی تو سروجنی پتی کا چہرہ دیکھنے لگی۔ پھر پھیکی سی ہنسی کے ساتھ بولی۔

''اگر ایسے مذاق سے تمہیں خوشی ہو سکتی ہے تو تم یقین کرو کہ میں تمہارے مذاق میں برابر کی شریک ہوں۔ سنتان بڑی چیز ہوتی ہے اور جو گزری ہے ہم پر وہ بڑے دکھ کی بات ہے مگر تمہیں ہنسانے کے لیے میں اپنا جیون دان کر سکتی ہوں کیونکہ تم میرے پتی پرمیشور ہو۔''

''بھگوان تجھے سکھی رکھے سروجنی! چل من کی یہ اچھا بھی پوری کر لیتے ہیں۔ کیا حرج ہے؟'' سروجنی ہنس کر خاموش ہو گئی تھی۔ شوہر کی بات تو مذاق ہی لگی تھی اسے لیکن جب دونوں مندر پہنچے تو یہ وہ گیان کا لمحہ تھا جب گوروچن لال اور دوسرے پجاری مہان دیوی کے چرنوں میں ہوا کرتے تھے۔ اسے سجا سنوار کر سنگھاسن پر بٹھایا جاتا تھا۔ اور وہ وہاں بیٹھ کر لوگوں کے دکھ درد سنا کرتی تھی۔ یہ ایک عام بات ہوتی تھی اور اس لمحے ہر انسان اس کے سامنے جا سکتا تھا۔ ایک لڑکی ان سے ان کی منوکامنائیں پوچھتی اور پھر مدھم لہجے میں باگیشوری کو بتا دیتی اور باگیشوری اس کا اپائے بتا دیتی تھی۔

لڑکی نے گرنتھ آنندی سے بھی اس کے آنے کی وجہ پوچھی تو گرنتھ آنندی نے اس سے کہا کہ وہ سنتان چاہتا ہے۔ پوچھنے والی لڑکی نے چونک کر گرنتھ آنندی کو دیکھا تھا۔ مگر اس کا کام یہ ہی تھا کہ لوگوں کی منوکامنائیں وہ باگیشوری کے کانوں تک پہنچا دے۔ اس نے باگیشوری کے کانوں میں کہا۔

''وہ جو بیٹھا ہے' وہ کہتا ہے کہ اس کے ہاں سنتان ہو۔''

''اس سے کہو...... بھگوان اسے اس کی کمی کا بدلہ دے گا اور اس طرح دے گا کہ صدیاں یاد رکھیں گی۔'' یہ الفاظ نہ تو پوچھنے والی لڑکی کی سمجھ میں آئے تھے اور نہ گرنتھ آنندی کے۔ بہرحال وہ وہاں سے واپس چلے آئے تھے اور پھر جب کچھ دنوں کے بعد سروجنی نے حیرت بھری آواز میں گرنتھ آنندی کو یہ خبر دی کہ وہ ماں بنے گی تو گرنتھ آنندی سکتے میں رہ گیا تھا۔

''کیا کہہ رہی ہو سروجنی......'' سروجنی شرم کی وجہ سے زیادہ نہ بول سکی۔ گرنتھ آنندی اسے کرید کرید کر پوچھتا رہا تو اس نے کہا۔

''کیوں ایسی باتیں کر رہے ہو' جو میں نے بتا دیا وہ کافی نہیں ہے کیا؟''

''ہے بھگوان...... ہے بھگوان...... ہے بھگوان۔'' گرنتھ آنندی کے منہ سے حیرانی سے نکلا۔ ہندو دیو مالا میں اس طرح کی ہزاروں کہانیاں موجود ہیں۔ ان کی صحت کے بارے میں کوئی تحقیقی رپورٹ سامنے نہیں آئی لیکن ہم بہرحال ان کے افکار و خیالات کا احترام کرتے ہیں۔ چاہے دل سے اسے تسلیم کریں یا نہ کریں۔ پرلوکتا نامی کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ایک الگ بات ہے کہ ہم اسے تسلیم کریں یا نہ کریں۔ چکرورتی بہرحال ایک مشہور مورخ گزرا ہے اور اسے ہندو مذہب میں ایک مذہبی مورخ سمجھا جاتا ہے۔ اس کی لکھی ہوئی تمام کتابوں کو انتہائی احترام کا درجہ دیا جاتا ہے۔ چکرورتی کی اس داستان میں جو کہا گیا۔ وہ یہ ہے کہ جس دن عمر رسیدہ سروجنی کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔ اسی رات اس لمحے جب بے شمار لوگوں کے درمیان باگیشوری بیٹھی ہوئی تھی ان کی منوکامنائیں سن رہی تھی اچانک ہی اس کا وجود دھواں ہونے لگا اور اس کے تھوڑی دیر

کے بعد وہ سنگھاسن خالی ہوگیا جس پر باگیشوری بیٹھی ہوئی تھی۔

کوئی ساٹھ یا ستر افراد اس لمحے وہاں موجود تھے اور انہوں نے یہ حیرت ناک منظر دیکھا کہ باگیشوری جو بنی سنوری حسن و جمال کی بجلیاں گراتی' اپنی مدھم آواز میں درس دے رہی تھی اچانک ہی خاموش ہوگئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے نقوش نمودار ہوئے اور اس کے بعد اس کا بدن دھواں ہو کر ہوا میں تحلیل ہوگیا اور لوگ خوف اور دہشت سے چیخ پڑے۔ ان میں بے شمار افراد تو ایسے تھے جو بڑی باقاعدگی سے اس دن مندر جایا کرتے تھے۔ جس دن باگیشوری کو نمودار ہونا ہوتا تھا۔ وہ صرف اس کے حسن و جمال سے سیراب ہونے جاتے تھے۔

بہرحال یہ بات اس وقت کسی کی سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن پھر یہ پتا چلا کہ عین اسی وقت سروجنی دیوی کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تھی اور اس کے پیدا ہوتے ہی باگیشوری سنسار سے غائب ہوگئی تھی۔ دوسری صبح ایک اور حیرت ناک منظر سامنے آیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لکھ پال کا بت راکھ ہوا زمین پر پڑا ہے۔ لکھ پال کے حسین نقوش کی جگہ اب پسا ہوا پتھر کا ڈھیر تھا۔ اور یہ داستان کتابوں میں رقم ہوگئی۔ باگیشوری نے نیا جنم لے لیا تھا اور چکرویرتی کے کہنے کے مطابق بھگوان نے گرنتھ آنندی کا کشٹ دور کر دیا تھا۔ جو بچی پیدا ہوئی تھی اس کا نام چندر بدن رکھا گیا اور چندر بدن کے نقوش ہو بہو وہی تھے جو باگیشوری کے تھے۔ اس طرح یہ خاندان دور دور کے علاقوں میں مشہور ہوگیا۔ چندر بدن پرورش پانے لگی۔ گرنتھ آنندی اور سروجنی دیوانوں کی طرح اسے چاہتے تھے۔ انہیں ہزار درجے یقین تھا کہ باگیشوری نے نیا روپ دھارن کرلیا ہے۔ یہ اس کا نیا جنم ہے۔ پرانا جنم دان دے دیا ہے اس نے اپنے ماتا' پتا کی خوشی کے لیے۔

کیونکہ وہ تو مندر کو دان ہو چکی تھی اور کسی بھی طرح اپنے ماتا' پتا کی آغوش میں نہیں آ سکتی تھی لیکن گیان حاصل کرنے کے بعد اسے جب اپنے ماتا پتا کے بارے میں پتا چلا تو اس نے اپنے آپ کو ہی دان کر دیا اور نیا جنم لے کر ماتا' پتا کی آغوش میں آ گئی۔ چندر بدن کی حیثیت سے وہ شہزادیوں کی طرح پرورش پانے لگی۔ محبت تو باگیشوری سے بھی بہت زیادہ تھی۔ گرنتھ آنندی اور اس کی دھرم پتنی سروجنی کو' پر باگیشوری کو کھونے کے بعد چندر بدن وجود میں آئی تھی۔ اس لیے ماں باپ اس پر صدقے واری ہوتے تھے۔ اسے دنیا کی نظروں سے بچانے کے لیے نجانے کیا کیا جتن کیے جاتے تھے۔ باگیشوری اور لکھ پال کی کہانی ختم ہوگئی تھی اور صرف کہانی کی شکل میں باقی رہ گئی تھی۔ گوروچن مہاراج بھی سنسار سے جا چکے تھے۔ اس طرح یہ کہانی آہستہ آہستہ مدھم پڑتی جا رہی تھی۔

لیکن گرنتھ آنندی' سروجنی اور گرونتھ کے دوست اس بھیانک صورت حال کو آج تک نہیں بھول سکے تھے۔ جو پیش آئی تھی۔ ادھر چندر بدن دن رات بڑی ہو رہی تھی۔ حسن تو بے

مثال تھا ہی۔ بچپن ہی سے دیکھنے والوں کی آنکھیں اسے دیکھتیں تو پتھرا جاتیں۔ ایسے حسین چہرے کم ہی دیکھنے میں آتے ہیں اور پھر چندر بدن بڑی بھی بہت تیزی سے ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ بے حد خوش مزاج بھی تھی۔ ہر چیز کو دیکھ کر ہنس پڑتی۔ پھول کھلتے تو اس کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لیتی۔ سورج نکلتا تو وہ اسے دیکھ کر ہنس پڑتی۔ چاند نکلتا تو وہ اتنا ہنستی اتنا ہنستی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ کوئی چھوٹی سی بات کہہ دو چندر بدن کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لیتی تھی اور ایسی خوبصورت ہنسی کہ ماتا' پتا کے دل نہال ہو کر رہ جاتے۔ پڑوس ہی کے ایک بزرگ ورندر ناتھ نے گرنتھ آنندی سے کہا۔

''آنندی تیری بچی دیوی ہے۔ مہان دیوی۔ بھگوان اسے اتنی عمر دے کہ یہ جیتے جیتے تھک جائے۔ پر میری ایک بات مان' اسے ''کھمبارتی کے مندر'' لے جا۔ کھمبارتی دیوی اگر اس کے سر پر اپنا سایہ کر دے تو بھگوان اسے ہر بری نگاہ سے محفوظ رکھے گا۔ کھمبارتی دیوی کا مندر یہاں سے بہت دور کوئی دس چاند سورج کے فاصلے پر تھا۔ دس چاند سورج کا سفر کرنے کے بعد وہ کھمبارتی مندر جا سکتے تھے۔ پھر کسی نے مشورہ دیا کہ جب وہ سولہ سال کی ہو جائے تب اسے ''کھمبارتی'' لے جایا جائے۔ گرنتھ آنندی ہر بات مانتا تھا۔ جوانی اس طرح چندر بدن کے بدن کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھی کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں اسے بھرپور طریقے سے دیکھ ہی نہیں پاتی تھیں۔

ماتا' پتا بوڑھے ہو چکے تھے اور بیٹی جوان۔ سولہواں سال پورا ہوا تو گرنتھ آنندی نے کھمبارتی جانے کی تیاریاں شروع کر دیں اور دس روز کا یہ سفر طے کر کے رتھ کے ذریعے آخر وہ لوگ کھمبارتی کی آبادی میں پہنچ گئے۔ بھرپور پہاڑی علاقہ تھا۔ برف پوش پہاڑوں کی بستی۔ یہاں ''کھمبارتی'' آباد تھا۔ اور یہ مندر بھی بے مثال تھا۔ اسی مندر میں جب دیوی پوجا میں شرکت کر کے گرنتھ آنندی اور سروجنی لوٹ رہے تھے کہ انہیں ایک مہان سادھو ملا۔ بھبھوت ملے ہوئے۔ پوری طرح گیان دھیان میں ڈوبا ہوا۔ اس نے کہا۔

''آنندی! تیرے ہاں ایک مندر ہے جہاں تیری زندگی کا کوئی خاص واقعہ ہوا ہے۔''

گرنتھ آنندی بری طرح چونک پڑا پھر اس نے کہا۔

''ہاں مہاراج! ہے۔''

''آنندی اس لڑکی کو وہاں کبھی مت لے جانا۔ اگر یہ وہاں گئی تو لکھ پال کی پجارن بن جائے گی اور لکھ پال اب اس دنیا میں بت کی صورت میں بھی موجود نہیں ہے۔ گرنتھ آنندی یہ ساری باتیں سن کر پتھرا گیا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''کوئی اُپائے بتائیں مہاراج!''

”ہاں ایک اُپائے ہے۔ وہاں سے کچھ فاصلے پر ایک اور مندر ہے جسے دریا مندر کہا جاتا ہے۔ دریا مندر میں سات ہفتے کی پوجا پاٹ اسے تمام کشٹ سے نکال دے گی۔“

”ٹھیک ہے مہاراج! پوجا کے لیے کون سا دن ٹھیک رہے گا؟“

”منگل۔“ سادھو نے جواب دیا اور گرنتھ آنندی ہولتا ہوا گھر واپس آ گیا۔

سولہ سال گزر چکے تھے مگر باگیشوری ہر لمحے ان کے من میں رہتی تھی۔ دونوں ماتا' پتا اسے یاد کر کے روتے بھی تھے۔ حالانکہ گرنتھ آنندی یہی کہتا تھا کہ پاگل باگیشوری ہمارے درمیان موجود تو ہے۔ اس نے اپنا جیون دان دے کر نیا جیون روپ دھار لیا۔ روتی کیوں ہو۔ بہرحال وہ واپس آ گئے۔ دریا مندر بہت فاصلے پر نہیں تھا۔ بس ایک اجاڑ سی جگہ آباد تھا اور دریا مندر میں ان کی ملاقات گرو گووردھن سے ہوئی۔ گرو گووردھن کچھ عجیب سے آدمی تھے۔ بہت کم بات چیت کرتے تھے۔ لوگ کبھی کبھی آ جاتے تھے۔ انہیں کھانے پینے کی چیزیں دے دیتے تھے۔ انہوں نے ایک گپھا بنا رکھی تھی اور اس گپھا میں وہ رہا کرتے تھے۔ بس کبھی کبھی مندر سے باہر نکل آتے تھے۔

انہیں کبھی پوجا پاٹ کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ مندر میں بیٹھے جنتر منتر پڑھتے رہا کرتے تھے۔ لیکن نجانے کیا ہوا کہ جب پہلی بار چندر بدن نے انہیں دیکھا تو ان کے چرنوں میں جھک گئی۔

”گرو مہاراج! آپ کا نام کیا ہے؟“

”گووردھن' بیٹی!“ گرو گووردھن نے کہا۔

”مہاراج! میں آپ کے چرنوں میں آتے رہنا چاہتی ہوں۔ کیا آپ مجھے درشن دیا کریں گے؟“

”آ جایا کر حالانکہ سنسار سے ہم نے بہت عرصے سے ناتا توڑ رکھا ہے۔“

”مہاراج! میں منگل کے منگل تو آتی ہی ہوں مگر آپ مجھے آ گیا دیجئے کہ جب میرا من چاہے میں آ جایا کروں۔ گرنتھ آنندی اور سروجنی اس کی یہ بات سن رہے تھے۔ گرو گووردھن نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے بٹیا میں اپنی پوجا پاٹ میں مصروف رہتا ہوں پر تو آئے گی تو میں تجھے سمے دیا کروں گا۔ منگل کے منگل تو آنا ہی ہوتا تھا لیکن کبھی کبھی وہ فرمائش کر دیا کرتی تھی کہ وہ دریا مندر جائے گی اور گرنتھ آنندی اس کا بندوبست کر دیا کرتا تھا۔ خود تو آ نہیں سکتا تھا چونکہ بہت زیادہ بوڑھا ہو گیا تھا لیکن نوکر چاکر تھے جو رتھ میں بٹھا کر چندر بدن کو دریا مندر لے آیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی چندر بدن صبح سویرے تیار ہو جاتی۔ رتھ والوں کو ہدایت کر دی گئی تھی کہ جب بھی وہ

دریا مندر جانا چاہے اسے لے جایا جائے۔ ویسے گرنتھ آنندی بھی کئی بار گرو گووردھن کے چرنوں میں آ چکا تھا۔ اس نے محسوس کیا تھا کہ گرو جی مدھم مدھم طبیعت کے مالک ایک سیدھے سادے سے آدمی ہیں۔

زیادہ تر گیان دھیان میں مصروف رہتے ہیں اور ان کا مسکن غار ہی ہوتا ہے۔ وہ اپنے غار میں کسی کو نہیں لے جایا کرتے تھے لیکن ایک دن چندر بدن اپنی ضدی فطرت کے پیش نظر ان سے بولی۔

”گرو مہاراج! آپ کبھی ہمارے گھر چلیں ہم آپ کی سیوا کر کے بڑی خوشی محسوس کریں گے۔“

”بیٹی! میں اپنے جیون کا اہم مقصد پورا کر رہا ہوں۔ اگر بھگوان میرا وہ مقصد پورا کر دے تو پھر میں تیرے گھر چلوں گا۔“

”پتا ہے میں یہ بات کیوں کہہ رہی ہوں۔“ چندر بدن نے کہا اور ہنس پڑی۔

”کیوں کہہ رہی ہو......؟“ گووردھن نے پوچھا۔

”تاکہ آپ مجھے اپنے گھر لے جائیں۔“

”اپنے گھر......؟“

”ہاں اس گپھا میں جسے دیکھنے کا خیال میرے من میں بہت سی بار جاگا ہے۔“

”کیا کرے گی تو اس گپھا میں جا کر...... ٹوٹا پھوٹا سا ایک غار ہے جہاں میری ضرورت کی چیزیں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں کوئی خاص بات نہیں۔“

”پر میں جانا چاہتی ہوں۔ آپ اتنا پریم دیتے ہیں مجھے۔ پر یہ تو اچھی بات نہیں ہے کہ آپ نے میرے راستے بند کر رکھے ہیں۔“ گرو گووردھن اسے پیار سے دیکھتے رہے اور پھر ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

”اچھا آ...... آ کر دیکھ لے کچھ نہیں ہے اس گپھا میں۔ میری مرگ چھالہ ہے۔ کھانے پینے کے کچھ برتن ہیں اور بس...... پر تو اپنا من میلا نہ کر آ جا......“ گرو گووردھن اسے لے کر گپھا میں داخل ہو گئے۔ ٹھیک ہی کہا تھا انہوں نے وہاں سچ مچ کچھ نہیں تھا۔ ایک مرگ چھالہ پڑی ہوئی تھی۔ ایک طرف کچھ برتن رکھے ہوئے تھے۔ غار ہی میں ایک طاق بنایا گیا تھا اور اس طاق میں ایک کوری مٹکی رکھی ہوئی تھی جس پر سفید کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔

”آپ یہاں کیا کرتے رہتے ہیں مہاراج! ویسے کتنی ٹھنڈی جگہ ہے؟ یہاں آ کر تو من کو بڑی شانتی ملتی ہے۔“ گووردھن مہاراج ہنس پڑے۔ پھر بولے۔

”ٹھیک ہے تیرے من کو اگر یہاں آ کر شانتی ملتی ہے تو تو بھی آ جایا کر یہاں پر۔

میں یہ نہیں چاہتا کہ تو سنسار چھوڑ دے پر تیری مرضی ہے۔ اگر اس گپھا میں آنے کے بعد تیرے من سے سنسار کا لوبھ ختم ہونے لگے تو اس میں میرا کوئی دوش نہیں ہوگا۔'' چندر بدن معمول کے مطابق ہنس پڑی تھی اس نے کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی گیانی دھیانی بن جاؤں گی۔ جوگن بن جاؤں گی میں۔''

''بھگوان نہ کرے یہ سنسار تیرے لیے ہے۔ تیرے ماتا' پتا کو تجھ سے بڑی آس ہے۔ حالانکہ بیٹیوں سے کیا آس' بیٹیاں تو پرایا دھن ہوتی ہیں۔''

''ارے واہ گرو مہاراج! میں کسی کا دھن کیوں ہوتی۔ میں اپنے ماتا' پتا کا دھن ہوں۔ جیون بھر انہی کے ساتھ رہوں گی۔'' گرو گووردھن نے ہنس کر گردن ہلا دی تھی۔ پھر اس کے بعد معمول کے مطابق چندر بدن' جب بھی اس کا دل چاہتا گرو گووردھن کے پاس پہنچ جاتی۔ بہت سی بار اس نے گووردھن کو وہاں نہیں دیکھا تھا اور جب وہ آتے تو وہ پوچھتی کہ وہ کہاں گئے تھے تو وہ ہنس کر کہتے کہ بٹیا پچاس کام ہوتے ہیں۔''

''پر آپ کو تو کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ آپ تو یہیں مندر میں رہتے ہیں۔ آپ کو کونسا کام ہے؟''

''پگلی ہے تو تو' کسی نہ کسی کام سے تو آنا جانا ہی پڑتا ہے۔''

''پتا لگانا پڑے گا آپ کا گرو جی مہاراج! کہ آپ جاتے کہاں ہیں؟''

''نہیں بٹیا بس ایک بات ہم تم سے کہے دیتے ہیں کبھی ہماری بے خبری میں ہمارے پیچھے مت آنا۔''

''کیوں؟''

''کہا نا اس کیوں کا جواب بھی نہیں دیا جا سکتا۔'' بہرحال بات آئی گئی ہو گئی۔ نجانے گووردھن مہاراج کیا کر رہے تھے؟ ایک دن وہ مندر سے باہر نکلے اور بہت لمبا سفر طے کر کے ایک جنگل میں پہنچ گئے۔ بڑی بھیانک سی جگہ تھی۔ لنڈ منڈ درخت خاموش کھڑے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی خاص بات ہونے والی ہو۔ گووردھن مہاراج ایک ہری بھری جگہ جا کر آسن مار کر بیٹھ گئے۔

قرب و جوار میں جڑی بوٹیاں اور کونپلیں ابھری ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر تک وہ منہ ہی منہ میں کچھ اشلوک بڑبڑاتے رہے۔ پھر انہوں نے جڑی بوٹیوں پر پھونک ماری اور ایک طرف سے آواز آئی۔

''میں چندر بوٹی ہوں مہاراج! آج ہی زمین سے اگی ہوں مہاراج! آپ کو میری

ضرورت ہے۔ مجھے حاصل کر لیجئے۔ گووردھن کی آنکھوں میں ایک دم چمک پیدا ہو گئی۔ انہوں نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائیں۔ ایک ننھی کونپل ابھری تھی جو سنہرے رنگ کی تھی اور اس کے اوپر سفید روشنی چمک رہی تھی۔ وہ جلدی آگے بڑھے اور انہوں نے اس کونپل کو زمین سے نکال لیا۔

''مجھے کب سے تیری تلاش تھی اور میں جانتا تھا کہ تو مجھے یہیں ملے گی۔''

''ہاں...... مجھے تیری بھی ضرورت ہے۔ میں میں......'' انہوں نے ایک دوسری کونپل کو بھی جڑ سے اکھیڑا۔ ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا اور پھر وہ ان دونوں بوٹیوں کو لے کر وہاں سے چل پڑے۔ گپھا میں جو ہانڈی رکھی ہوئی تھی انہوں نے اسے بڑی احتیاط سے اسے نیچے اتارا۔ ہانڈی کے نچلے حصے میں کوئی ایک کٹورہ پانی بھرا ہوا تھا۔ اس پانی میں رنگین لہریں تڑپ رہی تھیں۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گئے اور پھر انہوں نے پہلے چندر بوٹی کو ہتھیلیوں کے درمیان مسلا اور اس کے اندر سے نکلنے والے اس کے قطرے ہانڈی میں ٹپکانے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری بوٹی کو بھی اسی طرح مسلا اور اس کا رس بھی اس ہانڈی میں ٹپکا دیا اور پھر پر مسرت لہجے میں بولے۔

''بس اب میرا کام پورا ہونے والا ہے۔ پہلی پورن ماشی آئے گی اور مجھے امر شکتی مل جائے گی۔ ہے بھگوان تو نے مجھے جو شکتی دان کی ہے بس تیرا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔ میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں بھگوان کہ میں اپنے اس لمبے جیون کو کبھی کسی غلط کام کے لیے استعمال نہیں کروں گا۔ میں ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کروں گا۔ اپنی اس امر شکتی سے میں سنسار کے لئے اچھائیاں تلاش کروں گا۔ بیماریوں کے علاج تلاش کروں گا۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے دھرتی کے سینے میں خزانے تلاش کروں گا۔

اور اس کے بعد جہاں ضرورت مندوں کو اس کی ضرورت ہو گی ان کی ضرورتیں پوری کروں گا۔ میں بہت خوش ہوں۔ بھگوان بہت خوش ہوں۔ تیری مہربانی تیرا احسان کہ تو نے میرے پرکھوں کا کام پورا کر دیا۔ انہی بوٹیوں کی ضرورت تھی مجھے اور ان دونوں نے خود مجھے آواز دے کر میرا کام پورا کر دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ بھگوان تو میرے اس کام سے ناخوش نہیں ہے۔ آج ستائیس تاریخ ہے۔ تین دن کے بعد پورن ماشی ہو گی اور...... اور اس رات...... اس رات...... گووردھن نے کسی خوبصورت تصور کے ساتھ آنکھیں بند کر لیں۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

چندر بدن جب گھر سے نکلتی تھی تو بستی کے جوان چھپ چھپ کر اسے دیکھتے تھے۔ کسی کی اتنی مجال تو نہیں تھی کہ وہ چندر بدن کے سامنے آئے اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

دے۔ گرنتھ آنندی بڑا مقام رکھتا تھا۔ ایسی کسی جرأت کرنے والے کو وہ سزا بھی دے سکتا تھا۔ چندر بدن واقعی شہزادیوں کی طرح پرورش پا رہی تھی۔ اس کے نوکر چاکر بھی تھے۔ جنہیں گرنتھ آنندی کی ہدایت تھی کہ چندر بدن کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ نوجوان درختوں پر چھپ چھپ کر اسے دیکھتے تھے۔ حالانکہ چندر بدن رتھ میں جاتی تھی۔ چار بیلوں کا یہ خوبصورت رتھ بہت ہی حسین بنا ہوا تھا۔

عام طور پر اس پر پردے پڑے رہا کرتے تھے۔ لیکن چندر بدن اس بستی کی تخلیق تھی۔ وہ خود اپنے آپ کو نہیں چھپاتی تھی۔ نہ ہی اسے اپنے حسن کے بارے میں کوئی غلط فہمی تھی۔ کبھی غور بھی نہیں کرتی تھی وہ اس پر۔ موسم اچھا ہوتا تو پردے ہٹے ہوئے ہوتے اور ویسے بھی وہ پردے میں بیٹھنے کی قائل نہیں تھی۔ چنانچہ نوجوانوں کی خوشیاں پوری ہو ہی جاتی تھیں۔ وہ ہر چیز سے خوش ہوتی تھی۔ حسین پھول اس کی زندگی تھے۔ خوبصورت جھرنوں کے دامن میں وہ گھنٹوں بیٹھی ان جھرنوں کے حسن سے لطف اندوز ہوتی رہتی تھی۔

جھرنوں سے بننے والی ندی میں رنگین مچھلیاں نظر آتیں تو وہ خوشی سے سرشار ہو جاتی۔ ہر حسین چیز سے اسے الفت تھی اور یہ اس کا مزاج حسن تھا۔ آج موسم ذرا سخت تھا اور دھوپ کڑک دار تھی۔ ایسے لمحے جب اس نے دریا مندر جانے کی بات کی تو گرنتھ آنندی نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

''بٹیا! آج دھوپ بڑی سخت ہے۔ باہر نکلو گی کہیں لو نہ لگ جائے۔''

''لیجئے پتا جی! لو کہاں چل رہی ہے؟''

''دریا مندر جس جگہ ہے وہ کھلا علاقہ ہے۔ وہاں ضرور گرم ہوا چل رہی ہوگی۔''

''آپ کو پتہ نہیں ہے گرو گوردھن مہاراج نے مجھے اپنے گپھا میں آنے جانے کی آگیا دے دی ہے اور ان کی گپھا اتنی ٹھنڈی رہتی ہے مانو جاڑوں کا موسم ہو۔ مجھے جانا ہے پتا جی وہاں پر۔ میرا من کر رہا ہے۔'' اور گرنتھ آنندی خاموش ہو گیا۔

''بٹیا! گرم ہوا سے ضرور بچنا۔'' آنندی نے اپنے نوکروں کو بھی یہی ہدایت کر دی اور رتھ چل پڑا۔ گرم ہوا سے بچنے کے لیے پردے گرا دیئے گئے تھے۔ اس لیے رتھ کے باہر نکلتے ہی ٹھکانوں پر پہنچ جانے والے نوجوانوں کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ بیلوں کی سنہری گھنٹیاں بجنے لگیں۔ ایک کوچوان ہوتا تھا۔ چار سوار جو رتھ کے چاروں طرف چلتے تھے۔ رتھ مناسب رفتار سے سفر کرتا رہا اور چندر بدن کے ہونٹوں پر ابدی مسکراہٹ کھیلتی رہی۔ دریا مندر تک کا فاصلہ طے ہو گیا۔ کھلے علاقے میں واقعی دھوپ زیادہ سخت تھی۔ رتھ رکا اور وہ نیچے اتر آئی۔ مندر میں مکمل خاموشی تھی۔

اس کے در و دیوار پر سکون تھے۔ اندر داخل ہو کر اس نے زور سے آواز دی۔

''گرو مہاراج...... گرو جی!'' مندر کی وسعتوں میں اس کی آواز پھیل کر رہ گئی۔ عام طور سے اگر گرو گوردھن وہاں ہوتے تھے تو فوراً ہی اسے جواب دیا کرتے تھے۔ ان کا جواب نہ آنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس لمحے مندر میں یا گپھا میں موجود نہیں ہیں۔ کچھ لمحے وہ انتظار کرتی رہی۔ اس کے بعد اندر گپھا میں داخل ہو گئی۔ اسے یہاں آنے کی اجازت مل چکی تھی اور اب وہ پوری اپنائیت کے ساتھ یہاں آ جاتی تھی۔ گپھا میں بھی بالکل خاموشی طاری تھی۔ وہ ادھر ادھر دیکھتی رہی۔ پہلے بھی گپھا میں رکھی ہوئی ہر چیز کا جائزہ لے چکی تھی لیکن آج نجانے کیوں اس کی نگاہ مٹی کی اس ہانڈی کی طرف اٹھ گئی۔

جو پہاڑ میں تراشے ہوئے طاق کے اندر رکھی ہوئی تھی۔ نہ جانے کیوں اس کے قدم اس ہانڈی کی طرف بڑھ گئے۔ ہانڈی پر سے اس نے کپڑا ہٹایا تو ایک انتہائی دلکش اور مسحور کن خوشبو فضا میں پھیل گئی۔ اس نے ہانڈی کے اندر جھانکا ہانڈی میں پانی جیسی کوئی چیز موجود تھی۔ چندر بدن نے دونوں ہاتھوں میں ہانڈی سنبھالی اور اسے باہر نکال لیا۔ وہ اس خوشبو کا راز جاننا چاہتی تھی۔ ایسی انوکھی خوشبو نہ اس نے کبھی پھولوں میں محسوس کی تھی' نہ ہی کسی اور چیز میں۔

یہ کیا ہے؟ اس نے دل ہی دل میں سوچا۔ تجسس نے کچھ اور سر ابھارا تو اس نے ہانڈی کو گود میں رکھ لیا۔ ایک انگلی اس پانی میں ڈبوئی اور اس کے بعد احتیاط سے اسے زبان تک لے آئی اور پھر اس نے اس کا مزہ چکھا تو دنگ رہ گئی۔ ایسی خوش ذائقہ چیز' ایسی دلکش خوشبوؤں کے ساتھ اس نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ بے اختیار اس کا دل چاہا کہ اسے پی کر دیکھے اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے ہانڈی پکڑی اور اسے ہونٹوں سے لگا لیا۔ ہانڈی جیسے اس کے ہونٹوں سے چپک سی گئی۔ اسے اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس نے ہانڈی کا آخری قطرہ بھی اپنے بدن میں اتار لیا۔ ایک ایسی فرحت ایک ایسی دلکش کیفیت کا اسے احساس ہو رہا تھا جو اس نے کبھی زندگی میں محسوس نہیں کی تھی۔ پھر اس نے ہانڈی اسی طرح واپس طاق میں رکھ دی اور اس پر کپڑا ڈھک دیا۔ لیکن اس کی حیرت عروج پر تھی۔ یہ کیا تھا؟ آخر یہ کیا تھا؟ تھی تو پانی جیسی ہی ایک چیز لیکن پھر اس نے سوچا کہ گرو گوردھن آئیں گے تو ان سے اس کے بارے میں پوچھے گی اور وہیں ایک جگہ نیم دراز ہو کر گرو جی کا انتظار کرنے لگی۔

باہر واقعی دھوپ کی تپش تھی لیکن گپھا اندر سے بہت ٹھنڈی تھی اور اب تو اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے نیا جیون پا لیا ہو۔

پھر کچھ دیر کے بعد اسے باہر سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ یہ آواز سو فیصد گرو جی ہی کی تھی۔ وہ سنبھل کر بیٹھ گئی اور اس کے بعد گوردھن مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

''تیری خوشبو بتا رہی تھی مجھے کہ تو آئی ہے۔'' انہوں نے مسکرا کر چندر بدن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''جے ہو مہاراج کی۔ بہت دیر سے بیٹھی ہوئی ہوں۔''

''چندر بدن آج تجھ سے ایک بات پوچھوں۔'' گرو گوردھن نے پرمسرت لہجے میں کہا۔

''جی مہاراج!''

''تو اتنا فاصلہ طے کر کے میرے پاس کیوں آتی ہے؟''

''مہاراج! بھگوان کی سوگندھ آپ کے چرنوں میں آکر مجھے بڑا سکون ملتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے میں کسی شانتی کی جگہ آ گئی ہوں۔''

''میرے من میں بھی تیرے لئے اتنا ہی پریم ہے چندر بدن! میں ایک عجیب و غریب جیون گزارتا رہا ہوں۔ یہ تپسیا' یہ گیان دھیان سب کچھ پہلے نہیں تھا۔ چندر بدن میں تجھے بتاؤں میرے ساتھ بڑے عجیب و غریب واقعات ہوئے ہیں۔''

''مجھ بتایئے مہاراج!'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نوجوانی کی عمر کی بات ہے میرے پتا ایک نجومی تھے۔ ستاروں کا کھیل جانتے تھے۔ اپنے فن میں ماہر تھے وہ۔ اور دنیا ان کی عزت کرتی تھی۔ پھر ایک بار انہوں نے ایک رئیس آدمی کو اس کی قسمت کا حال بتایا۔ وہ کرم سنگھ ملہاری تھا۔ کرم سنگھ ملہاری کو میرے پتا کی بات پسند نہ آئی۔ اس نے سزا کے طور پر انہیں پکڑوا لیا۔ مجھ سے بڑی میری بہن تھی۔ میری عمر اس وقت اکیس سال تھی اور میری بہن مجھ سے تین سال بڑی تھی۔ وہ ملہاری کے پاس گئی اور اس نے پتا جی کو چھوڑنے کے لئے درخواست کی۔ لیکن ملہاری نے اس کی عزت لوٹ لی اور میری بہن نے آتما ہتیا کر لی۔ پھر اس کے بعد میرے لیے یہ برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔ میں نے ملہاری کے سارے خاندان کو زندہ جلا دیا اور اس کے بعد وہاں سے بھاگ آیا۔ مگر نتیجے میں ملہاری کے رشتے داروں نے ہمارے گھر دھاوا بولا اور میری ماں اور بہن کو ہلاک کر دیا۔

میں نے وہاں ان دونوں کی لاشوں پر قسم کھائی اور عہد کیا کہ میں ہر اس شخص کو ختم کر دوں گا جس کا ذرا سا بھی تعلق ملہاری کے خاندان سے نکلا۔ ادھر وہ لوگ مجھے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ چنانچہ میں وہاں سے فرار ہو کر ترشانہ کے جنگلوں کی طرف نکل گیا۔ یہ ایک ایسا بھیانک علاقہ تھا جس کی مثالیں دی جاتی تھیں۔ کہا جاتا تھا کہ وہاں زمانہ قدیم میں بہت کچھ تھا۔ ترشانہ کی زمین کی گہرائیوں میں صدیوں کی داستانیں دفن تھیں۔ میں اپنی دانست میں بہت دور نکل آیا تھا۔ لیکن پھر میں نے ایک دن ملہاری کے آدمیوں کو گھوڑوں پر سوار ترشانہ کے جنگلوں

میں بھٹکتے ہوئے دیکھا۔ ان لوگوں نے بھی قسم کھائی ہوئی تھی کہ وہ مجھے کسی بھی قیمت پر جیتا نہیں چھوڑیں گے۔

انہیں غالباً اس بات کی خبر مل گئی تھی کہ میں ترشانہ کے جنگلوں میں چھپا ہوا ہوں۔ چنانچہ ان کی بہت بڑی تعداد جنگلوں میں مجھے تلاش کر رہی تھی اور مجھے یہ خطرہ ہو گیا تھا کہ وہ لوگ مجھے تلاش کر لیں گے۔

بہر حال میں چھپتا پھر رہا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔ اس وقت میں رات کو سو رہا تھا اور ایک گھنے درخت کی شاخیں میری آرام گاہ بنی ہوئی تھیں کہ ایک سنسناتا ہوا تیر میرے ہاتھ کو چھوتا ہوا اس درخت کے تنے میں پیوست ہو گیا اور میرے حلق سے چیخ نکل گئی۔

میں نے ان کے دوسرے واروں سے بچنے کے لیے درخت کے پیچھے لمبی چھلانگ لگا دی لیکن مجھے یہ بات نہیں پتا تھی کہ ادھر گہرے ڈھلان بکھرے ہوئے ہیں۔ میں درخت کے پیچھے پہنچا ہی تھا کہ میرے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ میں گر پڑا اور لڑھکتا ہوا نیچے جانے لگا۔ لیکن خوش قسمتی یہ تھی کہ یہاں بھی لمبی لمبی گھاس موجود تھی جس نے میرے بدن کو زیادہ نقصان نہ پہنچنے دیا۔ لیکن ان اتھاہ گہرائیوں میں میرے رکنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ میں گھاس کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ میرا بدن ان گہرائیوں میں گرنے سے بچ جائے۔ گھاس میرے ہاتھ میں آتی لیکن یہ اتنی مضبوط نہیں تھی کہ میرے گوشت کو اپنے آپ میں لٹکا لیتیں۔ اس کے ٹکڑے ٹوٹ ٹوٹ کر میری مٹھیوں میں دبے رہ جاتے اور میں بدستور نیچے لڑھکتا رہتا یہ سلسلہ بہت دیر تک جاری رہا اور اس کے بعد ایک پتھر سے سر ٹکرایا تو میری آنکھیں بند ہو گئیں۔

چوٹ لگنے سے مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی اور اس کے بعد نجانے کب تک بے ہوش رہا۔ پھر پرندوں کی آوازوں نے ہوش دلایا اور مجھے اندازہ ہوا کہ اب صبح ہو گئی ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھا۔ پہلے تو ہر چیز دھندلی نظر آتی تھی لیکن اس کے بعد آنکھیں صاف ہو گئیں۔ میں نے روشن آسمان کو دیکھا۔ بڑا خوشگوار ماحول تھا۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور بڑی خوشگوار کیفیتوں کا احساس ہو رہا تھا۔ لیکن جب رات کا واقعہ یاد آیا تو جی واقعی خوش ہو گیا۔ میں اچھل کر بیٹھ گیا۔ جو ہوا تھا وہ معمولی بات نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے اپنی جگہ سے اٹھ پایا اور اس کے بعد چاروں طرف دیکھنے لگا۔ میں بڑی گہرائیوں میں پڑا ہوا تھا اور مجھ سے قریب ہی فاصلے پر ایک پہاڑی دیوار کھڑی تھی۔ یہ دیواریں چاروں طرف تھیں۔ میں جیسے کسی پیالے میں گر پڑا تھا۔ لیکن اس قدر وسیع و عریض پہاڑی پیالے میں سوائے گھاس پھونس کے اور کچھ نہیں تھا۔

بہرحال میں نے اسی دیوار کی جانب رخ کیا اور اوپر چڑھنے لگا۔ بڑا مشکل سفر تھا
بڑی بڑی گھاس میں ٹٹول ٹٹول کر ایک ایک انچ اوپر چڑھنا پڑ رہا تھا۔ پورا بدن پھوڑے کی طرح
دکھ رہا تھا۔ سر کا بہت برا حال تھا۔ بہرحال میں کوشش کرتا رہا اور تھوڑے تھوڑے فاصلے کو طے
کر کے اوپر چڑھتا رہا۔ ان بلندیوں پر جہاں سے میں نے گہرائیوں کا سفر کیا تھا' اس وقت سورج
آدھے سے زیادہ آسمان پر چڑھ چکا تھا اور میرا بدن پسینے میں بری طرح بھیگا ہوا تھا۔ آنکھوں پر
ایسا بوجھ آپڑا تھا کہ دل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کرلوں۔ بالکل غشی کی سی کیفیت طاری تھی لیکن میں
جانتا تھا کہ یہ جگہ میرے لیے انتہائی خوفناک ہے۔ پہاڑی پیالے میں کتنا وقت گزار سکتا تھا۔ اگر
وہ لوگ مجھ سے مایوس ہوکر چلے گئے تھے۔ تب تو زندگی کے بچ جانے کی امید موجود تھی۔ ورنہ بڑا
مشکل مسئلہ تھا۔

بہرحال میں اوپر پہنچنے کے بعد بہت دیر تک لیٹا رہا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اب کیا ہو
گا؟ اگر میں اس لمبی گھاس میں داخل ہو جاؤں گا تو نظر بھی نہیں آؤں گا۔ بہرحال میں یہ تمام
باتیں سوچتا رہا۔ اس علاقے کے بارے میں میری معلومات بہت زیادہ نہیں تھیں۔ بس ایسے ہی
ہمت کر کے یہاں تک آ گیا تھا۔ میں نے تھوڑی دیر تک آرام کرنے کے بعد آگے کے سفر کا
آغاز کر دیا۔

میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ میرے یہ دشمن مایوس ہوکر جا چکے ہیں یا پھر وہ ابھی وہیں
موجود ہیں۔ پرخطر راستے میں ہولناک جنگل کی بھیانک آوازیں میری ہم سفر تھیں اور زندگی ان
سب سے آنکھیں ملاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ پورا دن یہ سفر جاری رہا۔ یہاں تک کہ سورج
نے گہرائیوں کی جانب سفر کیا اور شام کے بھیانک سناٹے ابھر آئے۔ پھر جب پیروں نے
جواب دیا تو میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور ایک درخت کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

لیکن ایک بار پھر میری تقدیر نے میرے لیے ایک خطرناک فیصلہ کیا۔ میں لمبی
گھاس میں آگے بڑھ رہا تھا جو درخت سے کچھ فاصلے پر اگی ہوئی تھی۔ مگر تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا
کہ اچانک ایک بار پھر پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ یوں لگا جیسے کسی خلا میں جا رہا ہوں۔
اس خلا میں گھاس نہیں تھی۔ چنانچہ بدن میں جگہ جگہ رگڑ لگی۔ اگر یہ اتنی ہی گہرائیاں ہوتیں جتنی
گہرائیوں میں ایک مرتبہ لڑھک چکا تھا تو یقیناً پتھروں کی رگڑ زندگی کا خاتمہ کر دیتی لیکن
گہرائیاں بہت کم تھیں۔ میں کسی تاریک غار میں جا پڑا تھا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

چند لمحوں تک تو یہ سوچتا رہا کہ دیکھو اب کیا نیا واقعہ ہوتا ہے۔ زمین کی ٹھنڈک خاصی
خوشگوار لگ رہی تھی مگر جسم کے جو حصے چھل گئے تھے وہ تکلیف دینے لگے۔ چند لمحے ہاتھ ٹکائے
آنکھیں پھاڑتا رہا۔ یہ دیکھنے کیلئے کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز نظر آ جائے۔ لیکن غار کی گہری تاریکی
میں میری آنکھیں بینائی سے محروم ہوگئی تھیں۔ تھک ہار کر پتھر پر رخسار رکھ دیا اور زمین کی ٹھنڈک
سے اپنے وجود میں سلگتے شعلوں کو بجھانے لگا۔ بھوک بھی شدید لگ رہی تھی۔ لیکن بھوک کے
احساس کو میں نے ایک بار بھی اپنے آپ پر حاوی ہونے نہیں دیا۔ ذہنی کیفیت ایسی ہو رہی تھی'
آنکھوں میں غنودگی سی چھا رہی تھی۔ غالباً یہ نقاہت تھی اور بھوک انتہائی شدت اختیار کر چکی تھی۔
زبان پر کانٹے پڑے ہوئے تھے اور یوں لگ رہا تھا کہ اب جان کھنچ کر منہ کے راستے نکل جائے
گی۔ زمین پر ہاتھ ٹکائے اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ غار بھی اب مدھم مدھم روشن ہو چکا تھا۔ اس کی سنگین
اور ناہموار دیواریں نظر آ رہی تھیں اور اس کی بے پناہ وسعتیں۔ یوں لگتا تھا جیسے زمین کے نیچے
ایک اور زمین بھی موجود ہو۔ میں نے ہمت کر کے اپنے آپ کو سنبھالا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اس
سمت چل پڑا جہاں سے باہر کی مدھم مدھم روشنی اندر آ رہی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد یہ اندازہ ہوگیا کہ وہ ڈھلان مختلف تھی جس سے گزر کر میں وہاں
تک پہنچا تھا۔ میں نے اوپر چڑھنے کی کوشش کی لیکن ممکن نہ ہوسکا۔ بہت دیر تک یہ جدوجہد کرتا رہا
اور مجھے احساس ہوگیا کہ ان ڈھلانوں کو عبور کرنا آسان نہیں ہے۔ بھوک اور پیاس بے شک لگ
رہی تھی۔ لیکن جسم اس قدر بے جان نہیں تھا کہ اسے برداشت نہ کر پاتا۔ غار میں بہت دور تک
نکل آیا۔ چھوٹے چھوٹے سوراخ تو نظر آ رہے تھے لیکن اوپر جانے کا بس وہی ایک راستہ تھا اور
پھر دفعتاً میری نگاہ ایک مجسمے پر پڑی جو انسانی مجسمہ تھا اور آسن مارے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے قدم
اس کی جانب اٹھ گئے اور پھر دفعتاً ہی مجھے یوں لگا جیسے اس انسانی مجسمے میں جنبش ہوئی ہو۔ وہ مجسمہ
نہیں انسان ہی تھا۔ کوئی ایسا انسان جو یہاں تپسیا کر رہا تھا۔ اس کے لمبے لمبے بال جٹاؤں کی شکل
میں بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں بند تھیں اور چہرہ بے حد بھیانک تھا۔ چہرے پر بال ہی بال

بکھرے ہوئے تھے۔ داڑھی زمین پر لہرا رہی تھی۔ میں حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ ابھی میں اس کے بارے میں صحیح اندازہ بھی نہیں لگا پایا تھا کہ اس نے آنکھیں کھول لیں اور مجھے خوف کا شدید احساس ہوا۔ پورا غار ہی بھیانک غار تھا۔ جہاں چاروں طرف بھیانک چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔ دفعتاً اس کی آواز سنائی دی۔ اس نے کہا۔

''ڈرو نہیں بالک! میں پران پربھو ہوں۔ لگ رہا ہے دھرتی کی شکل بدل چکی ہے۔ میں بہت عرصے سے یہاں تپسیا کر رہا ہوں اور میں نے امر شکتی حاصل کرنے کیلئے اپنا سارا جیون اسی غار میں صرف کر دیا ہے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر میرے شانوں پر ہاتھ رکھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''مگر تم یہاں کیسے آ گئے؟'' میں کیا جواب دیتا۔ میں نے کہا۔

''پران پربھو مہاراج! بس میرے بھاگ مجھے یہاں لے آئے ہیں۔''

''ہوں'' اور اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ میں بھوک کی شدت سے نڈھال تھا۔ چنانچہ میں دیوار سے ٹیک لگا کر زمین پر لمبا لمبا لیٹ گیا۔ میرے دل میں طرح طرح کے خیالات آ رہے تھے۔ اچانک ہی میری نگاہ سامنے کی جانب اٹھ گئی۔ وہاں کچھ برتن رکھے ہوئے تھے۔ میں ان کی جانب بڑھ گیا اور یہ دیکھ کر مجھے شدید حیرت ہوئی کہ ایک بڑے سے برتن میں کچھ پھل رکھے ہوئے ہیں۔ میں اچھل کر بیٹھ گیا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

''کیا بات ہے؟''

''یہ...... یہ پھل......؟''

''بھوکا ہے......؟''

''ہاں......''

''کھا لے...... جا کھا لے......'' میں نے جلدی سے ایک پھل کو اٹھا کر دانتوں سے کاٹا۔ نرم ہلکی ہلکی سی مٹھاس تھوڑے سے نمک کا مزہ لئے' میری بھوک کو بہت بڑا سہارا محسوس ہوا تھا اور کھاتے ہی دماغ پر غنودگی سی طاری ہو گئی تھی۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے پران پربھو کو اسی طرح بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنی تپسیا میں مصروف تھا۔ پھل کھانے کی وجہ سے میرے بدن میں جو توانائی پیدا ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بالکل چاق و چوبند کر دیا تھا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن اس کے انداز میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوئی تھی۔ وہ بدستور اسی انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

بہرحال کچھ وقت اور گزر گیا۔ میں نے پھر اس میں سے دو تین پھل کھائے اور اس کے بعد غار میں گھوم پھر کر اس کا جائزہ لینے لگا۔ پران پربھو کے اس استھان کے پچھلے حصے میں میں نے ایک عجیب و غریب چیز دیکھی۔ یہ لکڑی کی تپائی پر رکھی ہوئی مٹی کی ایک ہانڈی تھی اور اس

ہانڈی کے اوپر بہت زیادہ بلندی سے پانی کا ایک ایک قطرہ ہانڈی میں ٹپک رہا تھا۔ میں نے ہانڈی میں جھانک کر دیکھا تو پانی ہانڈی کے پیندے میں بہت تھوڑا سا تھا لیکن حیرانی کی بات یہ تھی کہ اس میں عجیب و غریب روشنیاں نظر آ رہی تھیں اور ایک بہت ہی فرحت بخش خوشبو' میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا اور میں تھوڑی دیر تک دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے ہٹ آیا۔ ظاہر ہے یہ سادھو نگری تھی اور اس سادھو نگری میں جو کچھ بھی نظر نہ آتا کم تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''آ...... میں تجھے یہاں کی سیر کراؤں۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور مجھے ساتھ لے کر غار میں ایک سمت چل پڑا۔ مجھے احساس ہوا کہ اس غار کو تو میں نے ایک فیصد بھی نہیں دیکھا ہے۔ وہ مجھے لے کر غار کے ایک بہت دور دراز سلسلے میں پہنچ گیا اور پھر اس نے کہا۔

''دیکھ یہاں میری پرانی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ غور سے دیکھ اس میں تجھے سنسار کی بہت سی کہانیاں نظر آئیں گی۔ میں نے چاروں طرف دیکھا...... غار کی دیواروں میں درحقیقت پتھروں کی تراش سے بہت سی کہانیاں بکھری ہوئی تھیں۔ وہ مجھے ان نقوش کے بارے میں بتانے لگا۔ عجیب سے نقوش تھے۔ بے شمار افراد ایک جگہ موجود تھے۔ ایک رتھ نظر آ رہا تھا جس پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ رتھ میں ہلکی ہلکی جنبش ہو رہی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ بہت سے اوپری بدن سے برہنہ گھٹے ہوئے سروالوں نے رتھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور آگے بڑھنے لگے۔ لوگ انہیں راستہ دے رہے تھے اور رتھ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم تھا۔ رتھ ایک چوک پر آیا اور سامان نیچے رکھ دیا گیا اور پھر رتھ کا پردہ ہٹا کر ایک جٹا دھاری سادھو نیچے اترا۔ اس کے گلے میں بے شمار مالائیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ چوک کے بیچوں بیچ بنے ہوئے چبوترے پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور ہر سمت خاموشی طاری ہو گئی تو اس کی آواز ابھری۔

''کوروکھیت باسیو...... شانت ہو جاؤ۔ شانت ہو جاؤ۔ فیصلہ اوش ہو گا۔ تم جانتے ہو ہستنا پور کے مہاراج بھرت کی آٹھویں نسل کے راجہ کور کی چھٹی نسل چل رہی ہے۔ مہاراج چتر برج کے دونوں بیٹے جوان ہو چکے ہیں اور مجھے ادھیکار دیا گیا ہے کہ راج پاٹ کے حقدار کا اعلان کر دوں۔ دونوں بھائیوں کو سامنے لایا جائے۔'' اور دو جوان آگے بڑھ گئے تو بوڑھے نے کہا۔

''مگر باسیو! چتر برج کے دونوں بیٹے سمجھدار ہیں اور حکومت چلا سکتے ہیں۔ گدی کا حقدار بڑا بھائی ہے۔ راج پاٹ اسی کو دیا جاتا ہے۔ چھوٹا بھائی اس کی موت کے بعد راجہ بنے گا۔ شور برپا ہو گیا اور کچھ ہی دیر کے بعد چبوترے کے پیچھے سے کسی نے سر ابھارا۔ یہ ایک دبلی پتلی چڑیل جیسی عورت تھی جس نے گول گول دیدوں سے چاروں طرف دیکھا اور پھر چبوترے پر چڑھ آئی۔

"دے دیا نا راج پاٹ اپنی پسند کے راجہ کو۔ پر ٹھیک ہے۔ من نہ مار۔ راج پاٹ اسے مل گیا۔ اس کا راج پاٹ خوب بڑھے گا۔ پانچ بیٹے ہوں گے اس کے۔ پر ان میں سے کوئی راج سنبھالنے کے قابل نہیں ہوگا۔ راج گدی تیرے بیٹے کو ملے گی۔ تیرے بیٹے کو ملے گی۔ میں اس حیران کن تصویروں کو متحرک دیکھ رہا تھا کہ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ پھر نجانے کیا کیا مناظر وہ دکھاتا رہا مجھے۔ پران پربھو بڑی عجیب وغریب کیفیتوں کا شکار تھا۔ وہ واپس آ کر سنگھاسن پر بیٹھ گیا اور پھر مجھ سے بولا۔

"آ میرے سامنے بیٹھ جا۔ یہ مت سمجھنا کہ تو بے بس ہے یا کسی مشکل میں آ پھنسا ہے۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور مجھے تیرا ساتھ بڑا عزیز ہے۔ سنسار کے بارے میں بہت کچھ بتاؤں گا میں تجھے اور جب تک تیرا جیون باقی رہے گا۔ میں تجھے اپنے ساتھ رکھوں گا۔ جہاں تک میرا معاملہ ہے تو مجھے تو ابھی بہت دور تک جانا ہے۔"

"پران پربھو مہاراج! آپ آخر ہیں کون؟ اور یہاں ان ویرانوں میں اس غار میں کیا کر رہے ہیں؟"

"تو نے یہ چتر دیکھے، ہزاروں سال کی کہانی ہے یہ۔ بہت سے یگ بیتے راجاؤں اور راج دھانیوں کی باتیں ہیں اور تو ایک بات بتا اگر انسان دنیا کی تحقیق کیلئے صدیوں پیچھے کا سفر کرے اور اپنی آنکھوں سے وہ مناظر دیکھے جو تو نے ابھی پتھروں کی شکل میں دیکھے تو کیا تیرے من میں یہ خواہش نہیں پیدا ہو سکتی کہ تجھ پر موت کی گرفت نہ ہو۔ صدیوں تک جینے کی خواہش کون سے دل میں نہیں ہوگی۔ پر عمر کتنی مختصر ہوتی ہے۔ منش کیا دیکھے اور کیا نہ دیکھے۔ کیا کہتا ہے تو اس بارے میں۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں پران پربھو! پر ظاہر ہے جیون کتنا سا ہوتا ہے۔ ہم اپنی ہر خواہش کی تکمیل تو نہیں کر سکتے۔"

"ہاں، پر سنسار میں یہ خیال موجود ہے کہ امر شکتی حاصل کرنے کے بعد منش کبھی نہیں مرتا۔"

"امر شکتی تو صرف ایک کہانی ہے مہاراج!" میں نے کہا اور پران پربھو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کہانی کون بناتا ہے؟"

"کہانی کار۔" میں نے جواب دیا۔

"یعنی انسان۔"

"ہاں، انسانوں کی کہانیاں تو انسان ہی لکھتے ہیں۔ انسان ہی بناتے ہیں۔"

تو سن میرے میت انسانی ذہن میں جو بھی خیال آ جائے۔ اس کا وجود ہوتا ہے۔ اگر کسی خیال کا وجود نہ ہو تو وہ انسانی دماغ تک پہنچ ہی نہ پائے۔ اسی طرح امر شکتی کا بھی وجود ہے۔ یہ علاقہ جو تو دیکھ رہا ہے۔ سنسار میں سب سے زیادہ دور دراز جگہ پر واقع ہے تو یہاں کیسے پہنچا۔ یہ بھگوان ہی جانتا ہے۔ یہ جگہ انسانوں کی پہنچ سے بہت دور ہے اور میں حیران ہوں اس بات پر کہ تو یہاں تک کیسے آ گیا۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یہاں صرف وہ لوگ آ سکتے ہیں جن کے ذمے دیوتا کوئی اہم کام کر دیں۔ میں نہیں جانتا کہ تیرے جیون میں کون سا اہم کام ہے جو تجھے کرنا ہے۔ اب میں تجھے اس ہانڈی کے بارے میں بتاؤں۔ یہ بلندیاں دیکھ رہا ہے نا تو' ان تک پہنچنا ناممکن ہے۔ بہت پرانی بات ہے۔ میری عمر سولہ سال تھی۔ جب مجھے ایک مہان سادھو ملے اور وہ میرا ہاتھ پکڑ کر یہاں تک لے آئے اور پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں ان کی سیوا کروں۔ اس سیوا کا مجھے پھل ملے گا۔

سادھو مہاراج نے مجھے سارا علاقہ پھرایا۔ تو دیکھ رہا ہے جہاں سے یہ جل بوند بوند ٹپک رہا ہے۔ وہ غار کی بلند ترین جگہ ہے۔ لیکن اگر تو گھوم پھر کر اس غار کے اوپر بنے پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرے گا تو سارا جیون اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ اس غار کی بلندیوں کی کوئی تھاہ نہیں ہے اور یہ جگہ جہاں سے یہ بوند ٹپک رہی ہے۔ اس غار کی تہہ در تہہ پلیٹوں میں ہے۔ یہ پانی کہاں سے آ رہا ہے؟ اور جہاں سے ٹپک رہا ہے وہ کون سی جگہ ہے؟ وہ بھگوان ہی جانتا ہے۔

بہرحال مہا گنی مہاراج! مجھے یہاں لے آئے اور بولے کہ وہ ایک تپسیا کر رہے ہیں۔ کامیاب ہو گئے تو نجانے کیا سے کیا بن جائے گا۔ مجھے ان کی سیوا کرنی ہے۔ اور شاید انہوں نے اپنے کسی جنتر منتر سے میرے من کو بھی اس بات پر آمادہ کر لیا اور میں ان کا ہر طرح خیال رکھنے لگا۔ ویسے بھی یہاں بہت کچھ ہے۔ بس آنکھ سے اوجھل ہے۔ سولہ سال کی عمر سے میں یہاں اس غار میں موجود ہوں اور اب تو میری عمر دیکھ لے۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ سنسار میں کیا کیا چیزیں تبدیل ہو چکی ہیں۔ پر من کی آنکھ کھول کر میں صدیوں میں جھانک سکتا ہوں۔ گزری صدیوں میں اور آنے والی صدیوں میں...... میں سب کچھ دیکھ سکتا ہوں یہ گن میرے گرو مہاراج نے مجھے دیا۔ پھر ایک دن تپسیا کرتے کرتے ان کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ ان کا رنگ نیلا پڑ رہا ہے اور ان کے چہرے پر تکلیف کے آثار ابھرتے آ رہے ہیں۔ میں من سے انہیں چاہتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ مہاراج! یہ آپ کو کیا ہو رہا ہے تو وہ پھیکی سی ہنسی کے ساتھ بولے۔

"بھگوان کی لیلا امر ہے۔ منش چاہے کچھ بھی سوچے ہوتا وہی ہے جو بھگوان چاہتا ہے۔ امر شکتی میرے بھاگ میں نہیں لکھی تھی۔ میں نے ان سے اس امر شکتی کے بارے میں پوچھا

تو انہوں نے کہا کہ یہ امرت جل ہے جو بوند بوند اس ہانڈی میں ٹپک رہا ہے۔ گرو مہاراج نے مجھے بتایا کہ وہ امر شکتی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وہ یم دوت کو شکست دینا چاہتے تھے۔ اپنے آپ پر سے موت کے سائے ہٹا دینا چاہتے تھے۔ وہ زندہ جاوید ہونا چاہتے تھے اور اسی کیلئے تپسیا کر رہے تھے۔

انہوں نے مجھے بتایا کہ اس امرت جل میں انہیں کیا کیا کرنا تھا اور وہ کہنے لگے کہ پران پربھو اب تیرے سپرد یہ سب کچھ ہے۔ انہوں نے مجھے ایک چتر پر وہ چیزیں بتائیں جن سے اس امرت جل کو مکمل کرنا تھا اور اس کے بعد وہ اسی جگہ سوکھ گئے۔ ان کا شریر ڈھانچہ بن گیا اور ان کا گوشت ماٹی کی شکل میں زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ میری حالت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن بہرحال میں نے یہ عمل جاری رکھا اور اس سمے سے اب تک میں یہاں موجود ہوں۔ میں نہیں جانتا بھگوان نے میرے بھاگ میں کیا لکھا ہے۔ من میرا یہی چاہتا ہے کہ...... کہ اور اس کے بعد اچانک ہی میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ نیلا پڑتا جا رہا ہے۔ میں تو دنگ رہ گیا۔ میں نے سوچا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ان کے اندر ایک ہیجان سا پیدا ہوتا جا رہا تھا۔ پھر انہوں نے بڑی مشکل سے کہا۔

''گوردھن...... گوردھن...... یہ وہی ہو رہا ہے جو تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ میں وہ نہیں کر سکا جو میرے من میں تھا اور جو کہانی میں نے تمہیں سنائی ہے۔ سمجھ لو وہی سچ ہے۔ گوردھن اس ہانڈی میں امرت جل ہے اور اس کے برابر ہی وہ پتر رکھا ہوا ہے جس کے مطابق امرت جل جیون بھر کیلئے زندگی دیتا ہے۔ یہ میرے بھاگ میں نہیں تھا اور دیکھو بھاگ اسے کہتے ہیں۔ اس کے بعد پران پربھوؔ کی آواز بند ہو گئی اور انہوں نے پران تیاگ دیئے۔ ان کا بدن مٹی کی شکل میں نیچے جھڑنے لگا اور ان کے مرگ چھالہ پر مٹی کے ڈھیر کے سوا اور کچھ باقی نہ رہا۔ میں ایک عجیب سے خوف کا شکار ہو گیا تھا اور میرے دل میں نجانے کیا کیا خیالات آ رہے تھے۔ پران پربھوؔ تو خود ہی ماٹی ہو گئے تھے۔ میں ان کی ماٹی کو کیا ٹھکانے لگاتا۔ بہرحال پھر بھی جو کچھ ہو سکا وہ کیا اور پھر میں نے سوچا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔

تب میں نے اس پتر کو تلاش کیا جس پر پران پربھو یا یہ کہنا چاہیے کہ ان کے گرودیو نے امرت جل کو مکمل کرنے کی ترکیب لکھی تھی۔ وہ پتر مجھے مل گیا۔ اسی طرح نشانوں کی شکل میں تھا۔ بہت دن اسے سمجھنے میں لگ گئے اور میں آخرکار اسے مکمل طور پر سمجھنے میں کامیاب ہو گیا۔

پھر میرے ذہن میں ایک نئی کشمکش نے جنم لیا۔ وہ کشمکش یہ تھی کہ میں یہاں سے نکلوں اور نکلتے ہوئے اس امرت جل کی ہانڈی کو ساتھ لوں یا نہ لوں۔ جو کچھ مجھے بتایا گیا تھا۔ وہ بھی کافی دلکش اور دلچسپ تھا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ امرت جل پینے کے بعد میں جیون کی بازی کبھی نہیں ہاروں گا۔

اور امر ہو جاؤں گا۔ منش بڑا خود غرض ہے۔ چندر بدن! اپنے لیے وہ سارے سنسار کو حاصل کر لینا چاہتا ہے۔ چاہے جوگی بن جائے' یوگی بن جائے' مہاتما بن جائے' اوتار بن جائے' راجہ بن جائے' پرجا بن جائے کچھ بھی بن جائے۔ چاہتا وہ سب کچھ اپنے من کیلئے ہے۔ میرے من میں بھی آخر وہی لوبھ آ گیا اور میں نے وہاں سے جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ مجھے جو کچھ کرنا تھا وہ اس پتر میں لکھا ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے اس ہانڈی کو اس جگہ سے اٹھایا اور مضبوطی سے سنبھال کر وہاں سے چل پڑا۔ جو جو مصیبتیں اور مشکلیں میں نے بھگتیں تم ان کے بارے میں سنو گی تو دہشت سے کانپ جاؤ گی۔ پر اب میرے من میں یہ چیز پیدا ہو چکی تھی کہ میں امر شکتی حاصل کروں۔

میں سفر کرتا رہا۔ مشکلوں سے گزرتا رہا۔ موت بار بار مجھے چھو کر گزر جاتی تھی۔ واقعات ایک انمٹ نقش میرے دل پر چھوڑ جاتے تھے۔ میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے کیا کیا مشکلیں نہ اٹھائیں اور مجھے کیا کیا کام نہ کرنے پڑے۔ بہرحال پھر ایک آبادی میں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر ایک نئے جیون کا احساس ہوا۔ یہاں تک کہ میں اس علاقے میں آ گیا جو پہلے بہت زیادہ آباد تھا۔ بعد میں یہ آبادی یہاں سے سرک گئی۔ یہ دریا مندر جو ہے یہاں میں نے اپنی رہائش اختیار کر لی۔ جس حلئے میں یہاں پہنچا تھا۔ لوگوں نے اس میں دیکھ کر مجھے دیوتا اور اوتار مان لیا۔ میں نے بھی خاموشی اختیار کر لی لیکن ایک کام میں نے ضرور کیا وہ یہ کہ لوگوں کے کام آتا رہا۔

جب میرے پاؤں یہاں جم گئے تو میں نے یہ جگہ بنائی اور اس کے بعد پتر پر لکھے ہوئے سارے کام کرنے لگا۔ مجھے چار بوٹیوں کی تلاش تھی اور مجھے قرب و جوار کے جنگلوں میں بڑی چھان بین کرنی پڑی۔ ویدوں اور حکیموں سے میں نے ان بوٹیوں کے بارے میں معلوم کیا۔ کسی نے مجھے پاگل سمجھا' کسی نے دیوانہ لیکن بہرحال مجھے جڑی بوٹیوں کی شکلیں معلوم ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی مجھے امرت جل کو سات گرہن دکھانے تھے۔ چار چاند گرہن اور تین سورج گرہن اور گرہن ہماری مرضی سے نہیں آتے۔ بہرحال میرے ساتوں گرہن پورے ہو گئے۔ امرت جل کو میں نے یہ ساتوں گرہن دکھانے کے بعد ان جڑی بوٹیوں کی تلاش شروع کر دی تو سوچ چندر بدن کتنی محنت کرنا پڑی ہو گی مجھے' اس کام میں۔ پر میرے من میں یہ منوکامنا شدید سے شدید تر تھی کہ میں امرت جل پی کر امر ہو جاؤں۔ پھر مجھے بوٹیاں ملنے لگیں اور میں نے امرت جل کو مکمل کرنا شروع کر دیا۔

چندر بدن انسان خواہشوں کا پتلا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ امر ہو کر میرے من میں کیا کیا خواہشیں پیدا ہوں گی۔ ابھی تو میں جوگی بنا ہوا ہوں۔ بھگوان سے لو لگائے ہوئے ہوں۔ پر ایک بات بتائے دیتا ہوں۔ یہ انسان جو ہے نا ماٹی کا پتلا اسے جب سب کچھ مل جاتا ہے تو سب

سے پہلے یہ بھگوان سے دوری کے راستے اختیار کرتا ہے اور اپنے آپ کو سب کچھ سمجھنے لگتا ہے۔ کوشش تو میں یہی کروں گا کہ اس سنسار کیلئے دکھ نہ بنوں اور اپنے آپ کو انسان ہی رکھوں۔ پر اصل بات بھگوان ہی جانتا ہے کیا سمجھی؟ اور اب میری خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ میں نے امرت جل مکمل کر لیا ہے۔ پرسوں پورن ماشی ہے۔ پورے چاند کی رات' میں امرت جل کی ہانڈی لے کر چندرماں کے نیچے جاؤں گا چندر بدن! اور یہ امرت جل پی لوں گا۔ چندر بدن' میں امر ہو جاؤں گا۔

''اور تو جانتی ہے تو کون ہو گی تو وہ ہو گی جو میری امر شکتی کی کہانی سب سے پہلی بار جانے گی۔ پر ایک بات میں تجھ سے کہوں۔ میں سنسار پر یہ بات عام نہیں کرنا چاہتا جو کچھ تجھے معلوم ہے تو کسی کو نہیں بتائے گی۔''

''کبھی نہیں بتاؤں گی گوردھن مہاراج! پر بڑی عجیب کہانی ہے۔ میرا تو دل ہل کر رہ گیا ہے۔ میں بدھائی دیتی ہوں مہاراج کہ آپ کی منوکامنا پوری ہوئی۔''

''امرت جل دیکھے گی۔''

ہاں مہاراج! ایسی عجیب چیز کون دیکھنا پسند نہیں کرے گا۔'' چندر بدن بولی اور گرو گوردھن اپنی جگہ سے اٹھا اور اس طاق کے پاس پہنچ گیا۔ جہاں وہ ہانڈی رکھی ہوئی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے ہانڈی کو بڑے احترام سے ہاتھوں میں اٹھایا۔ اس نے چندر بدن کا دھواں ہوتا ہوا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ ہانڈی لے کر وہ چندر بدن کے قریب آ گیا اور پھر اس نے اس پر سے کپڑا ہٹا کر اس کا ڈھکن کھول دیا۔

''دیکھ یہ ہے۔'' اس نے ہانڈی سامنے کی اور خود بھی ہانڈی میں جھانکا۔ دوسرے لمحے ہانڈی اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس میں جھانک رہا تھا اور پھر اس کی متحیر آواز ابھری۔

''ارے! اس میں سے امرت جل کدھر گیا؟''

''وہ تو...... وہ تو...... میں نے پی لیا مہاراج!'' چندر بدن بولی۔

گوردھن کچھ دیر تک تو کچھ سوچ ہی نہ سکا۔ چندر بدن جو کچھ کہہ رہی تھی۔ وہ اس کے کانوں تک تو پہنچا تھا۔ لیکن جو کچھ اس کے کانوں نے سنا تھا۔ اس پر اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ لیکن خالی ہانڈی اسے کچھ کچھ سمجھا رہی تھی اور وہ ایک عجیب و غریب کیفیت کا شکار ہوتا جا رہا تھا اور پھر جب بات پوری طرح اس کے ذہن میں بیٹھی تو اس پر دیوانگی کا دورہ پڑ گیا۔

''کیا کہہ رہی ہے...... کیا کہہ رہی...... کیا کہہ رہی' کیا کہہ رہی ہے تو؟ امرت جل کہاں گیا؟'' اس کی یہ کیفیت دیکھ کر چندر بدن ڈر گئی۔

''مم...... میں نے پی لیا مہاراج...... پیاس لگ رہی تھی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ امرت جل ہے اور آپ نے اپنے لیے رکھا ہے۔ بس پیاس لگی تھی۔ میں نے پی لیا۔''

''ارے...... تیرا ستیاناس...... ارے تیرا بیڑہ غرق ہو...... ارے تو امرت جل پی گئی۔ میرے جیون بھر کی محنت تو نے ختم کر دی۔ امرت جل پی گئی تو...... ارے تو...... ارے تو۔''

گوردھن نے آگے بڑھ کر چندر بدن کے بال دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑ لیے اور چندر بدن سہم کر رونے لگی۔

''میرا دوش نہیں ہے مہاراج!...... میرا دوش نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا۔''

''ارے میں تجھے...... میں تجھے...... میں تجھے جان سے مار دوں گا۔ ختم کر دوں گا تجھے...... نہیں چھوڑوں گا۔ ارے تو نے میرا جیون ختم کر دیا...... میرا جیون ختم کر دیا تو نے۔ نہیں چھوڑوں گا میں تجھے۔'' چندر بدن چیخنے لگی۔ اس کے بال گوردھن کی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور گوردھن انہیں بری طرح جھٹکے دے رہا تھا۔ ریشم جیسے لمبے خوبصورت بال ایک وحشی کی مٹھیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ چندر بدن خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

''تو نے...... تو نے...... ارے پوچھ تو لیا ہوتا مجھ سے...... ہائے میں کیا کروں...... ہائے میں کیا کروں......'' گوردھن نے اس کے بال چھوڑ کر رخ بدل لیا اور چندر بدن نے کٹیا سے باہر چھلانگ لگا دی۔

''نہیں چھوڑوں گا میں تجھے...... تیرا جیون ختم کر دوں گا...... نہیں چھوڑوں گا۔'' گوردھن بولا لیکن چندر بدن پاگلوں کی طرح دوڑتی ہوئی بہت دور نکل گئی تھی۔ گوردھن اپنے بال نوچ رہا تھا۔ اپنا سر پیٹ رہا تھا۔ زمین پر لوٹیں لگا رہا تھا۔ چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔

''ہائے میرا امرت جل...... امر جیون...... پانے کی آرزو میرے من میں ہی رہ گئی۔ ہائے میں کیا کروں...... کیا کروں میں......'' بہت دیر تک وہ اسی درد اور کرب کا شکار رہا۔ پھر رفتہ رفتہ اس نے اپنے آپ کو پرسکون کیا اور آنکھیں بند کر کے آسن مار کر بیٹھ گیا۔ اب وہ کوئی منتر پڑھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ منتر پڑھتا رہا اور اس کے بعد اس نے اپنے سامنے زمین پر ہاتھ پھیرے۔ زمین پر کچھ بھیانک شکلوں کے نقوش نمودار ہونے لگے اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ دو مکروہ چہرے تھے جو گوردھن کے بیر تھے۔ وہ خاموش نگاہوں سے گوردھن کو دیکھ رہے تھے۔ گوردھن نے کہا۔

''مجھ پر جو برا وقت پڑا ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے؟''

''ہم آپ کے داس ہیں مہاراج! ہمیں کیوں نہ معلوم ہو گا۔''

''تو بتاؤ...... میں کیا کروں...... اب مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔ وہ امرت جل پی گئی

ہے۔ میں امر ہونے سے رہ گیا۔ بتاؤ میں کیا کروں......؟"

"ایک ہی اُپائے ہے مہاراج۔"

"کیا؟"

"آپ اسے اپنے شریر میں اتار لیں۔"

"شریر میں اتار لوں۔"

"ہاں...... آپ اس کی گردن کاٹ کر اس کے شریر کا سارا خون پی جائیں۔ اس کا خون آپ کے شریر میں پہنچ جائے گا مہاراج' تو امرت جل بھی آپ کے شریر میں آ جائے گا کیونکہ امرت جل اس کے خون میں دوڑ رہا ہے۔"

"اوہ...... اوہ...... یہ تو اچھی ترکیب بتائی ہے تم نے...... اچھی ترکیب بتائی ہے...... میں ایسا ہی کروں گا۔ ایسا ہی کروں گا میں۔" گووردھن نے خوش ہو کر کہا۔ ادھر چندر بدن ہانپتی کانپتی اپنے گھر پہنچ گئی تھی۔ گرنتھ آنندی اور چندر بدن کی ماں سروجنی چندر بدن کو اپنی آنکھوں کا تارا مانتے تھے اور اس کی ہر خوشی سے خوش ہوا کرتے تھے۔ وہ گووردھن کی عقیدت مند تھی۔ یہ بات گرنتھ آنندی اور سروجنی کو معلوم تھی۔ وہ خود بھی گووردھن کی بہت عزت کرتے تھے اور اکثر اسے مختلف تحفے تحائف بھیجتے رہتے تھے۔ ان کی چندر بدن' گووردھن کی عقیدت مند جو تھی اور پھر ماضی کچھ ایسا ہی تھا۔ باگیشوری اس دنیا سے چلی گئی تھی اور بھگوان نے اس کی جگہ چندر بدن کو بھیج دیا تھا۔ یہ بات وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ چندر بدن اصل میں ماضی کی باگیشوری ہے اور وہ اسی طرح اس کی عزت کرتے تھے۔ لکھ پال اور باگیشوری کا واقعہ تو ایک لوک کہانی کی شکل اختیار کر گیا تھا اور لوگ گرنتھ آنندی کے گھر کو اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے بڑی عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہ ہندو عقیدے کی بات تھی اور ہر شخص اپنے اپنے طور پر سوچتا اور سمجھتا ہے۔ لیکن چندر بدن جو کچھ کر کے آئی تھی۔ اس پر وہ بے حد خوفزدہ تھی اور سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہوگا؟ گووردھن مہاراج کی حالت تو بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ بہر حال وہ سہمی سمٹی اپنے گھر کے کمرے میں گھسی رہی اور اس وقت چونکی جب گرنتھ آنندی نے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر کہا۔

"بیٹی چندرا!"

"کک...... کون ہے؟"

"میں ہوں تیرا پتا۔"

"کیا بات ہے پتا جی!"

"ارے تو کمرے میں کیوں گھسی ہوئی ہے۔ باہر تو نکل۔"

"نہیں آؤں گی۔"

"کیوں...... کیا بات ہے؟"

"بس کوئی بات نہیں۔"

"تیرے گرو مہاراج آئے ہیں۔" گرنتھ آنندی کی آواز ابھری اور چندر بدن سہم کر بستر پر بیٹھ گئی۔

"کک...... کون آیا ہے؟" اس نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"گووردھن مہاراج۔"

"ارے...... دیا رے دیا...... وہ آ گئے۔"

"تو باہر تو نکل پاگل!"

"نن...... نن...... نہیں پتا جی! وہ مجھے مار ڈالیں گے۔"

"کیوں؟"

"وہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔"

"نہیں وہ ناراض نہیں ہوئے تو آ تو سہی۔" گرنتھ آنندی نے کہا اور چندر بدن نے خوفزدہ انداز میں دروازہ کھول دیا۔

"گرو مہاراج مجھ سے ناراض ہیں۔"

"وہ تو ہنس رہے ہیں۔ کہہ رہے تھے کہ پگلی ایک بے وقوفی کر آئی ہے۔ ایسی ڈر کر بھاگی کہ پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا غلطی کر آئی ہے تو وہ بولے کہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ بس ایک دوا بنائی تھی میں نے اپنے لیے پانی کی شکل میں تھی۔ بھولے سے پی گئی۔ مجھے اس وقت غصہ آیا تو ڈر گئی مجھ سے...... وہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ بھلا میں اسے کیا نقصان پہنچاؤں گا بلاؤ اسے......"

ان الفاظ نے چندر بدن کو ڈھارس دی۔ خود بھی اپنے گرو سے بہت زیادہ متاثر تھی اور یہ حرکت کر کے خوش نہیں تھی۔ سہمی سہمی گرنتھ آنندی کے ساتھ بڑی بیٹھک میں آئی۔ گووردھن مہاراج بیٹھے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر مسکرائے اور بولے۔

"آ جا...... اپنے گرو سے ڈر رہی ہے تو۔" چندر بدن کی جان میں جان آئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر گرو جی کے پاؤں چھوئے اور پھر بولی۔

"دوش میرا نہیں تھا' مہاراج!"

"جانتا ہوں...... جانتا ہوں۔ پر باؤلی ایسے کیوں بھاگی گر پڑتی تو کیا ہوتا۔"

"ڈر گئی تھی مہاراج!"

”مجھ سے۔“ گرو جی نے محبت سے پوچھا اور چندر بدن نے گردن جھکا لی۔ بہت دیر تک گرو جی بیٹھے باتیں کرتے رہے اور پھر وہاں سے رخصت ہو گئے۔ چندر بدن مطمئن ہو گئی تھی۔ اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ گرو جی عارضی طور پر ناراض ہوئے۔ لیکن زیادہ غصے نہیں ہیں۔ امرت جل کی بات اس نے گرنتھ آنندی کو نہیں بتائی تھی اور بات آئی گئی ہو گئی۔

گووردھن اپنے بیروں کے بتائے ہوئے عمل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو اس پر شبہ ہو جائے۔ لیکن اس کے دل کی جو حالت تھی' وہ وہی جانتا تھا۔ امر ہونے کیلئے اس نے نجانے کتنے عرصے محنت کی تھی اور نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلا تھا۔ یہ امر شکتی اسے نہیں مل سکی تھی۔

بہر حال وہ تاک میں رہا۔ دس گیارہ دن گزر گئے۔ اس دوران تین چار بار چندر بدن گرو جی کے چرن چھونے آئی تھی اور گووردھن مہاراج نے ایک بار بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ ان کے دل میں کوئی خاص بات ہے۔ البتہ اب وہ یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ انہیں اپنا کام کر لینا چاہیے۔ چنانچہ اس دن جب چندر بدن ان کے پاس آئی تو وہ بڑے پیار سے اس سے ملے۔ انہوں نے چندر بدن سے کہا۔

”آج پتہ نہیں کیوں من تجھے دیکھنے کو چاہ رہا تھا۔ سو تو آ گئی۔“

”میرا بھی من یہی چاہتا ہے مہاراج! کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے چرنوں میں رہوں۔“

گووردھن ہنسنے لگا تھا۔ اس کی آنکھوں سے مکاری جھانک رہی تھی۔ پھر اس کا مطلوبہ وقت آ گیا۔ وہ اندر گیا اور جگ میں رکھا ہوا شربت لے آیا۔

”لے آج کہیں تجھے پیاس نہ لگ رہی ہو اور تو میرا امرت جل پی جائے۔“

”کیا آپ نے امرت جل دوبارہ بنا لیا مہاراج؟“

”ہاں......“

”یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔“ معصوم چندر بدن کو پتا ہی نہیں تھا کہ اصل میں امرت جل ہوتی کیا چیز ہے۔ گرو مہاراج نے شربت کا ایک گلاس اسے بھر کر دیا اور دوسرا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

”پی لے!“

”کیا یہ بھی امرت جل ہے؟“

”ہاں...... یہ بھی امرت جل ہی ہے۔ لیکن آج ہم دونوں اسے پئیں گے۔“ چندر بدن نے عقیدت سے گرو مہاراج کا دیا ہوا شربت پی لیا جس میں بے ہوشی کی دوا ملی ہوئی تھی۔ گرو مہاراج نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر اپنے گلاس کا شربت ایک طرف پھینک دیا تو

چندر بدن حیرت سے بولی۔

”مم...... مہاراج مجھے...... مجھے کیا ہو رہا ہے......؟“ میری آنکھیں بند ہوئی جا رہی ہیں۔“

”سنسار کو تو نے جتنا دیکھ لیا چندر بدن اتنا ہی کافی ہے۔ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ جب تک تیرا من چاہتا تو جیتی پر میں تو امر ہونا چاہتا تھا' تو نے میری امرتا مجھ سے چھین لی۔ اب مجبوری ہے۔ تیرا جیون لیے بنا میرا کام نہیں بنے گا۔ جس چیز کو میں نے اپنے لیے بنایا تھا۔ وہ تو نے پی لی۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ اب تو میرے شریر میں رہے گی۔ تجھی...... چندر بدن۔“ مگر چندر بدن کچھ نہیں سمجھی تھی۔ اس پر تو بے ہوشی طاری ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ بے ہوش ہوتی چلی گئی اور پھر زمین پر دراز ہو گئی۔ تب گووردھن نے ایک تیز دھار چھری نکالی۔ پورا انتظام کر کے بیٹھا ہوا تھا۔

”میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا۔ سندر ناری' تیری گردن پر چھری پھیرتے ہوئے مجھے بڑا دکھ ہو رہا ہے۔ پر میری بھی مجبوری ہے۔ تیرا جیون میری موت بنے گا۔ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں میں' میں ہزاروں سال جینا چاہتا ہوں اور تو نے مجھ سے وہ سہارا چھین لیا۔“ گووردھن آگے بڑھا اور پھر اس نے دانت کچکچا کر چھری چندر بدن کی گردن پر پھیر دی۔ چندر بدن کی گردن ایک لمحے کے اندر اندر الگ ہو گئی لیکن دوسرے لمحے وہ گردن پھر بدن سے آ ملی۔ گووردھن نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ اس کے بعد ایک بار پھر اس نے چھری چندر بدن کے دل کے مقام پر سیدھی پیوست کر دی۔

چھری چندر بدن کے دل میں داخل ہو گئی۔ گووردھن نے تین چار وار کیے اور اس کے بعد انتظار کرنے لگا۔ چندر بدن کے سینے سے خون کے چند قطرے نکلے۔ لیکن اسے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اس کا گھاؤ پھر اپنی جگہ صحیح ہو گیا اور گووردھن کے حواس گم ہونے لگے۔

”یہ کیا......؟ یہ کیا؟“ اس نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر اپنا یہ عمل وہ دہراتا رہا لیکن چندر بدن امرت جل پی چکی تھی۔ موت اس پر سے ختم ہو گئی تھی اور گووردھن کی ہر کوشش ناکام ہو گئی تھی۔ اس کے بدن پر زخم کا نشان بھی نہ رہتا تھا۔ خون کے جو قطرے نیچے ٹپکتے وہ خشک ہو جاتے اور اس کی جلد بالکل صاف ہو جاتی۔ کافی دیر اسی طرح گزر گئی۔ گووردھن ایک بار پھر اپنے بال نوچنے لگا تھا۔

”میرے بیرو تمہارا ستیاناس...... میرے بیرو تم نے یہ غلط بات مجھ سے کیوں کہی۔ وہ تو امرت جل پی چکی ہے۔“

”مہاراج! ہمیں بھلا کیا معلوم تھا۔ وہ امر ہو چکی ہے۔ ہمیں یہ بات نہیں معلوم تھی

مہاراج! لیکن اب یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اس طرح نہیں مرے گی۔''

''ہے...... بھگوان تو پھر میں کیا کروں؟ میں تو پھر وہیں گا وہیں رہ گیا۔ کوئی اپا

مجھے...... کوئی اپائے بتاؤ۔''

''مہاراج! سات دن کے بعد ہم آپ کو بتا سکیں گے کہ اب آپ کو کیا کرنا ہے

گوور دھن بری طرح تلملانے لگا۔ پھر اس نے چندر بدن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''دوش تیرا بھی نہیں ہے چندر بدن...... دوش تیرا بھی نہیں ہے۔ مگر...... مگر یہ تو میر

جیون بھر کا معاملہ ہے۔ اس کیلئے تو مجھے کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہوگا۔ چندر بدن میں نہیں رہ سکتا۔

اپنی امرتا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ہے بھگوان میں کیا کروں...... کیا کروں میں؟'' اس نے چندر بدن

اٹھا کر ایک بستر پر لٹا دیا اور پھر اسے ہوش میں لانے کی ترکیبیں کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے

چندر بدن ہوش میں آ گئی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اس پر

وار کیے جا چکے ہیں۔ کتنے گھاؤ لگائے گئے ہیں۔ اسے کوئی کہیں ہلکی سی تکلیف بھی نہیں محسوس

رہی تھی۔ گوور دھن اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

''مم...... مجھے کیا ہوا تھا مہاراج؟''

''پتا نہیں کیا ہوا تھا تجھے۔''

''آپ نے وہ...... شربت مجھے پلایا تھا۔''

''سوم رس تھا پگلی...... سوم رس۔''

''مگر آپ نے وہ گلاس کیوں پھینک دیا تھا۔''

''میں تیری سہائتا کرنا چاہتا تھا۔ سوم رس پینے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے آنکھیں ضر

بند ہو جاتی ہیں۔ اب میں نے سوچا کہ اگر میں بھی سوم رس پی لوں تو تیری سہائتا کون کرے گا؟''

''آپ مہان ہیں مہاراج!...... آپ مہان ہیں مگر سوم رس سے فائدہ کیا ہوتا ہے؟''

''کچھ نہیں بس انسان بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔''

''آپ میرا کتنا خیال رکھتے ہیں مہاراج!'' چندر بدن نے کہا۔ پھر کافی دیر کے بعد

وہاں سے واپس پلٹ آئی تھی۔ ادھر گوور دھن بے چینی سے اپنے بیروں کی رائے کا انتظار کر

تھا۔ ساتویں دن اس نے پھر عمل کیا اور بیر اس کے سامنے آ گئے۔''

''اب بولو...... مجھے کیا کرنا چاہیے؟''

''مہاراج اس نے امرت جل پی لیا ہے اور امر ہو گئی ہے۔ اب آپ اسے کسی

طرح ہلاک نہیں کر سکتے لیکن ایک ترکیب ہے۔''

''کیا؟''

''آپ خود اس کے شریر میں جا سکتے ہیں۔''

''کیا مطلب؟''

''مہاراج...... آپ اسے اپنا کلیجہ کھلا دیں۔ آپ کو یہ کام کرنا پڑے گا۔ آپ اپنے

ہاتھوں سے اپنے شریر کو ختم کر دیں اور اپنا کلیجہ نکال کر الگ رکھ دیں۔ اس سے کہیں کہ وہ آپ کا

کلیجہ کھا لے۔ جب آپ کا کلیجہ اس کے شریر میں اتر جائے گا تو آپ اس کے شریر میں زندہ ہو

جائیں گے اور پھر سب کچھ آپ کا ہوگا اور شریر اس کا۔ حکومت آپ کی ہوگی اس طرح آپ امر

ہو سکتے ہیں۔''

''ہے بھگوان یہ کیا بک رہے ہو تم لوگ۔ جب میرا شریر ہی جیتا نہیں رہے گا تو پھر

میں کیا کروں گا؟''

''آپ کا شریر جیتا نہیں رہے گا۔ مہاراج! لیکن چندر بدن کے شریر پر آپ کا ادھیکار

ہوگا۔''

''اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟''

''بس یہ کہ آپ اس کی آنکھوں سے سنسار دیکھ سکیں گے۔ آپ اس کے وجود میں

زندہ رہیں گے۔ مہاراج بس آپ...... آپ یہی کر سکتے ہیں۔'' بیروں نے کہا اور گوور دھن

رونے لگا۔

''اب ادھار کے بدن میں رہنا پڑے گا مجھے۔ میں کیا کروں۔'' بیر چلے گئے تھے۔

بہت دیر تک وہ روتا رہا پھر اس نے کہا۔

''ایسا ہی کروں گا میں۔ کم از کم اس کی آنکھوں سے سہی پر سنسار کو رہتی دنیا تک دیکھ تو

سکوں گا۔ کوئی بات نہیں نہ سہی یہ سب کچھ اور پھر اس کے بعد جب چندر بدن آئی تو گوور دھن

نے بڑے محبت بھرے لہجے میں اس سے کہا۔

''چندر بدن کیا تجھے احساس ہے کہ تو کتنی سندر ہے۔''

''مہاراج میں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا۔''

''اری پاگل! اری بے وقوف! سندرتا تو جیون کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ تجھے

گر اس سندرتا کو امر کرنا ہے تو میں تجھے ایک چیز دوں گا۔ خاموشی سے اسے کھا لینا اور ذرا بھی

ہیز مت کرنا اس سے۔ تیری سندرتا اور بڑھ جائے گی۔ اتنی حسین ہو جائے گی تو کہ لوگ دیکھیں

گے تو اپنی عقل کھو بیٹھیں گے۔'' چندر بدن کو ان الفاظ سے بڑی خوشی ہوئی تھی۔ ابھی نوخیز تھی' الہڑ

در معصوم تھی۔ جوانی کے تقاضوں نے اس پر یلغار نہیں کی تھی لیکن حسن و جمال کسے پسند نہیں ہوتا۔

س نے سوچا کہ اگر اس کی سندرتا امر ہو جائے تو بات ہی کیا ہے۔ اس نے کہا۔

”لائیے وہ کیا چیز ہے مہاراج!“

”میں تجھے بتائے دیتا ہوں۔ میں تیرے لیے ایک چیز تیار کروں گا۔ کل شام کو اس جانا۔ یہ طاق جس میں امرت جل والی ہانڈی رکھی ہوئی تھی۔ اس میں تجھے ایک برتن ملے گا میں کوئی چیز ڈھکی ہوئی رکھی ہوگی۔ دیکھ میں تجھے جو نصیحت کر رہا ہوں۔ اس پر پورا پورا عمل کر اس ڈھکی ہوئی چیز کو آنکھیں بند کر کے کھا لینا۔ چاہے تجھے کیسے ہی لگے۔ اس سے گریز مت کر اگر تو نے ایسا کیا تو تیرا یہ چہرہ ایک چڑیل کا چہرہ ہو جائے گا۔ اب تو اقرار کر چکی ہے۔ چا مجبوری ہے کیا سمجھی؟“

”مم...... مگر مہاراج!...... مم...... مم...... میں۔“

”کچھ نہیں اب تیرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے چندر بدن! کہ کل شا یہاں آ ...... طاق میں رکھی ہوئی جو بھی چیز تجھے نظر آئے آنکھیں بند کر کے اسے کھا لے بس...... اور میری بات پھر غور سے سن لے...... اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرا پورا چہرہ بدل جائے بندر جیسی شکل ہو جائے گی تیری کیا سمجھی۔“ چندر بدن خوف سے کانپنے لگی پھر بولی۔

”نہیں مہاراج! آپ جیسا کہہ رہے ہیں...... میں ایسا ہی کروں گی۔“

دوسرے دن گوووردھن نے تیاریاں شروع کر لیں۔ اپنے آپ کو ختم کر لینا آسان بات نہیں ہوتی۔ لیکن ایسا کیے بغیر اسے امر جیون نہیں مل سکتا تھا۔ اور اس کے بیروں اسے یہی کہا تھا کہ امر جیون حاصل کرنے کیلئے اب اسے چندر بدن کے شریر میں جینا ہوگا۔ مشکل وقت تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس نے ایک بار پھر منتر پڑھ اپنے بیروں کو بلایا اور ان سے کہا۔

”آج میں اپنا کلیجہ چندر بدن کو کھلانے والا ہوں پر پاگلو...... مجھے یہ بتاؤ ایسا کروں گا کیسے؟ اپنے ہاتھوں سے اگر میں نے اپنے آپ کو ختم کیا تو پھر میں اپنا کلیجہ نکال کر رکھ سکوں گا؟“

”آپ ہمیں حکم دیجئے مہاراج!...... یہ کام ہم کر سکتے ہیں۔“

”کیسے؟“

”ہم آپ کو ختم کر کے آپ کا کلیجہ نکال کر اس طاق میں رکھ سکتے ہیں۔ جس بارے میں آپ نے چندر بدن کو بتایا ہے۔“

”ہائے رام میں تو یہ چاہتا تھا کہ میرا شریر میرے پاس ہی رہے ورنہ پھر امر جیون کا فائدہ...... پر دیکھوں گا' سوچوں گا۔ کوئی ایسا منتر کروں گا کہ مجھے کوئی اور...... اپنی پسند کا شر جائے۔ میں کوشش کروں گا۔ میرے بیرو! تمہیں یہ کام کرنا ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں اپنی

کے لیے ایک منتر کرنا چاہتا ہوں لیکن خیر وہ بعد کی بات ہے۔ تمہیں اب یہ کام کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد گوووردھن نجانے کون کون سے جاپ کرتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اپنے شریر کے ساتھ وہ جتنی دیر بھی جی لے زیادہ اچھا ہے۔ اس نے اپنے بیروں کو ہدایت کر دی تھی کہ اسے ختم کرنے کے بعد اس کا شریر ایک گپھا میں چھپا دیا جائے اور کلیجہ برتن میں رکھ کر اس طاق میں رکھ دیا جائے۔

جب وقت آیا اور چندر بدن کے آنے کا وقت قریب آنے لگا تو اس نے اپنے بیروں کو آواز دی اور بیر چھرے لے کر اس کے پاس پہنچ گئے۔ گوووردھن کو زندگی میں پہلی بار خوف کا احساس ہوا تھا۔ بیروں نے اسے لٹایا اور اس کے بعد چھرا اس کے دل میں پیوست کر دیا گوووردھن شدید اذیت سے تڑپنے لگا۔ لیکن بیروں نے اسے دبوچ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کے سینے کو چاک کر کے اس کا کلیجہ نکال لیا اور پھر اس برتن میں رکھ لیا جو گوووردھن نے انہیں مہیا کیا تھا۔

یہ برتن انہوں نے گوووردھن کی ہدایت کے مطابق طاق میں رکھا اور اس کے بعد گوووردھن کے بدن کو لے کر اس گپھا کی جانب بڑھ گئے۔ جس کے بارے میں گوووردھن نے انہیں ہدایت کر دی تھی۔ مقررہ وقت پر چندر بدن گوووردھن مہاراج کے ٹھکانے پر پہنچ گئی۔ اس نے دو چار آوازیں گوووردھن مہاراج کو دیں اور اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ گوووردھن مہاراج یہاں موجود نہیں ہے۔ لیکن اسے یہ بات یاد تھی کہ گوووردھن مہاراج نے اسے طاق میں رکھی ہوئی کوئی بھی چیز کھانے کیلئے کہا تھا۔

وہ طاق کی جانب بڑھ گئی۔ طاق میں جو برتن رکھا ہوا تھا وہ بڑا غلیظ سا ہو رہا تھا۔ اس نے اسے اٹھایا تو اس کے اندر اسے ایک بدرنگ سی چیز نظر آئی۔ ساتھ ہی اس پر آس پاس خون بھی جما ہوا تھا۔ اس نے اس برتن کو ذرا سا وہاں سے ہٹا کر روشنی میں دیکھا تو اسے برتن میں رکھا ہوا گوشت نظر آ گیا۔

”چھی...... چھی...... چھی...... رام...... رام...... رام......“ اس نے بری طرح گھبرا کر برتن مٹی میں پھینک دیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اسے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ برتن میں ماس رکھا ہوا ہے۔ کالا' کالا' بدنما ماس......

”گرو جی! کہاں ہیں آپ...... ؟ یہ آپ ہی نے رکھا تھا یا کسی اور نے؟“ وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ پھر اس نے ڈیرے کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن گرو جی کا کہیں نام و نشان نہیں تھا۔

”کہاں چلے گئے گرو جی!؟“ گوووردھن کا کلیجہ مٹی میں مل چکا تھا۔ اور بدن گپھا میں

پڑا ہوا تھا۔ گویا گووردھن نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی کہانی ختم کر لی تھی۔ جو چیز جس کو ملنی تھی، اسے مل گئی تھی اور اب ساری باتیں بے کار تھیں۔ اس وقت تک چندر بدن وہاں بیٹھی گووردھن کا انتظار کرتی رہی۔ جب تک کہ فضا میں اندھیرا نہ پھیلنے لگا۔

پھر مہینہ گزر گیا اور چندر بدن نے اپنے گھر والوں کو یہی بتایا کہ گرو مہاراج کہیں چلے گئے' کچھ بتائے بنا۔ بہرحال کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی۔ وہ اپنی سکھیوں میں من لگانے لگی۔ بہت سی سہیلیاں تھیں اس کی۔ گرنتھ آنندی چونکہ ایک دولت مند آدمی تھا۔ اس لیے اس نے چندر بدن کو دنیا کی ہر آسائش مہیا کر دی تھی اور چندر بدن ناز و نعم میں پل رہی تھی۔ گرنتھ آنندی کی اب یہ خواہش تھی کہ کوئی اس کی بیٹی کا ہاتھ تھام لے۔ اس سلسلے میں کئی بار کوششیں بھی ہوئی تھیں۔ لیکن کوئی کارآمد بات نہیں نکلی تھی۔

ادھر نجانے کیا ہوا تھا کہ چندر بدن کے حسن کا نکھار بڑھنے لگا تھا۔ ویسے ہی کم سندر نہیں تھی۔ لیکن اب تو اس کا چہرہ آتش ہوتا جا رہا تھا۔ جوانی کی سرخی اس طرح چہرہ سے جھلکنے لگی تھی۔ مانو آگ لگ جائے گی۔ یہی کیفیت اس کے بدن کی بھی تھی۔ جسمانی موضونیت تو اس پر ختم تھی۔ ایک ایک عضو سانچے میں ڈھلا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ دیکھنے والے اسے دیکھتے اور دل تھام کر رہ جاتے۔ ماتا پتا کو اس کی یہ حسن اور جوانی اب بڑی خوفزدہ کرنے لگی تھی۔ ماں باپ بیٹی کی جوانی سے ہمیشہ خوفزدہ ہوا کرتے ہیں۔

تب گرنتھ آنندی نے فیصلہ کیا کہ اسے سوئمبر رچانا چاہیے۔

''مگر سوامی! خود چندر بدن سے تو پوچھ لیا جائے۔'' اور یہ سوال سروجنی نے چندر بدن سے کر دیا۔

''تیرے پتا تیرا سوئمبر رچانا چاہتے ہیں۔''

''کیوں؟''

''تیرے لیے پتی تلاش کرنا چاہتے ہیں۔''

''ماتا جی! میرا پتی چندرما سے اتر کر آئے گا۔ آپ میرے لیے سوئمبر نہ رچائیں۔ میں برمالا کسی کے گلے میں نہیں ڈالوں گی۔''

''مگر کیوں بیٹی؟ کوئی تیرے من میں ہے۔''

''میرے من میں کیا ہے یہ تو بھگوان ہی جانتا ہے۔ پر آپ کا سوئمبر بے کار جائے گا۔'' ماں باپ اسی خیال میں گھلتے چلے گئے۔ وقت گزرتا رہا۔ جوانی چندر بدن پر ٹھہر گئی تھی۔ درحقیقت وہ چندر بدن ہی تھی۔ بدن کا حسن' لطافتیں' اس قدر بے پناہ ہو چکی تھیں کہ اب عورتیں تک اسے دیکھ کر پتھرا سی جاتی تھیں لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کے حسن کو کوئی زوال نہیں آیا

تھا جبکہ گرنتھ آنندی اور سروجنی کے بال سفید ہو چکے تھے۔ چہروں میں جھریاں لٹک گئی تھیں اور پھر سروجنی نے سنسار چھوڑ دیا۔

گرنتھ آنندی سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا۔ پھر بھی وہ کافی عرصے جیا اور آخر کار اس نے بھی دنیا چھوڑ دی۔ اب چندر بدن اپنے گھر میں تنہا تھی اور ان تنہائیوں میں اسے بہت سے احساسات نے گھیر لیا تھا۔ اس کے دل میں یہ خواہش ابھرنے لگی تھی کہ اب نئے سنسار دیکھنے چاہئیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ ایک کنویں کے مینڈک بنے رہو۔ اسی کے گرد گھومتے رہو۔

پھر اسے ایک سہیلی کی شادی میں بستی سے باہر جانا پڑا اور پہلی بار اس نے دوسری بستی دیکھی۔ گرنتھ آنندی کا چھوڑا ہوا بہت کچھ تھا اس کے پاس لیکن اسے اس کی پروا نہیں تھی۔ شادی تو ختم ہو گئی۔ اس کی سہیلیاں اکثر اس سے کہا کرتی تھیں۔

''چندر بدن تیرے من کا میت کہاں ہے۔''

''میں محلوں کی رانی ہوں تم دیکھ لینا' محلوں میں راج کروں گی میں۔''

''ہاں...... تیری سندرتا تو ایسی ہی ہے چندر بدن کہ تو محلوں میں راج کرے۔ پر یہ راج تو کب شروع کرے گی؟ جوانی بیت جانے والی چیز ہے۔''

''تم دیکھ لو...... مجھ پر سے تو جوانی نہیں بیتی۔'' اور حقیقت یہی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ دنیا میں تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں لیکن چندر بدن کو خود بھی احساس نہیں تھا کہ دنیا کس تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کی سہیلیاں بوڑھی ہو گئیں اور ان سے اس کا رابطہ ہی کٹ گیا۔ وہ کئی کئی بچوں کی ماں بنیں۔ پھر دادی اور نانی بنیں لیکن چندر بدن کی کیفیت وہی رہی۔ اب لوگ اسے حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔ چندر بدن کے اندر ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ نوجوانوں کی سلگتی ہوئی نگاہوں کا اسے بھرپور احساس ہوتا تھا اور ان نگاہوں کو دیکھ کر اس کے بدن میں میٹھی میٹھی سی کسک پیدا ہو جاتی تھی۔

اس کا دل چاہتا تھا کہ لوگ اسے دیکھیں اسے چاہیں اور اس کی پوجا کریں۔ اسے آکاش کی اپسرا بننے کا شوق تھا مگر بستی والے اب اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے۔ وہ لوگ جو اسے اچھی طرح جانتے تھے جو اس کے سامنے بچے تھے۔ پھر بڑے ہوئے تھے۔ پھر بوڑھے ہو گئے تھے۔ اس کے بارے میں طرح طرح کی کہانیاں گھڑتے تھے۔ اکثر اس کی بستی میں اس طرح کی باتیں ہوتیں۔

''نہیں...... تم لوگوں کو نہیں معلوم...... وہ دیوی سروپ ہے۔ اس کی طرف بری آنکھ سے دیکھنا پاپ ہے۔ تم نہیں جانتے وہ کب سے جی رہی ہے۔ اصل میں وہ باگیشوری ہے جو لکھ پال کے ساتھ آکاش پر چلی گئی تھی اور اب وہ آکاش سے اتری ہے۔ وہ نجانے کب تک جیئے

گی۔ ہم بوڑھے ہو کر مر جائیں گے مگر وہ جیتی رہے گی کیونکہ دیویاں مرتی نہیں ہیں۔ وہ تو "صدیوں کی بیٹی" ہے۔ یہ کہانیاں اب اس کیلئے عام ہو گئی تھیں لیکن چندر بدن کو یہ کہانیاں پسند نہیں تھیں۔ وہ تو یہی چاہتی تھی کہ نوجوان اسے دیکھیں، سرد آہیں بھریں، راتوں کو جاگتے رہیں۔ اسے دیوی بننا پسند نہیں تھا اور جب اسے یہ احساس ہوا کہ بستی کے لوگ صرف اسے احترام کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے نظریں جھکا لیتے ہیں تو اسے یہ بستی بری لگنے لگی اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ یہ بستی چھوڑ دے گی۔ وہ جانتی تھی کہ سنسار میں اس کیلئے سب کچھ موجود ہے۔

پھر ایک رات اس نے بستی چھوڑ دی کہہ سن کر باہر نکلنا اچھی بات نہیں تھی۔ وہ ایک پگڈنڈی پر چل پڑی۔ پگڈنڈی کہاں جاتی تھی یہ اسے نہیں معلوم تھا۔ لیکن وہ چلی جا رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی یہ بستی ہمیشہ کیلئے چھوڑ دے گی۔

رات کے سفر کا آغاز ہو چکا تھا۔ قرب و جوار میں جنگل پھیلے ہوئے تھے۔ جہاں سے گیدڑوں کے بولنے کی آوازیں ابھر رہی تھیں لیکن اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا۔ وہ ہر چیز سے بے نیاز چلی جا رہی تھی۔ بہت ہی خوبصورت لباس پہن رکھا تھا اس نے۔ بہت سے زیورات اس کے بدن پر جگمگا رہے تھے۔ یہ زیورات وہ عام طور سے پہنے رہا کرتی تھی اور اسے اس بات کا بالکل احساس نہیں تھا کہ زیورات کوئی قیمتی چیز ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے اسے کوئی خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ خوش نصیب تھی کہ کافی فاصلہ طے کرنے کے باوجود اسے کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جو اس کیلئے پریشانی کا باعث ہوتا۔

لیکن واقعات ہی تو زندگی کی کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ وہ خاصا فاصلہ طے کر چکی تھی۔ چندرما نکل آیا تھا اور اس کی روشنی زمین کو منور کرتی جا رہی تھی۔ اس روشنی میں ایک حسین اپسرا تن تنہا سفر کر رہی ہو تو دیکھنے والے نجانے کیا کیا سوچ بیٹھیں گے۔ کرن اور راج بھی دور سے آگے جاتے ہوئے سائے کو دیکھ کر چونک پڑے تھے۔

دونوں نے اپنے گھوڑوں کی لگامیں کھینچ لیں۔ کرن نے راج سے کہا۔

"راج! وہ دیکھ...... وہ کیا ہے؟"

"کوئی لڑکی لگتی ہے۔"

"راج اس کے آس پاس کوئی بھی نہیں ہے۔"

"تو پھر......؟"

"یار تو پاگل ہو گیا ہے کیا؟ ایک لڑکی اس سنسان پگڈنڈی پر اکیلی جا رہی ہے اور تیرے کان پر جوں بھی نہیں رینگ رہی۔"

"پاگل ہے یار تو بالکل پاگل ہے۔ کوئی خطرے کی بات بھی ہو سکتی ہے۔"

"اچھا...... وہ لڑکی یقیناً کوئی ڈاکو ہو گی اور ہم آگے بڑھیں گے تو ہمیں لوٹ لے گی۔"

"ارے باپ رے باپ، ہم تو صرف دو ہیں اور وہ پوری کی پوری ایک......" راج نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا...... اور کرن غصیلے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"چل آگے چل...... دیکھ کیا ہوتا ہے۔"

"یار تیرے ذہن میں کیا آ رہا ہے؟ مجھے بتا تو سہی۔" راج نے اپنے بھائی سے کہا۔

راج ایک سال بڑا تھا۔ کرن ایک سال چھوٹا تھا۔ دونوں بستی نندیا پور کے بڑے زمیندار کے بیٹے تھے۔ زمیندار جی اس سنسار سے سدھار چکے تھے البتہ ان کی دھرم پتنی موجود تھیں۔ دونوں بیٹوں پر جان دیتی تھیں۔ ان کے علاوہ سنسار میں کوشلیا دیوی کا اور کوئی نہیں تھا۔ دونوں بیٹے پڑوس کی ایک آبادی سے آ رہے تھے اور ان کے پاس اچھی خاصی رقم تھی جس کیلئے تھوڑی سی احتیاط کرنا ضروری تھا۔

حالانکہ چلتے وقت ماں نے کہہ دیا تھا کہ سفر دن کی روشنی میں ہی کیا جائے لیکن جوانی ایسی باتوں کی پروا کہاں کرتی ہے۔ دوسرے دن نندیا پور میں صبح ہی صبح کشتیاں ہونی تھیں اور دونوں کو کشتیوں کا بڑا شوق تھا لیکن صرف دیکھنے کی حد تک وہ دور دور تک یہ کشتیاں دیکھنے جاتے تھے۔ بجائے اس کے ان کے اپنے ہی گاؤں میں یہ کشتیاں ہو رہی تھیں۔ چنانچہ وہ راتوں رات چل پڑے تھے۔ حالانکہ چلتے ہوئے راج نے کرن سے کہا تھا کہ "کرن ماتا جی ناراض ہوں گی۔"

"یار مگر کشتی بھی تو نہیں چھوڑی جا سکتی۔ بڑے بڑے نامی گرامی پہلوان لڑ رہے ہیں۔"

"ہاں...... وہ تو دیکھنی ہے...... چلو ماتا جی کی تھوڑی سی ڈانٹ کھا لیں گے...... آدھی رات تک تو پہنچ ہی جائیں گے گھر اور اس کے بعد سو جائیں گے۔ صبح ہی صبح کشتیاں دیکھنے نکل جائیں گے۔ یہ رقم چھپا دیں گے۔ دن میں جب کشتیاں ختم ہو جائیں گی تو رقم لے کر گھر پہنچ جائیں گے۔"

"اور گھوڑوں کا کیا کرو گے؟" کرن نے پوچھا۔

"گھوڑے...... گھوڑے سودرشن کے گھر پر باندھ دیں گے۔"

"جرم پر جرم۔"

"مگر کشتی بھی تو دیکھنا ضروری ہے یار! اور پھر وہ راتوں رات ہی چل پڑے تھے اور

اب انہیں پگڈنڈی پر یہ لڑکی چلتی ہوئی نظر آئی تھی۔ راج کے ذہن میں وہ بات نہیں آئی تھی کرن سوچ رہا تھا۔ راج نے آخر اپنا گھوڑا اس کے قریب کیا پھر بولا۔

"کرن! تو ڈر رہا ہے؟"

"ہاں میں ڈر رہا ہوں کیونکہ میں نے چڑیلوں کے بہت سے قصے سن رکھے ہیں۔"

"چ...... چ...... چ...... چڑیل۔" پہلی بار راج کو یہ احساس ہوا کہ کرن کا اس عورت کی طرف اشارہ کرنے کا مقصد کیا ہے۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر کرن بولا۔

"پھر بھی ہمیں دیکھنا تو چاہیے' ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی مصیبت زدہ ہی ہو۔"

"اگر چڑیل ہوئی تو......؟"

"تو......؟ بھاگ جائیں گے یہاں سے۔"

"مگر میں تجھے ایک بات بتاؤں' راج! وہ چڑیل لگتی نہیں ہے۔" کرن نے کہا۔

وہ اپنے بڑے بھائی سے زیادہ چالاک تھا۔ راج خوفزدہ نگاہوں سے آگے جانے والی لڑکی کو دیکھتا رہا۔ ابھی تک اس کا چہرہ ان کے سامنے نہیں تھا۔ راج نے کہا۔

"تجھے کیسے اندازہ ہوا کہ وہ چڑیل نہیں ہے۔"

"دیکھ جانور جو ہوتے ہیں نا راج!...... وہ انسانوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ بھوت پریت چڑیلوں وغیرہ کو دیکھ کر وہ پہلے سے بدک جاتے ہیں۔ ہمارے گھوڑے تو آرام سے چل رہے ہیں۔"

"ہاں یہ تو میں نے بھی سنا ہے مگر پھر وہ کون ہوسکتی ہے؟"

"پتا نہیں...... تجھے یہ بات تو معلوم ہے کہ چڑیلوں کے پاؤں الٹے ہوتے ہیں۔"

"ہاں...... پنجے پیچھے ایڑیاں آگے۔"

"یہ دیکھ لیتے ہیں۔ پتہ چل جائے گا۔ ایسی کوئی بات ہوئی تو گھوڑے بھگا لیں گے۔"

"آؤ" راج بھی تیار ہوگیا اور دونوں اپنے گھوڑے آگے بڑھانے لگے۔ ادھر گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سن کر چندر بدن بھی رک گئی۔ اس نے ان دونوں گھوڑ سواروں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن اس کی عمر اس قدر پختہ ہو چکی تھی اور دنیا کو وہ اتنا جان چکی تھی کہ اب اسے کسی چیز سے بھی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اپنے حسن بے مثال سے مردوں کو کیسے رام کیا جا سکتا ہے۔ انہیں کیسے بے وقوف بنایا جا سکتا ہے۔ چاہے وہ کتنے ہی خونخوار کیوں نہ ہوں۔ اگر یہ ڈاکو بھی ہوئے تو سسرے اپنے جیون کے سب سے بڑے نقصان سے دوچار ہوں گے۔

گھوڑے سوار آہستہ آہستہ قریب آ گئے تو چندر بدن نے دو خوبصورت نوجوانوں کو دیکھا جو چہروں سے سیدھے سادھے نظر آتے تھے لیکن اچھے اور دلکش نقوش کے مالک تھے۔ ان دونوں کی نگاہیں اس کے پیروں پر جمی ہوئی تھیں۔ چنانچہ چندر بدن ہنس پڑی۔

"کیا دیکھ رہے ہو تم لوگ؟" انہوں نے پہلی بار چندر بدن کا چہرہ دیکھا اور اس کے بعد وہ سب کچھ بھول گئے۔ ان کے گھوڑے بھی ساکت تھے اور وہ خود بھی ساکت تھے۔ چندر بدن نے ناز بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا اور بولی۔

"ارے ایسے کیا ٹکر...... ٹکر دیکھے جا رہے ہو مجھے' میں کتنی تھک گئی ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے؟"

"کون ہو تم دیوی؟" کرن نے گھوڑے سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"میں...... پتا نہیں میں کون ہوں...... یہی تو میں یاد کرتی رہتی ہوں اپنے بارے میں۔"

"کیا مطلب؟"

"میں...... مجھے یوں لگتا ہے کہ میں ایک درخت میں پیدا ہوئی ہوں۔ پھل کی طرح میں نے اس سنسار کو دیکھا اور اس کے بعد پھل کی طرح بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ جب وزن زیادہ ہوگیا تو میں ٹوٹ کر نیچے گر پڑی۔ بس میرے تھوڑی سی چوٹ لگی تھی اور اس کے بعد میں وہاں سے چل پڑی۔ نجانے کہاں کہاں سے ہوتی ہوئی یہاں تک پہنچی ہوں۔" وہ لوگ حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ راج نے کہا۔

"تم مذاق کر رہی ہو۔"

"نہیں...... بھگوان کی سوگندھ...... میں مذاق نہیں کر رہی۔ مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ میں کون ہوں۔" چندر بدن نے کہا

"مگر جا کہاں رہی ہو؟"

"یہ بھی بھگوان ہی جانتا ہے۔"

"کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ سنسان راستے پر تمہیں کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔"

"نہیں مجھے اس بات کا اندازہ نہیں ہے مگر کوئی مجھے کیا نقصان پہنچائے گا۔ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟"

"کرن...... یار...... یہ کیسی باتیں کر رہی ہے۔"

"پتا نہیں یوں لگتا ہے جیسے یہ اپنے ہوش میں نہ ہو۔"

"کہیں اس نے کوئی نشے کی چیز تو نہیں کھا لی۔"

"اگر کھا بھی لی ہے تو بھلا اس پگڈنڈی پر چلنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"اب کیا کریں؟"

"میری سمجھ میں خود نہیں آ رہا۔"

"میرے من میں ایک بات آ رہی ہے۔"

"کیا......؟"

"ہم اسے ساتھ لے چلتے ہیں۔"

"دماغ خراب ہوا ہے کیا؟"

"کیوں......اس میں دماغ خرابی کی کیا بات ہے۔"

"پتا نہیں کون ہے یہ اور کیسی باتیں کر رہی ہے۔"

"ہم اسے لے جا کر ماتا جی کے سامنے پہنچا دیں گے اور انہیں بتا دیں گے کہ یہ اس طرح ہمیں جنگل میں گھومتی ہوئی ملی تھی اور جب ہمیں اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ اس کے پاؤں الٹے نہیں ہیں تو ہم اسے اپنے ساتھ لے آئے۔"

"یار ماتا جی پتا نہیں کیا سوچیں گی۔"

"کچھ نہیں سوچیں گی۔ اسے گھوڑے پر بٹھاؤ۔" پھر کرن نے اس سے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہاں آس پاس کوئی بستی نہیں ہے۔ یہ پگڈنڈی اسی طرح بہت دور تک چلی گئی ہے۔ بستی یہاں سے کوئی بارہ کوس کے فاصلے پر ہے۔ تم بارہ کوس پیدل چل لو گی؟"

"پتا نہیں......نہیں چل سکی تو بیٹھ جاؤں گی کہیں۔"

"جنگل میں جانور بھی ہوتے ہیں۔"

"ہاں ہوتے تو ہیں۔ میں نے بھی بہت سے جانور دیکھے ہیں۔" چندر بدن بڑی اچھی اداکاری کر رہی تھی۔

"تمہیں ان سے ڈر نہیں لگتا۔"

"ڈر" وہ سوچنے والے انداز میں بولی' پھر کہنے لگی۔

"پتا نہیں' مجھے سنسار میں کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا۔"

"باپ رے باپ' اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ کتنی سندر ہے یہ آکاش کی اپسرا کی طرح اور دیکھو بے چاری پتا نہیں کس کی اولاد ہے۔ زیور کتنے سارے پہنے ہوئے ہیں۔ ڈاکو دیکھ لیں گے تو کاٹ کر ہی ڈال دیں گے اسے۔" پھر کرن نے اس سے کہا۔

"ہمارے ساتھ چلو گی؟"

"چلوں گی۔" وہ بڑے آرام سے بولی اور کرن ٹھنڈی سانس لے کر راج کی طرف دیکھنے لگا پھر اس نے کہا۔

"راج......اسے گھوڑے پر بٹھا لو......"

"تت......تم خود بٹھاؤ' مم......میں نہیں بٹھا سکتا۔"

"چلو لڑکی گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔" کرن نے کہا اور اسے سہارا دے کر گھوڑے پر بٹھا لیا۔ چندر بدن دل ہی دل میں مسکرا رہی تھی۔ گھوڑے آگے بڑھ گئے۔ چندر بدن کو احساس ہو رہا تھا کہ کرن گھوڑے پر بیٹھا کسمسا رہا تھا۔ اس کے بدن کے لمس نے کرن کو پریشان کر دیا تھا اور وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ چندر بدن کو اس کے احساسات کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا لیکن خود وہ متاثر نہیں ہوئی تھی۔ زندگی کے طویل ترین تجربے نے اسے یہ احساس دلا دیا تھا کہ اگر زندگی سے پوری طرح لطف اندوز ہونا ہے تو دوسروں کو جذبات کے بھنور میں ڈبو دو۔ خود اس بھنور میں غوطے نہ کھاؤ۔ یہ دونوں جوان اسے اچھے لگے تھے لیکن وہ خود ان سے متاثر نہیں ہونا چاہتی تھی۔

آخر کار گھوڑے نندیا پور میں داخل ہو گئے۔ نندیا پور کافی بڑا قصبہ تھا۔ بہت بڑی آبادی تھی اس کی۔ قرب و جوار میں حسین ترین کھیت اور باغات پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں سے بیشتر باغات راجہ شرت چندر کی ملکیت تھے۔ باقی پرانی زمینیں بھی تھیں جو مختلف زمینداروں کی تھیں۔ خود کرن اور راج کے پتا کی کافی زمینیں یہاں پھیلی ہوئی تھیں اور یہ ہی دونوں ان کی دیکھ بھال بھی کیا کرتے تھے۔ کوشلیا دیوی بڑی سمجھداری سے اپنے بچوں کو پروان چڑھا رہی تھیں۔

بہر حال دونوں ڈرتے ڈرتے حویلی میں داخل ہوئے تھے اور چندر بدن نے بڑے غور سے اس حویلی کو دیکھا تھا۔ ماں بیٹوں کا انتظار کر رہی تھی۔ آدھی رات سے زیادہ گزر چکی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔ اس وقت بھی وہ عظیم الشان حویلی کے بیرونی برآمدے میں کھڑی اپنے بچوں کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے چوکیداروں کو حویلی کا دروازہ کھولتے ہوئے دیکھا اور اس کے دل کو ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ دونوں گھوڑے اندر داخل ہوئے تھے لیکن کوشلیا نے دیکھا کہ وہ دو کے بجائے تین سواروں کو لا رہے ہیں۔

بہر حال کرن نے جلدی سے ماں کو دیکھ کر گھوڑے کو روکا نیچے اترا اور اس کی لگام پکڑ کر ماں کی جانب بڑھنے لگا۔ راج نے بھی اس کی پیروی کی تھی لیکن چندر بدن گھوڑے پر ہی بیٹھی رہی تھی۔ کوشلیا نے حیرت سے اس آسمان سے اتری ہوئی اپسرا کو دیکھا اور اس کی نگاہیں بھی بے اختیار اس کے پیروں کی طرف اٹھ گئیں۔ ماں کے ذہن میں بھی یہی خیال آیا تھا کہ کہیں بیٹے کسی چھل پیری کو تو سر نہیں لگا لائے۔ کرن نے چندر بدن سے نیچے اترنے کیلئے کہا تو وہ ناز بھرے انداز میں بولی۔

"لو میں کیسے اتروں گی نیچے' تم مجھے اتار دو......"

کرن نے خوفزدہ انداز میں راج کی طرف دیکھا اور بولی۔

"بھیا جی! تم اسے اتار دو۔"

"مم......مم...... میں......مم......مم...... میں کیسے اتار دوں؟"

"ارے جیسے یہ اوپر چڑھی تھی۔ ایسے ہی اسے اتارنا بھی ہوگا۔"

"تت......تو...... پھر تم خود اتارو نا......تم نے ہی اسے اوپر چڑھایا تھا۔" راج نے کہا۔

"کیا ہوا تم دونوں کو......اسے سہارا دے کر نیچے اتارو۔" کوشلیا ایک دم سنبھل گئی۔

کرن اور راج دونوں نے چندر بدن کو سہارا دیا تھا اور چندر بدن ہنستی ہوئی نیچے اتر آئی۔ اس کی ہنسی تھی کہ قیامت...... سفید' سفید موتی چمک اٹھے تھے اور کوشلیا دیوی کا چہرہ ایک لمحے کیلئے پریشانی کا شکار ہو گیا تھا۔ پھر وہ آگے بڑھیں اور انہوں نے چندر بدن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کون ہے تو...... کماری......؟"

"لو......شروع ہی سے تو یہ جھگڑا چل رہا ہے کہ میں کون ہوں۔ اسی کا تو فیصلہ نہیں ہو سکا ہے ابھی تک۔"

"کیا مطلب؟ راج...... کرن کون ہے یہ......؟ کیا فیصلہ نہیں ہو سکا؟" کوشلیا دیوی نے کہا اور پھر جلدی سے بولیں۔

"خیر......آؤ......اندر آؤ۔" پھر وہ اسے لے کر حویلی کے بڑے ہال میں پہنچ گئیں۔ وہ بڑی گہری نگاہوں سے چندر بدن کو دیکھ رہی تھیں۔

"ماتا جی یہ ہمیں راستے میں ملی تھی۔ اکیلی جا رہی تھی۔ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ اتنے سارے زیور پہنے سنسان پگڈنڈی پر اکیلی جا رہی تھی۔ ہم نے صرف انسانی ہمدردی کی بنا پر اسے گھوڑے پر سوار کر لیا اور یہاں پر لے آئے۔ یہ کہتی ہے کہ اس سنسار میں اکیلی ہے۔"

"اور یہ بھی کہتی ہے کہ یہ کسی درخت میں اگی تھی اور پھل کی طرح اس پر سے ٹپک پڑی تھی۔"

"ہوں...... چلو جاؤ......تم دونوں' آرام کرو۔ میں اسے سنبھالتی ہوں۔" کوشلیا دیوی نے کہا اور دونوں بھائی اندر چل پڑے۔ کوشلیا دیوی انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ دونوں نے پلٹ پلٹ کر کئی بار چندر بدن کو دیکھا تھا اور ماں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر جلدی سے سیدھے ہو کر آگے بڑھ گئے تھے۔ جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو کوشلیا دیوی نے چندر بدن کو دیکھا اور

بولیں۔

"لڑکی یہ سنسار میرے لیئے بہت پرانا ہو چکا ہے۔ یہاں میں نے بہت کچھ دیکھا ہے۔ میں تمہیں ایک لمحے کے لئے برا نہیں کہتی' بہت سندر ہو...... بہت پیاری ہو......لیکن ایک بات میں ضرور تمہیں بتائے دیتی ہوں۔ لڑکے نوجوان ہیں۔ بے وقوف ہیں۔ ابھی ان کی عمر بھی زیادہ نہیں ہے۔ تمہاری باتوں سے وہ بے وقوف بن سکتے ہیں۔ میں نہیں بن سکتی۔ تمہیں یہاں ہر طرح کا تحفظ اور سہارا حاصل ہوگا مگر مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ کہاں جا رہی ہو؟ یہ بتانا بڑا ضروری ہے۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

"میرا نام چندر بدن ہے۔"

"اس میں کوئی شک نہیں کہ تم چندر بدن ہو۔ سنسار کی حسین ترین لڑکی۔ پر کون ہو؟ کہاں سے آ رہی ہو؟"

"آپ یقین کریں مجھے کچھ یاد نہیں آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے میں اس سنسار کو بالکل بھول گئی ہوں۔ کچھ بھی یاد نہیں ہے مجھے۔"

"ماتا...... پتا"

"میں کسی کو نہیں جانتی۔"

"ہوں...... کسی بڑے آدمی کی بیٹی معلوم ہوتی ہو۔ یہ زیورات کہاں سے آئے تمہارے پاس۔"

"کچھ پتا نہیں...... مجھے کچھ پتا نہیں۔" چندر بدن نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے آؤ...... آرام کر لو...... جس مقصد کے تحت آئی ہو اس کا پتہ چل ہی جائے گا مجھے۔ میرا نام کوشلیا ہے اور میں اپنے پتی کی موت کے بعد اپنا سارا کاروبار چلا رہی ہوں۔ جیون تو گزارنا ہی ہے۔ یہ مت سمجھنا کہ اگر تم کسی مقصد کے تحت آئی ہو۔ تو اس میں تمہیں کوئی کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ تمہارے بارے میں بھی مجھے پتہ چل ہی جائے گا کہ تم کون ہو؟ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا یہاں' اطمینان رکھو۔ چلو میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں۔"

چندر بدن اپنے کمرے میں آ گئی تھی اور جب کوشلیا دیوی چلی گئیں تو وہ خوب ہنسی اس نے کہا۔

"دیوی جی! میں جو کچھ بھی ہوں۔ آپ کو بتاؤں گی بھی تو آپ نہیں مانیں گی۔ میں آپ کو کیا بتاؤں میرے سامنے جو بچے پیدا ہوئے تھے وہ بوڑھے ہو کر پوتی' پوتے چھوڑ کر مر چکے ہیں۔ میرے ماتا' پتا بہت پہلے مر چکے ہیں لیکن میرا جیون مجھ پر رک گیا ہے۔ وقت مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نجانے کب سے جیتی ہوں اور نجانے کب تک جیتی رہوں گی۔ صدیوں کا

کھیل ہے یہ دیوی جی! آپ کا تجربہ بے شک بہت بڑا ہوگا۔ ذرا اندازہ تو لگائیے میرے بارے میں کہ میری عمر کیا ہے؟''

پھر وہ کمرے میں ایک خوبصورت بستر پر لیٹ گئی اور اس کے ذہن کی پرواز کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ کرن اور راج کی کیفیت بھی خراب تھی۔ حالانکہ تھکے ہوئے آئے تھے لیکن بستر پر کروٹیں بدل رہے تھے۔ راج نے جب کرن کو جاگتے دیکھا تو بولا۔

''یار مجھے نیند نہیں آ رہی۔ تمہیں آ رہی ہے راج؟''

''نہیں آ رہی۔''

''کیوں......؟''

''بس اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔''

''بڑا مسئلہ ہے یہ تو...... میں بھی اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔''

''یار...... کتنی سندر ہے وہ......''

''کہیں کوئی جادوگرنی تو نہیں ہے وہ......''

''بھگوان جانے۔'' دوسرے دن سے حویلی میں ایک نیا کھیل شروع ہو گیا۔

کوشلیا دیوی اپنے بچوں کو اچھی طرح جانتی تھیں۔ معصوم فطرت کے حامل تھے۔ چندر بدن نے انہیں اپنا نام بتا دیا تھا۔ وہ خود بھی اس کے حسن پر فریفتہ تھیں لیکن ان کا ذہن بس یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ لڑکی کون ہے؟ پتہ چل جاتا تو شاید ان کے دل کے گوشے اور نرم ہو جاتے لیکن جب کسی چیز کے بارے میں علم نہیں ہوتا تو وہ ذہن پر بار بنی رہتی ہے اور پھر انہیں اپنے دونوں بیٹوں کا خیال آیا۔ چندر بدن ایک مست اور الہڑ منہ زور ہرنی کی طرح پوری حویلی میں دندناتی پھرتی تھی۔

اور کوشلیا دیوی نے چھپ چھپ کر دیکھا تھا کہ کرن اور راج ایک دوسرے سے الگ الگ اس پر نگاہیں جمائے رہتے ہیں۔ وہ اس کے قریب ہونے کی کوششیں بھی کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات کوشلیا دیوی کو بڑی خوفناک محسوس ہوئی۔

ادھر چندر بدن نے اپنے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں بتایا تھا۔ بہت ہی آسان بات تھی کہ اپنے آپ کو کھوئی ہوئی یادداشت کا مریض ظاہر کر دیا جائے۔ پھر بھلا کون اس کے ماضی کی تلاش کر سکتا ہے لیکن کوشلیا دیوی یہ بات اچھی طرح جانتی تھیں کہ حالات بگڑ سکتے ہیں۔ ادھر کرن چھپ چھپ کر چندر بدن سے ملنے کی کوشش کرتا اور دوسری طرف راج اس کی تلاش میں لگا رہتا۔ دونوں بھائی اب ایک دوسرے سے چھپنے لگے تھے جبکہ عام حالات میں ان دونوں میں بڑی محبت تھی۔ کوشلیا دیوی نے آخری فیصلہ یہ کیا کہ اس لڑکی کو یہاں نہیں رہنا چاہیے اور سوچنے سمجھنے کے

بعد اس نے پنڈت دھرم آنند سے رابطہ قائم کیا۔ پنڈت دھرم آنند جی کوشلیا دیوی کے پتی کے بہت گہرے دوست تھے اور ہمیشہ کوشلیا دیوی کے ہر معاملے میں شریک رہا کرتے تھے۔ انہوں نے دوستی کا حق دوست کی موت کے بعد بھی نبھایا تھا۔ بڑی معزز ہستی تھی ان کی۔ راجہ شرت چندر ان پر بے پناہ بھروسہ کرتا تھا اور وہ ایک طرح سے ان کے مشیر کی حیثیت سے رکھتے تھے۔

چنانچہ کوشلیا دیوی نے دھرم آنند سے رابطہ قائم کیا اور ان سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا، تو دھرم آنند جی حویلی پہنچ گئے۔

''جی بھابی جی! کیسی ہیں آپ؟ بچے کیسے ہیں؟''

''سب ٹھیک ہے بھائی جی......! ایک مشکل آ پڑی ہے مجھ پر۔''

''ہاں...... ہاں...... مجھے بتائیے...... میں کس لیے ہوں...... کیا بات ہے۔ چنتا بالکل نہ کیجئے۔ بھگوان نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

''یہ مشکل ایک لڑکی کی شکل میں ہے۔''

''لڑکی......''

''ہاں......''

''سمجھائیے مجھے......'' اور جواب میں کوشلیا دیوی نے اس رات کی کہانی سنائی، جب راج اور کرن کہیں سے آ رہے تھے اور انہیں کہیں سے ایک لڑکی ملی تھی۔ اب تک کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا۔

''بہت سندر ہے وہ...... یوں سمجھ لیجئے دھرم آنند جی کہ آکاش کی اپسرا ہے، جو بھی دیکھے گا، دیکھ کر اس کی حالت خراب ہو سکتی ہے۔ میں محسوس کر رہی ہوں کہ کرن اور راج چھپ چھپ کر اسے دیکھتے ہیں، ہو سکتا ہے چند روز کے بعد ان میں رقابت شروع ہو جائے۔ میرے گھر کا ماحول بری طرح خراب ہو جائے گا۔ مجھے بتائیے میں کیا کروں؟''

''چنتا ہی نہ کریں۔ میں اسے اپنے ساتھ ہی لیے جاتا ہوں۔ اپنے پاس رکھوں گا۔ آپ بالکل چنتا نہ کریں۔''

''دھرم آنند جی...... آپ نے ہمیشہ ہر برے سمے میں میرا ساتھ دیا ہے۔ میں اپنے بچوں کی جوانی کو خراب نہیں کرنا چاہتی۔ اگر آپ یہ احسان مجھ پر کریں تو......''

''بھابی جی! پہلے آپ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب کوئی کام آپ میرے سپرد کریں گی تو اپنا بھائی اپنا دیور سمجھ کر کریں گی۔ احسان کی بات نہیں کریں گی۔ آج آپ نے اپنا وچن توڑ دیا ہے۔''

''نہیں بھیا جی! میں آپ کو پریشان کرتی ہی رہتی ہوں۔''

"جبکہ میں پریشان بالکل نہیں ہوتا۔ ذرا درشن تو کرلیجئے ان دیوی جی کے' ک
ہیں؟" تھوڑی دیر کے بعد کوشلیا دیوی کی طلبی پر چندر بدن' دھرم آنند کے سامنے پہنچ گئی۔ دھرم آ
نے اسے دیکھا اور ایک لمحے کے لیے اس پر سکتہ سا طاری ہوگیا۔ بھگوان نے ایسی ایسی مورتی
بھی اس سنسار میں اتار دی ہیں۔ ایک لمحے کیلئے وہ اسے دیکھتے رہ گئے اور پھر اس طرح چونکے
جیسے ان سے کوئی بہت بڑی غلطی ہورہی ہو۔ انہوں نے جلدی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ...... بیٹھو...... بیٹی...... کیا نام ہے تمہارا؟"

"چندر بدن......" اس کی نرم و نازک مہین سی آواز ابھری۔

"بڑا سندر نام ہے۔ میرا نام دھرم آنند ہے۔ تم مجھے چاچا جی کہہ کر بلاسکتی ہو۔ کوشلیا
دیوی میری بھابی جی ہیں۔ یہ کچھ دنوں کیلئے نندیا پور سے باہر جارہی ہیں۔ کرن اور راج کے ساتھ
مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر رکھوں' تیار ہوجاؤ۔"

"آپ کہاں رہتے ہیں پنڈت جی؟" چندر بدن نے بلا جھجک پوچھا۔

"اتنی سندر حویلی تو نہیں ہے میری' پر تمہیں وہاں بھی بہت اچھا لگے گا۔ وہاں تمہیں
راج شری ملے گی میری بہن ہے۔ بڑی اچھی ہے۔ بہت پیار کرے گی تمہیں' جاؤ اپنا سامان اٹھا
لاؤ۔"

"میں ملازمہ سے منگوائے دیتی ہوں۔" کوشلیا دیوی نے کہا۔

"ابھی جانا ہوگا مجھے۔"

"ہاں......"

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔" چندر بدن نے کہا' حقیقت یہی تھی کہ
اس نے سنسار کو دیکھنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ کرن اور راج پر اس نے کوئی اثر نہیں ڈالا تھا۔ وہ کسی کو
اپنے سر پر بٹھانا نہیں چاہتی تھی۔ البتہ وہ یہ محسوس کررہی تھی کہ وہ دونوں اس کے قریب ہونے کی
کوشش کررہے ہیں۔ اسے انسانوں کا اپنی جانب متوجہ ہونا پسند تھا۔ خود ان سے منسلک ہوجانا
اسے بالکل ہی ناپسند تھا۔ اب ذرا ان پنڈت دھرم آنند کو بھی دیکھ لیا جائے۔ اس نے سوچا' اس کا
مختصر سا سامان آگیا۔

کوشلیا دیوی نے اس کے بہت سارے کپڑے بھی بنائے تھے اور وہ جو بھی کپڑے
پہنتی تھی اس میں ہیروں کی طرح دمکنے لگتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد پنڈت دھرم آنند جی نے ملازم کو
بھیج کر اپنے گھر سے رتھ منگوالیا۔ خود تو وہ گھوڑے پر آئے تھے اور چندر بدن کا ایک نئے گھر کی
جانب سفر شروع ہوگیا۔

خود پنڈت دھرم آنند اس کے حسن بے مثال کو دیکھ کر دنگ رہ گئے تھے۔ بہرحال انہوں

گھر میں انہوں نے چندر بدن کی رہائش کا بندوبست کیا۔ کرن اور راج کے دل پر اس واقعے کے
بعد کیا گزری تھی۔ اس کا اظہار تو وہ کبھی نہ کرسکے لیکن دل ہی دل میں انہوں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ
ماتا جی نے یہ ظلم تو کر ڈالا ہے ان پر لیکن انہیں گھر میں قید تو نہیں کرسکیں گی۔

چندر بدن سے ان کی اچھی خاصی شناسائی ہوچکی تھی۔ وہ جب بھی دل چاہے گا جا کر
پنڈت دھرم آنند جی کے گھر چندر بدن سے مل لیا کریں گے۔ بہرحال چندر بدن کو اس بات کی
پروا نہیں تھی۔ وہ تو اب نئے جہانوں کی تلاش میں نکل پڑی تھی اور یہاں اسے راج شری ملی۔
راج شری جس کی عمر تیس سال کے قریب تھی۔ وہ بیوہ تھی لیکن زندگی کے تیس سال میں شاید اسے
کبھی دلی سکون نہیں ملا تھا۔ چندر بدن کی طرف اس نے بڑی محبت بھرے قدم اٹھائے۔ وہ بہت
بے باک عورت تھی اور اس کے اندر احساس کی آگ سلگ رہی تھی۔ چندر بدن سے چند روز کے
بعد بے تکلفی ہوگئی تو اس نے کہا۔

"بھگوان نے تمہیں اپسراؤں کا روپ دیا ہے۔ میں تمہیں بتاؤں چندر بدن! یہ روپ
جو ہوتا ہے نا...... چند روز کی چھایا ہوتی ہے۔ اسے اپنے مان کی بھینٹ نہیں چڑھانا چاہیے بلکہ
سندرتا سے تم اک طوفان مچا سکتی ہو۔ ایک ہلچل مچا سکتی ہو۔ کیا سمجھیں؟ یہاں تمہیں روکنے والا
کوئی نہیں ہوگا۔ بھیا جی یعنی پنڈت دھرم آنند زیادہ تر راجہ جی کے پاس رہا کرتے ہیں۔ یہاں
آزادی ہی آزادی ہے۔ ان مردوں کے سینوں پر مونگ دلو۔ کسی کے پھیر میں مت آؤ۔ اپنے
حسن سے فائدہ اٹھاؤ اور یہ نصیحت چندر بدن کی پسند کے مطابق تھی۔ وہ تو خود بھی یہی چاہتی تھی
کہ نوجوان اس کیلئے تڑپیں' اس کیلئے قتل و غارت گری ہو۔

اب اس کا ذہن ان ہی راستوں پر بھٹک رہا تھا اور وہ یہی سب کچھ چاہتی تھی۔
بہرحال اس طرح وقت گزرتا رہا۔ دھرم آنند نے اسے ہر طرح کی آزادی دی تھی۔ ویسے راج
شری کا کہنا بالکل ٹھیک تھا۔ دھرم آنند خود زیادہ تر راجہ شرت کی حاضری میں رہا کرتے تھے یا پھر اپنا
کام دیکھا کرتے تھے۔

چنانچہ چندر بدن نے اپنی تفریحات کا آغاز کردیا۔ وہ نندیا پور کے مختلف علاقوں میں
جایا کرتی تھی۔ خاص طور سے سونا تالاب اس کی تفریحات کا مرکز تھا۔ سونا تالاب پر جب
چندر بدن پہلی مرتبہ گئی تو وہاں گھاٹ پر موجود عورتیں اسے دیکھ کر ششدر رہ گئیں اور پھر جب وہ
کپڑے اتار کر تالاب میں داخل ہوئی تو عورتوں پر سکتہ طاری ہوگیا اور اسے پتا نہیں کیا کیا نام
دیئے گئے۔ چندر بدن کی کہانی عورتوں میں پہنچ گئی تو پھر کسی اور چیز کی کیا ضرورت رہ گئی تھی۔
جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی کہ سونا تالاب میں ایک اپسرا نہانے اتر آئی ہے۔ اس کے
حسن کی پورے قصبے میں دھوم مچ گئی اور نوجوان اس کے دیوانے ہوگئے۔

وہ اس کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رہتے۔ رفتہ رفتہ انہیں یہ بھی پتا چل چکا تھا وہ پنڈت دھرم آنند کی کوئی رشتے دار ہے اور کوئی معمولی عورت نہیں ہے۔ سب جانتے تھے پنڈت جی' راجہ شرت چندر کے مشیر ہیں۔ اگر کسی نے کوئی گڑ بڑ کی تو دربار میں طلب کر کے اتنے جوتے پڑیں گے کہ چاند گنجی ہو جائے گی لیکن پھر بھی نوجوان اس کے دیوانے تھے۔ وہ اس کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رہتے تھے۔

وہ اس سے عشق جتانے کی ہمت نہیں رکھتے تھے لیکن سونا تالاب اب حسن کی جنت اور نوجوانوں کو اس جنت میں جانے سے کون روکتا؟ تالاب کے گرد کماد کے کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ فصل پکنے والی تھی۔ بڑے بڑے جھاڑ کھڑے تھے جو نوجوانوں کو چھپانے کیلئے کافی تھے۔ چنانچہ ایک دن جب چندر بدن نے لہنگا اور چولی اتار کر تالاب کے کنارے رکھی اور پانی میں اترنے لگی تو اسے کماد کے پودے ہلتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اس کی تیز آنکھوں نے فوراً اندازہ کر لیا کہ کھیت میں کوئی موجود ہے لیکن بھلا اس بات میں کیا پریشانی' وہ تو خود یہی چاہتی تھی کہ نوجوان دور سے اس کے حسن کو دیکھیں اور سلگتے رہیں۔ چنانچہ وہ مچھلی کی طرح تالاب میں تیرتی رہی۔ اس کی آنکھوں نے پودوں سے کئی سر ابھرتے دیکھ لیے تھے اور اسے خوب ہنسی آئی تھی۔ بڑے بڑے مہا تما تھے۔ اس کے دل میں مسرت کی گدگدی ہوتی رہی۔

کافی دیر تک وہ تالاب میں نہائی پھر باہر نکل آئی۔ لوگوں کی نگاہوں سے بے نیاز ہو کر اس نے سکون سے کپڑے پہنے اور واپس چل پڑی اور پھر یہ اس کا روز کا معمول ہو گیا۔ راج شری نے تو کچھ جملے ہی کہے تھے لیکن اتنے طویل عرصے کی زندگی گزارنے کے بعد جبکہ اس کے سامنے پیدا ہونے والی لڑکیاں بوڑھی ہو کر چھ' چھ' سات' سات بچوں کی ماں بن کر شمشان گھاٹ پہنچ گئی تھیں۔ وہ اسی طرح حسن و جمال میں یکتا تھی۔ اب یہ اس کا روز کا معمول ہو گیا تھا کہ سونا تالاب جاتی اور وہاں جا کر نہاتی۔ نوجوان نجانے کس طرح راتیں گزارتے تھے۔ صبح اس کے پہنچنے سے پہلے ہی کھیتوں میں رونق ہو جاتی تھی اور چندر بدن تالاب میں نہاتی تو لڑکے دل پکڑے کھڑے رہتے۔

لیکن ایک دن ایک دیوانہ بے قابو ہو گیا۔ اس دن موسم ابر آلود تھا۔ فضا گنگنا رہی تھی۔ یہ نوجوان راج کپور تھا۔ قصبے کے غنڈوں میں شمار ہوتا تھا۔ وہ کھیتوں سے باہر نکلا' چندر بدن تالاب میں اتر چکی تھی۔ وہ تالاب کے کنارے پہنچ گیا اور اس نے چندر بدن کو آواز دی۔

''چندر!''

''ہائے...... دیا...... موئے بے شرم تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ دیکھتا نہیں میں نہا رہی ہوں۔''

''تجھے دیکھ کر ہی تو یہاں پر آیا ہوں' چندر!'' راج کپور نے کہا۔

''تیرے گھر میں ماں بہنیں نہیں ہیں کیا...... چلا جا یہاں سے......''

''ماں بہنیں تو ہیں۔ پر تیرے جیسی سندر ناری کوئی نہیں ہے۔ میں تجھے قریب سے دیکھنا چاہتا ہوں۔'' راج کپور نے کہا اور پانی میں اتر گیا۔ چندر بدن تیزی سے دوسرے کنارے کی طرف لپکی ساتھ ہی وہ بچاؤ...... بچاؤ چیخ رہی تھی۔ حسن کی پکار نے بہت سے گیدڑوں کو شیر کر دیا اور بہت سے لڑکے کماد کے کھیتوں سے باہر نکل آئے۔ چندر بدن دوسری طرف خشکی پر آ گئی تھی اور اس نے اپنے آپ کو ایک درخت کے پیچھے چھپا لیا تھا۔

''راج کپور...... کیوں اسے تنگ کر رہا ہے۔'' پرکاش نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''کیا ہے بے...... تیری بہن ہے کیا؟'' راج کپور نے سرخ سرخ آنکھیں نکال کر کہا اور چندر بدن کے کپڑے اٹھا لیے۔

''اس کے کپڑے اسے دے دے' راج ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔'' پرکاش بولا۔

''چلا جا یہاں سے کیوں تیری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے۔ تو خود کیا اپنی ماں کی حفاظت کرنے آیا ہے یہاں۔'' راج کپور نے کہا اور پرکاش نے ایک زوردار گھونسا اس کے منہ پر رسید کر دیا۔ راج کپور بھی اکیلا نہیں تھا۔ چنانچہ اس کے ساتھی باہر نکل آئے اور باقاعدہ فساد ہو گیا لیکن اس فساد میں چندر بدن کے کپڑے اسے مل گئے۔ اس نے جلدی سے اپنے کپڑے پہنے اور قصبے کی طرف دوڑ گئی۔ نوجوانوں میں زبردست جنگ چھڑ گئی جس کے نتیجے میں راج کپور کی آنکھ پھوٹ گئی۔ پرکاش کا سر پھٹ گیا اور دوسرے بہت سے نوجوانوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ قصبے والوں کو اطلاع ملی اور قصبے میں کہرام مچ گیا۔

بزرگ دوڑے آئے اور انہوں نے بمشکل بیچ بچاؤ کرایا لیکن سونا تالاب پر ہونے والے جھگڑے کی بنیاد بتانے کے لیے کوئی تیار نہیں تھا لیکن ایسی باتیں چھپی کہاں رہ سکتی ہیں۔ پتا چل گیا کہ یہ ہنگامہ چندر بدن کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ بزرگوں کی پنچائیت ہوئی۔ تمام بزرگ سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ چندر بدن کی تالاب پر نہانے کی اطلاع پہلے بھی کئی بزرگوں تک پہنچ گئی تھی اور وہ سب غور کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ بہرحال بزرگوں نے ایک دوسرے کو صورتحال بتائی اور اس خوف کا اظہار کیا گیا کہ آج اس کی وجہ سے ہمارے لڑکے زخمی ہوئے ہیں۔ کل دو چار خون ہوں گے اور اس کے بعد نندیا پور مصیبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ یہ بڑی غلط بات ہے۔

''پنڈت دھرم آنند کو خود سوچنا چاہیے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ پنڈت جی! تو آنکھیں اور کان بند کیے بیٹھے ہیں۔ میرا منہ نہ کھلواؤ' ان کی بہن راج شری نے کیا نہیں کیا۔ وہ خود بڑے گل کھلا چکی ہے۔ یہ تو بہت بری بات ہے۔''

"ارے کہاں کی بات کرتے ہو راجہ شرت چندر جی کو بھلا کیا پڑی ہے کہ اس چھو
سے قصبے کی بات سنیں۔ تم نے ان کے محل کی رنگ رلیوں کے قصے نہیں سنے کیا۔"

"تو پھر آخر ہوگا کیا؟"

"بس بھیا اندھیر نگری ہے۔ دو ہی باتیں ہیں ایک بار پھر پنڈت دھرم آنند سے با
چیت کی جائے یا پھر خاموش ہو کر بیٹھ جایا جائے جو ہو رہا ہے وہ ہوتا رہے گا۔"

"تو پھر سوچو اور غور کرو۔ دوبارہ پنچائیت بلائی جائے گی اور اس میں فیصلہ کیا جائے
کہ اس مصیبت کے خلاف کیا کیا جائے۔ پنچوں نے اس بات کی تصدیق کر دی تھی اور چندر بد
ایک نئے مسئلے کے طور پر سنسار کے سامنے آ گئی تھی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

گرنتھ آنندی نے باگیشوری مندر کو دان کی تھی اور اس کے بدلے اسے چندر بدن ملی تھی لیکن سنسار میں کوئی عمل کسی دوسرے عمل کے زیر اثر نہیں ہوتا۔ ہر کردار اپنے عمل کا ذمے دار ہوتا ہے۔ باگیشوری تو اپنے پریم میں امر ہو گئی۔ لیکن چندر بدن کے راستے دوسرے ہو گئے۔ امرت جل پی کر وہ امر ہو گئی۔ اگر کوئی اس کی عمر جان لیتا تو ششدرہ رہ جاتا لیکن اس وقت تو ندیا پور میں اس کے حسن کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ نوجوان اس کیلئے پاگل ہو رہے تھے اور بزرگ سخت پریشان تھے۔

پنڈت دھرم آنند سے بات کی گئی تو وہ گھبرا گئے۔

"میں کوئی اپائے کروں گا بھائیو' کچھ سوچوں گا میں۔" اور پھر انہوں نے جا گیرے سے بات کی جوان کا دوست تھا اور بھرت نواس میں راجہ شرت چندر کے محل میں نوکری کرتا تھا۔ چرس پیتا تھا اور جیون گزارتا تھا۔

"تم اسے بھرت نواس لے جاؤ جا گیرے! میرے بھائی' میری مشکل دور کر دو۔"

جا گیرے تیار ہو گیا۔ چندر بدن کو پتا لگا کہ اسے بھرت نواس نامی کسی راجدھانی میں لے جایا جا رہا ہے تو اس نے لاپرواہی سے گردن ہلا دی۔ اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ راج شری کو پتا لگا تو اس نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہائے رام! تیری سندرتا تو غضب ڈھا دے گی محل میں۔ اگر کہیں مہاراج کی نظر پڑ گئی تو تو رانی بھی بن سکتی ہے۔ ویسے ایک بات کہوں۔"

"ہوں......؟"

"تو ہے ہی رانی بننے کے قابل۔" یہ بات چندر بدن کے من میں بیٹھ گئی۔ واقعی رانی بننے کے مزے ہی دوسرے ہوتے ہیں۔

وہ بھرت نواس پہنچ گئی۔ شہر کی بات ہی نرالی تھی۔ چاروں طرف زندگی ہی زندگی تھی۔ رتھ' تانگے' پالکیاں رواں دواں تھیں۔ صاف ستھری دکانیں' بھرے پرے بازار' بانکے سجیلے لوگ'

چندر بدن مسرت بھری نگاہوں سے ایک ایک منظر دیکھتی ہوئی محل پہنچ گئی۔

جاگیرے نے اسے اوڑھنی ڈھک لینے کو کہا اور اس نے اوڑھنی میں چہرہ چھپا لیا۔ اس طرح وہ محل کے عقبی حصے سے اندر داخل ہو کر ان کواٹروں میں پہنچ گئی جو راج محل کے ملازموں کے تھے۔ یہ کوارٹر بھی محل کی شان کو مدنگاہ رکھ کر بنائے گئے تھے اور ان مکانات سے کہیں زیادہ خوبصورت تھے جو نندیا پور کے شرفاء کے مکانات تھے۔ یہ سب دیوان جی کی عنایات تھیں ورنہ جاگیرے کو تو محل میں قدم رکھنے کی اجازت نہ ملتی۔

بہر حال وہ کوارٹر پہنچ گئی۔ قرب و جوار کے لوگوں کو اس نے یہی بتایا تھا کہ اس کی ایک عزیزہ اس کے ساتھ آئی ہے۔ پڑوسیوں نے اس سے ملنے کی کوشش بھی کی لیکن جاگیرے نے کہہ دیا کہ وہ کسی سے ملنا پسند نہیں کرتی۔ اس طرح چندر بدن فی الحال قید ہو کر رہ گئی تھی۔ ایک طرف جاگیرے سوچ بچار میں تھا کہ کس طرح مہاراج تک یہ گوہر نایاب پہنچایا جائے۔ دوسری طرف چندر بدن اس خیال میں غرق تھی کہ مہاراج شرت چندر کی نگاہوں میں کس طرح جگہ پائے۔

یہاں آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ لیکن ابھی تک وہ قید سے باہر نہیں نکلی تھی اور اب یہ قید اسے ناگوار گزر رہی تھی۔ چنانچہ وہ اب کچھ کرنے کا ارادہ کر رہی تھی اور اس کے لیے ضروری تھا کہ گھر سے نکلا جائے۔ اس وقت جاگیرے گھر میں نہیں تھا۔ وہ کوارٹر کے دروازے پر آئی اور تھوڑا سا کواڑ کھول کر باہر جھانکا ایک درمیانے قد کی خوبصورت سی عورت اس وقت دروازے کے سامنے سے گزر رہی تھی۔ اس نے شی' شی کر کے اسے آواز دی اور عورت رک گئی۔ اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور چندر بدن نے اپنا ایک ہاتھ باہر نکال کر اسے اشارہ کیا۔

عورت حیران سی دروازے پر پہنچ گئی۔ تب چندر بدن نے دروازہ کھول دیا۔

''اندر آ جاؤ۔'' وہ آہستہ سے بولی۔ عورت اس کا حسن دیکھ کر مبہوت رہ گئی۔ اس کوارٹر میں یہ اپسرا کہاں سے اتر آئی۔ بہر حال وہ حیران سی اندر داخل ہو گئی۔

''تم ہی جاگیرے کی عزیزہ ہو؟'' اس نے اندر آ کر پوچھا۔

''ہاں!'' چندر بدن نے گردن ہلائی۔

''تب تو جاگیرے نے تمہیں یہاں لا کر عقل مندی نہیں کی ہے۔ اگر مہاراج کے کسی ہرکارے نے تمہیں دیکھ لیا تو پھر تمہاری خیر نہیں ہے۔''

''کیوں...... کیا بات ہے؟'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بھولی لڑکی تو بے حد سندر ہے۔ اتنی سندر کہ مہاراج کے محل کی ایک بھی رانی تیرے پیروں کی دھول نہیں ہے۔ مہاراج نے اگر تجھے دیکھ لیا تو دیوانے ہو جائیں گے اور پھر تو مہارانی کے محل میں پہنچ جائے گی۔ مگر جاگیرے تیرا کون ہے؟''

''کوئی بھی نہیں' میں ایک لاوارث لڑکی ہوں...... بھری دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے۔ جاگیرے کے قصبے کی ہوں اور بس......''

''اوہ مگر اب تو زندگی کیسے گزارے گی۔ یہاں تو تیرے لیے بڑی مشکل ہے۔''

''تم یہاں کیا کرتی ہو؟'' چندر بدن نے پوچھا۔

''مالن ہوں' روزانہ پھول توڑ کر محل میں پہنچاتی ہوں۔''

''تم نے تو شرت چندر کو دیکھا ہوگا۔''

''بیسیوں دفعہ۔''

''کیسے ہیں؟''

''بس راجہ ہیں اور راجہ عام آدمیوں سے انوکھے ہوتے ہیں۔'' مالن نے جواب دیا۔

''میں بھی شرت چندر کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ کوئی ترکیب بتاؤ۔''

''تو تو انہیں دیکھ لے' اگر انہوں نے تجھے دیکھ لیا...... تو بس...... تیری خیر نہیں ہے۔ یہ سوچ لے۔''

''وہ میں سوچ لوں گی۔ تم ترکیب بتاؤ۔'' چندر بدن نے کہا۔

''روزانہ صبح چھ بجے وہ محل کے پیچھے والے باغ میں سیر کو آتے ہیں مگر اس وقت کسی اور کو باغ میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ میں بھی سات بجے کے بعد جاتی ہوں۔ ہاں اگر باغ کے کسی گملے کے پیچھے سے کوئی چھپ کر انہیں دیکھنا چاہے تو کوئی مشکل نہیں ہے۔

''اکیلے ہوتے ہیں؟''

''عام طور سے اکیلے۔ کیوں کہ کوئی رانی اتنی صبح نہیں اٹھتی۔ کبھی کبھی کسی کو اٹھا کر ساتھ لے آتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ تمہاری مہربانی مگر تمہارا نام کیا ہے؟''

''نینا۔''

''میں اکیلے گھبراتی ہوں نینا بہن' ملتی رہا کرو۔ میں زیادہ لوگوں سے نہیں ملنا چاہتی۔ سچ کہتی ہوں۔ بس تم اکیلی ہی میرے پاس آ جایا کرو۔''

''تو' تو اتنی سندر ہے کہ تیرے پاس سے ہٹنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ سچ کہتی ہوں۔ راج محل میں چاند اتر آیا ہے۔ مگر کسے خبر کہ وہ گندی کیچڑ میں پڑا ہے۔'' نینا نے دونوں ہاتھ چندر بدن کے رخساروں پر رکھتے ہوئے کہا اور چندر بدن مسکرانے لگی۔

نینا باہر نکل گئی اور اس کے جانے کے بعد بھی چندر بدن مسکراتی رہی۔ اس کی حسین

آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ بہرحال اس نے اپنا کام شروع کر دیا تھا اور پھر وہ اپنے آ
اقدامات کا جائزہ لینے لگی۔

دو تین ملاقاتوں کے بعد نینا اس سے بے تکلف ہوگئی۔ جا گیرے بے کار انسان تھ
وہ آج تک کچھ سوچ نہ سکا تھا اور پھر چرس اسے کچھ سوچنے کی مہلت ہی نہ دیتی تھی۔ چندر بدا
کو اپنے کام کیلئے کسی راز دار کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے نینا کو اپنی گہری سہیلی بنا لیا اور پھر ایک
دن وہ نینا سے بولی۔

''تم جا گیرے کو دیکھتی ہو نینا بہن! ہر وقت چرس کے دم لگا تا رہتا ہے۔ میرا کو
خیال ہی نہیں ہے۔ اب تم ہی بتاؤ زندگی کیسے گزاروں؟''

''ایک بات میرے دماغ میں کئی دن سے مچل رہی ہے۔ اس ڈر سے نہیں کہی کہ تو
مان جائے گی۔'' نینا نے اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ایک تم ہی تو میری سہیلی ہو نینا! تمہاری بات کا بھی برا مان جاؤں گی۔'' چندر بدا
نے ناز سے کہا۔

''میرے اوپر اعتبار کرتی ہے؟''

''ہاں!''

''تو پھر سن! میں ہر طرح تیری مدد کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تو چاہے گی تو تیرے لیے
تلاش کر دوں گی اور خاموشی سے تیرے پھیرے کرا دوں گی لیکن تیرا بر جا گیرے جیسا ہی کوئی
گا۔ جو تیرے حسن کو مٹی میں ملا دے گا اور اگر کسی طرح مہاراج یا کسی ہرکارے کی نگاہ تیرے او
پڑ گئی تو تجھے محل بلوا لیا جائے گا مگر...... تیری کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ مہاراج جب تک چاہیں گے تج
سے دل بہلائیں گے اور پھر تجھے تیرے پتی کے حوالے کر دیں گے۔ اس کے بجائے اگر
کنواری ہی مہاراج کے سامنے آ جائے اور انہیں لبھائے تو سچ کہتی ہوں چندر بدن، رانی بن جا
گی۔ مہاراج عورت کے معاملے میں ایسے ہی ہیں۔ پورے بھرت نواس پر تیرا ہی راج ہو
ہے۔ آگے تیری مرضی، میں ہر طرح تیری مدد کرنے کو تیار ہوں۔''

''مجھے تیرے اوپر وشواس ہے نینا! مگر میری سہیلی! میں مہاراج کے سامنے کیے
آؤں؟''

''یہ کون سی بڑی بات ہے۔ میں تجھے بتا چکی ہوں کہ مہاراج صبح ہی صبح تازہ
کھانے آتے ہیں تو کسی طرح باغ میں پہنچ جا۔ دوسروں کو آنے کی اجازت نہیں ہے مگر تجھے د
کر مہاراج ناراض نہیں ہوں گے۔''

''تو مجھے وہاں پہنچا دے گی۔ نینا؟''

''ہاں کیوں نہیں، تیری سہیلی جو ٹھہری۔''

''مگر میرے پاس تو کپڑے بھی نہیں ہیں نینا، بس یہی کپڑے ہیں۔''

''تو چنتا مت کر چندر بدن میں تیرا سنگھار کر دوں گی۔ تجھے خوبصورت کپڑے بنوا
دوں گی مگر رانی جی، رانی بن کر نینا کو بھول نہ جانا۔''

''تجھے کیسے بھول جاؤں گی نینا! تو، تو میری سہیلی ہے۔'' چندر بدن نے نینا کے گلے
میں بانہیں ڈال دیں۔

''تو پھر ٹھیک ہے تو مہاراج کے سامنے جائے گی؟''

''ہاں۔'' چندر بدن نے جواب دیا اور نینا خوش ہوگئی۔

اس نے وعدہ کیا کہ وہ آج سے اپنا کام شروع کر دے گی اور نینا نے جو کہا تھا۔ وہی
کیا، اس نے اپنے آدمی کے ذریعے ایک خوبصورت لباس تیار کرایا۔ اسے خود بھی لالچ تھا۔ ظاہر
ہے چندر بدن کو کوئی مقام مل گیا تو نینا کے بھی عیش ہو جائیں گے اور پھر ایک رات تقریباً چار بجے
جب جا گیرے چرس کے نشے میں اوندھا پڑا ہوا تھا۔ نینا اپنا تیار کیا ہوا لباس اور پھولوں کے
گجرے لے کے جا گیرے کے کوارٹر پر پہنچ گئی۔ اس نے رات کو ہی چندر بدن سے کہہ دیا تھا کہ
صبح چار بجے اس کا انتظار کرے۔

چندر بدن نے دروازہ کھولا، وہ نینا کے آنے سے پہلے ہی نہا چکی تھی۔ نینا اس کا سنگھار
کرنے لگی چندر بدن کے لمبے بالوں کی ڈھیلی ڈھالی خوبصورت چوٹی میں اس نے جوہی کے پھول
پروئے پھر چند پھول اس کے بالوں میں اٹکائے اور گہرے رنگ کی چولی اور لہنگا پہنا دیا۔ بھرپور
سنگھار کرنے کے بعد اس نے چندر بدن کو دیکھا اور دیکھتی رہ گئی۔

''مرد ہوتی چندر بدن تو اسی جگہ آتما ہتھیا کر لیتی تو ایسی ہی سندر لگ رہی ہے کہ تجھے
دیکھ کر آدمی مر جائے تو سیدھا سورگ میں جائے۔''

چندر بدن مسکراتی رہی اور پھر دونوں خاموشی سے کوارٹر سے نکل آئیں اور نینا درختوں
کی آڑ لیتی پہریداروں کی نگاہوں سے بچتی، راج محل کے پچھلے حصے میں پہنچ گئی۔ ابھی چھ بجنے میں
دیر تھی۔ گرمیوں کی صبح تھی۔ اجالا پھیل چکا تھا لیکن آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس وجہ سے
موسم بھیگا بھیگا ہو رہا تھا۔ نینا نے اسے محل کے عقبی باغ میں چھوڑ دیا۔

چندر بدن کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ آج اسے بہت بڑا معرکہ سر کرنا تھا۔ اسی معرکے
پر اس کی زندگی کا دارومدار تھا۔ اس زندگی کا جس کے خواب اس نے انجانے میں دیکھے تھے۔ اگر
آج اس نے مہاراج کو متاثر کر لیا تو اس کا مستقبل بن جائے گا۔ وہ دھڑکتے دل سے اس فوارے
پر جا بیٹھی جس سے رنگین پانی کی پھواریں ابل رہی تھی۔ چند ساعت دھڑکتے دل پر قابو پاتی رہی

اور پھر پُرسکون ہوگئی۔ اس کی نگاہیں ابلتی ہوئی رنگین دھاروں کو حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔ اِ
سہانے منظر کا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ بے خودی کے عالم میں ابلتے اور نیچے گرتے پا
دیکھتی رہی۔ پرندوں کی چہچہاہٹ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ بادل کچھ اور گہرے ہوگئے تھے۔ اس نے
گہری سانس لی لیکن دوسری طرف رخ کرتے ہی وہ سہم گئی اور سہما ہوا حسن کچھ اور بھی حسین
گیا۔ کالی آنکھوں میں خوف کے سائے حسن بن گئے اور سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے دل تھ
لیا۔ چندر بدن نے سہمی سہمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

اطلس کے لبادے میں، کامدار جوتیاں پہنے کوئی کھڑا تھا۔ بلند و بالا قد، لمبے لمبے بال
کانوں کے پاس سے سفید تھے۔ چوڑا رعب دار چہرہ، گھنی مونچھیں، بڑی بڑی آنکھیں، حیرت
سمٹے ہوئے ہونٹ، سفید رنگ! کوئی انجان بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ راجہ ہے۔ راجاؤں کی سی شان تھی۔
چندر بدن کے ذہن میں ایک چھناکا ہوا اور وہ خود کو سنبھالنے لگی۔ اپنا خوف دور کرنے لگی۔ دیکھنے
والا ساکت و جامد کھڑا تھا۔ لگتا تھا جیسے سحر کر دیا گیا ہو۔ چندر بدن بھی خاموش کھڑی تھی لیکن رفتہ
رفتہ اس کے چہرے سے خوف کے اثرات مٹتے جا رہے تھے اور پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ
پھیل گئی۔ اس نے اوسان بحال کیے اور بے تکلفی سے بولی۔

"تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔"

یہ طرز تکلم، یہ انداز تخاطب، سننے والے کیلئے اجنبی تھا، انوکھا تھا۔ اس بے تکلفی پر وہ مر
مٹا، شاید ہی اس کے کانوں نے ایسے بے تکلفی کے الفاظ کبھی سنے ہوں۔ آہستہ آہستہ اس کی
حیرت بھی دور ہوگئی۔ آنکھوں کی زندگی لوٹ آئی۔ طلسم ٹوٹ گیا اور وہ بھی مسکرا پڑا۔

"کیا تم نے ان لہروں میں جنم لیا ہے۔" وہ میٹھی آواز میں بولا۔

"ان میں......؟" وہ ہنس پڑی۔ جلترنگ بج اٹھا۔ بینا کے تار چھڑ گئے۔ بڑی نغمگی
تھی اس ہنسی میں۔ وہ اپنے ترکش کے تمام تیروں سے واقف تھی اور ان سب سے کام لے رہی
تھی۔ "میں نے ان لہروں میں جنم نہیں لیا تم...... مانو کسی درخت میں اگے ہو...... دھرتی سے نکل
آئے ہو۔"

"کیوں؟" اسی میٹھی آواز میں پوچھا گیا۔

"تمہارے قدموں کی چاپ ہی نہیں سنی۔"

"اوہ، تم ان رنگین لہروں میں کھوئی ہوئی تھیں۔ ورنہ چاپ ضرور سن لیتیں۔"

"بڑی سندر ہے یہ جگہ، میں نے خواب میں بھی نہ دیکھی تھی۔ مہاراج کیسے بھاگیوان
ہیں۔ روزانہ اسے دیکھتے ہوں گے۔"

"میں سمجھتا ہوں مہاراج بڑے بدنصیب ہیں۔ اس سے پہلے تمہیں نہ دیکھ سکے۔" اس

نے کہا۔

"اے، اے زبان سنبھالو بڑے آئے مہاراج کو بدنصیب کہنے والے، اگر مہاراج نے
سن لیا تو گردن اتار دی جائے گی۔"

"بہت محبت کرتی ہو اپنے مہاراج سے؟"

"تم جتنا سوچ سکتے ہو اس سے کہیں زیادہ۔" اس نے آنکھیں بند کر کے جھولتے
ہوئے کہا۔

"کیا خاص بات ہے ان میں؟"

"مجھے نہیں معلوم؟" وہ اسی انداز میں بولی۔

"کبھی صورت دیکھی ہے ان کی؟"

"خوابوں میں، میرے ایسے بھاگ کہاں کہ جیتے جی دیکھ لوں۔"

"کیوں، تم ان کے محل میں موجود ہو۔ صورت بھی دیکھ سکتی ہو۔"

"بڑے فاصلے ہیں میرے اور ان کے درمیان۔" وہ حسرت بھری آواز میں بولی۔

"اور اگر یہ فاصلے دور ہو جائیں۔"

وہ کچھ نہ بولی۔

اور وہ قربان ہونے والی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ اس نے اس ملکوتی حسن کو سر سے
پاؤں تک دیکھا۔ ایک ایک نقش من موہ لینے والا تھا۔ ساری زندگی ایسا حسن نہیں دیکھا تھا۔ تب
اس نے دونوں ہاتھ بڑھائے اور اس کے کندھوں پر رکھ دیئے۔

"سندری!" وہ آہستہ سے بولا۔

اور وہ چونک پڑی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی آنکھوں
میں ناراضگی تھی اور پھر وہ مڑ کر جانے لگی۔

"سندری! سنو تو سہی۔" وہ اس کی طرف لپکا۔

"کیا ہے؟"

"کیا میں اتنا ہی برا ہوں کہ تم میرے پاس ٹھہر بھی نہیں سکتیں۔" اس نے درد بھرے
لہجے میں کہا۔

"نہیں تم برے نہیں ہو مگر یہ مہاراج کا محل ہے۔ میں یہاں چوری سے گھس آئی ہوں
اور...... اور...... پھر میرا تم سے ناطہ کیا ہے......" وہ بولی۔

"مہاراج سے تمہارا کیا ناطہ ہے؟"

"وہ میرے مہاراج ہیں۔"

"تم انہیں دیکھے بنا اتنا چاہتی ہو۔"

"ہاں...... میں انہیں سپنوں میں دیکھتی رہی ہوں۔" وہ بولی۔

"کیسے تھے؟"

"جیسے بھی تھے' وہ میرے مہاراج تھے۔"

"اگر وہ میرے جیسے ہوتے تو......؟"

"تم بھی برے تو نہیں ہو۔"

"سچ!"

"ہاں!"

"تم کہاں رہتی ہو سندری' یہاں کیسے آ گئیں؟" اس نے بے قراری سے پوچھا۔

"سامنے والے کوارٹروں میں رہتی ہوں۔ تھوڑے دن ہوئے آئی ہوں۔ اب جا دو۔ جاگیرے کاکا جاگنے والے ہوں گے اور پھر مہاراج ادھر نہ آ نکلیں۔"

"تم کیسی پریمیکا ہو۔ پیار بھی کرتی ہو اور ڈرتی بھی ہو۔ مہاراج آ بھی گئے تو تم کیا کر لیں گے؟"

"ممکن ہے انہیں میرا آنا پسند نہ ہو۔"

"تم جیسی سندری کو کون پسند نہ کرے گا۔ کسی کے بھاگ ہی ہوں گے جو تمہا صورت دیکھ لے۔ مگر جاگیرے کون ہے؟"

"میرا کاکا چرسی کہیں کا؟ صبح ہی صبح نشہ اتر جاوے ہے تو مجھے آواز دیوے ہے۔"

"اوہ...... وہ جاگیرے جو یہاں نوکر ہے جوتے لگانے پر؟"

"ہاں بڑا پاپی ہے۔ کام بھی ملا مورکھ کو تو ایسا ہی۔" وہ ہنس پڑی۔

"مگر تم جیسی سندری کا' کاکا کیسے ہے؟"

"اب مجھے کیا معلوم...... ویسے میں اس کی پتری نہیں ہوں...... وہ یہ ہی کہ ہے۔"

"اس سے پہلے تم کہاں تھیں سندری؟"

"نندیا پور۔"

"تعجب ہے تمہارے حسن کے چرچے ہمارے کانوں تک نہیں پہنچے۔ اچھا۔ ہاں تمہارے مہاراج تم سے ملنا چاہیں تو کیا تم ان سے ملو گی؟"

"ایسی باتیں مت کرو اجنبی' ہم نیچ ذات کے لوگ مہاراج کے درشن کیسے کر ہیں۔"

"ہوں۔" اس نے ایک گہری سانس لی۔ اس کے ہونٹ مسکراہٹ سے کانپ رہے تھے۔

وہ جانے کیلئے مڑی۔

"ایک بات اور سن جاؤ سندری؟" اس نے بے قراری سے کہا اور وہ پھر رک گئی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"چندر بدن۔" اس نے کہا اور مڑ کر بھاگ گئی۔

اور وہ دل تھامے اسے چوکڑیاں بھرتا دیکھتا رہا۔ پھر جب وہ نظر سے اوجھل ہو گئی تو اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

"تجھے کیا معلوم پگلی کہ تیرا مہاراج تیرا غلام بن گیا ہے۔ آہ! تو اب تک کہاں چھپی ہوئی تھی۔ نہ جانے تو اب تک کہاں تھی۔ نہ جانے ہم تیرے بنا آج تک کیسے زندہ رہے۔" اور پھر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے راج محل کی طرف چل پڑا۔ اس کی پیشانی پر گہرے غور وفکر کے آثار تھے۔

نینا بے چینی سے اس کی منتظر تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس سے لپٹ گئی۔

"کیا ہوا ری! منہ کیسا گلنار ہو رہا ہے۔ بتا تو سہی کیا ہوا؟"

"کام بن گیا نینا! وہ مل گئے۔"

"کیا باتیں ہوئیں؟" نینا نے بے چینی سے پوچھا۔

"پھر بتاؤں گی پہلے حلیہ درست کر لوں۔ کاکا جاگ اٹھا تو شبہ کرے گا۔ تم شام کو آنا۔ سب کچھ بتا دوں گی۔"

"ہائے میں شام کیسے گزاروں گی۔" نینا نے کہا اور پھر وہ مجبوراً اسے چھوڑ کر چلی گئی اور چندر بدن کوارٹر میں واپس آ گئی۔

آج اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ شرت چندر کو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اب وہ اتنی بے وقوف بھی نہیں تھی کہ شرت چندر کو پہچان بھی نہ سکتی اور شرت چندر کی جو کیفیت تھی۔ اس سے بھی وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔ اس کا تیر نشانے پر بیٹھا تھا۔ یہ تصور ہی اس کے لیے نہ جانے کیا تھا کہ شرت چندر کیلئے ایک کھلونا نہیں بننا چاہتی تھی۔ وہ اپنی اہمیت پہچانتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کیا ہے اور وہ اپنا صحیح مقام چاہتی تھی۔ اس صحیح مقام کو حاصل کرنے کیلئے اسے بہت کچھ سوچنا تھا۔

اس نے نینا کا لایا ہوا لباس اتار کر اپنا لباس پہن لیا۔ پہلا قدم کامیاب ثابت ہوا تھا اور اب ہر قدم پورے طور سے سوچ سمجھ کر اٹھانا تھا۔ وہ بستر پر لیٹ گئی۔ جاگیرے ابھی تک

اوندھا پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ اس نے حقارت سے جاگیرے کو دیکھا۔

" نیچ چمڑی کہیں کا۔ خود کو اس کا مالک سمجھتا ہے۔ خود کو اس کا باپ سمجھتا ہے۔" چارپائی پر پڑی نجانے کیا کیا سوچتی رہی۔ دن چڑھتا رہا۔

اور پھر جب دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑی۔ جاگیرے کا بھی نشہ ٹوٹ تھا اور وہ چارپائی پر پاؤں لٹکائے بیٹھا کتے کی طرح منہ پھاڑ رہا تھا۔ دستک سن کر چونک پڑا پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر کراہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازے پر دو آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں تھال تھے۔ جن میں ناشتا چنا ہوا تھا۔

" کیا بات ہے بھائی؟"

" ناشتا ہے' سرکاری رسوئی سے آیا ہے اور ہاں ناشتا کر کے تم اودے چند کے پاس جانا اودے چند نے تمہیں بلایا ہے۔"

" مگر یہ بھوجن' یہ ہمارے لیے ہے؟" جاگیرے نے حیرت سے کہا۔ سرکاری دسترخوان سے ایک چمار کیلئے ناشتا آئے یہ ایک انہونی تھی۔

" ہاں' ہاں یہ تھال پکڑو۔" رسوئی سے آنے والوں نے کہا اور جاگیرے نے متحیر انداز میں تھال پکڑ لیے۔ دونوں آدمی واپس چلے گئے تھے لیکن جاگیرے تھال لیے اسی جگہ کھڑا اس کی نظریں کبھی تھالوں پر اور کبھی جانے والوں پر تھیں۔ پھر وہ تھالی لے کر پلٹا۔

" کون تھا کاکا؟" چندر بدن نے جو سب کچھ سن چکی تھی۔ انجان بنتے ہوئے کہا۔ لیکن جاگیرے کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل سکی۔ اس نے تھال زمین پر رکھ دیئے اور سر کھجانے لگا۔ چندر بدن کے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ پھیل رہی تھی۔

" کون تھا کاکا؟" چندر بدن نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ اس کی پراسرار مسکراہٹ جاگیرے نہیں دیکھ سکا تھا۔

سرکاری رسوئی سے بھوجن آیا ہے ری' نہ جانے کیا بات ہے۔ پر ہم یہ بھوجن نہیں کریں گے۔ کسی اور کیلئے ہوگا۔ وہ ہمیں غلطی سے دے گئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر میں واپس آئیں گے۔" جاگیرے نے کہا اور تھال میں رکھے ہوئے لذیذ کھانوں کو دیکھ کر ہونٹ چاٹنے لگا۔

" کھانے کی چیز ہے کاکا' کھا بھی لیں گے تو کیا حرج ہوگا۔ مجھے تو بھوک لگ رہی ہے۔" چندر بدن نے کہا اور تھال کے قریب بیٹھ گئی۔

" اری سن تو پگلی۔" جاگیرے نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن چندر بدن مسکرا کر کھاتی رہی۔ تب جاگیرے بھی اس کے ساتھ شریک ہوگیا لیکن اس کے چہرے پر اچنبھے کے

آثار بدستور تھے۔ زندگی میں پہلی بار جاگیرے نے ایسا شاندار ناشتا کیا تھا۔ لیکن دریائے حیرت میں غوطہ زن ہونے کی وجہ سے وہ ان کا صحیح لطف نہیں اٹھا سکا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے الٹا سیدھا منہ ہاتھ دھویا اور پھر اودے چند کی طرف چل پڑا۔ اودے چند' مہاراجہ شرت چندر کے مشیر خاص تھے۔ ہر کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ دربار میں ان کی خاصی چلتی تھی اور سب ان سے خوفزدہ رہتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جاگیرے اودے چند کی ڈیوڑھی پر پہنچ گیا۔ اس ڈیوڑھی پر قسمت کے مارے آتے تھے اور یہاں ان کی بدقسمتی پر مہر ثبت ہو جاتی تھی۔ بڑی دیر میں اودے چند تک رسائی ہوئی تھی۔ لیکن آج صبح سے قسمت جاگیرے پر مہربان تھی۔ اس نے اٹھتے ہی چندر بدن کا منہ دیکھا تھا۔

اودے چند نے اسے فوراً اندر بلوا لیا۔ ان کے کمرہ خاص سے حقے کی گڑگڑاہٹ کی آواز بلند ہو رہی تھی جس کی خوشبو باہر تک پھیلی ہوئی تھی۔ ایک خادم نے دروازہ کھول کر اسے اندر جانے کیلئے کہا اور سہما ہوا جاگیرے اندر داخل ہوگیا۔ اودے چند ایک قالین پر بیٹھے ہوئے لمبی فرشی سے حقے کے کش لگا رہے تھے۔ ایک خادم ان کے پاؤں دبا رہا تھا۔

جاگیرے نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اور کمر تک جھک کر انہیں پرنام کیا۔ اس نے ایک نگاہ میں اندازہ لگا لیا تھا کہ اودے چند کے چہرے پر غصے کے آثار نہیں ہیں۔ اودے چند نے پاؤں سمیٹ لیے اور خادم کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ خادم گردن جھکائے باہر نکل گیا اور اودے چند حقے کی نے منہ سے نکالتے ہوئے بولے۔

" آؤ جاگیرے وہاں کھڑے ہو۔ دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤ۔" اودے چند کی آواز میں بڑی نرمی تھی۔ جاگیرے کا دل ہاتھ بھر کا ہوگیا۔ اس نے دروازے کی سانکر لگائی اور قالین سے پرے اکڑوں بیٹھ گیا۔

" ارے جوتے اتار کر ادھر آ جاؤ' تم بھی انسان ہو۔" اودے چند نے پھر نرم آواز میں کہا اور جاگیرے کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

وہ ذات کا چمار تھا۔ جسے عام برہمن اور دوسری اونچی ذات کے لوگ قریب کھڑا کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ چہ جائیکہ اودے چند جیسے آدمی اسے اپنے پاس بٹھانے کیلئے کہہ رہے تھے۔ اسے اپنے اچانک انسان بن جانے پر حیرت ہوئی۔

بہرحال وہ قالین کے ایک کونے پر بیٹھ گیا۔ اس کی گردن جھکی ہوئی تھی اور اودے چند اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

" تمہاری ذات کیا ہے جاگیرے؟"

" چمار ہوں مائی باپ۔" جاگیرے نے کہا۔

''ہوں' نندیا پور کے تمام لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گی۔''

''جی سرکار دھیں پلا بڑھا ہوں۔''

''خیر ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ چندر بدن تمہاری کون ہے؟''

جاگیرے اچانک چونک پڑا۔ اس کے ذہن کے کسی تاریک گوشے میں یہ خیال تھا۔ ممکن ہے چندر بدن کو دیکھ لیا گیا۔ ممکن ہے اس کے حسن کے چرچے ہوں۔ لیکن اودے اس سے کیا غرض' یہ گوہر نایاب تو شرت چندر کیلئے منتخب کیا گیا تھا۔ اسے اودے چند کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیے۔ بہر حال اگر خود اودے چند کی نیت اس پر ہوئی تو وہ چال چلے گا۔ وہ کہے کہ وہ اس موتی کو شرت چندر کیلئے لایا ہے۔ پھر اودے چند کی کیا ہمت تھی کہ خود اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے۔

''چندر بدن......سرکار......میری بیٹی ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

''تمہاری پتنی کہاں ہے؟''

''گھر میں آگ لگ گئی تھی مائی باپ' جل کر بھسم ہو گئی تبھی تو میں چندر بدن کو لے آیا۔''

''ہوں۔'' اودے چند نے غور کرتے ہوئے کہا پھر وہ غور سے جاگیرے کی شکل دیکھتے ہوئے بولے۔

''چندر بدن تمہارے لیے لکشمی بن سکتی ہے جاگیرے' وہ مہاراج کو پسند آ گئی ہے۔ تم اسے شرت چندر کے پاس جانے کو تیار کرو گے؟''

''جاگیرے کا دل اچھل پڑا۔ اس کے اندیشے بے بنیاد تھے۔'' چنانچہ وہ خوش ہو کر بولا۔

''اس کی کیا مجال ہے سرکار کہ وہ انکار کرے۔ مہاراج کی رعایا ہے۔ اس کے بھاگ ہیں کہ مہاراج نے اسے عزت بخشی۔''

''سمجھدار آدمی ہو جاگیرے! جاؤ اسے تیار کرو۔ تمہارا منہ دولت سے بھر دیا جائے گا اور ہاں' اب تمہارا کھانا رسوئی سے آیا کرے گا۔ آج سے تمہاری جوتے لگانے والی نوکری ختم آرام سے رہو۔ شاید چرس پیتے ہو؟''

''جی سرکار۔''

''تمہارے ہاں چرس کے بورے بھجوا دیئے جائیں گے۔ خوب آرام سے رہو۔ چندر بدن انکار نہ کرنے پائے۔''

''وہ انکار نہیں کرے گی مہاراج!'' جاگیرے نے چرس کے بورے سے نشہ کرتے ہوئے کہا۔

''بس جاؤ اسی لیے بلایا تھا۔ اب تم جا سکتے ہو۔'' اور جاگیرے جلدی سے اٹھ گیا پھر اس نے جھک کر اودے چند کو پرنام کیا اور الٹے قدموں باہر نکل آیا۔ اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ اسے وہ سب کچھ مل گیا تھا جو وہ چاہتا تھا۔ اسی لیے تو وہ چندر بدن کو یہاں لایا تھا مگر وہ خود اس بارے میں کچھ نہ کر سکتا تھا اور سب کچھ خود ہی ہو گیا۔

''بھگوان تجھے سورگ دے تو مر گئی۔ پر مجھے ایک ایسا تحفہ دے گئی جس نے میرا جیون بنا دیا۔ باپ رے باپ چرس کے بورے میں کیسے ختم کروں گا اسے۔'' اس کا دل خوشی سے کانپنے لگا اور اسی طرح ہانپتے کانپتے وہ اپنے کوارٹر میں پہنچ گیا۔ چندر بدن ایک پلنگ پر نیم دراز کچھ سوچ رہی تھی۔ جاگیرے نے پہلی بار اسے محبت سے بھینچ لیا اور چندر بدن نے اسے ایک طرف دھکا دے دیا۔

''پاگل ہوا ہے کاکا' تیرے بدن سے چرس کی بو آ رہی ہے۔'' اس نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔

''اری بھاگ کھل گئے ہمارے پگلی! بھگوان نے اتنا دے دیا جس کی امید نہیں تھی۔''

''کیا مل گیا کاکا؟'' چندر بدن نے پوچھا۔

''چرس کے بورے کے بورے' ہائے دیا' دن رات چرس اور کم نہ ہو ختم ہو جائے تو اور آ جائے۔''

''تیرا تو مستک پھر گیا ہے' بات تو بتاتا نہیں۔''

''ایں...... بات......اری پگلی شرت چندر نے تجھے پسند کر لیا ہے۔''

''مجھے؟'' چندر بدن نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

''اور کیا' مجھے اودے چند نے بتایا ہے۔ آج رات تو شرت چندر جی کے پاس جائے گی۔''

''اوہ...... چندر بدن نے گہری سانس لے کر کہا یہ اس کے خوابوں کی تعبیر نہیں تھی۔ وہ ایک ویشیا کی حیثیت نہیں چاہتی تھی۔ وہ کھلونا بننا نہیں چاہتی تھی۔ وہ تو پورے دربار کو اپنے قدموں پر جھکانے کی خواہش مند تھی۔ وہ تو ہر شرت چندر کو اپنا غلام دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن جاگیرے کی بات پر وہ گھبرائی نہیں۔ اس نے کوئی فکر نہ کی۔ وہ اپنا مقام خود حاصل کر سکتی تھی۔ شرت چندر حیثیت کیا رکھتا ہے۔ تقدیر اس کے ہاتھ میں ہے۔ شرت چندر کے ہاتھ میں نہیں۔

جاگیرے امید و بیم کی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ چندر بدن کی منہ زور جوانی سرکشی نہ کرے۔ ادھیڑ عمر شرت چندر کو ممکن ہے وہ پسند نہ کرے۔ اس کی ماں بھی تو

سیماب فطرت تھی۔ وہ اپنی ماں سے الگ نہ ہوگی۔

''جائے گی چندر بدن؟'' اس نے پوچھا۔

''تم کہو گے تو جاؤں گی کاکا' میں تمہارا حکم کیوں نہ مانوں گی۔'' اس نے طنز بھری مسکراہٹ سے کہا۔ ''پرتم نے میرے بارے میں اودے چند جی سے کیا کہا؟''

''کچھ نہیں میں نے کہا چندر بدن میری بیٹی ہے۔ وہ میری بات کبھی نہیں ٹالے گی۔''

''ہوں۔'' چندر بدن نے ایک گہری سانس لی اور خاموش ہوگئی۔

جاگیرے کافی دیر تک اس کی خوشامد کرتا رہا اور پھر کسی کام سے باہر نکل گیا۔ چندر بدن سوچ میں ڈوب گئی۔ وہ رات کے پروگرام بنا رہی تھی۔ شرت چندر نے اسے جس انداز میں بلایا تھا۔ وہ اسے پسند نہیں تھا۔ لیکن اب یہ اس کی صلاحیتوں پر تھا کہ وہ شرت چندر کو کیسے بیوقوف بنائے گی اور بوڑھا چمار جو اس کا باپ نہ تھا۔ سب سے پہلے اس کا داغ مٹانا ضروری ہے کہ وہ ایک چمار کی بیٹی ہے۔ نہ جانے کب تک اس کا شیطانی ذہن کام کرتا رہا۔ اس نے بہت سے منصوبے تیار کر لیے تھے اور ان سے وہ مطمئن ہوگئی۔

دوپہر کو بھی ملازم آئے۔ ان کے ہاتھ میں بھی تھال تھے اور یہ تھال جاگیرے کو آواز دے کر اندر پہنچا دیئے گئے۔ جاگیرے واپس آ گیا تھا۔ دونوں نے کھانا کھایا۔ جاگیرے کو چرس مل گئی تھی۔ وہ اطمینان سے چلم بھر کر ایک کونے میں بیٹھا کافی دیر تک دم لگاتا رہا۔ پھر اٹھ کر باہر نکل گیا جاگیرے کو گئے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ نینا آ گئی۔

اور چندر بدن اسے دیکھ کر چونک پڑی۔ نینا مسکراتی ہوئی آئی اور چندر بدن سے لپٹ گئی لیکن چندر بدن نینا کا چہرہ دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی۔ محل میں نینا بھی تھی۔ جو اس کی اصلیت سے واقف تھی۔ چندر بدن اپنی حقیقت کا ایک نقش بھی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

''کیا بات ہے رانی! کس سوچ میں کھوئی ہوئی ہو۔'' نینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں نینا۔''

''کیا مہاراج نے گھائل کرلیا ہے؟'' نینا اسے گدگداتے ہوئے بولی۔

''نہیں نینا!''

''بتاؤ تو سہی' مہاراج کے درشن ہوئے؟ کیا باتیں ہوئیں؟ ویسے وار کاری لگا ہے۔ میں نے رسوئیوں کو آتے دیکھا تھا۔

''مہاراج کی کرپا ہے۔''

''وہ تو ہے مگر تو نے مہاراج پر کیا کرپا کی ہے۔''

''چل پگلی!'' چندر بدن نے اس کے گال پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

''چھپانے نہیں دوں گی رانی جی! میرے پیٹ میں تو صبح سے درد ہو رہا ہے۔'' نینا نے بدستور ضد کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نینا کو بتانا شروع کر دیا۔ چندر بدن ایک ہی گھاگ تھی۔ نینا جیسی بے وقوف عورتیں بھلا اسے چلا سکتی تھیں۔ اس نے تھوڑی سی ردبدل کر کے کہانی سنا دی۔ نینا خوب مزے لے رہی تھی۔ پھر وہ چندر بدن...... کو چومتے ہوئے بولی۔

''میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی۔ میری سکھی تو رانی بننے کے قابل ہے رانی!'' چندر بدن مسکرانے لگی۔

شام کو سات بجے کے قریب اودے چند جی نے جاگیرے کو بلایا اور جاگیرے چرس کے نشے میں دھت ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے زمین پر گر کر اودے چند کو پرنام کیا تھا۔

''چندر بدن سے بات کی جاگیرے!'' اودے چند نے ناک سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... مہاراج وہ خوش ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا تھا۔''

''ٹھیک ہے اسے چادر اوڑھا کر یہاں پہنچا دو۔ کوئی دیکھنے نہ پائے۔''

''جو حکم مہاراج!'' جاگیرے نے کہا اور شام کے جھٹپٹے میں چندر بدن ایک چادر اوڑھ کر اودے چند کے مکان پر پہنچ گئی۔ اودے چند نے اسے دیکھا تو دل پکڑ کر رہ گیا۔ جاگیرے ساتھ تھا۔

''یقین نہیں آتا جاگیرے' اس اپسرا نے تیرے ہاں جنم لیا ہے۔'' انہوں نے چندر بدن کو گھورتے ہوئے کہا۔

''مگر مہاراج شرت چندر' اسے پسند نہ کر لیتے تو ہم اسے اپنے دل کی رانی بناتے پر جس کے بھاگ میں جو ہو۔'' انہوں نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ چندر بدن پتھر کی مورت بنی خاموش بیٹھی تھی۔

''بس اب تو جا۔'' اودے چند نے جاگیرے سے کہا اور جاگیرے خاموشی سے باہر نکل گیا۔ اودے چند جی نے چندر بدن کو ساتھ لیا اور ایک دوسرے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں چار عورتیں اور بیٹھی ہوئی تھیں۔

''اس کا سنگھار کر دو۔ مہاراج کے دربار میں جانا ہے۔ سامنے ساڑھیاں موجود ہیں کوئی کسر نہ چھوڑنا۔''

''جو آ گیا مہاراج!'' عورتوں نے کہا اور پھر سب چندر بدن کے بال بال موتی پروئے' بلاشبہ وہ اپنے فن میں ماہر تھیں۔ انہوں نے چندر بدن کا سنگھار تو کیا۔ لیکن اس سنگھار میں بھی اس کے کنوار پن کا بانکپن قائم رہنے دیا۔ پھر انہوں نے گلابی رنگ کی ایک حسین کامدار ساڑھی اس کے جسم پر لپیٹی' گلاب کے پھولوں کے گجرے اس کے سر اور کلائیوں پر لپیٹے' پیشانی پر

چندن تلک لگائے اور کمرے کی فضا اندر کا اکھاڑہ بن گئی۔ بلاشبہ چندر بدن آسمان سے اتری ہو
کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔ انسانی آنکھوں نے ایسا حسن کہاں دیکھا تھا۔ عورتیں اسے تیار
کے سکتے میں رہ گئی تھیں۔

پھر انہوں نے اودے چند جی کو اطلاع دی اور اودے چند جی اندر آ گئے۔ انہوں نے
دروازے پر قدم رکھا اور ششدر رہ گئے۔ پھر انہوں نے منہ پھیر لیا اور بولے۔

"میرے ساتھ آ جاؤ چندر بدن۔" اور چندر بدن آہستہ قدموں سے ان کے ساتھ ہو
دی۔

"تمہیں دیکھ کر مہاراج سے بغاوت کرنے کو جی چاہتا ہے لیکن میرے اندر یہ ہمت
نہیں۔" راستے میں انہوں نے جذبات بھری آواز میں کہا اور چندر بدن کو لے کر اپنے مکان کے
ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے دیوار پر لگے ہوئے بندر کے بت کے منہ میں ہاتھ ڈال
کر کوئی کل دبائی اور کمرے کی دیوار میں ایک چوکور سل سرک گئی۔ دیوار کے سوراخ کی دوسری
طرف ایک مشعل روشن تھی۔

"آؤ۔" انہوں نے اس سوراخ میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور چندر بدن بھی ان کے
ساتھ اس پوشیدہ دروازے میں داخل ہو گئی۔ اودے چند نے مشعل دیوار سے نکالی اور پھر اس
سے کل دبانے سے دیوار برابر ہو گئی۔ پھر انہوں نے چندر بدن کا نازک ہاتھ پکڑا اور مشعل لے کر
آگے بڑھنے لگا۔ کوئی لمبی سرنگ تھی جو پیچ در پیچ نہ جانے کہاں تک چلی گئی تھی۔

چندر بدن بالکل خاموش تھی۔ اس دوران اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا تھا
ایسا لگتا تھا جیسے وہ پتھر کی کوئی چلتی پھرتی مورتی ہو۔ لیکن اس کی آنکھیں اس پورے ماحول کا
جائزہ لے رہی تھیں۔ اس نے اودے چند کو بھی پڑھا تھا۔ یہ آدمی کام کا ثابت ہو سکتا تھا۔ اس نے
سوچا تھا اور پھر وہ شرت چندر کو رام کرنے پر غور کرنے لگی۔

سرنگ کافی طویل تھی۔ پھر کچھ سیڑھیوں پر جا کر وہ ختم ہو گئی۔ سیڑھیوں پر ایک مشعل
اڑی ہوئی تھی۔ یقیناً یہ اختتام شرت چندر کی آرام گاہ پر ہوا ہو گا۔ گویا اودے چند کے مکان میں
داخل ہونے والی ہر لڑکی پوشیدہ طور پر شرت چندر کی خواب گاہ میں پہنچ جاتی ہے۔ شرت چندر کی
عیاشیوں کا ذریعہ اودے چند جی ہیں۔ چندر بدن نے سوچا اور پھر چونک کر اس روشنی کو دیکھنے لگی
جو سامنے والی دیوار سے اندر رینگ آئی تھی۔ رنگ برنگی یہ روشنی ان فانوسوں کی تھی جو دوسری
طرف چھت میں آویزاں تھے۔

کمرہ کیا پورا ہال تھا۔ جسے دنیا کی تعیشات سے آراستہ کر دیا گیا تھا۔ دیواروں پر ہیجان
خیز تصاویر پینٹ کی ہوئی تھیں اور سنگ مرمر کی برہنہ مورتیاں جگہ جگہ نصب تھیں۔ کہیں تنہا اور

مرد کے ساتھ، بڑے حسین مناظر تھے جو دل کو لبھا رہے تھے۔ ہر منظر سے پیار کے جذبات جھلکتے
تھے۔ درمیان میں سونے کا ایک چھپر کھٹ تھا جو باریک پردوں سے آراستہ تھا۔

اودے چند جی نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور پھر بھاری آواز میں بولے۔

"مہاراج کو خوش کر دیا تو دنیا میں سورگ بن جائے گی اور اگر وہ ناراض ہو گئے تو یہ
دھرتی تمہارے لئے نرک کا نمونہ پیش کرے گی۔ اس کا خیال رکھنا۔" اور پھر وہ مڑ کر اسی سرنگ میں
داخل ہو گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد چندر بدن نے ایک گہری سانس لی اور چاروں طرف
کے مناظر دیکھنے لگی۔ یہ مناظر ہیجان خیز تھے اور جذبات میں طوفان پیدا کر دینے کے حامل تھے۔
چندر بدن نوخیز تھی۔ بند کلی تھی لیکن وہ جوانی کی تفسیر سے پوری طرح واقف تھی۔ یہ مناظر اسے بے
چین نہیں کر سکتے تھے۔ ہاں اس کی جگہ کوئی بھی نوجوان لڑکی ان مناظر سے برانگیختہ ہو کر خود کو کسی
بھی مرد کی آغوش میں پہنچانے کیلئے تڑپنے لگتی لیکن چندر بدن اپنے حسن کی دولت سے خوب
واقف تھی۔ اس نے اس سے کہیں زیادہ ہیجان خیز مناظر دیکھے تھے۔

ان مناظر نے وقتی طور پر تو اسے متاثر کیا تھا لیکن کسی بھی عورت کا اس انداز میں بلا
امتیاز دولت حسن لٹانا اسے قطعی پسند نہ تھا۔ وہ ایک معیار چاہتی تھی۔ اسے ابتدا ہی سے آئیڈیل کی
تلاش تھی۔ یوں اس کی فطرت پختہ ہو گئی۔ وہ نوخیزیت اور کنوارے پن میں ہی خاصی تجربے کار
ہو گئی تھی۔ چنانچہ ان مناظر کو دیکھ کر وہ مسکرانے کے علاوہ کچھ نہ کر سکی۔ مناظر کسی بوڑھے مہاراجہ کو
جوان تو کر سکتے تھے لیکن اس کیلئے یہ بے حقیقت تھے۔

وہ چھپر کھٹ کا ایک پردہ سرکا کر اس کے کونے پر بیٹھ گئی۔ اس کی نگاہیں دروازے پر
نگران تھیں اور وہ خود کو بہترین اداکاری کیلئے تیار کر چکی تھی۔

پھر دروازے پر قدموں کی آہٹ سنائی دی اور سفید لباس میں ملبوس، بلند و بالا قد کا
مالک راجہ شرت چندر اندر داخل ہو گیا۔ چندر بدن نے اسے سوگوار نگاہوں سے دیکھا اور پھر
چونک پڑنے کی شاندار اداکاری کی۔

شرت چندر محو حیرت اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم......" چندر بدن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اور شرت چندر مسکراتا ہوا اسے دیکھتا
ہوا آگے بڑھا اور اس کے قریب پہنچ گیا۔

"ہاں......ہمیں دیکھ کر تمہیں حیرت کیوں ہوئی؟"

اس نے قربان ہو جانے والی نگاہوں سے چندر بدن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھاگ جاؤ، جلدی سے بھاگ جاؤ۔ مہاراجہ یہاں آنے والے ہیں۔" چندر بدن
نے اپنے نازک ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور شرت

چندر کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی۔

''مہاراجہ یہاں آ کر ہمارا کیا بگاڑ لیں گے...... سندری......'' وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

''بھاگ جاؤ' بھگوان کیلئے بھاگ جاؤ۔ مہاراجہ بہت سخت دل ہیں۔ وہ تمہیں جان سے مروا دیں گے۔''

''تمہارے لیے جان چلی جائے تب بھی کم ہے۔''

شرت چندر نے مسکراتے ہوئے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔

''اور یہ تمہیں کس نے بتایا کہ مہاراجہ سخت دل ہیں۔''

''تم نہیں جاؤ گے۔'' چندر بدن بے چینی سے دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

''نہیں۔''

''تمہیں جان کی پروا بھی نہیں ہے۔''

''بالکل نہیں۔''

''عجیب آدمی ہو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مہاراج آنے والے ہیں۔ وہ تمہیں ضرور قتل کر دیں گے۔''

''کل تک تو تم اپنے مہاراج کی بڑی تعریفیں کر رہی تھیں اور آج تمہارے خیالات اس قدر خراب کیسے ہو گئے۔ کیا میں انسان نہیں ہوں کہ مہاراج مجھے دیکھتے ہی قتل کر دیں گے۔''

''مہاراج!'' چندر بدن نے ایک سسکی لیتے ہوئے کہا۔

''میرے سپنے بکھر گئے اجنبی! مہاراج وہ نہیں جو میں سمجھتی تھی۔'' چندر بدن کی آنکھوں سے آنسو لڑھک پڑے اور شرت چندر تڑپ گئے۔ انہوں نے چندر بدن کی کلائیاں کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

''کیا' کیا انہوں نے چندر بدن کیا بھول ہوگئی ان سے؟'' انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔

''انہوں نے میرا اپمان کیا ہے۔ انہوں نے مجھے ویشیا بنا ڈالا ہے۔'' چندر بدن نے بدستور سسکتے ہوئے کہا۔

''مگر کیسے؟ کس طرح؟''

''مہاراج اگر مجھے ایک اشارہ کرتے تو میں اپنا جیون ان کے چرنوں میں نچھاور کر دیتی۔ لیکن انہوں نے ایک ویشیا کی طرح مجھے اپنے محل میں بلوا لیا ہے۔ وہ مجھے صرف ایک جوان لڑکی سمجھتے ہیں۔ وہ مجھے کوئی درجہ نہیں دینا چاہتے۔'' چندر بدن بدستور سسکیاں لیتے ہوئے بولی اور شرت چندر کسی گہری سوچ میں پڑ گئے۔

''میں سچ کہتی ہوں۔ اجنبی میں آتما ہتھیا کر لوں گی۔ مہاراج میرے بدن سے جیسے چاہے کھیلیں۔ لیکن انہیں نہ روکوں گی لیکن اس اپمان پر میں جان دے دوں گی۔''

''پھر وہ کیا کرتے سندری' انہیں کیا کرنا چاہیے تھا؟'' شرت چندر پریشانی سے بولے۔

''کیوں' کیا وہ مجھے رانی نہیں بنا سکتے تھے۔ کیا میں اس قابل نہیں ہوں۔ کیا وہ مجھے عزت سے بیاہ کر یہاں نہیں لا سکتے تھے۔ کیا میں ان کی دوسری رانیوں سے بدشکل ہوں۔ بتاؤ کیا تم نے ان کی دوسری رانیوں کو دیکھا ہے؟''

''نہیں چندر بدن' تم ان سب سے زیادہ سندر ہو۔ وہ تمہارے چرنوں کی دھول بھی نہیں ہیں۔ مہاراج سے سچ مچ بھول ہوئی ہے۔ تم دل چھوٹا نہ کرو۔ مہاراج اتنے کٹھور نہیں ہیں۔ وہ اتنے پتھر دل نہیں ہو سکتے کہ تم جیسی سندری کو رلائیں۔''

چندر بدن' شرت چندر کے سینے سے لگی ہوئی سسکتی رہی۔ شرت چندر محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے رہے اور جب کافی دیر گزر گئی تو چندر بدن چونک کر بولی۔

''ارے تم گئے نہیں اجنبی' مگر مہاراج بھی ابھی تک نہیں آئے۔''

''جا رہا ہوں' مہاراج شاید نہ آئیں' ہو سکتا ہے انہیں اپنی بھول کا خیال آ گیا ہو۔ اگر مہاراج تمہیں اپنی رانی بنا لیں تو تم انہیں دل سے قبول کر لو گی سندری!''

''کیوں نہیں' وہ میرے مہاراج ہیں۔ اگر میں انہیں پسند نہ کرتی تو مجھے ان کی اس بات کا دکھ نہ ہوتا۔ مصیبت تو یہی ہے کہ میں ان سے پریم کرتی ہوں۔ میں من ہی من میں انہیں پوجتی ہوں اور جس کا پریمی اسے کوئی درجہ نہ دے اس کے من کی حالت کیسی ہو گی تم سمجھتے ہو اجنبی۔''

''مگر تم نے مہاراج کو دیکھا بھی نہیں ہے۔''

''پریم اندھا ہوتا ہے اجنبی۔'' چندر بدن نے کہا۔

''اگر تمہارے مہاراج بوڑھے اور بدشکل ہوئے تو؟''

''تو میں انہیں اپنے سینے میں چھپا لوں گی تاکہ انہیں دیکھنے والے انہیں کچھ نہ کہہ سکیں۔''

''اتنا پریم ہے تمہیں اپنے مہاراج سے۔''

''اس سے بھی کہیں زیادہ۔'' چندر بدن نے آنکھیں بند کر کے کہا۔ چالاک لڑکی نپے تلے وار کر رہی تھی۔ شرت چند کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ ایسی سندر پریمیکا کا ہے کو کسی کو ملی ہو گی۔ بے شک انہوں نے اس کا اپمان کیا تھا۔ اسے رانی بن کر ہی اس محل میں آنا چاہیے اور یہ

شرت چندر کیلئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ چنانچہ وہ چندر بدن کے دونوں ہاتھ چومتے ہوئے بولے۔

''اچھا سندری میں چلتا ہوں۔ بھگوان تمہارے مہاراج کی بھول معاف کرے۔''

چندر بدن نے کوئی جواب نہیں دیا اور شرت چندر اس کمرے سے نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد چندر بدن نے آنکھیں صاف کیں۔ جن میں مصنوعی آنسو تیر رہے تھے اور اس کے دل کے گوشوں سے ایک پراسرار مسکراہٹ پھوٹ رہی تھی۔ اس نے اپنا مقام حاصل کرلیا تھا۔ درحقیقت وہ ویشیا نہیں رانی تھی۔ وہ محکوم نہیں حاکم تھی۔ جنگ اور محبت کے اصولوں سے واقف تھی اور اس چھوٹی سی عمر میں ہی بڑے بڑے تجربے کاروں کے کان کاٹ سکتی تھی۔

تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا۔ تب دروازہ کھلا اور دو عورتیں اندر داخل ہوگئیں۔ یہ محل کی داسیاں تھیں۔ انہوں نے چندر بدن کی جھکی ہوئی گردن اوپر اٹھائی اور مسکراتے ہوئے بولیں۔

''مہاراج نہیں آئیں گے دیوی جی! آیئے دوسرے محل میں چلیں۔''

''ہائے ہائے بے چاری کے ارمان دل میں رہ گئے۔'' دوسری نے کہا۔

''پر مہاراج کو آج کیا ہوگیا۔ وہ کیوں واپس چلے گئے؟'' پہلی نے کہا۔

''شاید حسن کے رعب میں آ گئے۔'' دوسری کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی اور چندر بدن حقارت سے انہیں دیکھتی ہوئی ان کے ساتھ باہر نکل آئی۔ آج یہ ہنس رہی تھیں لیکن کل کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں ہوگی اور کل...... ان کے ہونٹ اس انداز میں نہ مسکرائیں گے۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

اودے چند ہانپتے کانپتے راج محل کے کمرہ خاص میں داخل ہوگئے۔ یہ شرت چندر کی نشست کا خاص کمرہ تھا اور یہاں تک شاذونادر ہی کسی کی رسائی ہوتی تھی۔ شرت چندر، گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اودھے چند نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر اندر داخل ہوگئے۔ مہاراج کے چہرے پر غور وفکر کی پرچھائیاں دیکھ کر وہ بھی فکرمند ہوگئے۔

''بیٹھو اودے چند جی!'' شرت چندر نے کہا اور اودے چند ایک کونے میں مؤدب بیٹھ گئے۔

''آپ ہمارے مشیروں میں سب سے سمجھدار ہیں۔ اودے چند! آپ کے مشورے مفید ہوتے ہیں۔ ہم ایک الجھن میں ہیں۔ ہماری یہ الجھن دور کردیں۔''

''آ گیا دیں مہاراج! داس پوری پوری کوشش کرے گا۔''

''چندر بدن جاگیرے کی بیٹی ہے؟''

''جی مہاراج!''

''ایک چمار کی بیٹی اتنی سندر کیسے ہوسکتی ہے۔''

''میں بھی حیران ہوں مہاراج! ہوسکتا ہے اس کی ماں بھی خوبصورت ہو۔'' اودھے چند نے کہا۔

''ہوں!'' شرت چندر نے غور وفکر میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔

''مگر ہم ایک چمارن کو رانی کیسے بنائیں؟''

''رانی!'' اودے چند چونک پڑے۔ تھوڑی دیر سوچ میں ڈوبے رہے پھر دبی آواز میں بولے۔

''مگر اسے رانی بنانے کی کیا ضرورت ہے مہاراج! آپ یونہی اسے زندگی بھر داسی بنا کے رکھیں۔ اس کی کیا مجال ہے کہ آپ کی داسی بننے سے انکار کرے۔''

''وہ انکار نہیں کرے گی اودے چند۔''

''پھر؟''

''وہ ہم سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔ بہت چاہتی ہے ہمیں مگر اس کے ننھے سے من میں رانی بننے کی آرزو ہے۔ اگر ہم نے اس کے ساتھ ظلم کیا تو وہ ہتیا کرلے گی۔ ہماری بہت سی رانیاں ہیں مگر ہمیں اتنا کوئی نہیں چاہتی۔ جتنا وہ چاہتی ہے۔ وہ رانیاں اس کے چرنوں کی دھول بھی نہیں ہیں۔ پھر ہم اسے رانی کیوں نہ بنائیں؟''

''ہوں۔'' اودے چند گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ چندر بدن ان لوگوں کی نظروں میں نیچ ذات تھی اور کسی نیچ ذات کو رانی بنانے سے ہزاروں زبانیں کھل سکتی تھیں۔ دھرم کی بات آجاتی ہے تو بہت سے فتنے جاگ اٹھتے ہیں۔ لیکن شرت چندر اسے رانی بنانے کیلئے سنجیدہ تھے اور اودے چند کو عزت بھی اسی وجہ سے ملی تھی کہ وہ شرت چندر کی ہر ناممکن کو ممکن بنا دیتے تھے۔ اگر وہ یہ نہ کرسکتے تو پھر اس کمرۂ خاص تک ان کی رسائی ہونے کا کیا ذکر؟''

''کچھ سوچا اودے چند جی' یہ کام ضرور ہونا ہے۔ اس کے بارے میں سوچو۔''

''داس' مہاراج کیلئے سب کچھ کرنے کو تیار ہے۔''

''کوئی ترکیب آئی۔'' شرت چندر نے خوش ہوکر پوچھا۔

''داس اگر ترکیب نہ سوچ سکے تو اس کے جیون سے کیا فائدہ' میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے۔''

''کیا جلدی کہو۔'' شرت چندر خوش ہوکر بولے۔

’’چندر بدن کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ خود مہاراج کو بھی اتنے عرصے اس بارے میں نہیں معلوم ہو سکا اور پھر کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ چندر بدن جاگیرے کی بیٹی ہو سکتی ہے۔ جاگیرے کا منہ چرس اور دولت سے بھر دیا جائے۔ وہ کبھی نہ کہے گا کہ چندر بدن اس کی بیٹی ہے۔ ہم چندر بدن کو تھوڑے عرصے کیلئے یہاں سے ہٹا دیں گے۔ میں اسے اپنے ایک گہرے دوست رام چرن کے ہاں پہنچا دیتا ہوں۔ رام چرن برہمن ہے۔ آپ نے اسے جاگیر بخشی ہوئی ہے۔ اعتماد کا آدمی ہے۔ رام چرن اسے اپنی بھتیجی بنائے جو کسی دوسرے شہر سے آئی ہو۔

وہاں رکھ کر چندر بدن کو محل کے طور طریقے سکھائے جائیں گے۔ ہم اس کیلئے بہت سی عورتیں رکھیں گے جو اسے رانیوں کے آداب سکھائیں گی۔ اس دوران مہاراج جب چاہیں رام چرن کے گھر جا کر اس سے مل سکتے ہیں اور پھر جب پوری رانی بن جائے تو رام چرن کی بھتیجی کی حیثیت سے آپ اس کے ساتھ پھیرے کر لیں۔‘‘

شرت چندر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اودے چند کو دیکھ رہے تھے۔ اودے چند کے خاموش ہوتے ہی وہ اٹھے اور اودے چند سے لپٹ گئے۔

’’دھن ہو اودے چند، تم ہمارے سچے منتر ہو۔ تم ہمارے بہترین مشیر ہو۔ تمہاری ترکیب بہت اچھی ہے۔ ہمیں تمہاری ترکیب بہت پسند آئی۔‘‘ شرت چندر خوشی سے بے قابو ہوئے جا رہے تھے۔

اودے چند انکساری سے ہنسنے لگے۔

’’تم یہ کام جلد سے جلد کر ڈالو مگر ٹھہرو، ہم یہ تو بتا دیں کہ ہماری اور اس کی کیا گفتگو ہوئی۔‘‘

’’بتا دیں مہاراج!‘‘ اودے چند انکساری سے بولے۔

’’ہم تمہیں بتا چکے ہیں کہ ہم نے پہلے باغ میں اس سندری کو دیکھا اور پھر کل رات اس سے ملے۔‘‘

اور شرت چندر نے رات کی کہانی اودے چند کو سنا دی۔ اودے چند جی غور سے داستان سن رہے تھے۔

’’میری رائے ہے مہاراج کہ میں چندر بدن کو حقیقت بتا دوں۔ اس سے کہہ دوں کہ وہ جس سے ملی وہ مہاراج ہی تھے۔ وہ خوش بھی ہو جائے گی اور مہاراج کو پہچان بھی لے گی۔ اس کے بعد وہ اپنا کام ٹھیک سے کر لے گی۔‘‘

بالکل ٹھیک ہم یہی چاہتے ہیں کہ تم اسے ہمارے بارے میں بتاؤ۔‘‘ شرت چندر خوش ہو کر بولے اور پھر اودے چند مہاراج سے اجازت لے کر اٹھ گئے۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

چندر بدن نے جال پھینک دیا تھا اور اب کسی ماہر شکاری کی طرح شکار پھنسنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے نہایت چالاکی سے اپنا مدعا شرت چندر پر واضح کیا تھا۔ درحقیقت یہ انداز ایسا تھا کہ مہاراج کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ بھولی بھالی چاند سی صورت والی اپسرا بے پناہ صلاحیتوں کی مالک تھی۔ وہ نوخیز تھی۔ رومان بھری تھی لیکن اس کے سوچنے کا انداز مختلف تھا۔ جوانی کی امنگیں اس کے دل میں بھی تھیں لیکن وہ خود کو ان عام انسانوں سے مختلف سمجھتی تھی اس لئے اس کے سوچنے کا انداز مختلف تھا۔

وہ جانتی تھی کہ جوانی بہت بڑا ہتھیار ہے۔ ہتھیار استعمال کیلئے ہی ہوتے ہیں لیکن شرط یہ کہ ایک بھی وار خالی نہ جائے۔ اس نے نندیا پور کے بڑے بڑے اونچی ذات والوں کو بے وقوف بنایا تھا لیکن اس کے اندازے کے مطابق وہ اس کی مشق تھی۔ وہ اپنے تیروں کے نشانے کا اندازہ کر رہی تھی اور ابھی تک اسے مایوسی نہیں ہوئی تھی۔

مہاراج شرت چندر بوڑھے تھے۔ اس کے قابل نہ تھے۔ کسی بھی جوان لڑکی کی تعبیر نہیں تھے لیکن ان کے سہارے وہ پوری شکارگاہ پر قبضہ کرنا چاہتی تھی۔ اس کے لیے تو وسیع میدان موجود تھا۔ جہاں وہ سنبھل سنبھل کر شکار کھیلنے کا پروگرام بنائے ہوئے تھی۔

اسے اپنی ماں کی یاد بہت ستاتی تھی۔ ان دونوں ماں بیٹی میں سہیلیوں کا سا رشتہ تھا گو ماں نے اسے کبھی اپنا رازدار نہیں بنایا تھا۔

رہ گیا جاگیرے، تو چندر بدن نے کبھی جاگیرے کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ صرف اس لیے آ گئی تھی اور اس نے دنیا کے سامنے اپنا باپ اس لیے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ راج محل تک آنے کا ذریعہ تھا اور پھر جاگیرے نے اس کا یہ تردد بھی دور کر دیا تھا کہ وہ اس کا باپ ہے۔ اسے جاگیرے سے نفرت تھی۔ گندہ، غلیظ کہیں کا۔

بہرحال وہ راج محل کے ایک حصے میں مقیم تھی۔ اسے رانیوں جیسی ہی سہولتیں حاصل تھیں۔ اس نے بھی غلاظت میں پرورش نہیں پائی تھی۔ اس نے نندیا پور کا ماحول دیکھا تھا۔ جہاں اس نے اپنا سارا بچپن گزارا تھا اور گرنتھ آنندی نے اسے شہزادگی کی ہر آسائش مہیا کر رکھی تھی اور اس کے گھر کا ماحول بھی راج محل سے کم نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ راج محل کے اس حصے میں موجود داسیوں نے اسے ایک خاص مقام دیا تھا لیکن کسی داسی کو یہ محسوس نہیں ہوا تھا کہ ان کی نئی مہمان، مہاراج کی نئی منظور نگاہ ہے۔

چندر بدن کا رکھ رکھاؤ رانیوں جیسا ہی تھا۔ چندر بدن کوئی کمزور پہلو نہیں چھوڑنا چاہتی

تھی۔ اسے یقین تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ شرت چندر نے اسے باغ میں دیکھا تھا اور اس کی اداؤں پر مر مٹے تھے۔ جس کا نتیجہ برآمد ہونے میں وقت نہیں لگا۔ وہ اسے خرید کر اس کا موتیوں سے بھر دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے جس انداز میں چندر بدن کو بلایا تھا۔ اس انداز میں چندر بدن کی جگہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو بدحواس ہو جاتی لیکن اسے خود پر اعتماد تھا۔ وہ خاموشی سے راج محل میں چلی آئی اور یہاں آ کر اس نے حالات سنبھال لیے۔

مہاراج کے واپس چلے جانے سے اسے بخوبی اندازہ تھا کہ اس کا وار کاری ہے اور اب قسمت کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ رات اس نے سکون سے گزار دی۔ دوسرے دن داسیوں نے اسے غسل کرایا۔ اس کا سنگھار کیا اور وہ ہنسی خوشی سب کچھ کرتی رہی۔ دوپہر کے بھوجن کے بعد وہ آرام سے لیٹ گئی۔ ابھی اسے لیٹے ہوئے زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک داسی نے اسے آ کر اطلاع دی۔

"اودے چند آپ سے ملنے آئے ہیں۔"

"اوہ...... بلاؤ۔" چندر بدن اٹھ کر بیٹھ گئی اور پنڈت اودے چند جی اس کے کمرے میں داخل ہو گئے۔

"کیسی ہو چندر بدن؟" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرپا ہے مہاراج کی۔"

"کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔"

"نہیں مہاراج۔"

اودے چند جی مسکراتے ہوئے ایک چھپر کھٹ کے کونے پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے چندر بدن کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ گردن جھکائے ان کے سامنے بیٹھ گئی۔

"مہاراج شرت چندر سے ملاقات ہوئی چندر بدن۔"

"نہیں۔" چندر بدن نے معصومیت سے گردن ہلا دی اور اودے چند جی کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

"لیکن مہاراج تو بتا رہے تھے کہ وہ تم سے دو بار مل چکے ہیں۔"

"نہیں" چندر بدن بھونچکا ہو کر بولی۔

"گویا مہاراج جھوٹ بول رہے تھے۔" اودے چند جی مسکراتے ہوئے بولے۔

"میں سوگند کھاتی ہوں مہاراج، میں نے انہیں نہیں دیکھا۔"

"اچھا تو باغ میں تمہیں کون ملا تھا؟"

"باغ میں......؟"

"ہاں...... پرسوں منہ اندھیرے وہ کون تھا۔"

"وہ...... وہ...... اس نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا تھا۔ پھر کل رات کو بھی وہ راج محل آیا تھا۔ میرے پاس رکا اور چلا گیا۔"

"وہ مہاراج شرت چندر ہی تھے پگلی! تو سچ مچ بڑی معصوم ہے۔ تو نے اس بارے میں معلومات کرنے کی کوشش بھی نہ کی۔" اودے چند جی مسکراتے ہوئے بولے۔ لیکن چندر بدن کی اداکاری نقطۂ عروج پر تھی۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ ہونٹ کھلے ہوئے تھے اور وہ اودے چند کو تک رہی تھی۔ پھر اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہلے۔

"وہ...... وہ مہاراج تھے؟"

"ہاں...... پگلی، راج محل میں اتنی آزادی سے کون آ سکتا ہے؟"

"مگر میں نے تو ان کا اپمان کیا تھا...... میں نے......"

"مہاراج تجھے دل و جان سے چاہتے ہیں۔ تو نے انجانے میں اپنے من کا راز ان پر کھول دیا اور وہ سوچ میں پڑ گئے۔ وہ اپنی پریمیکا کا من توڑنا نہیں چاہتے۔ میں تجھے بتانے آیا ہوں۔ چندر بدن کہ عنقریب تو رانی بن جائے گی۔"

"وہ...... وہ...... مہاراج تھے۔" چندر بدن اس خوشخبری کو بڑی چالاکی سے پی گئی۔

"مہاراج نے ہی مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔ مجھے تجھ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔" اودے چند جی نے کہا اور چندر بدن خاموشی سے ان کی شکل دیکھتی رہی۔ اودے چند کچھ سوچنے لگے تھے۔ پھر وہ الفاظ تول کر بولے۔

"میں تجھ سے جو بات کہنے والا ہوں چندر بدن! ہوسکتا ہے اسے سن کر تیرے من کو ٹھیس لگے لیکن ان باتوں میں تیرا مستقبل چھپا ہوا ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ تو ایک چمارن ہے۔ اچھوت جاتی کے لوگ بڑی جاتی میں نہیں بیاہے جا سکتے اور پھر مہاراج کی ذات تو سب سے اونچی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مہاراج تجھے رانی بنانے کو تیار ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ تجھے رانی بنائیں گے، پر اس کیلئے تجھے کچھ کرنا ہوگا۔"

چندر بدن صبر و سکون سے سب کچھ سن رہی تھی۔

"کیا تو تیار ہے؟" اودے چند نے پوچھا اور چندر بدن نے گردن ہلا دی۔

"تب پھر یہ بتا کہ یہاں تیرے واقف کار کون کون ہیں؟"

"کوئی نہیں، مہاراج سوائے جاگیرے کے۔"

"وہ تو تیرا باپ ہے۔ تیرا برا نہ چاہے گا اور پھر اس چڑی کو چرس مل جائے اور کیا چاہیے اسے۔"

"نہیں مہاراج' یہ تمہاری بھول ہے۔ وہ من کا بڑا خراب ہے اور پھر وہ میرا باپ نہیں ہے۔"

"نہیں ہے...... پھر کون ہے؟"

"وہی بتا رہا تھا کہ وہ میرا باپ نہیں ہے۔"

"اوہ...... یہ نئی بات لیکن تیری ماں تو مر گئی۔"

"ہاں۔"

"اور تو نہیں جانتی تیرا باپ کون ہے؟"

"نہیں۔"

"تب یہ تیرے بارے میں صرف جاگیرے ہی جانتا ہے اور تو کہہ رہی ہے کہ وہ من کا بڑا خراب ہے۔"

"ہاں مہاراج کسی وقت بھی چرس کی ترنگ میں سب کے سامنے کہہ سکتا ہے کہ اس کی بیٹی رانی بن گئی ہے۔ اس طرح مہاراج کی عزت خاک میں مل جائے گی۔"

"یہ تو تو ٹھیک کہہ رہی ہے۔ چرسی کا کیا اعتبار' مگر پھر کیا کیا جائے؟"

"وہ بوڑھا روگ ہے اور روگ کا ختم ہو جانا ہی بہتر ہے مہاراج! اب اس کا جیون کسے سکھ دے رہا ہے۔ اس بوجھ کو اس کے کندھوں سے اتار ہی دینا چاہیے تو اچھا ہے۔" چندر بدن نے کہا اور اودے چند چونک پڑے۔ پہلی بار انہیں احساس ہوا کہ یہ لڑکی اتنی سیدھی نہیں ہے جتنی وہ سمجھ رہے ہیں۔ وہ قتل کے بارے میں بھی سوچ سکتی ہے۔ اس کا ذہن اس گہرائی میں سوچ سکتا ہے کئی منٹ غور کرتے رہے پھر انہوں نے گردن ہلائی۔

"ٹھیک ہے میں مہاراج سے مشورہ کروں گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی ہے جو تیرے سے واقف ہو۔"

"اور......" چندر بدن نے سوچا اور اسے نینا یاد آ گئی۔ نینا مالن جو اس کی سہیلی تھی لیکن نینا فی الوقت اس کیلئے خطرناک نہ تھی اور پھر نینا کا فیصلہ وہ رانی بننے کے بعد ضرور کر لے گی۔ اس لیے اس نے نینا کی جان بخشی کر دی اور گردن ہلاتے ہوئے بولی۔

"نہیں اور کوئی نہیں۔"

"ٹھیک ہے چندر بدن' جاگیرے کا بندوبست کر دیا جائے گا اور سنو تمہیں رانی بنانے کیلئے بڑی محنت کی جائے گی جس میں تم بھی شریک ہو گی۔ مہاراج چاہتے ہیں کہ تم یہاں سے ایک اور جگہ چلی جاؤ۔ پنڈت رام چرن ہمارا آدمی ہے۔ تم وہاں اس کی بھتیجی کی حیثیت سے رہو گی۔ وہ لوگوں کو بتائے گا کہ تم کسی دوسرے شہر سے اس کے پاس آئی ہو۔ تم بھی اس کی مدد

گی۔ پھر کچھ سمجھدار عورتیں تمہیں راج محل کے آداب سکھائیں گی۔ تم پوری محنت سے سب کچھ سیکھو گی۔ اس دوران مہاراج تم سے ملتے رہیں گے سمجھ گئی تم؟"

اور چندر بدن نے گردن ہلا دی۔ اس کی آنکھوں میں مسرتیں پھوٹ رہی تھیں۔

"بس یہی تمہیں سمجھانا تھا۔ کسی وقت بھی خاموشی سے تمہیں رام چرن کے گھر بھیج دیا جائے گا۔" اودے چند اٹھ گئے۔ چندر بدن نے ہاتھ جوڑ کر انہیں پرنام کیا اور اودے چند باہر نکل گئے۔

رام چرن کافی بڑا زمیندار تھا۔ اونچی ذات کا برہمن تھا۔ گو کوئی سرکاری عہدیدار نہیں تھا لیکن اس کی پہنچ زبردست تھی اور مہاراج شرت چندر کے خاص وفاداروں میں تھا اور اس کے ہاں کے رہن سہن بھی اونچے تھے۔ شہر کے ایک خوبصورت علاقے میں اس کی بہت بڑی حویلی تھی۔ جس کا ایک حصہ مردانہ تھا اور ایک زنانہ تھا۔ درمیان میں ایک بڑا باغ تھا۔ جسے کافی خوبصورت بنایا گیا تھا۔ بہت سی داسیاں اور خادم ملازم تھے۔ غرض یہ کہ یہاں کی زندگی بھی عیش کی تھی۔

اودے چند نے اسے بھی چندر بدن کی اصل حیثیت نہیں بتائی تھی لیکن اتنا ضرور بتا دیا تھا کہ وہ الہڑ اور بے سہارا لڑکی ہے...... اور مہاراج اسے رانی بنانے والے ہیں۔ یہاں رکھ کر اسے راج محل کی تربیت دی جائے گی۔ چنانچہ اس کی عزت رانیوں کی طرح کی جائے۔ اسے یہ بھی بتا دیا گیا کہ وہ اسے اپنی بھتیجی کی حیثیت سے رکھے گا۔

اس کیلئے ایک چھوٹا سا ڈرامہ کیا گیا تاکہ رام چرن کے گھر والے بھی مطمئن ہو جائیں اور چندر بدن کی حقیقت نہ جان سکیں۔

چنانچہ رام چرن کو ایک خط ملا جس میں اس کے ایک دوست کی موت کی اطلاع تھی۔ رام چرن اس خط کو پڑھ کر خوب رویا پیٹا اور پھر اپنے دوست کی نشانی درگاوتی کو لینے چل پڑا۔ گھر والے بھی رام چرن کے غم سے متاثر تھے۔ درگاوتی' رام چرن کے گھر آئی تو سب اس کے حسن کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ رام چرن نے چندر بدن کو حقیقت بتا دی تھی۔

چنانچہ اس نے اپنے چہرے پر سوگ طاری کر لیا اور اس حسن سوگوار سے سب ہی متاثر تھے اور چندر بدن تو اداکاری میں اپنا ثانی ہی نہیں رکھتی تھی۔ اس نے چند گھنٹوں میں رام چرن کے پورے گھرانے کو رام کر لیا۔

خاص طور پر رام چرن کا بڑا لڑکا' راکیش تو اسے دیکھتا رہ گیا۔ راکیش بلند و بالا قد' گورے رنگ اور حسین نقش و نگار کا مالک تھا۔ تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ لاابالی سا تھا۔ کسی بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ رام چرن کے دوست کی موت پر اس نے بھی باپ سے اظہار تعزیت کر دیا

تھا۔ لیکن مختصر الفاظ میں اور اس کے بعد وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔ رام چرن دوست کی بیٹی
چل پڑے تھے تو اس نے اس کے بارے میں کچھ نہ سوچا تھا لیکن درگاوتی کو دیکھنے پر
سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اس سوگوار لڑکی نے اس کا سن جیت لیا تھا اور اب راکیش کو درگاوتی
گہری دلچسپی پیدا ہو گئی تھی' نہ جانے درگاوتی نے بھی اسے غور سے دیکھا تھا یا نہیں۔

بہرحال باپ کے دوست کی لڑکی تھی اور رام چرن اس کے بارے میں سنجیدہ
اس لیے اس کے بارے میں اس نے صبر سے کام لینے کا فیصلہ کر لیا۔ اب تو درگاوتی اس کے
میں ہے اور اسے گھر کا ماحول حسین نظر آنے لگا۔

دوسری طرف چندر بدن کو اس گھر کے ماحول میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی
یہ سب اس کے غلام ہیں۔ اس نے کسی کو بھی نگاہ بھر کر نہیں دیکھا تھا۔ ضرورت بھی کیا تھی۔ یہ
تو اس کیلئے ایک تربیت گاہ تھا۔ چنانچہ وہ سب سے لاپرواہ تھی۔ اس نے کسی کو کوئی اہمیت نہیں
تھی۔ حالانکہ رام چرن کی نوجوان لڑکیاں تھیں۔ لڑکے تھے لیکن اسے ان سے کیا۔ وہ تو یہاں
کورس پورا کرنا چاہتی تھی تاکہ رانی بن کر اپنے خوابوں کی تکمیل کرے۔

رام چندر کی لڑکیوں نے اس کے قریب ہونا چاہا تو اس نے انہیں کوئی لفٹ نہ دی
جب لڑکیوں کا کام نہ بنا تو لڑکے کیا ہمت کر سکتے تھے۔ خود رام چرن کی یہ ہمت نہ تھی کہ
چندر بدن کی مرضی کے بغیر اس کے سامنے جا سکتا۔ اس طرح چندر بدن کو یہاں آئے ہوئے
دن بھی ہو گیا۔ رام چرن کی پتنی حیران تھی کہ کیسی لڑکی ہے۔ کسی سے بات نہیں کرتی۔ کسی کو
نہیں لگاتی۔ چنانچہ ایک رات انہوں نے پتی دیو سے اس کی شکایت کی۔

"بڑی نک چڑھی ہے یہ لڑکی' کسی سے بات ہی نہیں کرتی' نہ جانے کیا سمجھتی ہے
کو۔"

"کیا ہو گیا بھاگوان!" رام چرن پلنگ سے اچھل پڑے۔

"بس ہو کیا گیا ایسا لگتا ہے جیسے ہم نے اس کے باپ کو مار دیا ہو' لو اور سنو' ہمارا
کھائے گی اور ہمیں ہی نیچ سمجھے گی۔"

"ارے ارے کیوں موت آئی ہے پشپاوتی! اگر وہ ناراض ہو گئی تو اس گھر میں
چل جائے گا۔ جوتے مار مار کر ہمارے بھیجے نکال دیئے جائیں گے۔ سب کو سمجھا دینا پشپاوتی' اگر
زندگی چاہتے ہیں تو اسے ناراض نہ کریں۔ اس سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ سچ کہہ رہا ہوں پشپاوتی
اگر اس نے اشارہ کر دیا تو بن موت مارے جائیں گے۔"

"ہائے رام وہ ہے کون؟" پشپاوتی حیرت سے بولیں۔

"بس یہ مت پوچھ بھاگوان...... بھگوان سے پرارتھنا کر کہ ہم اس امتحان میں پور

اتریں۔ مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ یہ امتحان بہت سخت ہے۔"

"یہ بتاؤ تو سہی ناتھ قصہ کیا ہے؟"

"مت پوچھ پشپاوتی' ذرا سی غلطی ہمیں نرکھ میں پہنچا دے گی۔"

"میں کسی سے نہ کہوں گی۔"

"سوچ لے پشپاوتی کہیں تیرے ہاتھوں میری ہتیا نہ ہو جائے۔" رام چرن گھبرا کر
بولے۔

"میرے اوپر وشواس کرو ناتھ۔"

"تو سن وہ میرے دوست کی لڑکی نہیں ہے میرا کوئی بھی دوست نہیں مرا۔ یہ مہاراج
کی اچھا تھی۔ انہوں نے ہی اسے میرے سپرد کیا ہے۔ یہ...... یہ ہونے والی مہارانی ہے۔ اگر یہ
خوش رہی تو لکشمی آ جائے گی اور بگڑ گئی تو...... تو نہ جانے کیا ہو گا؟"

"ہے بھگوان مگر یہ انوکھی بات ہے۔"

"راج دربار کی ہر بات انوکھی ہوتی ہے۔ یہ میں نے تجھے سچی بات بتا دی ہے۔ اس
تو سمجھ لے تجھے کیا کرنا ہے۔ ہم سب کا جیون تیرے ہاتھ میں ہے۔"

"میں خیال رکھوں گی۔" پشپاوتی نے کہا اور اس طرح چندر بدن اس گھر میں ایک
انوکھی حیثیت سے رہنے لگی۔

◈......◈......◈

دو ہی باتیں ہوتی ہیں۔ انسانوں کی پوری تاریخ انہی انسانی کمزوریوں سے بھری پ
ہے۔ طاقت حاصل کرنے کے بعد بہت ہی کم ایسا ہوتا ہے کہ انسان پہلے جیسا انسان رہ جا
وہ بدل جاتا ہے۔ انسان ہوتا ہے لیکن شیطان سے زیادہ قربت ہو جاتی ہے۔ مثالیں بے
ہیں۔ دنیا یہ سب کچھ جانتی ہے۔

چندر بدن بری نہیں تھی لیکن ختم نہ ہونے والی زندگی کو ایک ہی ڈگر پر چلانا تو بہت
مشکل تھا۔ کوئی ''سیکھ'' دینے والا تو تھا نہیں۔ شیطان چپکے سے قریب کھسک آیا۔ اسے ایسے
کہاں ملتے ہیں۔ امر جیون' امر سندرتا' دونوں کا ملاپ اٹوٹ...... یہ بات چندر بدن کے من
بیٹھ گئی تھی کہ سنسار میں اس سے سندر کوئی نہیں ہے۔ اس کی جگہ راج محلوں ہی میں نہیں
راجاؤں کے من میں ہے اور وہ انہی راستوں کا سفر کر رہی تھی۔ اس گھر میں سب ہی اس
خوف زدہ رہتے۔ کوئی اس کی مرضی کے بغیر اس کے سامنے نہ جاتا۔ وہ خوش ہوتی تو سب
چہرے کھل اٹھتے۔ اس کا موڈ خراب ہوتا تو سب سہمے سہمے رہتے اور چندر بدن کو اس سہمے ہو
ماحول سے دلی مسرت ہوتی۔ وہ یہاں بہت خوش تھی۔

چوتھے دن چند عورتیں اس کے پاس آ گئیں۔ ان عورتوں کو اسی کے ساتھ رہنا
رام چرن کی عظیم الشان حویلی میں ہی ان کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہو گیا اور یہ عورتیں چندر ب
کو تربیت دینے لگیں۔ چندر بدن کو کسی تربیت کی ضرورت نہیں تھی لیکن بہر حال اسے یہ تعاون
تھا۔ چنانچہ وہ ان عورتوں سے تربیت حاصل کرنے لگی۔ چلنے' پھرنے' اٹھنے' بیٹھنے کے آداب
لگی اور تیزی سے ان میں طاق ہونے لگی۔ ایک ماہر رقاصہ سے اس نے رقص کی تعلیم بھی حا
کرنا شروع کر دی۔ اس کی چنداں ضرورت نہیں تھی لیکن یہ اس کا اپنا شوق تھا۔ مہاراج شر
چندر نے اس دوران بڑے صبر سے کام لیا تھا۔ وہ اودے چند جی کے مشورے کے مطابق کا
رہے تھے۔ اس دوران محل میں کچھ واقعات رونما ہو چکے تھے۔ مثلاً مہاراج نے ایک رانی کو
کر دیا تھا۔ یہ ان کی سب سے بڑی رانی تھی اور ان کے معاملات میں سب سے زیادہ دخل

تھی۔ باقی تین رانیاں تو مہاراج کی منظور نگاہ تھیں۔

مہاراج نے انہیں رانی بنایا تھا لیکن بڑی رانی سے شرت چندر کے پتا جی نے ان کا بیاہ
کیا تھا۔ یہ رانی خود بھی ایک ریاست کے راجہ کی صاحبزادی تھیں۔ اس لیے محل پر اثر رکھتی تھیں۔
چنانچہ مہاراج نے ان سے چھٹکارہ حاصل کرنا مناسب سمجھا۔

دوسری اہم بات یہ تھی کہ جاگیرے زیادہ نشے کی وجہ سے مر گیا تھا۔ اس نے ضرورت
سے زیادہ چرس پی لی تھی۔ چنانچہ ایک صبح اس کے مکان سے اس کی لاش برآمد ہوئی۔ حقیقت کیا
تھی' یہ اودے چند اور شرت چندر کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ کسی کو ضرورت بھی کیا تھی کہ جوتے
لگانے والے ایک چمار کی موت کی کھوج کرتا۔ اس طرح چندر بدن کی خواہش کے مطابق یہ کام
بھی ہو گیا تھا۔ بہرصورت ہر کام پروگرام کے مطابق ہو رہا تھا۔ شرت چندر کا سکون غارت ہو گیا
تھا۔ انہوں نے تمام رانیوں کو چھوڑ دیا تھا اور دن رات چندر بدن کے فراق میں آہیں بھر رہے
تھے۔ وہ جلد از جلد تمام منازل طے کر لینا چاہتے تھے۔

اس دوران انہوں نے پروگرام کے مطابق چندر بدن سے ملنے جلنے یا اسے محل میں
بلوانے کی خواہش ظاہر کی لیکن ان کے مشیر خاص اودے چند نے انہیں اس سے باز رکھا اور کہا تھا۔

''انتظار وصل کی لذت کو اور بڑھا دیتا ہے مہاراج' مہاراج تمام راستے طے ہونے
کے بعد جب چندر بدن آپ کی آغوش میں آئے گی تو آپ کو سورگ کا مزہ آ جائے گا۔ کچھ اور
انتظار کریں۔ چندر بدن اوش آپ کے چرنوں میں ہو گی۔'' اور شرت چندر نے اپنے سمجھدار مشیر کی
بات مان لی اور صبر کیے ہوئے تھے۔

لیکن گردش چرخ اس کھیل کو اور رنگ دینا چاہتی تھی۔ چندر بدن اگر خاموشی سے شرت
چندر کی ہو جاتی تو کہانی میں کیا دلکشی رہ جاتی۔ عام سی بات ہوتی اور فطرت کائنات عمومیت پسند
نہیں ہے۔ نت نئے حادثے نت نئے ہنگامے ہی زندگی کو سہارا دیتے ہیں۔ سانسوں کا جمود
فطرت کی موت ہے۔ چنانچہ چندر بدن کی زندگی میں ایک نئے انقلاب نے جنم لیا اور اس کہانی کو
ایک نیا رنگ مل گیا۔

یہ راکیش تھا...... راکیش جس نے چندر بدن کی پہلی جھلک دیکھی تھی اور اس کے دل
میں ایک سوراخ ہو گیا تھا۔ اس سوراخ سے آہیں رسنے لگیں۔ محبت کی ٹیسیں اٹھتی رہتیں۔
چندر بدن کی بے نیازی نے زخم اور گہرا کر دیا۔

اور راکیش کی تڑپ بڑھتی رہی۔ وہ چوروں کی طرح کبھی کبھی چندر بدن کو دیکھ لینے میں
ہی خوش تھا لیکن پھر یہ خوشی ماند پڑ گئی۔ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔ اس سے گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اس کی
راتوں کی نیندیں حرام ہو گئیں لیکن اندرونی طور پر وہ سمجھدار نوجوان تھا۔ وہ دوسروں پر اپنی کیفیت کا

اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاں جسے وہ چاہتا تھا اس کی طرف سے اس کی محبت کا جواب مل جا
پھر یہ افسانہ طشت از بام کرنے میں کوئی عار نہیں تھا لیکن چندر بدن نے اپنی ذات کے گرد اہنی
چڑھا رکھے تھے۔ وہ گھر کے کسی فرد سے نہ ملتی تھی۔ کبھی گھر والوں کے ساتھ نہ بیٹھتی تھی۔

اگر وہ ان کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی تو راکیش کو حال دل کہنے کا کوئی نہ کوئی موقع مل جا
عجیب مہمان تھی یہ' میزبانوں کو اپنا غلام سمجھتی تھی اور پتا جی اور ماتا جی کو نجانے کیا ہو گیا تھا کہ دو
کو اس کے قریب نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ ہاں اسے تعلیم دینے والیاں اس کے قریب رہتی تھیں
ان کے سوا کسی کو اس کے پاس جانے کی اجازت نہیں تھی۔ نجانے کیوں۔

راکیش غور کرتا رہتا تھا لیکن اس پراسرار لڑکی کا راز اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ وق
گزرتا رہا۔ راکیش کے دل کی جلن بڑھتی رہی اور پھر اس رات وہ انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔ اس
دل اس سے باغی ہو گیا تھا۔ وہ اسے خوفناک مشورے دے رہا تھا اور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا
دنیاوی قیود کو توڑ دیا جائے۔ ہر رسم کو ٹھکرا دیا جائے۔ وصل محبوب...... اور کچھ نہیں......

اور دل کی چیخیں برداشت سے باہر ہو گئیں تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ لیا۔ ذہن تاریک
گیا تھا۔ زندگی وسوسوں سے آزاد ہو گئی تھی۔ نتیجے کا خوف جاتا رہا تھا اور اس کے قدم چندر بدن
خواب گاہ کی طرف اٹھ رہے تھے۔ کوئی خیال نہ تھا' سوائے خیال یار کے۔ اس کا چہرہ نگاہوں
تھا۔ پاؤں چل رہے تھے۔ فاصلہ زیادہ نہ تھا۔ وہ خواب گاہ کے دروازے پر پہنچ گیا۔

کائنات سو رہی تھی۔ رات جوان ہو چکی تھی۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا اور ہاتھ
دباؤ بڑھتا چلا گیا۔ قسمت یاور تھی' دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ وہ اندر داخل ہو گیا۔ کمرے
ٹھنڈی روشنی جاگ رہی تھی۔ ماحول اس خوابناک روشنی میں سویا ہوا تھا۔ سامنے ہی وہ حسین مس
بچھی ہوئی تھی۔ جس پر ایک کومل کلی محو خواب تھی۔ مسہری کے گرد پڑے گلابی رنگ کے پردے
رعب حسن سے لرز رہے تھے۔ آسمانی رنگ کے باریک لبادے سے خمار جوانی جھلک رہا تھا
گھٹائیں بکھری ہوئی تھیں۔ گلاب کی پتیاں نیم وا تھیں اور ان کے درمیان سچے موتی چمک رہے
تھے۔ سینے کے ابھاروں کے زیر و بم سے کائنات لرزاں تھی۔ پتلی کمر' برف پوش پہاڑوں
درمیان پہنی ہوئی زری کے سے پیچ و خم کے مناظر پیش کر رہی تھی۔

راکیش پتھر کا بت بن گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ ان سے زندگی کا نور چھن گیا
وہ خود کو ایک تپتے ہوئے ریگزار میں محسوس کرنے لگا جہاں سورج' آگ برسا رہا تھا۔ جسم پر آبلے
پڑے جا رہے تھے۔ ہونٹ پیاس سے خشک ہو رہے تھے اور جب تپش ناقابل برداشت ہو گئی
زندگی موت کی آغوش میں جانے لگی تو لرزتے ہوئے قدموں سے آب حیات کی طرف بڑھا
اپنے سوکھے ہوئے ہونٹ جھکائے اور شیریں چشمے میں ڈبو دیئے۔

سکون کا ایک لامتناہی سمندر تھا۔ جس سے نم بخارات ابھر رہے تھے۔ نرمی کا ایک ڈھیر
تھا جو اس کے چوڑے جسم کے نیچے دب رہا تھا۔ سانسوں کی زیر و بم بے ترتیب ہو گئی۔ نازک جسم
کسمسایا اور آنکھیں کھل گئیں۔ دونوں ہاتھ اٹھے۔ نازک سی مدافعت ہوئی اور پھر سفید مالائیں
راکیش کے گلے کا ہار بن گئیں۔ پیار کا جواب گرم جوشی سے ملے گا۔ راکیش کے وہم و گمان میں
بھی نہ تھا۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا شہنشاہ بن گیا۔ اس کا دل آسمان کی بلندیوں پر ناچنے لگا۔

لیکن پھر حواس جاگ اٹھے۔ وہ چونک پڑی اور تڑپ کر اس سے علیحدہ ہو گئی۔ آنکھوں
میں ہلکا سا خوف تھا لیکن اس خوف کے پیچھے احساس لذت بھی چھپا ہوا تھا۔ ایک ہلکی سی حیرانی بھی
تھی۔ جذبات سے مغلوب راکیش بھی ہوش میں آ گیا۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپنے لگا۔
پیشانی پسینے سے تر ہو گئی۔ جھیل سی گہری آنکھوں میں خوف کی سیاہی پھیل گئی۔

اور شاید اس خوف' اس انفعال کو پسند کیا گیا۔ نازک پتیاں کھل گئیں۔ موتی بکھر گئے۔
خوف مٹ گیا۔ طلب امڈ آئی اور اس کی لرزتی آواز ابھری۔

"تم...... تم کون ہو؟"

"راکیش۔" نجانے کیسے راکیش کے ہونٹ پھسل گئے۔

"اوہ...... لیلاوتی کے بھائی؟"

"ہاں......"

"رام چرن چاچا کے بیٹے؟"

"ہاں......" راکیش کسی مجرم کی طرح جواب دے رہا تھا۔

"کیا سمے ہوا ہے" اور راکیش نے اس سوال پر چونک کر اسے دیکھا۔ پھر دیوار پر لگی
ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔

"ایک بجا ہے۔"

"سب سو گئے ہیں؟" سوال میں ہی ہمت افزائی کی گئی۔

"ہاں"

"تو بیٹھ جاؤ کھڑے کیوں ہو۔" حسین دعوت دی گئی اور ایک بار پھر راکیش کے دل
میں روشنی پھوٹ پڑی۔

"بیٹھ جاؤ راکیش' میں نے پہلے تمہیں ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں ہے۔"

"ابھاگی ہوں۔" راکیش نے سلگتی آواز سے کہا۔

"اوہ نہیں' بس' مگر تم بیٹھو نا۔"

تیسری بار کہا گیا اور راکیش بیٹھ گیا۔ وہ پسندیدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ شاید

اس نرم مزاجی کا محرک کوئی دلکش خواب تھا جس نے ذہن پر خوشگوار اثرات مرتب کر دیئے تھے جو دل کی نازک کلیوں پر موجود تھی اور کلیاں چٹکی ہوئی تھیں اور راکیش کے دل میں جا بجا کنول کھل رہے تھے۔

''اس سمے کیسے چلے آئے تھے؟'' دلنشین لہجے میں پوچھا گیا۔

''دل کی تڑپ نے زندگی کی بازی لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔'' وہ سوز بھری آواز میں بولا۔

''اوہ...... ایسا تڑپ رہا تھا تمہارا من۔''

''ہاں۔''

''مگر پہلے تو تم کبھی میرے سامنے نہیں آئے۔''

''جراٴت نہیں ہوئی ملکہ حسن کے چرنوں میں آنے کی۔ کوئی آشا بھی نہ تھی۔ اپنے بھاگ پر وشواس بھی نہ تھا۔'' راکیش نے بدستور اسی انداز میں جواب دیا اور وہ رحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔ چوڑا چکلا جسم' حسین مردانہ چہرہ' نرم نرم سینہ...... خوبصورت آنکھیں جو دل کے سوز کی ترجمان تھیں۔

یہ نوجوان دوسرے لوگوں سے مختلف ہے اور پھر اس کے گرم ہاتھوں کا لمس اس کی چوڑی چھاتی کا دباؤ' اس کے جسم میں لذت ابھر آئی۔

لیکن پھر اس کی آنکھوں میں ایک طویل القامت جسم ابھر آیا۔ پر رعب چہرہ ابھر آیا۔ بالوں کے سفید گچھے ابھر آئے اور جواہرات سے ٹنکی ہوئی پوشاک ابھر آئی۔

جوانی کو یوں سستے داموں فروخت کرنا مناسب نہ ہوگا۔ ایک عام عورت بن کر رہ جانے سے کیا فائدہ جس کیلئے اتنا ریاض کیا ہے وہ کیوں نہ حاصل کیا جائے۔ جذبات کی لہروں میں بہنے کے بجائے' سنبھلنا اچھا ہے کہ اسی پر مستقبل کا دارومدار ہے۔ ہر چند کہ یہ نوجوان حسین ہے۔ دلکش ہے۔ اس کے پاس جوانی کی جو گرمی ہوگی۔ وہ بوڑھے جسم میں کہاں' یہ اس کی جوانی کا صحیح مقابل ہے لیکن ایک تجربہ کار بیوپاری کی طرح وہ اپنے مال کو مہنگی قیمت پر فروخت کرنا چاہتی تھی۔ وہ راکیش سے متاثر ہوگئی۔ اس کی جوانی راکیش کو طلب کر رہی تھی لیکن عقل و خرد اس کے منافی تھے۔ وہ اسے سنبھلنے کی تلقین کر رہے تھے اور پھر اگر وہ جوانی کے دھارے میں بہہ گئی تو اس کا کومل جسم ہاتھیوں کے قدموں تلے روند دیا جائے گا اور راکیش بھی مارا جائے گا۔

نہیں' نہیں' سنبھلنا چاہیے۔ اس نوجوان کی زندگی بھی بخش دینی چاہیے۔ اگر اسے نہ سنبھالا گیا تو پگلا جان دے دے گا۔

چنانچہ چندر بدن نے خود کو سنبھالا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ نرم خدوخال میں کچھ سختی آ گئی۔ آواز میں کسی قدر غصے کا عنصر شامل ہوگیا اور اس نے سرد آواز میں اسے مخاطب کیا۔

''راکیش!''

''ہوں'' راکیش کی جھکی ہوئی گردن اٹھی۔

''اس سمے تمہیں نہیں آنا چاہیے تھا۔'' راکیش لہجے کی اس سرد مہری پر چونکا' اس نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔ کیسی انوکھی ہے یہ لڑکی' کبھی تو دل کے کنول کھلا دیتی ہے کبھی من میں آگ لگا دیتی ہے۔

''تمہیں معلوم ہے' میں کون ہوں؟''

''تم پتا جی کے دوست کی بیٹی ہو لیکن......''

''غلط بتایا گیا ہے تمہیں' میں بھی تمہیں نہیں بتا سکتی کہ میں کون ہوں۔ ہاں صرف اتنا بتا سکتی ہوں کہ اگر کسی کو علم ہو جائے کہ تم اس طرح میرے کمرے میں آئے اور سوتے میں تم نے...... تمہارے...... بدن نے میرے بدن کو چھوا تو تم تصور نہیں کر سکتے کہ کیا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری اس خوبصورت حویلی پر ہل چلا دیئے جائیں۔ ہو سکتا ہے تمہارے بہن بھائیوں' تمہارے ماتا' پتا سب کو ہاتھیوں کے پیروں تلے روند دیا جائے۔ میرا جیون میرا اپنا نہیں ہے راکیش......

اگر میں اپنی ہوتی تو شاید تمہیں قبول کر لیتی لیکن میں' میں نہیں ہوں کوئی اور ہے۔ اس لیے سنبھلو اور جس طرح آئے ہو اسی طرح خاموشی سے واپس لوٹ جاؤ اور سمے کا انتظار کرو۔ ممکن ہے وہ ہو جائے جو تم چاہتے ہو۔ میں اس راز کو راز رکھوں گی لیکن اس کے بعد اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو وہ تمہاری بہت بڑی بھول ہوگی اور اس بھول کا جو نتیجہ ہوگا اس کی پیش گوئی میں کر چکی ہوں۔''

راکیش پھر گنگ ہوگیا۔ ایک بار پھر اس کے من میں اندھیرے سلگ اٹھے۔ ایک ایک کر کے تمام روشنیاں بجھ گئیں۔ تاریکیاں امڈ آئیں اور سب کچھ اس کی نگاہوں سے معدوم ہوگیا۔

''درگاوتی...... میں......'' اس نے ڈوبتی آواز میں کہا۔

''کچھ نہیں راکیش! نکل جاؤ میرے کمرے سے' اس سے پہلے کہ یہ راز چھپانا میرے بس میں نہ رہے۔ تم یہاں سے چلے جاؤ راکیش! ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ تم بے موت مارے جاؤ گے۔'' وہ مسہری سے نیچے اتر گئی اور راکیش کھڑا ہوگیا۔ اس نے آخری بار چندر بدن کو دیکھا اور پھر لڑکھڑاتے قدموں سے چلا گیا۔

چندر بدن اسے جاتے دیکھتی رہی۔ راکیش کا قوی ہیکل جسم نگاہوں سے اوجھل ہوگیا تو اس نے گہری سانس لی۔ اس کی آنکھوں سے تاسف جھانک رہا تھا۔ پھر اس کے ہونٹ آہستہ سے بڑبڑائے۔

"پگلے! نراش نہ ہو۔ تیرا بھی سمے آئے گا۔ تو نے چند لمحات میں جو منزل حاصل ہے۔ وہ کوئی بھی حاصل نہیں کر سکا۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔ میرا وقت آنے دے۔ تجھے وہ در جس کا تجھے تصور بھی نہیں ہوگا۔" وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور اس نے دروازہ اندر سے بند کر

پورا ایک ماہ گزر گیا تھا۔ یہ ایک ماہ شرت چندر نے جس طرح گزارا تھا۔ ان کا دل جانتا تھا۔ اودے چند جی سے ملتے رہتے تھے۔ ایک آدھ بار وہ رات کی تاریکیوں میں چندر سے ملنے بھی آئے تھے۔ درحقیقت چندر بدن میں ایک نرالا بانکپن پیدا ہو گیا تھا۔ وہ ہر طرح رانی بن گئی تھی۔ اودے چند جی بڑے مطمئن تھے۔

اور پھر ایک شام شرت چندر نے انہیں طلب کر لیا۔ ان کا چہرہ اترا ہوا تھا۔

"ہمارے صبر کا کب تک امتحان لو گے اودے چند جی؟ اگر چندر بدن ہمیں نہ ملی تو پاگل ہو جائیں گے۔ بتاؤ اسے ہمیں کب دے رہے ہو۔ ہمیں اس کے درشن تو کرا دو۔ کیا تم سا کام بھی نہیں کر سکتے۔"

"صرف چند روز اور مہاراج' ٹھیک پانچ دن کے بعد مہاراج کا جنم دن منایا جانے ہے۔ پورے شہر میں تیاریاں ہو رہی ہیں۔ چندر بدن بھی مہاراج کے جنم دن میں شریک ہوگی۔"

"اوہ......" شرت چندر جی اچھل پڑے۔ ان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ انہوں نے مسرت سے کہا۔

"سچ مچ تم سچے دوست ہو۔ اودے چند جی! ہم تمہیں بہت بڑی جاگیریں د گے۔"

"سب کچھ مہاراج کا دیا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی مکھ سے مہاراج کی شان میں برے لفظ نہ نکلیں۔ ورنہ چندر بدن اب تک مہاراج کے چرنوں میں ہوتی۔"

"اودے چند جی کیا وہ بھی ہمارے لیے بے قرار ہے۔"

"تڑپتی ہے مہاراج! آپ کیلئے۔ حیران ہے اس بات پر کہ آپ نے اس کیلئے سب کچھ کیا ہے۔"

"کاش وقت مختصر ہو جائے۔ کاش ہمارا جنم دن جلد آ جائے۔"

اور پھر جنم دن آ گیا۔ پورے ملک میں دو روز پہلے سے دیوالی منائی گئی۔ روشنیا جاگ اٹھیں۔ ناٹک سورنگ ہونے لگے۔ دشمن بھی عقیدت کے اظہار کے طور پر خوشیاں منار تھے۔ میلے لگے ہوئے تھے۔ شرت چندر کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ پھر راج دربار میں سجا پورے ملک کے بڑے بڑے لوگ نذرانے لے کر حاضر ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریاستوں راجے شریک ہوئے۔

ہر شخص نرالی آن بان دکھا رہا تھا۔ نوجوان داسیاں مہمانوں کی خدمت کر رہی تھیں۔ زرق برق لباس میں لپٹی ہوئی بہاریں رقصاں تھیں۔ آرتی اتار دی گئی۔ انعامات تقسیم کیے گئے اور پھر محفل رقص و سرور جمی۔ گویوں نے درازی عمر کے گیت گائے۔ رقاصاؤں نے کمال فن پیش کیا اور پھر...... اچانک محل پر سکوت طاری ہو گیا۔

آسمان سے سرسوتی کا تخت اترا تھا۔ راجہ اندر نے بدھائی دی تھی اور ایک اپسرا کو محل کی رونق بڑھانے کے لیے دھرتی پر بھیج دیا گیا تھا۔ تماشائیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ دلوں کی دھڑکنیں رک گئیں اور شرت چندر کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔

سرخ لہنگا' سرخ چولی' موتیوں جڑی ہوئی۔ دودھ سے زیادہ سفید کمر جس پر لباس کے آتشیں سائے رقصاں تھے۔ کنول کی طرح کھلا ہوا چہرہ' یاقوت کی طرح سرخ ہونٹ' آنکھوں میں کاجل کے ڈورے کھنچے ہوئے۔ مانگ میں موتی سجائے۔ پیروں میں چاندی کے گھنگھرو باندھے وہ محفل میں آئی اور تمام رنگ پھیکے پڑ گئے۔ حسینائیں احساس کمتری میں مبتلا ہو گئیں۔ اپنے اپنے چہرے چھپانے لگیں۔ اپنے پریمیوں کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جل اٹھیں۔

پھر چند سازندے آئے اور قطار میں بیٹھ گئے۔ ایک نے بدھائی کا گیت چھیڑ دیا۔ ساز جاگ اٹھے اور ...... اور چاندی کے گھنگھرو چھنچھنا اٹھے۔ ماحول لرز اٹھا' شاخ گل لچک رہی تھی۔ نازک کمر بل کھا رہی تھی اور محفل آسمان کے سحر میں بلند ہو گئی تھی۔ یہ رقص اختتام تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کے بعد کائنات سے زندگی فنا ہو جائے گی۔ کوئی جاندار باقی نہ رہے گا۔ لوگ پتھر کے ہو جائیں گے۔ ہوائیں نہ چلیں گی۔ کچھ نہ ہوگا۔ سوائے سکوت کے' سکوت ایک لامتناہی سکوت۔

دلوں کی دھڑکنیں بند ہو گئی تھیں۔ ہر شخص محو حیرت تھا۔ حسینہ تھی یا قیامت' یہ حسن کہاں سے آیا۔ دیوتاؤں نے انہیں کہاں تخلیق کیا۔ یہ کہاں پوشیدہ تھا۔ کوئی ذہن اس کا تجزیہ کرنے کے قابل نہ رہا تھا اور شرت چندر کے دل کی تو کیفیات کچھ اور ہی تھیں۔ آج وہ صبر نہیں کر سکتے تھے۔ آج وہ پوری کائنات کے سامنے عریاں ہو جانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ چندر بدن کی ایک سمے کی جدائی اب انہیں شاق تھی۔

رقص جاری رہا اور پھر کلائمکس پر پہنچ گیا۔ جان آنکھوں میں سمٹ آئی تھی۔ پھر ساز رک گئے اور زندگی سسکیاں لینے لگی۔ رقاصہ کے قدم رک گئے۔ اس وقت وہ شرت چندر کے سامنے تھی۔ پھر جب سحر ٹوٹا تو شرت چندر کھڑے ہو گئے۔ ان کی بے قراری دیکھ کر اودے چند جی بھی کھڑے ہو گئے۔

"میری بھتیجی ہے سرکار! اس نے خاص طور سے شرت چندر مہاراج کے جنم دن کیلئے رقص سیکھا ہے۔ بڑی عقیدت ہے اسے مہاراج سے سرکار!"

"بدھائی ہو رام چرن جی! آپ جیسے معزز برہمن کی ذات پر تو کوئی شک ہی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے جس طرح اس محفل کو رونق بخشی ہے۔ اس کیلئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ کیا آپ کی بھتیجی کی شادی ہوگئی ہے؟"

"نہیں سرکار! ابھی اس نے تعلیم مکمل کی ہے۔"

"کیا نام ہے تمہارا سندری!" اودے چند جی نے پوچھا۔

"درگاوتی۔"

"کیا مانگتی ہو؟" اودے چند جی نے پوچھا اور شرت چندر آگے بڑھ آئے۔

"انعام مانگے نہیں جاتے' اودے چند جی' دیئے جاتے ہیں!" انہوں نے اپنے گلے سے قیمتی مالا اتاری اور چندر بدن کے گلے میں ڈال دی۔ محل میں تالیاں گونج اٹھی تھیں۔

ہر شخص سمجھ گیا تھا کہ کماری درگاوتی کے بھاگ جاگ اٹھے ہیں۔ اس آسمانی حور کی جگہ راج محل کے علاوہ کہاں ہوسکتی ہے۔

بہر حال ڈرامہ کامیاب رہا۔ ہر شخص کو پتا چل گیا تھا کہ درگاوتی رام چرن کی بھتیجی ہے اور شرت چندر کی منظور نگاہ' جنم دن کی تقریبات ختم ہوگئیں۔ جو کام ہونا تھا وہ ہوگیا تھا۔ درگاوتی کو دوبارہ رام چرن کی حویلی پہنچا دیا گیا تھا۔

اور پھر تیسرے دن پورے شہر میں ڈانڈی پٹ گئی کہ مہاراج شرت چندر جی کماری درگاوتی سے شادی کر رہے ہیں۔ اس شادی کی تاریخ بھی مقرر کر دی گئی جو زیادہ دور نہ تھی۔ شرت چندر بہت خوش تھے۔ ان کی دلی مراد پوری ہونے میں اب صرف چند روز باقی رہ گئے تھے۔ صرف چند روز اور اس کے بعد ان کی آرزو ان کی آغوش میں ہوگی۔ شہر کے لوگوں کو کوئی حیرت نہ تھی۔ درگاوتی کا حسن ایسا ہی تھا کہ مہاراج تو مہاراج تھے۔ حاضرین محفل تڑپ کر رہ گئے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مہاراج اسے حاصل کر سکتے تھے' دوسرے نہیں۔ ویسے رام چرن بھی کھری ذات کا برہمن تھا۔ اس لیے کسی کو اعتراض بھی نہ ہوا۔ جن لوگوں کو درگاوتی کے بارے میں معلوم نہیں تھا ان لوگوں کو بھی دوسرے لوگوں سے معلوم ہوگیا۔

محل میں رانیاں چیں بہ جبیں تھیں۔ ان کے دلوں میں اضطراب تھا۔ اپنے طور پر انہوں نے درگاوتی کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں۔ وہ اسے رقص کرتے نہ دیکھ سکی تھیں اور پھر جب انہیں اس کے حسن کی تفصیل معلوم ہوگئی تو وہ ٹھنڈی سانسیں لے کر رہ گئیں' کر بھی کیا سکتی تھیں۔ اس طرح شادی کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہوگئیں۔

رام چرن کا گھر دولت سے بھر دیا گیا تھا۔ لاکھوں روپیہ اسے تیاریوں کیلئے ملا تھا۔ راجہ کے شایان شان انتظام جو کرنا تھا۔

اور ان انتظامات میں راکیش بھی شریک تھا اور جس طرح شریک تھا اس کا دل ہی جانتا تھا۔ اس رات کے بعد سے آج تک اس نے درگاوتی کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ شاید درگاوتی ہی کے ایماء پر اس کے گرد دیواریں اور تنگ کر دی گئی تھیں لیکن اس کا دل تھا کہ ان پابندیوں کو قبول نہیں کر رہا تھا۔ درگاوتی کے الفاظ اسے یاد آ رہے تھے اور ان الفاظ کی اہمیت اسے آج محسوس ہو رہی تھی۔

لیکن بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ درگاوتی اس کے پتا جی کے دوست کی لڑکی تھی جو اسے دوست کی موت کے بعد لے آئے تھے۔ پھر درگاوتی کو یہ یقین کیوں تھا کہ وہ رانی بنے گی۔ اس نے کہا تھا کہ اگر راکیش کے اس اقدام کی اطلاع ہو جائے تو اس کے مکان پر ہل چلا دیا جائے۔ کیا اس لیے کہ وہ مہاراج کی منظور نگاہ تھی۔

یہ تمام معاملات اسے نہایت پراسرار معلوم ہو رہے تھے۔ وہ اس راز کو جاننے کیلئے بے چین تھا۔ لیکن کس سے معلوم کرتا۔ کون اسے بتاتا' لے دے کر ایک درگاوتی تھی لیکن اس تک رسائی ناممکن تھی۔ وہ باپ کے ساتھ کام دھندوں میں لگا ہوا تھا لیکن اس کا دماغ اسی ادھیڑ بن میں تھا پھر اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔

ماں بہر حال ماں ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنا درد دل ماں سے کہے تو شاید وہ اس کا مداوا کر سکے۔ حالانکہ اب اس کی کیا گنجائش تھی۔ مہاراج اس سے شادی کا اعلان کر چکے تھے اور جس سے مہاراج شادی کرنا چاہیں۔ اس کی طرف کسی کی بری نگاہ اس کے پورے خاندان کیلئے تباہی بن سکتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اس کے باپ کا کیا دھرا تھا۔

یقیناً اس کے باپ نے دربار میں کوئی اونچا مقام پانے کیلئے یہ چکر چلایا تھا۔ اس کے دل میں غصے کی لہریں دوڑنے لگیں۔ لالچی باپ کو دولت اکٹھی کرنے کا اتنا شوق ہوگیا کہ وہ ایسی اوچھی حرکتوں پر اتر آیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ماں کو صاف صاف بتا دے کہ وہ درگاوتی کو چاہتا ہے۔ اس کے حق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اور اس کا کوئی قدم اگر اس کے خاندان کی تباہی کا باعث بن جائے تو اسے الزام نہ دیا جائے۔

چنانچہ وہ ماں کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ اس کی دو بہنیں ماں کے پاس موجود تھیں۔ ماں نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم دونوں باہر جاؤ۔" راکیش نے بہنوں سے کہا اور وہ اس کے سرد لہجے سے چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

"کیا بات ہے بھیا؟" اس کی چہیتی بہن نے پوچھا۔

"سنا نہیں تم نے' باہر جاؤ۔" وہ چیخ کر بولا۔ وہ دونوں بہنیں ڈر گئیں اور خاموشی سے باہر نکل گئیں۔ پشپاوتی حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے راکیش؟" انہوں نے پوچھا۔

"درگاوتی کون ہے ماں؟" اس نے سرد لہجے میں سوال کیا اور پشپاوتی کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔ وہ گھبرائے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگیں اور پھر انہوں نے گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"بات کیا ہوئی رے؟"

"میرے سوال کا جواب دو ماں' درگاوتی کون ہے؟" راکیش نے بدستور سرد لہجے میں پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے تڑپ رہے تھے اور پشپاوتی اس کے انداز پر دل میں لرز رہی تھی۔ تاہم راکیش ان کا اپنا بیٹا تھا۔ انہوں نے خود کو سنبھالا' شوہر کی زبانی درگاوتی کی حقیقت معلوم ہو چکی تھی اور اب تو یہ بات شہر والوں سے بھی چھپی نہیں رہ گئی تھی کہ خود درگاوتی کی جگہ کیا تھی۔

"پہلے تو بات بتا' تب تیری بات کا جواب دوں گی۔" پشپاوتی نے بھی سخت لہجہ اختیار کرلیا۔

"سنو ماں! میں یہ راز ضرور معلوم کرلوں گا کہ درگاوتی کون ہے؟ اسے کیوں لایا گیا تھا۔ ماں میں بھی کوئی نیچ ذات نہیں ہوں۔ بھرت نواس میں ہماری بھی عزت ہے۔ پتا جی اگر دولت کے لالچ میں عزت گنوانے کو تیار ہو گئے ہیں تو میں عزت پر اپنی جان دے دوں گا۔ مجھے بھی جیون گزارنا ہے اور یہ جیون میں اپنوں اور پرایوں کے سامنے گردن جھکا کر نہیں گزارنا چاہتا۔"

"مگر تیری گردن کیوں جھک گئی ہے رے؟"

"دنیا یہی کہے گی ناں ماں کہ رام چرن نے دولت حاصل کرنے کیلئے دوست کی بیٹی مہاراج کو پیش کر دی۔ مجھے بتاؤ ماں! درگاوتی کو راج دربار میں کیوں نچایا گیا۔ صرف اس لیے تاکہ مہاراج اس پر لٹو ہو جائیں اور پتا جی کا منہ دولت سے بھر جائے۔" راکیش نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"کیا تو پاگل ہو گیا ہے راکیش! اپنے پتا پر ایسے الزامات لگا رہا ہے۔" پشپاوتی نے پریشانی سے کہا۔

"اور...... اسے یقین کیوں تھا ماں...... کہ وہ محلوں کی رانی بنے گی؟"

"کیسے......؟" پشپاوتی بدحواسی سے بولی۔

"مجھے سب کچھ بتا دو ماں! میں بچہ نہیں ہوں۔ اگر تم نے نہیں بتایا تو [illegible] درگاوتی سے پوچھوں گا۔ میں اس کی ہتھیا کر دوں گا' نتیجہ کچھ بھی ہو۔ میں اس سے پریم کرتا ہوں۔ ہمارے پاس بہت دولت ہے ماں...... تم پتا جی سے کہو کہ وہ مزید دولت حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میرے من کا سکون مجھے دے دیں۔"

پشپاوتی کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ راکیش نے اس کی گود میں سر رکھ دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ پشپاوتی کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے تھے۔ بیٹے کی ناکام آرزوئیں ان کے سامنے آن کھڑی ہوئی اور وہ اس کی حالت پر تڑپ اٹھیں لیکن بات کہیں آگے تھی۔ رام چرن جی کا کوئی قصور نہیں تھا۔ وہ دولت کے بھوکے نہیں تھے۔ اگر درگاوتی کوئی عام لڑکی ہوتی تو ساری دولت قربان کر کے بیٹے کی جھولی خوشیوں سے بھر دیتے لیکن ان بے چاروں کا کوئی قصور نہیں تھا۔ مہاراجہ نے ایک کام ان کے سپرد کیا تھا جو انہوں نے انجام دے دیا تھا۔

لیکن یہ نئی افتاد...... ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ بیٹے کو کیسے تسلی دیں۔ تاہم صورتحال کی نزاکت سے اچھی طرح واقف ہو گئی تھیں۔ راکیش کو سنبھالنا بھی ضروری تھا۔ ورنہ بے عزتی کی موت سر پر آ کھڑی ہوتی۔ کئی منٹ تک وہ بیٹے کے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتی رہیں پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولیں۔

راکیش ایک بات کہوں میرے لال! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری بہنوں کو سرعام ننگا کر دیا جائے' اگر تو چاہتا ہے کہ تیری ماں کو زندہ جلا دیا جائے' اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے پتا جی کو ہاتھی کے پاؤں کے ساتھ باندھ کر مار ڈالا جائے تو تیرا جو من چاہے کر' ہم تیری خوشی کیلئے سب کچھ برداشت کرلیں گے اور اگر تو چاہتا ہے کہ یہ سب کچھ نہ ہو تو اپنے دل پر پتھر رکھ لے۔ درگاوتی تیرے لیے نہیں ہے۔ وہ محلوں کی رانی ہے۔ وہ ہمارے پاس مہاراج کی امانت تھی جسے مہاراج نے واپس مانگا ہے۔ ہماری کیا مجال کہ ہم ان کی آگیا کے خلاف کریں۔"

"تم مجھے بتاتی کیوں نہیں ماں! وہ کون ہے۔ کیا وہ پتا جی کے سورگباش متر کی بیٹی نہیں ہے! کیا سب کچھ ڈھونگ تھا؟ مگر یہ ناٹک کیوں رچایا گیا تھا؟"

"بس یوں سمجھ لو یہ مہاراج کا حکم تھا۔"

"تو وہ پتا جی کے دوست کی بیٹی نہیں ہے؟"

"مجھے کچھ نہیں معلوم راکیش تیرے پتا جی کو بھی کچھ نہیں معلوم۔ صبر کر لے میرے لال صبر کر لے۔ اگر کوئی اور بات ہوتی تو ہم سب کچھ قربان کر کے درگاوتی کو تیری دلہن بنا دیتے۔ بس یوں سمجھ لے کہ اگر ہم جیون بھی دے دیں۔ تب بھی وہ تیری نہیں ہو سکتی۔"

"اسے بڑا مان ہے اپنے اوپر' اسے یقین تھا کہ وہ رانی بنے گی۔ میرا جیون برباد ہو گیا ماں' میرا جیون برباد ہو گیا۔" وہ ماں کی گود میں سر رکھے روتا رہا اور پشپاوتی کی آنکھوں سے بھی آنسو گرتے رہے۔ بیٹے کی دل آزاری سے اس کا دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا لیکن وہ مجبور تھیں۔ زندگی دے کر بھی وہ بیٹے کیلئے وہ حاصل نہ کر سکتی تھیں جو وہ چاہتا تھا۔ راکیش ان کی گود میں پڑا روتا رہا اور پشپاوتی کو رلاتا رہا۔ جب دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تو وہ اٹھا اور مڑ کر واپس جانے لگا۔

تب پشپاوتی نے اس کا دامن پکڑ لیا۔

''مجھے بتا کر جا راکیش! تو کوئی ایسا قدم تو نہیں اٹھائے گا جو ہمارے گھر کی تباہی کا باعث بن جائے۔ ہم سب مجبور ہیں بیٹا' تیرے پتا جی بھی مجبور ہیں۔ ایک فرض انہیں سونپا گیا انہیں ادا کرنا ہی تھا۔ راضی سے یا ناراضی سے' تیرے من کے روگ نے ماں کا من تڑپا دیا ہے لیکن مجبوری' اپنے من کی شانتی کیلئے اس گھر کی تباہی مت بن جانا راکیش! ماں کی یہ ہی خوشی ہے آگے تیری مرضی۔''

''نہیں ماں' تم اطمینان رکھو' تم اطمینان رکھو۔'' راکیش نے ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا اور لڑکھڑاتے قدموں سے باہر نکل گیا۔ پشپاوتی کی آنکھوں سے پھر آنسو امڈ پڑے۔

آخر وہ شبھ گھڑی آ گئی۔ جب شرت چندر کی برات رام چرن کے گھر آ گئی۔ پورے بھرت نواس کو دلہن بنایا گیا تھا۔ رام چرن کا گھر آسمان کا کوئی گوشہ معلوم ہو رہا تھا۔ جو ستاروں سے سجا ہوا تھا۔ برات اتنے دھوم دھام سے آئی تھی کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ گئے تھے۔ رنڈیوں کے گروہ ناچ رہے تھے۔ پوری راجدھانی کے بینڈ باجے ساتھ آئے تھے۔ ہاتھیوں کی لمبی قطار تھی۔ جن پر امراء بیٹھے ہوئے تھے۔ بیچ میں شرت چندر جی کا سب سے اونچا ہاتھی تھا جس کے ہودے سے پھول نچھاور کیے جا رہے تھے۔ زرق برق لباس میں ملبوس درباری ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔

چندر بدن کی سکھیاں برات دیکھنے چلی گئیں اور چندر بدن تنہا رہ گئی۔ وہ اپنی کامیابی پر نازاں تھی اور اس کے حسین ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ ایک کامیاب شکاری کی مسکراہٹ جس کا شکار بالآخر اس کے جال میں آ پھنسا ہو۔ آخر اس نے اپنا مقام حاصل کر ہی لیا تھا اور اب پورے ملک کی حکومت اس کے ہاتھ میں موجود ہوگی۔ وہ اس ''پرجا'' کی قسمت کی مالک بن جائے گی۔ لوگ اسے جھک جھک کر سلام کریں گے۔ آخر اس نے اپنے حسن کا خراج حاصل کر لیا تھا۔ یہ حسن جو اسے بھگوان نے دیا تھا۔

اس کے دل میں بھی یہ عظیم الشان برات دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی اور وہ عقبی جھروکے کی طرف بڑھ گئی۔ عقبی جھروکے تک جانے کیلئے اسے ایک کمرے سے گزرنا پڑتا تھا لیکن جونہی وہ اس کمرے میں داخل ہوئی اس کا دل دھڑک اٹھا۔ کوئی اس کمرے میں موجود تھا۔ اس نے لمبے گھونگھٹ کو اٹھا کر اسے دیکھا اور دیکھتی رہ گئی۔

وہ راکیش تھا۔ سوجی سوجی لال آنکھیں' خشک ہونٹ کپکپاتے ہوئے' عجیب سی سوگواری تھی اس کے چہرے پر' چندر بدن پہلے تو ڈر گئی لیکن پھر راکیش کی حالت دیکھ کر اس کا دل نرم ہو گیا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو راکیش؟'' اس نے صاف آواز میں پوچھا اور راکیش آہستہ قدموں سے آگے بڑھ آیا۔ اس کے ہونٹ کپکپائے لیکن آواز نہ نکل سکی۔

تب چندر بدن آگے بڑھی اور راکیش کے نزدیک پہنچ گئی۔

''تم نے اپنی یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ کوئی دیکھے گا تو کیا کہے گا۔''

راکیش اب بھی کچھ نہ بولا' وہ جلتی ہوئی نگاہوں سے چندر بدن کو دیکھ رہا تھا۔ چندر بدن ان نگاہوں سے گھبرا گئی۔

''جاؤ راکیش یہاں سے چلے جاؤ...... کوئی آ گیا تو...... نہ جانے کیا ہو جائے۔''

''آخری بار دیکھ لینے دو درگاوتی' شاید من شانت ہو جائے' شاید......''

''من کو شانت کرو راکیش! کیا یہ ضروری ہے۔ بھرم کھل گیا تو بہت برا ہوگا۔''

''مجھے کچھ باتیں بتا دو۔ اس کے بعد پھر کبھی تمہیں پریشان نہیں کروں گا۔'' راکیش نے اسی طرح لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پوچھو جلدی۔'' چندر بدن پریشانی سے پیچھے دیکھتے ہوئے بولی۔

''تم پتا جی کے دوست کی بیٹی نہیں ہو؟''

''ان باتوں سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ سنو راکیش! دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کوئی ایسا قدم مت اٹھانا جو تمہارے گھر کی تباہی بن جائے۔ نراش مت ہونا' درگاوتی کے من میں بھی تمہارا خیال ہے۔ بس میں اس سے زیادہ کچھ نہ کہوں گی۔''

''میرے جیون کیلئے یہی سہارا کافی ہے درگاوتی' مجھے وہ مل گیا ہے جو میں چاہتا تھا۔ اطمینان رکھو' تمہیں راج دربار مبارک' میں اب کبھی تمہاری راہوں میں نہیں آؤں گا۔'' راکیش نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا اور پھر وہ تھکے تھکے انداز میں واپس مڑا۔

''سنو......!'' چندر بدن کی آواز ابھری۔

اور اس کے قدم رک گئے۔

''میرے پاس آؤ۔'' اس نے کہا اور راکیش کسی معمول کی طرح اس کے نزدیک پہنچ گیا۔

تب چندر بدن کے حنائی ہاتھ آگے بڑھے اور راکیش کی گردن میں حمائل ہو گئے اور پھر اس نے راکیش کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیئے اور ایک بوسے کے بعد اس نے دونوں ہاتھ راکیش کے سینے پر رکھ کر اسے دھکیلتے ہوئے کہا۔

''اب جاؤ راکیش' یہ میری امانت ہے۔ اس کی حفاظت ہوش مندوں کی طرح کرنا۔''

اور وہ واپس پلٹ آئی۔ اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ راکیش کے باہر جانے کا دوسرا دروازہ موجود تھا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

شرت چندر کی بوڑھی امنگیں پھر سے جوان ہوگئی تھیں۔ یوں بھی ان کی عمر زیادہ
تھی' ہوتی بھی تو کیا...... وہ مہاراج تھے اور مہاراج کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔ چندر بدن ان
دو بار ملی تھی اور اس نے اظہار ناپسندیدگی نہیں کیا تھا۔ ان سے کسی نے بھی اظہار ناپسندیدگی نہیں
تھا۔ مہاراج صرف پسند کیے جاتے ہیں۔

بہر حال چندر بدن سدا کیلئے ان کی ہوگئی تھی۔ بھرت نواس میں ایسا جشن کبھی نہیں
گیا تھا۔ کسی نے کاہے کو ایسی برات دیکھی ہوگی۔ چندر بدن بڑی شان سے دلہن بن کر آئی تھی

اور اب...... وہ حجلہ عروسی میں بیٹھی' قدموں کی چاپ کی منتظر تھی۔ حجلہ عروسی جنت
کا کوئی ٹکڑا معلوم ہو رہا تھا۔ چاروں طرف بیش قیمت اشیاء سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ خوشبو
بکھری ہوئی تھیں۔ زرق برق لباس میں ملبوس مہاراج شرت چندر نے حجلہ عروسی کا دروازہ کھو
اور اندر داخل ہوگئے۔ چندر بدن سمٹ گئی۔

یہ پہلا امتحان تھا۔ اس امتحان میں کامیابی مستقبل کے دروازے کھول سکتی تھی۔ اس
گردن اور جھک گئی۔

شرت چندر اس کے نزدیک پہنچ گئے۔ انہوں نے چندر بدن کا مہندی رچا ہاتھ اپ
ہاتھ میں لیا۔ جیب سے ہیرے کی انگوٹھی نکالی اور اسے چندر بدن کی انگلی میں پہناتے ہوئے
بھری آواز میں بولے۔

''پورنما!''

چندر بدن چونک پڑی۔ یہ نام اس کیلئے نیا تھا۔

''ہمیں تمہارا پرانا نام چندر بدن بھی بہت پسند ہے لیکن ممکن ہے اس نام سے تمہار
کچھ بری یادیں وابستہ ہوں۔ اس لیے ہم اپنی محبت کے تحفے کے طور پر تمہیں یہ نام دے ر
ہیں پورنما!'' انہوں نے کہا۔

اور چندر بدن مسکرا پڑی۔

تب مہاراج نے اس کا گھونگھٹ الٹ دیا اور چندر بدن نے آنکھیں بند کرلیں۔

''اپنے اجنبی کو نہ دیکھو گی پورنما! میں وہی ہوں جو پہلی بار تمہیں باغ میں ملا تھا۔ ا
سے من ہار بیٹھا تھا۔ دوسری بار میں تم سے اپنے کمرے میں ملا تھا اور تم سے من کی بات کہ
تھی۔ ہاں پورنما! مجھے اس حرکت کی معافی بھی مانگنی ہے۔ مجھے معاف کردو پورنما! میں نے
دن......''

''مہاراج......'' چندر بدن نے ایک ادا سے شرت چندر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور
شرت چندر نے اس کی انگلیاں چوم لیں۔

''ہمیں کہنے دو چندر بدن! ہم نے تمہاری قیمت کا اندازہ نہیں لگایا تھا۔ ہم نے تمہیں
ایک راجہ کی نگاہ سے دیکھا تھا لیکن تمہاری باتوں نے ہماری آنکھیں کھول دیں۔ ہمیں احساس ہو
گیا کہ تم تو تاج میں جگمگانے والا ہیرا ہو اور ہم خوشی سے پھولے نہیں سما رہے پورنما' یہ ہیرا
ہمارے تاج میں آ لگا ہے اور اس کی روشنی سے ہمارا من جگمگا اٹھا ہے۔

''میں آپ کی داسی ہوں مہاراج!'' چندر بدن نے جذباتی آواز میں کہا۔

''نہیں تم' پورنما ہو...... مہارانی ہو۔ تم بھرت نواس کی رانی ہو...... ہمارے من کی
رانی ہو......'' شرت چندر جذباتی ہوگئے۔ انہوں نے دونوں ہاتھ بڑھا کر چندر بدن کو بازوؤں
میں سمیٹ لیا اور چندر بدن نے خود کو ان کے سپرد کر دیا۔

بیوپاری نے اچھے داموں سودا کیا تھا اور اب گاہک کو پوری ایمانداری سے مال سپلائی
کرنا تھا۔ اس نے اپنی تمام رعنائیاں مہاراج کو دے دیں۔ اپنے حسن کی اچھوتی دولت ان کے
قدموں میں ڈال دی۔ وہ کومل جسم جس نے ہزاروں خون کرا دیئے تھے۔ آج بھی ان چھوا تھا۔
چندر بدن اپنی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھی۔ وہ اپنا امتحان لے رہی تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ
وہ خوش فہمی کا شکار تو نہیں ہے۔ لوگ اس کے حسن کو دیکھ کر سچ مچ دیوانے ہو سکتے ہیں اور لوگوں
نے اسے یقین دلا دیا تھا کہ اس کا خیال درست ہے۔

اور آج...... اس نے خراج حسن وصول کر لیا تھا۔ بھرت نواس کی حکومت اب اس کی
مٹھی میں تھی۔ آج وہ بھرت نواس کی مالک بن بیٹھی تھی اور بھرت نواس کا پروقار مہاراج...... آج
اس کے قدموں میں جھکا ہوا تھا۔ شمعوں کی روشنی چندر بدن کے حسن سے ماند پڑ گئی تھی۔ شرت
چندر مسحور ہوگئے۔ ان کی ریاست کے تمام خزانے اس کے حسن کے سامنے بے حقیقت تھے اور وہ
کسی بوالہوس کی طرح حسن کے خزانوں کو اپنی جھولی میں بھرنے لگے۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

چندر بدن...... پورنما بن گئی۔ مہاراج اس کے غلام تھے۔ راج پاٹ دوسروں کے سپرد
کر کے وہ صرف چندر بدن کے قدموں میں پڑے رہتے۔ دوسری رانیوں کو وہ بالکل بھول گئے
تھے۔ انہیں یاد بھی نہیں رہا کہ راج محل میں دوسری رانیاں بھی موجود ہیں۔ مہامنتری حکومت کے
کام چلا رہے تھے اور مہاراج سب کچھ بھول گئے تھے۔ انہیں صرف پورنما یاد تھی۔ جس کی
خوبصورت آنکھوں میں ڈوب کر ابھرنے کو دل نہیں چاہتا تھا اور وہ ان آنکھوں کی گہرائیوں میں

ڈوبتے چلے جارہے تھے۔ نیچے اور نیچے...... اور لیلاوتی کانٹوں کے بستر پر لوٹ رہی تھی۔

لیلاوتی، شرت چندر کی سب سے چہیتی رانی تھی۔ چندر بدن سے پہلے اس کا راج
مہاراج سب سے زیادہ اسے چاہتے تھے کیونکہ وہ دوسری رانیوں میں سب سے چھوٹی تھی۔
دوسری بات ہے کہ لیلاوتی کا من موہن کوئی اور تھا۔ اس کے دل پر کسی اور کا راج تھا۔ لیکن عو
رقابت میں سب کو بھول جاتی ہے۔ لیلاوتی نے اس سے پہلے کبھی شرت چندر کے بارے م
انداز میں نہیں سوچا تھا۔ شرت چندر کی آغوش میں جا کر وہ آنکھیں بند کر لیتی اور اس کے تص
میں دھرمیندر آ جاتا لیکن آج دھرمیندر کی آغوش میں اسے سکون نہیں تھا۔

اور دھرمیندر اس کی بے حسی پر حیران تھا۔

''لیلاوتی!'' اس نے لیلاوتی سے کہا۔

''ہاں!'' لیلاوتی جیسے خواب سے چونک پڑی ہو۔

''کیا بات ہے رانی!...... اداس ہو...... حالانکہ میں پورے پندرہ دن کے بعد
آیا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ تم میرے لیے بے چین ہوگی۔ مجھے دیکھ کر تمہارے من کے کنول
جائیں گے لیکن تم بڑی اداس ہو۔''

''پورنما نے میرے دل کے کنول مرجھا دیئے ہیں۔ دھرمیندر! میں کانٹوں کے بستر
لوٹ رہی ہوں۔'' لیلاوتی نے دل کی بات کہہ دی۔

''کیوں؟ میرے خیال میں تو یہ اچھا ہوا۔ بوڑھا شرت چندر خواہ مخواہ تمہیں پر
کرتا رہتا تھا۔ اب تو ہمیں آزادی ہے۔ وہ پورنما میں کھویا ہوا ہے۔ پورنما اس کی آغوش میں
میری لیلاوتی میری آغوش میں۔''

''تم نہیں سمجھتے دھرمیندر! تم نہیں سمجھتے، ہمیں کچھ کرنا ہوگا۔ راج محل پر اب صر
پورنما کا حکم چلے گا۔ ہماری کوئی حیثیت نہیں رہے گی اور ایک دن ہمارا حشر بھی بڑی رانی جیس
گا۔ ہمیں بھی نکال دیا جائے گا۔''

''یہ تو اور اچھا ہوگا لیلاوتی! پھر میں تمہیں لے جاؤں گا اور میرا چھوٹا سا م
تمہارے قدموں سے آباد ہو جائے گا۔''

''نہیں دھرمیندر نہیں، میں یہیں رہنا چاہتی ہوں۔ شرت چندر کو ہر قیمت پر میر
قدموں میں ہونا چاہیے۔ بتاؤ، تم میری کیا مدد کر سکتے ہو؟'' لیلاوتی بے چینی سے بولی اور دھر
حیرانی سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

یہ لیلاوتی تھی۔ جس نے قسمیں کھا کھا کر اسے یقین دلایا تھا کہ وہ راج محل
انگاروں کے بستر پر لوٹتی ہے۔ اس کے بجائے اگر وہ اس کے گھر کے چھوٹے سے آنگن میں

تو اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت سمجھتی لیکن...... آج وہ کہہ رہی تھی کہ وہ راج محل نہیں
چھوڑنا چاہتی تو کیا اب تک وہ اسے بے وقوف بناتی رہی تھی۔

دھرمیندر کی کہانی خاصی دلچسپ تھی۔ وہ اور لیلاوتی بچپن سے ہی ایک دوسرے کو
چاہتے تھے۔ لیلاوتی ایک چھوٹی سی طفیلی ریاست کے راجہ کی بیٹی تھی اور دھرمیندر وہیں کے ایک
معمولی آدمی کا بیٹا، دونوں بچپن سے ہی ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے لیکن دونوں کے
درمیان سنہری دیواریں حائل تھیں۔ دھرمیندر کسی طور بھی لیلاوتی کو حاصل نہیں کر سکتا تھا اور وہی
ہوا۔

لیلاوتی، شرت چندر کو پسند آ گئی اور انہوں نے اسے اپنی رانی بنا لیا۔ دھرمیندر کی دنیا
تاریک ہو گئی لیکن رانی بننے کے بعد بھی جب اسے معلوم ہوا کہ لیلاوتی اس سے اسی قدر محبت کرتی
ہے۔ جتنی شادی سے پہلے کرتی تھی تو اس کی امنگیں جوان ہو گئیں۔ اس نے لیلاوتی کے قریب
پہنچنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس سلسلے میں اسے سخت محنت کرنا پڑی اور پھر لیلاوتی کی کوششوں
سے شاہی محل کے محافظ دستوں کے کمانڈر کی حیثیت سے اس کا تقرر ہو گیا۔ دھرمیندر نے خود کو
ایک باصلاحیت آدمی ظاہر کرنے کی کوشش میں دن رات ایک کر دیئے اور بالآخر وہ شرت چندر کی
نگاہوں میں جگہ پا گیا۔

شرت چندر اسے بے حد شریف آدمی سمجھتے تھے اور اس پر پورا پورا اعتماد کرتے تھے۔
اس لیے اب دھرمیندر کیلئے کوئی دقت نہ رہی تھی اور لیلاوتی کی خلوتوں میں اس کا آنا جانا ہو گیا۔
وہ بے حد احتیاط سے کام کرتا تھا۔ اس لیے آج تک کسی کو شبہ نہیں ہوا تھا۔ بس دقت تھی تو یہ کہ نئی
رانی ہونے کی وجہ سے شرت چندر ہر وقت اس کے پاس رہتے تھے اور دھرمیندر کو دقت ہوتی تھی۔

لیکن اب راستہ بالکل صاف تھا تو لیلاوتی یہ کہہ رہی تھی۔

وہ خاموشی سے لیلاوتی کی شکل دیکھتا رہا۔

''بتاؤ دھرمیندر! تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو؟''

''جو تم چاہو لیلاوتی۔'' دھرمیندر نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''تم...... پورنما کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ کوئی سازش کر کے اسے قتل کر دو تاکہ میرا
راستہ صاف ہو جائے۔'' لیلاوتی نے کہا اور دھرمیندر اچھل پڑا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں
تھا کہ لیلاوتی اس حد تک جا سکتی ہے۔

''کیا کہہ رہی ہو لیلاوتی؟''

''ڈر گئے؟'' لیلاوتی اسے اپنے سے جدا کرتی ہوئی بولی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

''مم...... مگر لیلاوتی؟''

"کچھ نہیں دھرمیندر میں صرف تمہارا امتحان لے رہی تھی۔ تمہیں اس بات پر
ہوتی ہوگی۔ دھرمیندر کہ میں جو تمہیں چاہتی ہوں۔ تمہارے گھر میں رہنے کی آرزو کر
ہوں۔ آج یہ بات کیوں کہہ رہی ہوں۔ میں شرت چندر کیلئے کیوں بے چین ہوں۔ مجھے
چندر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ دھرمیندر عورت صرف اپنی برتری چاہتی ہے اور میں پ
برتری نہیں دیکھ سکتی۔ پریمیکا اپنے پریمی سے بھی کچھ چاہتی ہے۔ میں نے راج محل میں
کے بعد بھی تمہیں دل سے لگائے رکھا۔ میں نے آج تک تم سے اپنی محبت کا صلہ نہیں مانگا
میں تم سے اپنی محبت کی قیمت طلب کرتی ہوں دھرمیندر!"

وہ مسہری سے اتر کر کھڑی ہوگئی۔

"بولو...... کیا جواب ہے تمہارے پاس؟"

دھرمیندر کے جسم نے پسینہ چھوڑ دیا اور وہ پاگلوں کی طرح لیلاوتی کو دیکھ رہا تھا۔

"جواب دو دھرمیندر!" لیلاوتی سخت لہجے میں بولی۔

"مگر یہ کیسے ممکن ہے لیلاوتی!" اس نے بمشکل کہا۔

"اس طرح...... جس طرح تم راج محل میں آکر شاہی محل میں دستے کے کمان
گئے۔ اپنے لیے تم نے سب کچھ کرلیا۔ میرے لیے بھی تو کچھ کرو دھرمیندر!" لیلاوتی بھ
ہوئے لہجے میں بولی۔

"بھرت نو اس میں طوفان آجائے گا۔ میں پریمی ہوں لیلاوتی! تمہارے لیے
جان دے سکتا ہوں۔ کسی کی جان مجھ سے نہیں لی جاسکتی۔"

"مجھے تمہارے نہیں' پورنما کے جیون کی ضرورت ہے۔ ہمارے تمہارے پریم
اس شرط پر جاری رہ سکتے ہیں۔ دھرمیندر جاؤ۔ مجھے سوچ کر جواب دو۔ اگر تم میرا کام کر سکتے
آئندہ میرے پاس آنا ورنہ خاموشی سے راج محل چھوڑ دینا کیونکہ اس کے بعد یہاں کی فضا
تمہارے لیے سازگار نہیں ہوگی۔

لیلاوتی کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ دھرمیندر منہ پھاڑے اسے
رہا۔

"جاؤ دھرمیندر' تم میرے سامنے میرے کام کا اقرار نہ کرکے میری توہین کر ر
میری محبت کا اپمان کر رہے ہو۔ میں نے آج تک تمہیں من سے چاہا ہے۔ لیکن تمہاری
مجھے میری بھول کا احساس دلا رہی ہے۔ جاؤ غور کرکے جواب دو۔" لیلاوتی غصے سے چیخی
دھرمیندر کے قدم دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

صرف لیلاوتی ہی آگ میں نہیں جل رہی تھی۔ سائیکا شرت چندر کی دوسری رانی

سائیکا کے دل پر لیلاوتی کا ہی داغ تھا۔ لیکن جب شرت چندر کا دل لیلاوتی سے بھر گیا تو سائیکا کو
وہی حیثیت حاصل ہوگئی جو پہلے تھی۔ اب ہفتے میں شرت چندر اس کے پاس بھی ایک دن آتے
تھے۔ یہ بھی ایک ریاست کی راجکماری تھی۔ اس کے باپ پر شرت چندر نے بہت بڑا احسان کیا
تھا۔ جس کے عوض سائیکا شرت چندر کو دے دی گئی تھی۔

وہ شرت چندر کو چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے بھی شرت چندر کی ایک چاہت موجود تھی۔
بہت جلد ہی سائیکا کو اپنے ساتھ ناانصافی کا احساس ہوگیا اور وہ دل ہی دل میں جلنے لگی۔ شرت
چندر جیسے بوالہوس کو من مندر کا دیوتا بنانے سے کیا حاصل' اس کی محبت تو ہر خوبصورت لڑکی کیلئے
ہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اس ماحول کی عادی ہوگئی اور اس نے صبر کرلیا۔

شرت چندر کی محبت کا تیسرا درجہ اسے حاصل تھا۔ لیکن جب لیلاوتی اس محل میں آئی تو
سائیکا کو سخت رنج ہوا۔ اس نے لیلاوتی کیخلاف سازشیں کیں لیکن لیلاوتی' مہاراج کی منظور نظر
تھی۔ اسے کون نقصان پہنچا سکتا تھا۔

سائیکا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی لیکن پھر وہ مہاراج کی وفادار نہ رہ سکی۔ اس نے اپنی دل
بستگی کا سامان کرلیا اور آج کل شرت چندر کے ایک مشیر سے رانی جی کا معاشقہ چل رہا تھا۔ رفتہ
رفتہ سائیکا' لیلاوتی کا غم بھی جھیل گئی۔

لیکن اب پورنما آگئی تھی اور تمام رانیاں اس کے آگے ماند پڑگئی تھیں۔ وہ اس کے
سامنے احساس کمتری کا شکار ہوگئی تھیں۔ سائیکا بہت خوبصورت تھی۔ اب بھی اس کا حسن گلاب
کے پھول کی مانند کھلا ہوا تھا۔ جس کی مہک ایک نگاہ دیکھنے والے کو مسحور کر دیتی تھی۔ شرت چندر
بارہا اس کا اعتراف کر چکے تھے کہ رانی سائیکا پرانی سہی لیکن اس کا حسن بے مثال ہے۔ لیلاوتی
بھی جوان ہے' خوبصورت ہے لیکن سائیکا' سائیکا ہے۔

لیکن اب سائیکا کا غرور ٹوٹ گیا تھا۔ پورنما کے سامنے کسی کا چراغ روشن نہیں ہوسکتا تھا
اور سائیکا جانتی تھی کہ یہ دشمن سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اسے احساس تھا کہ پہلی رانی نکال دی گئی
ہے اور اگر پورنما کی یہی کیفیت رہی تو پھر دوسری رانیوں کا بھی بھگوان ہی رکھوالا ہے۔

اس لیے اپنے طاقتور دشمن کے بارے میں وہ سنجیدگی سے سوچ رہی تھی۔ لیلاوتی کو زیر
کرنا زیادہ مشکل نہیں تھا۔ وہ بہرحال شرت چندر کو لیلاوتی کے چنگل سے نکال چکی تھی لیکن
پورنما......!"

اس وقت بھی وہ مسہری پر تنہا پڑی یہی سوچ رہی تھی کہ کون سی ترکیب ہو کہ پورنما کے
خطرے سے نجات مل سکے۔ وہ خاموش پڑی سوچتی رہی۔ تب اس کے ذہن میں ایک چہرہ ابھرا'
گھنی داڑھی' چڑھی ہوئی مونچھیں' لال لال انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی آنکھیں' جن کا خوف

ہفتوں اس کے ذہن پر سوار رہا تھا۔ کیسی بھیانک آنکھیں تھیں وہ' کیسی خوفناک آنکھیں تھیں کیسے عجیب انداز سے دیکھا تھا ان آنکھوں نے اسے۔

اسے جب بھی ان آنکھوں کا تصور آتا۔ وہ لرز جاتی۔ پھر اس کے کانوں میں سرگوشی گونجی...... ''اگر تو کسی مصیبت میں گرفتار ہو سندری تو میرے پاس چلی آنا۔ میرے پاس تیری ہر مصیبت کا علاج موجود ہے......'' لیکن...... وہ کبھی وہاں جانے کی ہمت نہ کر سکی تھی۔ اس وقت بھی نہیں جب لیلاوتی اس کے سینے پر مونگ دل رہی تھی۔ ان آنکھوں کا خوف اس کے ذہن پر سوار تھا۔ وہ جب بھی ان کے بارے میں سوچتی اس کے قدم لرز جاتے۔

آج پھر وہ آنکھیں اس کے حواس پر چھا گئی تھیں۔ خوفزدہ وہ آج بھی تھی لیکن آج اس کے سوچنے کا انداز مختلف تھا۔ کیوں نہ ان آنکھوں کا خوف دل سے نکال دیا جائے' کیوں نہ ان الفاظ کی اہمیت کو پرکھا جائے۔ اب تو یہی ایک ذریعہ رہ گیا تھا۔ وہ پورنما پر جادو کرا دے مہاراج پر جادو کرا کے انہیں اپنا غلام بنا لے۔ ان آنکھوں کے خوف کو بھلانا ہو گا۔ اسے اپنی ریاست جانا ہو گا اور وہ مہاراج نینوا کے قدموں پر گر پڑے گی۔ ان سے رو رو کر مدد کی درخواست کرے گی لیکن ان آنکھوں کا انداز...... وہ آنکھیں اس سے کچھ طلب کر رہی تھیں۔

وہ عورت تھی۔ وہ ان آنکھوں کی طلب سمجھ گئی تھی لیکن اس وقت وہ کنواری تھی۔ ایک ریاست کی راجکماری تھی۔ اس وقت وہ ان آنکھوں کی طلب پوری نہیں کر سکتی تھی اور اس وقت اس پر کوئی مصیبت بھی نہیں تھی۔ اگر ان آنکھوں کی طلب پوری کر کے اس کا کام بن جائے تو طلب پوری کرنے میں کیا حرج ہے؟

صرف یہی ایک ذریعہ تھا۔ صرف یہی ایک طریقہ تھا۔ وہ مہاراج نینوا کو ضرور آزمائے گی۔ مہاراج نینوا...... اس کی اپنی ریاست سے تھوڑی دور ویرانے میں ایک مندر میں رہتے تھے۔ بہت بڑے رشی تھے۔ اس کے پتا جی مہاراج نینوا کو بہت مانتے تھے اور جب وہ انیس سال کی ہوئی تھی تو اس کے پتا جی اسے خود مہاراج نینوا کو پرنام کرانے لے گئے تھے۔ اس کے پتا جی کے کہنے کے مطابق نینوا مہاراج نے ان کی بڑی مدد کی تھی اور یہ چھوٹی سی ریاست نینوا مہاراج کی ہی سیوا کا پھل تھی۔

لیکن اسے نینوا مہاراج پسند نہیں آئے تھے۔ ان کی لال لال آنکھوں نے نجانے کیا کیا تھا کہ وہ کانپ کر رہ گئی تھی۔ لیکن اب اسے ان آنکھوں کا خوف دل سے نکالنا ہو گا۔ وہ نینوا مہاراج سے اوش ملے گی۔

اس نے فیصلہ کر لیا اور پھر دوسرے دن اس نے اپنی باندی کے ہاتھ ایک پرچہ لکھ کر مہاراج شرت چندر کو بھجوا دیا۔ اس نے اپنے میکے جانے کی آگیا مانگی تھی۔ مہاراج کو کیا اعتراض

ہو سکتا تھا۔ انہوں نے اسے فوراً اجازت دے دی اور سائیکا باندیوں اور چند ملازموں کو ساتھ لے کر رتھ میں بیٹھ کر میکے چل دی۔

ادھر رانیاں چندر بدن کیخلاف سازشوں میں مصروف تھیں۔ دوسری طرف چندر بدن اپنا کام کر رہی تھی۔ وہ شرت چندر کے دل سے تمام رانیوں کی شکلیں دھو دینا چاہتی تھی۔ وہ ان پر اپنی گرفت سخت سے سخت کرتی جا رہی تھی اور شرت چندر اس کے دیوانے ہو کر رہ گئے تھے۔ چندر بدن ان پر اپنے حسن کی دولت لٹا رہی تھی مگر بڑی کنجوسی سے حالانکہ وہ خود بھی پیاسی تھی لیکن وہ اپنے حسن کی صحیح قدر چاہتی تھی۔ اسے وقتی سودا منظور نہیں تھا۔

سونالی کے بعد...... پھول وتی...... پھول وتی کے بعد سائیکا...... سائیکا کے بعد لیلاوتی...... اور پھر وہ خود...... لیکن وہ حرف آخر بننا چاہتی تھی۔ اپنے بعد کسی اور کی گنجائش نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ اس کیلئے بڑے تجربے کی ضرورت تھی۔

وہ اپنے فن میں مکمل تھی۔ اس نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ شرت چندر اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں۔ اس نے پوری طرح شرت چندر کو اپنے حسن کے شکنجے میں جکڑ لیا تھا اور اب شرت چندر ایک بے بس پنچھی کی طرح پھڑ پھڑانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

اس کے علاوہ اردگرد کے ماحول سے بھی بے خبر نہیں تھی۔ صرف ایک شرت چندر کو قابو میں کر لینے سے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ دوسرے بھی تھے جن پر نگاہ رکھنی تھی۔ ان میں اودے چند جو اس کی حقیقت سے واقف تھے۔ سرفہرست تھے۔ وہ اپنی پچھلی زندگی کا ایک ایک نقش مٹا دینا چاہتی تھی۔ اس کے ذہن میں تو بڑے بڑے خوفناک منصوبے تھے۔ اس کا بس چلتا تو پورے ندیاپور پر ہل چلوا دیتی۔ وہاں کے ایک ایک باشندے کو موت کے گھاٹ اتار دیتی۔

شرت چند گو عمر میں خاصے بڑے تھے لیکن حکیموں اور ویدوں کی مدد سے اب بھی جوانوں کی طرح پرجوش تھے لیکن وہ انداز کہاں سے لاتے جو نوجوانوں کا خاصہ ہوتے ہیں۔ چندر بدن بہر طور ایک عورت تھی لیکن وہ اس سلسلے میں خود پر قابو رکھتی۔

ہاں...... جس وقت وہ صرف ایک عورت ہوتی تو اسے راکیش کی سوگوار آنکھیں ضرور یاد آتیں۔ تو اس کے دل میں ٹیس سی اٹھنے لگتی۔ اس وقت راکیش کے تصور کو چومتی اور ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ جاتی۔ پھر اس کے ہونٹ بڑبڑا اٹھتے۔

''انتظار کرو راکیش...... انتظار...... انتظار کی لذت...... لذت وصل سے بہتر ہوتی ہے۔'' اور یہ الفاظ اس کے اپنے کانوں نے بھی بمشکل سنے ہوں گے۔

ایک روز نینا مالن تازہ پھول لے کر آئی ہر روز آتی تھی لیکن اس کے لبوں پر مہر لگی

ہوئی تھی۔ پہلے ہی روز چندر بدن کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرانی ضرور ابھری تھی لیکن پھر وہ حیرانی آنکھوں میں بسائے خاموشی سے واپس چلی گئی تھی اور اس دن سے آج تک وہ روز آ رہی تھی لیکن اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہ کہا تھا۔ وہ آنکھیں جھکائے آتی اور خاموشی سے واپس چلی جاتی لیکن آج چندر بدن تنہا تھی۔

وہ نینا کو بھولی نہیں تھی۔ گو اس کے دل میں نینا کے لیے کوئی خاص ہمدردی نہیں تھی لیکن یہاں آنے کے بعد نینا پہلی عورت تھی جس سے اس نے بات کی تھی۔ نینا نے اس کی تھوڑی سی مدد بھی کی تھی اور پھر وہ غریب مالن اس کے راستے میں کیا آتی۔ جاگیرے کی بات دوسری تھی کہ وہ چرس کے نشے میں کسی بھی وقت کسی کے سامنے کچھ بھی کہہ سکتا تھا۔ اس لیے اسے راستے سے ہٹا دیا گیا تھا۔

نینا کا معاملہ ابھی زیرِ غور تھا۔ چندر بدن اس نوجوان لڑکی کے ساتھ اس وقت تک کوئی براسلوک نہیں کرنا چاہتی تھی جب تک یہ ضروری نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ اسے کسی مددگار کی بھی ضرورت تھی۔ جو حالات سے باخبر رہ کر اسے بھی باخبر رکھ سکے اور پہلی نگاہ انتخاب نینا پر ہی پڑی تھی بشرطیکہ وہ کام آ سکے۔

نینا نے حسبِ معمول نگاہیں جھکائے جھکائے گلدانوں میں پھول سجائے اور چندر بدن خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ پھر جب نینا حسبِ عادت واپسی کے لیے مڑی تو چندر بدن کی مدھ بھری آواز گونجی۔

''نینا......!'' اور نینا ٹھٹھک گئی۔ نجانے کس طرح نینا نے خود کو بہلاوے دیئے تھے۔ اس نے سنا تھا کہ پورنما رام چرن کی بھتیجی ہے۔ اس نے چندر بدن سے اس کی مشابہت کو اپنی آنکھوں کا قصور قرار دیا تھا لیکن یہ آواز...... یہ انداز...... اس کا ذہن پھر جھنجھنا اٹھا اس نے سہمی ہوئی نگاہوں سے پورنما کو دیکھا۔

پورنما مسکرا رہی تھی۔

''ادھر آؤ نینا!'' چندر بدن نے پیار سے اسے اپنے قریب بلا لیا اور نینا سہمے قدموں سے اس کے قریب پہنچ گئی۔

''ہم سے ناراض ہو نینا؟'' چندر بدن نے پیار سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

''مہا...... مہارانی جی......'' نینا کی آواز بمشکل منہ سے نکلی۔

''جب تنہائی ہو......'' چندر بدن نے میٹھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا ''تو ہمیں اپنی سکھی سمجھ، وہی سکھی جس کے ہونٹوں کو تو نے پیار سے چوما تھا۔''

''چندر بدن؟'' نینا کے منہ سے سرگوشی کے انداز میں نکلا۔

''ہاں نینا!' کیا تو ہماری شکل بھی بھول گئی۔''

دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ یہ چندر بدن ہے...... آنکھیں گواہی دے رہی تھیں لیکن عقل نہیں مان رہی تھی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رام چرن کی بھتیجی میری سکھی ہو۔

''سب کچھ ہوتا ہے نینا! سب کچھ ہوتا ہے۔ راجے مہاراجے سب کچھ کر سکتے ہیں تو ان باتوں کو جانے دے۔ میں نے تجھ سے ایک وعدہ کیا تھا یاد ہے ناں؟''

''تجھے یاد ہو تو بتا دے سکھی!'' نینا نے پیار سے اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔ یہ جان کر اس کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا کہ اس کا اندازہ درست ہے۔ اس کی سکھی ہی اب محلوں کی رانی ہے۔

''نینا......'' چندر بدن نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے کہا۔

''مہاراج نہیں چاہتے کہ کسی کو میرے بارے میں معلوم ہو کیونکہ وہ خود بھی یہی سمجھتے ہیں کہ میں اس اچھوت کی بیٹی ہوں اور اس بات کو چھپانے کیلئے انہوں نے بڑے پاپڑ بیلے ہیں۔ ہر اس شخص کا منہ بند کر دیا گیا ہے جو میرا نام چندر بدن کی حیثیت سے لے سکتا ہے۔ تجھے شاید معلوم نہ ہو میرے کاکا کو بھی قتل کر دیا گیا ہے۔''

''ہائے رام......'' نینا کے منہ سے نکلا۔

''ہاں نینا اگر کسی کو خبر ہو جائے کہ تو مجھے چندر بدن کی حیثیت سے جانتی ہو تو...... بھگوان نہ کرے تیری گردن پر بھی چھری پھیری جا سکتی ہے۔''

''ہائے رام۔'' نینا خوف سے کانپنے لگی۔

''مگر تو چنتا نہ کر سکھی' یہ بات میرے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔ میں تجھ سے کہنا چاہتی ہوں کہ اگر تو نے یہ راز دیواروں کو بھی بتایا تو تیری زندگی مشکل ہے۔ اپنے گھر والوں سے بھی اس کا ذکر نہ کرنا' آگے تیری مرضی۔''

''میں کسی سے نہ کہوں گی مہارانی' میرا جیون بچا لو۔'' نینا نے لرزتے ہوئے کہا۔

''پگلی۔'' چندر بدن نے پیار سے اس کے گال پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔ ''میرے ہوتے ہوئے کون تجھے ٹیڑھی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔ اس پورے محل میں ایک تو ہی تو میری سکھی ہے ہاں...... سن تو اب کل سے مالن کا کام چھوڑ کل سے میرے پاس آ' میرے ساتھ رہ' دن میں تو یوں بھی اپنے گھر والوں سے الگ رہتی ہے۔ رات کو چلی جایا کر۔''

''میرے بھاگ ہیں مہارانی؟'' نینا نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

اور چندر بدن مسکرانے لگی۔

نینا کو بھی بلاوجہ اس نے نہیں رکھا تھا۔ اسے بہرحال ایسی کسی عورت کی ضرورت تھی اس کی راز دار ہو اور اس کے ہر کام میں محبت اور لگن سے دلچسپی لے۔ نینا پر احسانات کر کے اسے اپنے کام کا بنا سکتی تھی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

رانی لیلاوتی بے چینی سے دھرمیندر کا انتظار کر رہی تھی۔ آج تیسرا دن تھا لیکن دھرمیندر نہیں آیا تھا۔ وہ بے چینی سے کروٹیں بدل رہی تھی۔ بچپن کا یہ پریمی بھی اسے دھوکہ دے جائے گا۔ اسے رنج بھی تھا اور خوف بھی' خوف اس بات کا تھا کہ اس نے دھرمیندر سے مدعائے دل کہہ دیا تھا اور اس کیلئے شرط رکھ دی تھی کہ اگر وہ اس کا کام نہ کرے تو اس کے پاس بھی نہ آئے۔

اور دھرمیندر جو باہر گیا ہوا تھا اور پندرہ روز بعد واپس آیا تھا جو لیلاوتی سے جدائی کے لمحے گن گن کر کاٹتا تھا۔ تین دن سے نہیں آیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ لیلاوتی کیلئے پورنما کا خون کرنے کو تیار نہ تھا۔ بڑے بڑے جیالوں کے پتے پانی ہو جاتے' کام بھی معمولی نہیں تھا۔ کوئی دوسرا ہوتا تو ٹھیک تھا۔ پورنما اس وقت مہاراج کی آنکھوں کا تارا تھی۔ اس کے قتل پر مہاراج زمین اور آسمان ایک کر سکتے تھے۔

اس لیے اسے قتل کرنے کا خیال بھی خوفناک تھا اور لیلاوتی کا راز دھرمیندر کے پاس پہنچ گیا تھا۔ ممکن ہے دھرمیندر یہ راز افشا کر دے۔ ایسی صورت میں نہ صرف لیلاوتی بلکہ اس کے پورے خاندان پر تباہی نازل ہو سکتی تھی۔ پھر...... ؟ اب کیا کیا جائے؟ دھرمیندر سے دل کی بات کہہ کر تو اس نے ایک اور زبردست خطرہ مول لے لیا تھا۔

لیلاوتی سوچتی رہی۔ دھرمیندر اس کا بچپن کا پریمی تھا لیکن بہرحال وہ ایک رانی تھی۔ اسے اپنی عزت اپنے خاندان کی حفاظت کا خیال تھا۔ وہ کتے کی موت نہیں مرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس وقت پورنما سے زیادہ دھرمیندر اس کیلئے خطرناک تھا۔ وہ دھرمیندر کے بارے میں گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

بالآخر اس کے ذہن نے ایک ترکیب سوچ ہی لی۔ پہلے دھرمیندر جیسے بزدل عاشق سے چھٹکارہ پانا ضروری ہے۔ اس کے بعد کچھ اور کیا جائے گا۔

چنانچہ اس نے اپنی راز دار سہیلی اور باندی ست وتی کو بلایا اور ست وتی ہاتھ باندھے اس کے پاس پہنچ گئی۔ لیلاوتی کو دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی۔

"کیا بات ہے رانی جی! بھگوان نہ کرے آپ کچھ پریشان ہیں؟"

"ہاں ست وتی' میں سخت پریشان ہوں۔"

"باندی آپ پر جان وار دے گی۔ کیا بات ہے کہیں تو؟" ست وتی نے کہا۔

"تو جانتی ہے ست وتی! تو ہماری سب سے پیاری سکھی ہے۔ ہم نے تمہیں بہن سمان جانا ہے۔"

"میرے بھاگ ہیں رانی!"

"آج ہم تم سے بہن کا حق طلب کرتے ہیں۔" لیلاوتی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آگیا دیں رانی! ست وتی پیچھے نہ ہٹے گی۔ کہیں تو گردن کاٹ کر آپ کے چرنوں میں رکھ دوں۔" ست وتی نے پورے اعتماد سے کہا۔

"نہیں ست وتی' ایسی آگیا ہم کیسے دے سکتے ہیں۔ تو ہی تو ہماری ہمدرد ہے لیکن جو کام ہم تجھ سے کرانا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے تو اس کیلئے تیار نہ ہو۔"

"جان سے زیادہ عزیز شے اور کوئی نہیں رانی تم کہہ کر تو دیکھو۔"

"ہمارا راز' راز رکھے گی؟"

"اگر راز نہ رکھ سکی تو اپنے ہاتھوں چھری مار کر مر جاؤں گی۔ آپ وشواس کریں۔"

"تب سن تو دھرمیندر کو جانتی ہے؟"

"اچھی طرح رانی جی!"

"یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ وہ ہمارا پریمی ہے۔"

"ہاں رانی! میرے علاوہ اور کون جان سکتا ہے۔"

"کوئی نہیں' پریم اپنی جگہ ست وتی مگر ہم سے بہت بڑی بھول ہوگئی ہے۔ ہم نے غلط آدمی سے دل لگایا۔ وہ تو بڑا ابھاگی ہے۔"

"ہوا کیا رانی جی؟"

"وہ...... ست وتی وہ ہم سے ہمارا سہاگ چھیننا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ ہم مہاراج کو زہر دے دیں۔" لیلاوتی نے مکاری سے کہا۔

اور ست وتی کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اس کی آنکھوں سے بھی خوف ٹپکنے لگا۔ اس کے منہ سے آواز نہ نکل سکی۔

"مہاراج ہمارے سرتاج ہیں ست وتی ...... ہم پاپ کرتے رہے ہیں جس کا ہمیں احساس ہے مگر ہم اپنے ہاتھوں اپنا سہاگ کیسے اجاڑ سکتے ہیں؟"

"ہائے رام بڑا پاپی ہے وہ' جس تھالی میں کھاتا ہے اسی میں چھید کرنا چاہتا ہے۔"

''ہاں ست وتی اس نے ہمیں دھمکی دی ہے کہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو وہ ہمیں برباد کر دے گا۔ اپنے اور ہمارے پریم کی تمام کہانیاں دوسروں کو سنا دے گا اور اس طرح ہمارا جیون برباد کر دے گا۔ مہاراج ہمیں کاہے کو زندہ چھوڑیں گے ست وتی!''

''بڑی مشکل آن پڑی ہے رانی۔''

''اور اس مشکل میں تو ہمارا ساتھ دے سکتی ہے ست وتی!''

''مجھے بتاؤ رانی! میں اپنا جیون ہار دوں گی۔''

''سن ست وتی...... غور سے سن' تجھے کیا کرنا ہے۔ صرف تو یہ کام کر سکتی ہے اور لیلا... اسے اپنا پروگرام سمجھانے لگی۔ ست وتی کی آنکھوں میں خوف تھا لیکن وہ گردن ہلا رہی تھی۔ پ... پروگرام سن کر وہ خاموش ہو گئی۔

''ہم تجھے مجبور نہیں کریں گے ست وتی! اگر کر سکتی ہے تو ہمارا یہ کام کر دے۔ ہمارا... ہے تو ہمارا جیون بچا لے۔''

''ست وتی آپ پر واری رانی جی! اگر آپ ہی نہ رہیں تو ست وتی کا جیون بیکار ہے۔ آپ اطمینان رکھیں۔ اس مورکھ کو یہ سزا ضرور ملنی چاہیے۔ میں سب ٹھیک کر لوں گی۔''

''ہماری اچھی ست وتی۔'' لیلاوتی نے اسے گلے سے لگا لیا اور ست وتی نے پیار سے اسے چوم لیا۔ پھر دونوں عورتیں کافی دیر تک بیٹھی ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہیں۔ اس کے بعد ست وتی اٹھ گئی۔

''ہم بھگوان سے تیری کامیابی کی دعا کریں گے۔''

لیلاوتی نے کہا اور ست وتی اس کے کمرے سے نکل گئی۔

دھرمیندر کی بری حالت تھی۔ اس کی کیفیت پاگلوں کی طرح تھی۔ بلاشبہ وہ لیلاوتی کو دل و جان سے چاہتا تھا۔ اسے پہلے بھی اپنی حیثیت کا احساس تھا۔ چنانچہ لیلاوتی' شرت چندر کے محل میں پہنچ گئی تو اس نے صبر کرنے کی کوشش کی۔ حالانکہ اس میں اسے بڑی مشکلات پیش آئی تھیں لیکن وہ کسی حد تک اپنے دل پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

لیکن لیلاوتی اس سے زیادہ چالاک نکلی۔ اس نے شرت چندر کے محل میں آنے کے بعد بھی اپنے محبوب کو فراموش نہیں کیا اور اس کیلئے تگ و دو کرتی رہی۔ یہاں تک کہ کوشش کر کے اسے اپنے بالکل قریب بلا لیا اور اس دن سے ان دونوں کے معاملات اس خوش اسلوبی سے گزر رہے تھے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

دھرمیندر کو اس کی کھوئی ہوئی محبت دوبارہ مل گئی۔ اس کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہ رہا اور مسرت اور شادمانی کی گود میں زندگی گزارنے لگا۔

لیکن اس پرسکون زندگی میں اس اچانک بھونچال نے اس کے حواس گم کر دیئے۔ لیلاوتی نے اس سے جو کچھ طلب کیا تھا۔ وہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ تو محبتوں کی منزل کا راہی تھا۔ پورنما کو اس نے بھی دیکھا تھا اور اس کے حسن پر عش' عش کر اٹھا تھا۔

لیکن اس کے دل میں پورنما کی طلب نہیں پیدا ہوئی تھی۔ اس کی لیلاوتی بہرطور اس کی نگاہ میں سب سے حسین تھی اور وہ اس پر سب کچھ قربان کر سکتا تھا لیکن لیلاوتی کیسی تھی۔ وہ شرت چندر سے محبت بھی نہیں کرتی اور پورنما سے رقابت بھی رکھتی ہے۔

''آخر کیوں؟'' اور پھر اس نے اپنے محبوب سے جو کچھ طلب کیا تھا۔ وہ انسانیت سے کس قدر گری ہوئی بات تھی۔ اگر وہ دھرمیندر سے اس کی زندگی طلب کرتی تو شاید وہ انکار نہ کرتا لیکن پورنما کی زندگی لینا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ ہر طرح اپنے آپ کو معذور پاتا تھا۔

آج تین دن ہو گئے۔ لیلاوتی سے ملے ہوئے یوں تو اس کی جدائی میں پہلے بھی پندرہ دن گزر چکے تھے۔ لیکن یہ پندرہ دن اس نے اس امید پر گزارے تھے کہ سولہویں دن وہ اپنی محبوبہ کی آغوش میں ہوگا۔

لیکن لیلاوتی سراپا قہر بنی ہوئی تھی۔ اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ پورنما کو قتل نہیں کر سکتا تو اس سے تعلقات منقطع کر لے اور دھرمیندر پھر لیلاوتی کی طرف جانے کی ہمت نہیں کر سکا تھا۔ وہ منتظر تھا کہ ممکن ہے لیلاوتی اپنا فیصلہ واپس لے لے اور اسے بلائے لیکن تین دن گزر جانے کے بعد اس کی امیدیں ٹوٹ گئی تھیں اور اب وہ مایوس ہو گیا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب لیلاوتی اس سے کبھی تعلقات استوار نہیں کرے گی۔ وہ یہاں صرف لیلاوتی کے لیے آیا تھا۔ اسی کی وجہ سے اسے سب کچھ گوارہ تھا۔ لیکن اب لیلاوتی ہی اس کی نہیں ہے تو پھر یہاں رہنا بے کار ہے۔

چنانچہ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اپنی ملازمت سے استعفٰی دے کر چلا جائے گا اور اب اس فیصلے پر وہ عمل کرنے کیلئے تیار تھا۔ اس وقت بھی وہ محل کے دور افتادہ حصے میں بنے اپنے مکان میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اب کیا کرے' کہاں جائے۔ لیلاوتی کو کس طرح بھلانے کی کوشش کرے کہ اس کے دروازے پر دستک ہوئی۔

دروازہ بند نہیں تھا۔ اس کا خیال تھا کہ کوئی ملازم ہوگا۔ چنانچہ وہ اداسی سے بولا۔

''آ جاؤ......'' اور آنے والا دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ دھرمیندر نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور اچھل پڑا۔

◈......◈......◈

ست وتی کو وہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ لیلاوتی کی رازدار باندی تھی اور اکثر اس کے پیغامات لے کر دھرمیندر کے پاس آتی تھی۔ دھرمیندر کا دل دھڑکنے لگا۔ کیا لیلاوتی نے اپنے فیصلے کو بدل لیا ہے۔ کیا دھرمیندر کی محبت نے اس کے دل سے رقابت کا غبار دھو دیا ہے...... کوئی اور سندیسہ ہے۔

"کیا بات ہے ست وتی؟" اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"واہ دھرمیندر جی! اچھے پریمی ہیں آپ' تین دن سے رانی تڑپ رہی ہیں۔ پر آپ کا من نہ پسیجا۔" ست وتی نے کہا۔

"مگر...... مگر لیلاوتی تو خود مجھ سے ناراض ہے ست وتی!" اس نے بے قراری سے کہا۔

"پریمیکا کبھی اپنے پریمی سے ناراض ہوتی ہے اور اگر وہ ناراض بھی تھی تو اسے منانا آپ کا کام ہے۔"

"میں...... میں ہمت نہیں کر سکا تھا ست وتی...... تم بتاؤ کیوں آئی ہو...... کیا لیلاوتی کا کوئی سندیسہ لائی ہو؟"

"ہاں آپ کٹھور ہیں دھرمیندر جی' عورت اتنی کٹھور نہیں ہو سکتی۔ رانی جی نے رات کو آپ کو بلایا ہے۔ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے۔"

"میں پہنچ جاؤں گا ست وتی! لیلاوتی کو میرا پیار پہنچا دینا۔ سچ مچ بڑی بھول ہو گئی مجھ سے۔" وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے نہ اس سے پہلے نہ بعد میں۔" ست وتی نے یاد دہانی کرائی اور پھر وہ دھرمیندر کو خوشیوں میں گھرا چھوڑ کر باہر نکل گئی۔

دھرمیندر کے دل کے کنول دوبارہ کھل گئے تھے۔ اگر وہ جلد بازی میں اب تک کچھ کر چکا ہوتا تو پوری زندگی پچھتانا پڑتا۔ لیلاوتی بچپن سے ہی اسے چاہتی تھی۔ عورت پن نے اسے

بہکا دیا تھا لیکن جونہی اسے احساس ہوا ہو گا کہ دھرمیندر اس سے دور ہو جائے گا۔ وہ سنبھل گئی ہو گی۔

نہ جانے کس طرح دھرمیندر نے ساڑھے گیارہ بجائے اور جب محل کے مختلف حصوں میں تاریکیوں نے بسیرا کر لیا تو وہ دبے قدموں لیلاوتی کے محل کی طرف چل پڑا۔ عموماً اسی طرح جاتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کس طرف کا راستہ مناسب ہے۔ چنانچہ وہ تھوڑی دیر کے بعد لیلاوتی کی خواب گاہ کے نزدیک تھا۔

اس نے آہستہ آہستہ خوب گاہ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ لیلاوتی سامنے ہی اپنی مسہری پر دراز تھی۔ اسے تعجب ہوا۔ لیلاوتی کو اس کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔ وہ سو کیسے گئی...... ممکن ہے لیٹی ہو اور نیند آ گئی ہو۔ وہ دبے قدموں لیلاوتی کی مسہری کی طرف بڑھا۔

اور پھر اس کی پیاسی نگاہیں لیلاوتی کے باریک لبادے سے جھانکتے ہوئے جسم پر پڑیں۔ اس نے آہستہ سے پردہ سرکایا اور اسی وقت لیلاوتی کی خوفناک چیخ گونج اٹھی۔

دھرمیندر بری طرح اچھل پڑا۔

"بچاؤ!" لیلاوتی پھر چیخی اور اسی وقت کسی طرف سے دو محافظ نکلے اور انہوں نے دو خنجر دھرمیندر کے پہلو میں اتار دیئے۔ انہوں نے پے در پے خنجروں کے کئی وار کیے اور دھرمیندر کے جسم سے خون کے فوارے بلند ہونے لگے۔ اس کی چیخیں بھی نہ نکل سکیں۔ وار ایسے ہی کاری تھے۔

لیلاوتی مسہری سے اتر کر دور جا کر کھڑی ہوئی تھی اور خوفزدہ نگاہوں سے قالین پر تڑپتے ہوئے دھرمیندر کو دیکھ رہی تھی۔ چیخوں کی آواز سن کر دوسرے محافظ بھی دوڑ پڑے تھے۔

لیکن اب وہاں دھرمیندر کی لاش کے سوا کچھ نہ تھا۔ ماحول بڑا سنسنی خیز ہو گیا تھا کیونکہ دھرمیندر بھی محل میں ایک خاص حیثیت رکھتا تھا۔ بات فوراً دیوان جی تک پہنچ گئی اور دیوان جی فوراً دوڑے چلے آئے۔ معاملہ لیلاوتی کا تھا۔ جو فی الوقت نہ سہی' بہر حال کچھ عرصہ قبل مہاراج کی دل و جان تھی۔ مہاراج پورنما میں مست تھے لیکن بہر حال لیلاوتی ان کی عزت تھی۔ دیوان جی کے پوچھنے پر لیلاوتی نے خوفزدہ انداز میں یہی بتایا کہ نہ جانے یہ کمینہ کس مقصد کے تحت اندر گھس آیا تھا اور ان کی مسہری کے نزدیک کھڑا تھا کہ ان کی آنکھ کھل گئی۔ ضرور وہ بری نیت سے آیا تھا اور اگر محافظ نہ آتے تو ان کے ساتھ نہ جانے کیا سلوک کرتا۔

"اس کا یہی حشر ہونا چاہیے تھا۔" دیوان جی ناک سکوڑ کر بولے اور پھر انہوں نے دھرمیندر کی لاش ٹھکانے لگانے کا حکم دے دیا اور لیلاوتی کو تسلیاں دینے لگے۔

لیلاوتی رقابت کی آگ میں ایک حماقت کر بیٹھی تھی۔ اس نے اپنے پریمی کو کھو دیا

تھا۔ دراصل اس نے دھرمیندر سے یہ بات کہتے ہوئے اس کی شخصیت کے بارے میں بُ
تھا۔

دھرمیندر کوئی جنونی نہیں تھا۔ وہ لیلاوتی سے سچی محبت کرتا تھا اور جب لیلاوتی
چندر کی رانی بن گئی تو اس نے اس کے حصول کی امیدوں کو دفنانا شروع کر دیا۔ وہ اس کی
دل سے نہ کھرچ سکتا تھا لیکن لیلاوتی کے حصول کی خواہشوں پر ضرور قابو پا سکتا تھا۔

اور عین اس وقت جب وہ اس معاہدے میں کامیاب ہو رہا تھا۔ لیلاوتی نے
نے اس کی محنت خاک میں ملا دی۔ لیلاوتی نے اپنی رعنائیوں کا سہارا لے کر شرت چ
دھرمیندر کی سفارش کر دی اور شرت چندر نے اپنی چہیتی رانی کی خواہش پوری کر دی۔ دھرمیندر
محل میں ایک خاص مقام مل گیا۔ اب لیلاوتی خود مختار تھی۔ بے حجاب تھی۔ چنانچہ ا
دھرمیندر کو سب کچھ دے دیا جو وہ کنوارپنے میں نہیں دے سکتی تھی۔ دھرمیندر ایک سچا پر
اس کے دل میں کھوٹ نہیں تھا۔ لیکن محبوبہ کی خواہش رد کرنا بھی اس کے بس کی بات نہیں
پھر یہ خواہش خود اس کی آرزو بھی رہی تھی۔ کوئی دیوار آڑے نہیں تھی۔ وہ اپنی محبوبہ کے س
عیش دیتا رہا اور بلاشبہ وہ لیلاوتی کیلئے سب کچھ کر سکتا تھا۔ سوائے اس کے جو اس نے چاہا
کسی کی زندگی لینا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ تو محبت بھرا دل رکھتا تھا۔
زندگی دے سکتا تھا لیکن پورنما کو قتل کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ لیلاوتی کو سمجھا
لیکن لیلاوتی کے تیوروں نے اسے یہ جرأت نہ دی اور اس نے خاموشی سے چلے جانے کا ف
لیا لیکن لیلاوتی دل کی خراب تھی۔ اس نے پورنما سے پہلے دھرمیندر کے خاتمے کا بندوبست
اور بالآخر دھرمیندر نہایت خوش اسلوبی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔

سائیکا بھی رقابت کی ماری تھی۔ لیلاوتی کو اس نے نہ جانے کس طرح برداشت
تھا لیکن اب یہ پورنما ...... اور پھر پورنما تو اتنی حسین تھی کہ سائیکا کو اپنا مستقبل بالکل تاریک
آنے لگا تھا۔ پورنما کے سامنے تو چراغ جل ہی نہ سکتے تھے۔ اس کا اپنا وجود تو بالکل ہی تاریک
گیا تھا اور وہ اس تاریکی کو دور کرنے کیلئے سب کچھ لٹا دینے کو تیار تھی۔

شرت چندر اس سے اس حد تک دور ہو چکے تھے کہ جب ان کی اجازت مل جا
اپنی چھوٹی سی ریاست روانہ ہوئی تو شرت چندر اسے رخصت کرنے بھی نہ آئے۔ حالانکہ
دل سے ہی سہی وہ تھوڑی دیر کیلئے تو اس کے پاس آ ہی سکتے تھے۔ وہ بھی کبھی ان کی چہیتی تھی

بہر حال وہ اپنی ریاست چل پڑی تھی۔ تیز رفتار بیل رتھ کھینچ رہے تھے اور اس
میں آگ سلگ رہی تھی۔ اگر مہاراج نینوا اس پر مہربان ہو گئے تو پہلے پورنما اور پھر لیلاوتی
دیکھ لے گی۔ وہ مہاراج کی پراسرار قوتوں پر یقین رکھتی تھی۔ اس کے پتا جی نے اسے مہاراج

بارے میں بہت کچھ بتایا تھا۔ اس نے ان کی شکتی کے بہت سے قصے سن رکھے تھے۔ اب دیکھنا یہ
ہے کہ ان کی شکتی اس کے کس کام آ سکتی ہے۔

راستے بھر اس کا ذہن مہاراج کے بارے میں سوچتا رہا۔ اس نے کچھ فیصلے کیے' اول
یہ کہ اگر وہ اپنے پتا جی کو حقیقت بتائے تو ممکن ہے کہ اس کے پتا جی شرت چندر کیخلاف کسی سازش
کو پسند نہ کریں۔ وہ شرت چندر کے احسان مند تھے۔ شرت چندر نے ان کیلئے بہت کچھ کیا تھا اور
پھر یہ کہ وہ ان کا داماد تھا۔ وہ اسے ہی سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

دوئم یہ کہ اگر اس کے پتا جی کچھ کرنے پر راضی ہو بھی گئے تو ممکن ہے نینوا مہاراج ان
کی بات پر اتنی توجہ نہ دے سکیں۔ جتنی توجہ وہ خود سائیکا کی بات پر دے سکتے تھے۔ اس کے پتا جی
کا وہ خیال ضرور کرتے تھے لیکن ایک شکتی مان کو راجے مہاراجوں کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ ہاں اس
کی کوئی ذاتی دلچسپی قائم ہو جائے تو......!

اور سائیکا نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پتا جی سے کوئی تذکرہ نہیں کرے گی۔ وہ اس راز کو اپنے
اور نینوا مہاراج کے درمیان رکھے گی۔ اس طرح راز راز رہے گا اور اس فیصلے کے بعد وہ مطمئن ہو
گئی۔ گھوڑے سوار محافظ اس کے ساتھ چل رہے تھے اور کوچوان آرام دہ رتھ کو تیزی سے چکنی
سڑک پر دوڑا رہا تھا۔

طویل سفر طے کرنے کے بعد رتھ ریاست جمنا پور میں داخل ہو گئی۔ وہ غیر متوقع طور پر
آئی تھی لیکن ایک گھڑسوار آدھے راستے سے جمنا پور دوڑ گیا تھا۔ اس نے رانی سائیکا کی آمد کی خبر
اس کے پتا کو دے دی تھی۔ چنانچہ جمنا پور کی سرحد پر رانی سائیکا کا پرجوش استقبال کیا گیا۔

سائیکا بھی مسکراتے ہوئے اپنے ماتا پتا سے ملی جو اسے اچانک دیکھ کر بہت خوش ہوئے
تھے۔ بڑے تزک اور احتشام سے اسے محل لے جایا گیا۔ پورے محل میں چراغاں کیا گیا۔ سائیکا
نے بھی اپنے دل کا روگ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ پھر اس رات وہ اپنے ماتا پتا کے آرام کے
کمرے میں پہنچی تو اس کے پتا نے سوال کیا۔

"تم اچانک کیسے چل پڑیں سائیکا ہمیں پہلے سے اطلاع بھی نہ دی۔"

"بس پتا جی...... میں نے سپنے میں آپ دونوں کو دیکھا تھا۔ میرا من مچل اٹھا اور میں
نے مہاراج سے آگیا مانگی...... مہاراج نے مجھے آگیا دے دی تو میں روانہ ہو گئی۔"

"پگلی کہیں کی' کیا دیکھا تھا سپنے میں؟" اس کے پتا جی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بھگوان آپ کی رکھشا کرے۔ پتا جی انوکھا سپنا میں نے دیکھا ماتا جی ایک ویران
جنگل میں جا رہی ہیں۔ ماتا جی کے پیروں میں پیدل چل چل کر چھالے پڑ گئے ہیں۔ تب آپ
نے انہیں گود میں اٹھا لیا ہے۔ آپ کو پیاس لگ رہی ہے مگر دور دور تک پانی نہیں۔ تب آپ کو

دور ایک دھرم شالہ نظر آئی اور آپ اس کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں ایک مہان انسان نے آپ کو پانی پلایا۔ ان کے پیروں پر پانی ڈالا اور ان کے چھالے ٹھیک ہو گئے۔ جانتے ہیں پتا جی! وہ سادھو کون تھے؟" سائیکا نے چالاکی سے اپنے کام کی ابتدا کی۔

"کون تھے؟" اس کے پتا جی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مہاراج نینوا" سائیکا اپنے باپ کے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"اوہ......" اس کے پتا جی ہنس کر بولے۔ "تجھے نینوا مہاراج اب تک یاد ہیں۔"

"ایسے مہان سادھو کو میں کس طرح بھول سکتی ہوں پتا جی! ویسے مہاراج کہاں ہوتے ہیں۔"

"کبھی کبھی...... وہ یہاں تو نہیں آتے میں ہی جب اس طرف جاتا ہوں تو ان سے مل لیتا ہوں۔" اس کے پتا نے اسے بتایا اور سائیکا کو اس گفتگو سے یہ اطلاع مل گئی کہ مہاراج نینوا کس جگہ موجود ہیں اور ان سے ملاقات مشکل نہیں ہے۔

دو دن تک اس کے ماتا پتا اس کی خاطر مدارات میں لگے رہے۔ اسے کچھ کہنے کی فرصت ہی نہ ملی۔ تیسرے دن اس نے اپنے پتا سے کہا کہ وہ مہاراج نینوا کے درشن کو جائے گی۔

"اری باوری! پہلے تو تو ان سے ایسی خوفزدہ رہتی تھی اور اب ان کے درشن کو جائے گی۔"

"انہوں نے میری ماتا کی مدد کی تھی پتا جی! وہ تو ہمارے اپنے ہیں۔ ان سے ڈرنے کی کیا بات ہے۔ پہلے دوسری بات تھی۔"

"ٹھیک ہے' ٹھیک ہے۔ میں بھی تیرے ساتھ چلوں گا۔ میں بھی درشن کر لوں گا۔"

"آپ پھر چلے جائیں پتا جی! میں اکیلی ہی جاؤں گی۔ سپنا دیکھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا تھا۔"

"اچھا' اچھا ٹھیک ہے۔ میں انتظام کیے دیتا ہوں۔" اس کے پتا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں دو ایک دن مہاراج کے چرنوں میں رہوں گی۔ اس لیے کسی خاص انتظام کی ضرورت نہیں ہے۔ بس ایک رتھ اور ایک کوچوان دے دیں۔ کسی باندی کو بھی ساتھ نہیں لے جاؤں گی۔ ایسے ودوان کے پاس میں ایک داسی بن کر جاؤں گی' رانی بن کر نہیں۔"

"بھگوان تجھے سکھی رکھیں۔ رشی منی کی ایسی ہی عزت کرنی چاہیے۔ جیسا تو کہے گی میں کروں گا۔" اس کے پتا نے کہا اور پھر سائیکا کی مرضی کے مطابق انتظامات کر دیے گئے۔

سائیکا کا سجا ہوا رتھ مہاراج نینوا کے استھان کی طرف چل پڑا۔ صرف ایک کوچوان ساتھ تھا۔ سائیکا نے کسی کو ساتھ نہیں لیا تھا۔ اسے بہت بڑا کام کرنا تھا اور اس سلسلے میں مہاراج

نینوا سے کھل کر گفتگو کرنی تھی۔ ویران علاقے میں یہ چھوٹا سا مندر بے حد پراسرار لگتا تھا۔ یہاں زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن نینوا مہاراج یہیں رہتے تھے۔

سائیکا راستے بھر ان کے بارے میں سوچتی آئی تھی۔ اس کے ذہن پر ان خوفناک آنکھوں کا تصور طاری تھا۔ کبھی وہ ان آنکھوں کو دیکھ کر سہم گئی تھی لیکن وہ ناتجربہ کاری کی عمر تھی۔ اب وہ ان آنکھوں سے خوفزدہ نہیں ہو سکتی تھی۔ اب وہ ان آنکھوں کے معنی کو بہتر طور پر سمجھتی تھی۔

بیلوں کے گلے میں بندھی ہوئی چاندی کی گھنٹیاں خاموش ہو گئیں۔ رتھ رک گیا۔ مندر کا چوبی دروازہ جس میں بڑی بڑی پیتل کی نوکدار کیلیں لگی ہوئی تھیں۔ کھلا ہوا تھا۔ یہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ سائیکا رتھ سے نیچے اتر آئی۔ کوچوان گردن جھکائے کھڑا تھا۔

"تم رتھ کو دور پیپل کے نیچے لے جاؤ اور وہیں بیل کھول دو اور آرام کرو۔ جب تک میں نہ بلاؤں نہ آنا۔ مجھے خاموشی سے پوجا پاٹ کرنی ہے۔"

"جو آگیا راجکماری!" کوچوان نے گردن جھکا کر کہا اور رتھ کو دور پیپل کے درخت کے نیچے لے گیا۔

سائیکا دھڑکتے دل کے ساتھ مندر میں داخل ہو گئی۔ ویران مندر عجیب پراسرار ماحول پیش کر رہا تھا۔ صحن میں درختوں کے پتے مٹی میں لپٹے ہوئے پڑے تھے۔ ہوا سے خشک پتے کھڑکھڑاہٹ پیدا کرتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے کوئی دبے پاؤں چل رہا ہے۔ وہ صحن سے گزر کر اندرونی دروازے تک پہنچ گئی۔ ایک بار پہلے بھی وہ اپنے پتا کے ساتھ آ چکی تھی۔ اس لیے مندر کے محل وقوع سے واقف تھی اور پھر وہ اس دروازے پر پہنچ گئی جہاں سے گزر کر اس ہال میں جایا جاتا تھا جہاں پوجا پاٹ ہوتی تھی۔

دروازے سے اندر قدم رکھتے ہوئے اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے نیم تاریک ہال میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ سامنے کرشن مہاراج کا مجسمہ تھا۔ پورے ہال میں مختلف بت خاموش کھڑے تھے۔ ان کے درمیان کسی انسان کا وجود نہیں تھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا' پھر آگے بڑھی۔ کرشن مہاراج کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر جھکی اور پھر اس دروازے کی طرف چل دی۔ جہاں مہاراج نینوا کا استھان تھا۔ دروازے پر تھوڑی دیر رک کر اس نے لرزتی آواز میں پکارا۔

"نینوا مہاراج۔"

اس کی آواز سنسان مندر کی دیواروں سے ٹکرا کر گونج پیدا کرتی ہوئی لوٹ آئی۔ اس نے دوسری بار آواز دی اور ابھی اس کی آواز کی بازگشت ختم نہیں ہوئی تھی کہ سامنے موجود دروازے کی پراسرار چرچراہٹ گونجی اور دروازے سے تیز روشنی باہر رینگ آئی۔

سامنے ہی دیو قامت نینوا مہاراج کھڑے ہوئے تھے۔ ان کی دو رنگی داڑھی بڑھ گئی تھی۔ خشک بال جٹاؤں کی طرح پھیلے ہوئے تھے اور آنکھوں سے سرخ روشنی پھوٹ رہی تھی۔ ان کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر ان کے سامنے جھک گئی۔ تب نینوا مہاراج آگے بڑھے اور اس کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پاٹ دار آواز میں بولے۔

''سیدھی ہو جا سندری کیا مانگنے آئی ہے۔''

سائیکا سیدھی ہو گئی۔ سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں اور ان میں عجیب سی کیفیات رقص کر رہی تھیں۔

''مہاراج شاید مجھے بھول گئے؟'' سائیکا نے عقیدت سے کہا۔

''تو بھول جانے کی چیز نہیں ہے سائیکا اور پھر ہماری نگاہ تو سنسار کے ہر منش پر رہتی ہے۔'' مہاراج نے اسی پاٹ دار آواز میں کہا۔

''دھن باد مہاراج۔''

''راجہ سندر ناتھ کہاں ہے؟''

''میں اکیلی آئی ہوں مہاراج۔'' سائیکا نے کہا۔

''ہمیں معلوم ہے مگر وہ ہے کہاں؟''

''محل میں ہیں۔ میرے ساتھ آ رہے تھے مگر میں نے کہا میں اکیلی ہی مہاراج کے چرنوں میں جاؤں گی۔''

''یہ تو نے اچھا کیا سائیکا' منو کامنائیں انسانوں کے جمگھٹ میں پوری نہیں ہوتیں۔ تیرے ساتھ کون کون آیا ہے؟''

''صرف کوچوان' وہ مندر سے دور پیپل کے درخت کے نیچے ہے۔''

''آ...... میرے ساتھ آ......'' نینوا مہاراج نے کہا اور واپس اسی دروازے کی طرف چلے گئے۔ جس سے باہر آئے تھے۔ سائیکا ان کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہو گئی۔ پہلے بھی وہ اس مندر میں آئی تھی لیکن اس ہال تک محدود رہی تھی۔ اس نے مہاراج کا استھان نہیں دیکھا تھا۔ اب اس نے ویران مندر کے اندر کا حصہ دیکھا تو حیران رہ گئی۔ اندر سے یہ جگہ خوب سجی ہوئی تھی۔ ایک طرف آرام دہ مسہری بچھی ہوئی تھی۔ فرش پر موٹا قالین تھا۔ ضرورت کی ہر چیز یہاں موجود تھی۔ فانوس میں شمعیں روشن تھیں۔ جن سے یہاں کی تاریکی چھٹ گئی تھی۔

مہاراج اسے لیے ہوئے اندر آ گئے اور پھر انہوں نے اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔

''میں آپ کے چرنوں میں بیٹھوں گی مہاراج! میری جگہ یہی ہے۔''

''تیری جگہ ہمیشہ سے میرے من میں رہی ہے سائیکا! بیٹھ جا جہاں ہم کہہ رہے ہیں۔'' اور سائیکا کرسی پر بیٹھ گئی۔

نینوا مہاراج غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ان کی سرخ آنکھیں سائیکا کے پورے جسم کو کرید رہی تھیں اور ان میں ایک انوکھی چمک لہرا رہی تھی۔

''تیرا پتی کیسا ہے سائیکا؟''

''ٹھیک ہے مہاراج!'' سائیکا اٹکتے ہوئے بولی۔

''کیا تو اس سے خوش نہیں ہے؟'' مہاراج نینوا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا اور سائیکا چونک پڑی۔ سچ مچ مہاراج بڑے ودوان تھے۔'' انہوں نے کس آسانی سے اندازہ لگا لیا۔

''آپ سب کچھ جانتے ہیں مہاراج!'' اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں' ہمیں سب معلوم ہے۔ سنسار کی کون سی بات ہم سے چھپی ہوئی ہے مگر تو ہمیں اپنی زبان سے بتا' بتا تجھے کیا دکھ ہے۔ کیا چاہتی ہے تو ایک ایک بات سچ سچ بتا دے۔ ہم تیری مدد کریں گے۔'' نینوا مہاراج نے کہا۔

''آپ جانتے ہیں مہاراج! راجہ شرت چندر ایک عیاش راجہ ہیں۔ میں ان کی تیسری رانی تھی۔ سب سے پہلی رانی کو انہوں نے نکال دیا۔ دوسری رانی سر چھپائے خاموشی سے زندگی گزار رہی ہے۔ کچھ دنوں میری قدر رہی۔ پھر انہوں نے ایک اور راج کماری سے شادی رچالی۔ لیلاوتی کے آنے سے میری حیثیت بالکل ختم ہو گئی۔ مہاراج شرت چندر مجھے پوچھتے بھی نہ تھے۔ میں نے دل پر پتھر رکھ لیا۔ نینوا مہاراج! لیکن اب انہوں نے پورنما سے شادی رچالی ہے اور اس کے آنے کے بعد تو ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں رہی۔ پورنما بہت سندر ہے۔ شرت چندر اس میں کھو گئے ہیں اور اب کسی کی پوچھ نہیں ہے...... میں استری ہوں مہاراج! کب تک یہ انیائے برداشت کروں۔'' سائیکا نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔

نینوا مہاراج غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔

''تو کیا' کوئی استری اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ تیرا بڑا ہردے ہے کہ تو لیلاوتی کو برداشت کر گئی۔ پرنتو اگر تو پہلے ہمارے پاس آ جاتی تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔''

''میں صبر کر رہی تھی مہاراج! سنا ہے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے مگر مجھے سکون نہ ملا اور اب تو میں مہاراج کی شکل دیکھنے کو ترس گئی ہوں۔''

''ہم تیرے تمام دکھ دور کر دیں گے۔ سائیکا تو فکر نہ کر' آج رات کو بارہ بجے ہم

بھگوان کے چرنوں میں ایک خاص پرارتھنا کریں گے اور پھر ہمیں جو آ گیا ملے گی وہی کریں گے۔ تم نے بہت اچھا کیا جو میرے پاس چلی آئی۔"

سائیکا کا چہرہ کھل اٹھا۔ اسے ایسا ہی محسوس ہوا جیسے اس کے تمام دکھ دور ہو گئے ہیں۔ اس نے ممنون نگاہوں سے مہاراج کو دیکھا۔ مہاراج کی آنکھوں میں مشعلیں روشن تھیں۔ وہ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔"

سائیکا کی آنکھیں جھک گئیں۔

"تو آج بھی اتنی ہی سندر ہے سائیکا جتنی اس روز تھی۔ جب اپنے پتا کے ساتھ آئی تھی۔ ہم تجھے آج تک نہیں بھلا سکے۔

"کرپا ہے مہاراج کی۔"

"اور ہم اسے اپنے من کی پکار ہی سمجھتے ہیں کہ آج تو...... اس طرح تنہا ہمارے پاس چلی آئی۔" مہاراج نینوا نے کہا۔

اور سائیکا نہ سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

مہاراج نینوا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ سائیکا عقیدت سے انہیں دیکھتی رہی۔ کافی دیر گزر گئی اس کے بعد مہاراج نے آنکھیں کھولیں۔ چند ساعت سائیکا کو گھورتے رہے پھر بولے۔

"بے شک محل کے حالات بہت خراب ہیں۔ شرت چندر نئی رانی کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن گیا ہے۔ بڑا سخت جال ہے اس عورت کا لیکن ہم اس جال کو توڑ دیں گے۔ تم فکر مت کرو۔ جاؤ' رتھ بان سے کہہ دو کہ اسی جگہ آرام کرے۔ آج کی رات تم پوجا کرو گی تا کہ کشٹ دور ہو جائے اور ہاں رسوئی سے کھانے پینے کا سامان لے کر اسے پہنچا دو۔"

"جو آ گیا مہاراج!" سائیکا نے ہاتھ جوڑ کر کہا اور پھر مہاراج کی ہدایت کے مطابق وہ رسوئی کی طرف بڑھ گئی۔ رسوئی سے تھوڑے سے کھانے پینے کا سامان لے کر وہ مندر سے نکل آئی اور اس کے قدم پیپل کے درخت کی طرف اٹھ رہے تھے۔ جہاں رتھ بندھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نینوا مہاراج کی خوفناک صورت گھوم رہی تھی۔ ان کی سرخ آنکھوں میں نہ جانے کیا تھا۔

سائیکا کو ان آنکھوں کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی طلب نظر آ گئی تھی لیکن وہ فیصلہ کر کے آئی تھی کہ ہر قیمت پر پورنما کو شکست دے گی۔ خواہ اس کیلئے جیون کیوں نہ قربان کرنا پڑے۔ چنانچہ وہ ان آنکھوں کی طلب پوری کر دینا چاہتی تھی تا کہ نینوا مہاراج کی مدد حاصل ہو جائے۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ اس کی مصیبتوں کا حل نینوا مہاراج کے پاس موجود ہے۔ رتھ بان کو کھانا

پینے کا سامان دے کر وہ پلٹ پڑی۔

جب وہ مندر میں داخل ہوئی تو نینوا مہاراج بھگوان کے چرنوں میں سجدہ ریز تھے۔ وہ عقیدت سے ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور وقت گزرتا رہا۔ نینوا مہاراج کا سجدہ بہت طویل تھا۔ کھڑے کھڑے اس کی ٹانگیں دکھ گئیں تو وہ بیٹھ گئی اور پھر کافی دیر کے بعد مہاراج نے گردن اٹھائی۔ انہوں نے پیشانی پر ہاتھ رکھے اور سائیکا کی طرف پلٹے۔" ان کے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ تھی۔

"پوجا کیلئے تیاریاں کر لے۔ سائیکا تیرے بھاگ جاگ رہے ہیں۔ آ میں تجھے نہانے کی جگہ پہنچا دوں۔ یہاں کوئی داسی نہیں ہے۔ اس لیے مجھے تیری مدد کرنا پڑے گی۔

سائیکا کے جسم میں اینٹھن ہونے لگی لیکن اس نے خود کو تیار کر لیا اور پھر وہ نینوا مہاراج کے دیو قامت جسم کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ اس ویران مندر کو باہر سے دیکھ کر کوئی اندر داخل ہونے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کے انتہائی اندرونی حصے جتنے خوبصورت تھے اس کا اندازہ مشکل تھا۔

ایک راہداری سے گزر کر مہاراج نینوا سیڑھیاں اترنے لگے۔ یہ سیڑھیاں نیچے کہیں جاتی تھیں لیکن ان کے اختتام پر ایک خوبصورت حوض تھا۔ حوض کے گرد مشعلیں روشن تھیں۔ ان موٹی مشعلوں نے اس حصے کو بقعہ نور بنا دیا تھا۔ چاروں طرف ریشمی پردے لٹک رہے تھے۔ سامنے ہی ایک بڑے تھال میں جو اسٹینڈ پر رکھا ہوا تھا۔ طرح طرح کی خوشبویات رکھی ہوئی تھیں۔ بالوں میں ڈالنے کا خوشبودار تیل' چندن اور نہ جانے کیا کیا' سائیکا چاروں طرف دیکھنے لگی۔

تب مہاراج نے تھال میں رکھی ہوئی خوشبوئیں حوض میں ڈالیں اور اس کا پانی خوشبودار ہو گیا۔

"اب تو اشنان کر کے پوتر ہو جا' میں جا رہا ہوں۔" نینوا مہاراج سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے بولے اور سائیکا نے سکون کا سانس لیا ورنہ وہ تو سوچ رہی تھی کہ مہاراج شاید خود ہی اسے اشنان کرائیں گے۔

مہاراج کے جانے کے بعد اس نے ساڑھی کے بل کھولے' زیورات اتارے اور پھر ساڑھی بھی اتار دی۔ اس کا بدن کانپ رہا تھا۔ ایک غیر جگہ' ایک ویران جگہ وہ لباس اتار رہی تھی۔ عام حالات میں وہ کبھی ایسا نہ کرتی لیکن حسد کی آگ نے اسے اندھا کر دیا تھا۔ وہ ہر قدم اٹھانے کیلئے تیار تھی۔

مشعلوں کی روشنی اس کے چمکدار جسم کے سامنے ماند پڑ گئی تھی اور پھر وہ حوض میں اتر

گئی۔ بڑی سرور انگیز خوشبوئیں تھیں۔ اس کا دماغ معطر ہو گیا۔ وہ نہاتی رہی۔

پانی کچھ ایسا دلکش تھا کہ وہ دیر تک نہاتی رہی اور پھر جب دل بھر گیا تو حوض سے [illegible]
آئی۔ ایک سفید کپڑے سے اس نے جسم خشک کیا اور پھر ساڑھی باندھنے لگی۔ پوری طرح تیار [illegible]
وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اور اس راہداری میں نکلی جہاں سے مہاراج اسے اشنان کیلئے لا[ئے]
تھے۔ راہداری کے اختتام پر پوجا کا ہال تھا۔

اس نے ہال کے دروازے پر قدم رکھا۔ مہاراج بدستور بت کے قدموں میں سجدہ [illegible]
تھے۔ سائیکا کے دل میں ان کی عظمت بڑھ گئی۔ کیسے بھی ہوں۔

اسی وقت مہاراج نے گردن اٹھائی۔ اس کی طرف دیکھا اور بولے۔

''آ جا...... سائیکا اندر آ جا' کچھ کھا پی کر آرام کرتا کہ رات کو پوجا کیلئے تیار ہو سکے۔''

اور سائیکا الٹے قدموں لوٹ گئی تھی۔ اس نے نینوا مہاراج کی ہدایت پر عمل کیا۔ [illegible]
میں کھانے پینے کا سامان موجود تھا۔ اسے بھوک بھی لگ رہی تھی۔ اس نے اپنے لیے کھانا تیار [illegible]
اور پھر کھا پی کر خواب گاہ میں چلی گئی۔ نرم اور آرام دہ مسہری پر لیٹ کر بھی وہ مہاراج کے بار[ے]
میں سوچ رہی تھی۔ ان کا چہرہ بھیانک تھا مگر من کے کتنے سندر تھے۔ وہ اس کے کام کیلئے فوراً [illegible]
ہو گئے اور پھر اس کے ذہن میں مہاراج کی سرخ سرخ آنکھیں ابھر آئیں۔

یہ آنکھیں اس کے حواس پر مسلط ہونے لگیں اور پھر ان آنکھوں کے سوا کچھ نہ رہ [illegible]
وہ بے سدھ ہو گئی اور اسی عالم میں سو گئی۔

آنکھیں کھلیں تو گہری رات ہو گئی تھی۔ نجانے کیا وقت ہوا تھا۔ یہاں تو وقت کا پتا
نہیں چلتا تھا۔ وہ اٹھ گئی اور اسی وقت مہاراج نینوا نے دروازے پر قدم رکھا۔ وہ چونک پڑی۔

''تو جاگ گئی سائیکا' اٹھ تیرے بھاگ بھی جاگنے والے ہیں۔ بارہ بجنے کو ہیں۔ [illegible]
کی تیاریاں کر لے۔''

سائیکا نے بال سنوارے اور مہاراج نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھال کی ایک [illegible]
سے اس کے ماتھے پر چندن لگا دیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہال کی طرف بڑھ گئے۔ ہال [illegible]
بائیں سمت دیوار کے قریب پہنچ کر انہوں نے دیوار میں لگا ہوا ایک پتھر دبا دیا اور ایک چوڑی [illegible]
ہٹ گئی۔ دیوار میں دروازہ بن گیا تھا۔ اس سے قبل سائیکا نے اس دیوار میں کسی خلا کا تصور
نہیں کیا تھا۔

بہرحال اسے سوچنے کا موقع نہیں ملا۔ مہاراج اس کا نرم بازو پکڑ کر دروازے [illegible]
اندر داخل ہو گئے اور سل دوبارہ برابر ہو گئی۔ اس طرف بھی خاصا بڑا ہال تھا۔ جو روشنی سے جگمگا [رہا]
تھا۔ فرش پر موٹا قالین بچھا ہوا تھا۔ دیواروں پر رنگین پردے لٹکے ہوئے تھے۔ چاندی کی [illegible]

دانوں میں رنگ برنگی شمعیں روشن تھیں۔ بے حد حسین ماحول تھا اور ایک کونے میں ایک حسین
عورت کا برہنہ مجسمہ ایک باریک کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ مہاراج اسے بازو سے پکڑے ہوئے
اس مجسمے کے سامنے لے گئے اور پھر وہ پتھر کے مجسمے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ سائیکا نے بھی ان
کی تقلید کی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ یہ مجسمہ کس کا ہے۔

تب مہاراج کی آواز گونجی۔

''ہے پوتر سرساتی' رانی سائیکا جس کشٹ میں مبتلا ہے تو اس سے واقف ہے۔ اس
کے من کے دوار کھول دے اس کی آرزوئیں پوری کر۔'' انہوں نے سر جھکا لیا اور پھر الٹے قدموں
پیچھے ہٹ آئے سائیکا اسی جگہ کھڑی تھی۔ وہ خاموشی سے برہنہ عورت کے مجسمے کو گھور رہی تھی۔ تب
مہاراج کی آواز گونجی۔

''سائیکا' سرساتی کو خوش کر دے رقص کر اس کے سامنے اس جیسی ہو جا۔''

اور سائیکا چونک پڑی اور پھر اس وقت کہیں سے ساز اور مجیروں کی آواز پھوٹ پڑی'
نہ جانے یہ آواز کہاں سے آ رہی تھی۔ بڑی بے خود کر دینے والی آواز تھی۔ رانی سائیکا کے قدم
تھرکنے لگے۔ مہاراج نینوا دور جا بیٹھے تھے اور پھر سائیکا رقص کرنے لگی۔

وہ رقص کر رہی تھی اور مہاراج نینوا کی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔ چند لمحات
کے بعد وہ اٹھے اور ایک پتھر کے گلاس میں کچھ لے کر رانی سائیکا کے پاس پہنچ گئے۔

''لے امرت پی لے' دیوتاؤں نے تیرے لیے بھیجا ہے۔ پی جا اسے۔''

اور سائیکا نے پتھر کا گلاس خالی کر دیا۔ اس کے گلے میں خراش پڑ گئی۔ نہ جانے کیسا
امرت تھا۔ بہرحال امرت پینے کے بعد اس کے قدموں میں اور تیزی آ گئی۔ اب وہ پوری دلچسپی
سے ناچ رہی تھی اور رقص کے دوران مہاراج نینوا اسے بار بار امرت دے رہے تھے اور اب وہ
خوشی سے پتھر کے اس گلاس کو خالی کر دیتی۔ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئی تھی اور پھر وہ رقص
کرتے کرتے تھک گئی اور سرساتی کے مجسمے کے سامنے گر گئی۔

تب اس نے مہاراج نینوا کے لمبے ہاتھوں کو اپنی کمر سے لپٹے پایا۔ مہاراج نینوا کا
بھبھوکا چہرہ اس کے چہرے کے قریب تھا۔ ان کی سانسیں اس کے ہونٹوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ ان
کی سرخ آنکھیں اسے اپنے وجود میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور ان کا قوی ہیکل جسم اس
کے نازک جسم پر چھایا جا رہا تھا۔

◈......◈......◈

لیلاوتی کا دل ویران تھا۔ چاروں طرف سناٹے بکھرے ہوئے تھے۔ کسی کام میں دل

نہیں لگتا تھا۔ اس نے دھرمیندر کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اپنے محبوب کو جس سے وہ
سے محبت کرتی تھی لیکن اب وہ کانٹوں کے بستر پر لوٹ رہی تھی۔ اس کی راتیں سنسان تھیں
اسے پوچھنے والا نہیں تھا۔ اسے چاروں طرف سے دھرمیندر کی آہیں سنائی دے رہی تھیں۔
اس نے سپنوں میں اس کا چہرہ بھی دیکھا۔ وہ خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر ایک حزینہ مسکراہ
بکھری ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاموش شکایت تھی۔

مگر اس نے بھی تو لیلاوتی کیلئے کچھ نہ کیا تھا۔ وہ کیسا پریمی تھا۔ اپنی پریمیکا کیلئے
کچھ بھی نہ کر سکا تھا۔ لیلاوتی نے اس سے پوری زندگی میں کچھ نہیں مانگا تھا۔ صرف دیا تھا
جب اس نے دھرمیندر سے پہلا سوال کیا تو خالی ہاتھ رہی۔ وہ صرف اس کے بدن کا پجاری تھا
اس سے پریم نہیں کرتا تھا۔

لیکن اسے قتل کرنے کے بعد بھی تو لیلاوتی کو کچھ نہیں ملا تھا۔ ہاں ذہنی اذیت مل گئی
تھی۔ پریشانی مل گئی تھی۔ سونی راتیں مل گئی تھیں۔ جن میں وہ بے چینی سے کروٹیں بدلتی رہتی
اس کی حالت پاگلوں جیسی ہوگئی تھی۔ ست وتی اسے سمجھاتی لیکن اسے کسی پل قرار نہیں تھا۔
وقت بھی رات کا ایک بج رہا تھا۔ اس کی پیاس زوروں پر تھی۔ ست وتی اس کا سر سہلا رہی تھی
نیند کا کوسوں پتا نہ تھا۔ وہ بار بار خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔

''سو جایئے رانی جی' من کو شانتی دیجئے'' ست وتی نے محبت سے کہا۔

''شانتی'' اس نے سسکی لی۔ ''شانتی میرے بھاگ میں کہاں ہے ست وتی' مجھے
ہے۔ مجھے دکھ ہے۔ میں نے اپنے پریمی کو بھی کھو دیا اور کچھ نہ ہوا...... کچھ بھی نہ ہوا۔''

''اس مورکھ کا تو مرجانا ہی اچھا ہوا رانی جی! وہ آپ کا پریمی ضرور تھا مگر اس کے
میں کھوٹ تھا۔ وہ اچھا آدمی نہیں تھا۔ بھگوان شرت چندر مہاراج کو زندہ رکھے۔ اس پاپی کے
مرنے سے آپ پریشان کیوں ہیں۔'' ست وتی نے کہا اور لیلاوتی سنبھل گئی۔ اسے یاد آ گیا
ست وتی بھی حقیقت سے ناواقف ہے۔ اس نے ست وتی کو بھی سچ نہیں بتایا تھا لیکن اب
اب وہ کیا کرے۔ کسے دل کا راز بتائے۔ وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔ اس نے ست وتی کو دیکھا اور پھر
سے بولی۔

''پھر اب کیا کریں ست وتی؟ تو ہی بتا' اب ہم کیا کریں؟ مہاراج بھی ہمارے نہیں
ہیں۔ ان پر رانی پورنما نے قبضہ جما لیا ہے۔ ہم کس سے اپنے من کی بات کہیں' بتا ست وتی ہم
کریں؟''

''ہاں رانی جی! پورنما نے مہاراج کی عقل ہی چھین لی ہے۔ اس کے سوا کسی کی بات
ہی نہیں سنتے۔'' ست وتی نے کہا اور نہ جانے کس خیال کے تحت لیلاوتی چونک کر ست وتی
شکل دیکھنے لگی۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا۔

کیا ست وتی' پورنما کو قتل کر سکتی ہے۔ کیا وہ اسے زہر دے سکتی ہے؟ وہ سوچتی رہی
لیکن پھر اس کے دل میں آیا کہ ست وتی ایک کمزور داسی ہے۔ اسے رازدار بنانا درست نہیں
ہے۔ جو کام دھرمیندر نہیں کر سکا تھا۔ وہ ست وتی کیسے کر لے گی۔ وہ یونہی اس کے ایک راز سے
واقف ہوگئی ہے اگر وہ زہر نہ دے سکی اور پکڑی گئی تو پہلا راز بھی فاش ہو جائے گا۔ اس کے
بعد......''

نہیں یہ ٹھیک نہ ہوگا۔ اس نے سوچا اس کی آنکھیں بجھ گئیں۔ وہ تڑپتی رہی۔ پھر اس
نے ست وتی سے چلے جانے کو کہا۔ اس نے کہا کہ اب وہ تنہائی چاہتی ہے اور ست وتی چلی گئی
لیکن لیلاوتی کی آنکھوں میں نیند کہاں تھی۔ کوئی کروٹ اسے سکون نہیں دے رہی تھی۔ وہ تڑپتی
رہی اور رات کے آخری پہر میں اس کے دل میں ایک نام آیا۔

''اودے چند' مہاراج کا دست راست' مہاراج کا منہ لگا' وہ بوڑھا مکار جسے لیلاوتی
اچھی طرح جانتی تھی۔ وہ اس بوالہوس اور چالاک بوڑھے سے اچھی طرح واقف تھی۔ اگر اودے
چند اس کے کام آنے کو تیار ہو جائے تو پھر پورنما کو کوئی نہیں بچا سکتا اور اس خیال پر وہ اچھل
پڑی۔

اس سے پہلے خیال کیوں نہ آیا تھا۔ کاش وہ پہلے اس کے بارے میں سوچ لیتی تو
دھرمیندر کو جان نہ دینا پڑتی اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ یہ آخری داؤ ضرور چلے گی۔ تخت یا تختہ
یوں بھی جیون میں کوئی خوشی نہیں رہ گئی ہے۔ دھرمیندر بھی مر چکا ہے اور مہاراج اس سے بہت دور
چلے گئے ہیں۔ اس لیے زندگی کا آخری داؤ ضرور لگانا چاہیے۔

اس فیصلے نے اسے کافی سکون دیا اور وہ سوگئی۔ دوسری صبح بہت دیر سے جاگی تھی۔
صرف داسیاں تھیں جو رانی کی حیثیت سے اس کا خیال رکھتی تھیں۔ ان کے علاوہ کون تھا۔ داسیوں
نے اشنان کے بعد اس کا بناؤ سنگھار کیا اور پھر اس نے ناشتہ کیا۔ دوپہر تک وہ اپنے پروگرام پر غور
کرتی رہی اور بہت سے فیصلے کرنے کے بعد بالآخر اس نے ست وتی کو آواز دی۔

ست وتی اس کے پاس پہنچ گئی۔

''ست وتی ہم مہاراج کو ایک پیغام دینا چاہتے ہیں۔ تو ذرا اودے چند کو بلا دے۔''

''بہت اچھا مہارانی جی! کیا کہوں؟''

''بس کہہ دینا' لیلاوتی آپ سے ملنا چاہتی ہے۔''

''کس وقت؟''

جھٹپٹے کے وقت یا پھر جب انہیں فرصت ہو۔''

لیلاوتی نے کہا اور ست وتی چلی گئی۔ لیلاوتی بے چینی سے اس کا انتظار کرتی رہی
پھر ایک گھنٹے کے بعد ست وتی واپس آ گئی۔

"کیا ہوا ست وتی؟" اس نے بے چینی سے پوچھا۔

"اودے چند نے کہا ہے کہ وہ آٹھ بجے آئیں گے۔ ابھی راج پاٹ کے کاموں میں
مشغول ہیں۔" ست وتی نے کہا اور لیلاوتی ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

کبھی وہ دن تھے جب راج محل کا بچہ بچہ اس کے حکم پر کان پکڑے آ جاتا تھا۔
اودے چند جی اس کے ایک اشارے پر جان دینے کو تیار رہتے تھے کیونکہ وہ مہاراج کی چہیتی
تھی۔ اودے چند جی ایک سازشی انسان تھے۔ بس تیار کرنا ضروری تھا۔ اگر وہ تیار ہو گئے
پھر...... بہرحال وہ انتظار کرنے لگی۔

رات کو آٹھ بجے اس نے بال بال موتی پروئے اور اپنے کمرہ خاص میں چھپر کھٹ پر
دراز ہو کر اودے چند جی کا انتظار کرنے لگی۔ ست وتی باہر بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹھیک آٹھ بجے اس نے
اودے چند کے آنے کی اطلاع دی۔

"ٹھیک ہے اندر بھیج دو اور خود باہر رکو' کوئی اس طرف آنے نہ پائے۔" لیلاوتی نے
کہا اور ست وتی باہر چلی گئی۔ چند منٹ بعد اودے چند جی سفید دھوتی اور ململ کے کرتے میں اندر
داخل ہو گئے۔ ان کے چہرے پر حسب معمول مکاری بکھری ہوئی تھی۔ لیلاوتی اسی طرح مسہری پر
دراز رہی۔

اودے چند اس کے سامنے پہنچ گئے۔ لیلاوتی ان کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ اودے
چند جی کے چہرے پر بکھرے ہوئے تاثرات سے اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ اپنے مقصد میں
کامیاب رہی ہے۔

"مہارانی جی کی خدمت میں پرنام۔" اودے چند جی نے کسی قدر خم ہو کر کہا۔

"آئیے اودے چند جی!" لیلاوتی نے مترنم آواز میں کہا۔

"ست وتی کی زبانی مہارانی کا پیغام ملا یقین نہ آیا میرے ایسے بھاگ......" اودے
چند جی نے کہا۔

"اگر طنز کر رہے ہیں اودے چند جی تو کر لیں۔ آپ کا حق ہے۔" لیلاوتی نے ایک
ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"میری ایسی مجال مہارانی! مگر یہ اداسی کیسی' داس کی ان باتوں کو آپ نے طنز کیوں
جانا؟"

"ہمارے برے دن ہیں اودے چند جی! ہمارا جھنڈا تو اتر چکا ہے۔ اس لیے اب

ایک کو حق ہے کہ جو چاہے ہمیں کہہ دے۔" لیلاوتی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔

"بھگوان کی سوگند مہارانی جی! میں نے کوئی طنز نہیں کیا اور محل میں کس کی مجال ہے کہ
مہارانی کے اشارے پر گردن نہ کٹائے۔ پھر بھی اگر میرے الفاظ مہارانی کو برے معلوم ہوئے
ہیں تو داس معافی چاہتا ہے۔"

"دل دکھا ہوا ہے۔ اودے چند جی اگر کوئی غلط بات نکل گئی ہو تو آپ بھی معاف کر
دیں۔" لیلاوتی مسہری پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو اس کے گالوں پر لڑھک آئے
تھے۔

"کس نے دل دکھایا ہے مہارانی جی! داس کو آ گیا دیں اس کا سر کاٹ دے۔"
اودے چند بے قراری سے اس کی طرف لپکے۔ انہوں نے لیلاوتی کے آنسو خشک کیے اور لیلاوتی
ان سے لپٹ گئی۔

"ہمارا جیون دکھ بن گیا ہے اودے جی! کوئی ہمیں اپنا نظر نہیں آتا ہمیں بتائیں ہم کیا
کریں۔" وہ ان کے سینے پر سر رکھ کر سسکنے لگی۔ اودے چند اس حد تک تیار نہیں تھے۔ وہ لیلاوتی کو
دلاسہ دینے کے انداز میں تھپک رہے تھے۔

اودے چند تو زندگی بھر لیلاوتی کو اپنے سے دور نہ کرتے۔ وہ کیف و سرور کے اتھاہ
سمندر میں ڈوب گئے تھے لیکن لیلاوتی خود ہی ان سے علیحدہ ہو گئی اور وہ انہیں پوری طرح اپنی
طرف مائل کرنا چاہتی تھی۔ اس کے الگ ہونے سے اودے چند بھی سنبھلے اور انہوں نے لیلاوتی
کے گداز شانوں پر ہاتھ رکھ کر اسے مسہری پر بٹھا دیا۔ پھر وہ خود بھی اس کے برابر بیٹھ گئے اور
لیلاوتی نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"بات کیا ہے مہارانی! داس کو بتاؤ تو سہی میں تمہارے لیے سب کچھ کرنے کو تیار
ہوں۔ مجھے اپنا دکھ تو بتاؤ۔" اودے چند جی کا ہاتھ پھر اس کی کمر پر پہنچ گیا۔ اس بار انہوں نے اس
ہاتھ کو کچھ آزادی دے دی تھی۔ لیکن لیلاوتی نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور اودے چند کے
جسم میں چیونٹیاں رینگنے لگیں۔

"آپ ہمارا دکھ سمجھ سکتے ہیں اودے چند جی!"

لیلاوتی نے کہا اور اودے چند سوچ میں ڈوب گئے۔ پھر انہوں نے بھاری آواز میں
کہا۔

"میرا خیال ہے تم مہاراج کیلئے پریشان ہوں۔"

"ہاں اودے چند جی! ہمارا سہاگ لٹ گیا ہے۔ پورنما نے ہمارے حق پر قبضہ کر لیا
ہے۔ ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ مہاراج ہم سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ اب ہم ہوتے ہیں

اور ہماری تنہائی' راج محل کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ ہم کیسے جیون بتائیں گے۔'' لیلاوتی نے
اودے چند جی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گ
نرم ہو گیا ہے۔ میدان ان کے ہاتھ میں آ سکتا ہے۔ انہوں نے سوچا اور مکاری سے بولے۔

'' مجھے خود تمہاری کومل جوانی پر ترس آتا ہے لیلاوتی! یہ خوبصورت' نرم و گداز جسم
حسین چہرہ تو پوجے جانے کے قابل ہے۔ اسے ٹھکرانے والا کوئی پاپی ہی ہو سکتا ہے مگر مہاراج
کیا کہوں' وہ ہیرے کو ٹھکرا کر چمکدار پتھروں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ ہم سب مجبور
لیلاوتی' پورنما کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔''

'' کچھ کریں اودے چند جی! کچھ کریں' نہیں تو مجھے زہر دے دیں۔''

'' زہر کھائیں تمہارے دشمن۔'' اودے چند جی نے اس کے سر کو گود میں بھینچ لیا
کے جذبات بھڑکتے جا رہے تھے۔

'' پھر آپ بتائیں ہم کیا کریں۔''

'' سوچنے دو لیلاوتی سوچنے دو۔ میں تمہارے لیے دکھی ہوں۔ بے شک تمہاری
کے ارمان ہوں گے۔ یہ راتیں سونی رہنے کیلئے نہیں ہیں مگر مہاراج تو ابھی مہینوں پورنما کے
سے نہیں نکل سکتے۔ پورنما کی گرفت ان پر بہت سخت ہے۔''

'' کچھ سوچیں مہاراج! کچھ سوچیں۔ ورنہ میں مر جاؤں گی۔'' لیلاوتی ان کی گو
سر اٹھاتے ہوئے بولی۔

'' تم ہی بتاؤ لیلاوتی ہم کیا کریں؟''

'' اسے قتل کر دیں...... اسے نشٹ کر دیں۔ محل سے نکال دیں۔ اسے اندھا کر د
کچھ بھی کریں۔''

'' ہم کوشش کر سکتے ہیں لیلاوتی مگر اس کا نتیجہ تم جانتی ہو کیا ہو گا۔ مہاراج ا
صرف پورنما کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ اگر پورنما کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کیا گیا تو مہا
زمین آسمان ایک کر دیں گے۔ کھوجی پورنما کے قاتلوں یا اس سے برا سلوک کرنے والوں کا
نکال لیں اور اس کے بعد ان کے خاندان کو کولہو میں چلوا دیں گے۔ یہ سب اس لئے ہو گا
کہ مہاراج پر آج کل پورنما کا راج ہے۔''

'' پھر کیا ہو گا اودے چند جی؟''

'' تم نے ہمارے اوپر وشواس کیا ہے مہارانی تو ہم تمہیں فراموش نہیں کریں گے۔
ایسا ہو کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے مگر اس میں سمے لگے گا۔''

'' آپ کیا کریں گے اودے چند جی! بتایئے آپ کیا کریں گے۔'' لیلاوتی ان

چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے بولی۔ خود اس کا چہرہ اودے چند کے چہرے کے اتنے
قریب تھا کہ اودے چند کی ذراسی جنبش پر ان کے ہونٹ اسے چھو سکتے تھے۔

'' ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جس سے تمہاری مراد پوری ہو
جائے۔'' اودے چند جی نے کہا۔

'' ہم پورنما کیخلاف گہری سازش کریں گے۔ اسے مہاراج کی نظروں میں گرانے کیلئے
ہمیں اس کا کوئی عاشق پیدا کرنا پڑے گا اور اگر مہاراج کو معلوم ہو جائے کہ ان کی چہیتی رانی کسی
اور کو چاہتی ہے تو...... تو لیلاوتی...... اور یہ ہمارا کام ہے۔''

'' اوہ...... اودے چند جی آپ کتنے ذہین ہیں۔ آپ کتنے سمجھدار ہیں۔ واقعی آپ یہ
کام کر لیں گے۔'' لیلاوتی ایک بار پھر ان سے لپٹ گئی۔

'' ہاں...... لیلاوتی...... تمہارے لیے ہم سب کچھ کریں گے لیکن تمہیں صبر سے کام لینا
ہو گا۔ تمہیں ہوشیاری سے کام لینا ہو گا۔ کسی کو اس راز کا پتا نہ لگنے پائے۔ تم دیکھتی رہو۔ پورنما
کو شکست دینا اب ہمارا کام ہے۔'' اودے چند پھولی ہوئی سانس کے ساتھ بولے۔

اور پھر جب ایک گھنٹے کی طویل ملاقات کے بعد وہ لیلاوتی کے کمرے سے نکلے تو
لیلاوتی مسکرا رہی تھی۔

اودے چند نے اس کے من کو شانتی بخش دی تھی۔ ایک وفادار انسان کی حیثیت سے
انہوں نے اپنے تمام فرائض ادا کر دیئے تھے۔

نینا مالن کی زندگی بن گئی۔ پورنما نے اسے مالا مال کر دیا تھا۔ اب محل میں اس کی ایک
خاص عزت تھی۔ وہ پورنما کی گہری سہیلی اور ہم راز تھی۔ پورنما جو اس وقت بھرت نو اس کی تقدیر
تھی۔ نینا کے قدم زمین پر نہیں پڑتے تھے۔ دن بھر وہ پورنما کے ساتھ رہتی رات کو اپنے مکان میں
واپس آ جاتی تھی۔

اس وقت بھی وہ پورنما کے پاس سے واپس آ رہی تھی۔ مہاراج آج ریاست کے کسی
کام میں الجھے ہوئے تھے اور پورنما تنہا تھی۔ لیکن اس نے نینا کو اجازت دے دی تھی۔ نینا نے
پیشکش بھی کی تھی کہ اگر پورنما کہے تو وہ اس کے چرنوں میں سو جائے لیکن پورنما نے کہا تھا کہ
مہاراج کو اس کے بنا چین کہاں' نجانے وہ کس وقت واپس آ جائیں اس لیے وہ جائے۔

اور نینا واپس چل پڑی۔ محل سنسان ہو گیا تھا۔ صرف پہرے دار جاگ رہے تھے۔ وہ
تاریک گوشوں سے ہوتی ہوئی اپنے مکان کی طرف جا رہی تھی اور اس وقت وہ محل کے ایک
سنسان گوشے سے گزر رہی تھی کہ اچانک اس پر بہت سے لوگ ٹوٹ پڑے۔ ایک نے اس کا منہ
بھینچا' دوسرے نے آنکھوں پر پٹی باندھی اور پھر کئی آدمی اٹھا کر چل پڑے۔

قوی ہیکل مردوں کے سامنے نینا کی ایک نہ چلی، نہ جانے وہ مور کھ اسے کہاں لے جا رہے تھے۔ پھر اسے اپنے کانوں کے نزدیک ایک آواز سنائی دی۔

"اگر آواز نکلی تو گردن اڑا دی جائے گی۔ اس لیے خاموش رہو۔" اور نینا کانپ گئی۔ اس نے ہر قسم کی جدوجہد بند کر دی اور وہ لوگ اسے لیے ہوئے نجانے کہاں گئے۔ پھر انہوں نے اسے زمین پر چھوڑ دیا اور چند منٹ کے بعد نینا کی آنکھوں سے پٹی کھول دی گئی۔ تیز روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ لیکن جب وہ روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ جس جگہ وہ لائی گئی تھی۔ وہ بڑی خوفناک تھی۔ ایک بڑا کمرہ تھا جس کی دیواریں ننگی تھیں۔ ایک طرف لوہے کا ایک شکنجہ رکھا ہوا تھا۔ چھت کے کنڈے سے ایک بڑا سا چھرا لٹک رہا تھا جس کی تیز دھار آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ چھرے کی رسی ایک ستون سے بندھی ہوئی تھی اور اس کے نیچے لکڑی کا ایک مثار رکھا ہوا تھا۔

اس کے سامنے چار آدمی کھڑے تھے جن کے جسموں پر سیاہ لباس تھے اور ان کے چہرے نقابوں میں چھپے ہوئے تھے۔ نقابوں کے پیچھے سے ان کی خطرناک آنکھیں جھانک رہی تھیں اور ان کی خوفناک شکلیں دیکھ کر نینا تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا۔ وہ سہمے ہوئے انداز سے انہیں دیکھنے لگی۔

"تیرا نام نینا ہے؟" ان میں سے ایک نے کڑک کر پوچھا۔

"ہاں...... ہاں......" اس نے سہمے ہوئے انداز میں جواب دیا اور زور زور سے گردن ہلانے لگی۔

"ٹھیک ہے، باندھ دو۔" دوسرے نے کہا اور دو آدمی نینا کو لے کر شکنجے کے پاس گئے۔ انہوں نے اسے شکنجے میں جکڑ دیا اور نینا رونے لگی۔

"آواز بند کر، ورنہ پیٹ میں چھری گھونپ دی جائے گی۔ ایک شخص نے خوفناک لہجے میں کہا اور ایک لمبی چھری نکال لی اور نینا نے جلدی سے منہ بند کر لیا۔ پھر تیسرا آدمی، جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔ نینا کے پاس پہنچ کر بولا۔"

"لڑکی تجھ سے جو کچھ پوچھا جائے تو اس کا صحیح صحیح جواب دے اور غور سے سن اگر تو نے جواب ٹھیک نہ دیا تو پہلے آنکھیں نکال لی جائیں گی اور پھر اس چھرے سے گردن کاٹ دی جائے گی۔"

"میں...... میں سب کچھ سچ سچ بتا دوں گی۔" نینا جلدی سے بولی، اس کا دل خوف سے ڈوبا جا رہا تھا۔

"ہوں...... تب پھر بتا، پورنما کون ہے؟" اس آدمی نے پوچھا۔

"پورنما...... پورنما؟" نینا پھٹی پھٹی آواز میں بولی۔

"ہاں...... پورنما؟" اس آدمی نے اسی خوفناک لہجے میں کہا اور نینا کی آنکھوں میں تاریکی پھیل گئی۔ اس کی سکھی کا راز اس سے پوچھا جا رہا تھا۔ وہ راز جسے اس نے سینے کی گہرائیوں میں چھپا دیا تھا۔ وہ راز جسے وہ زندگی کی قیمت پر بھی افشا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ من ہی من میں لرزتی رہی۔ سوچتی رہی کہ زندگی بچائے یا رانی پورنما کا راز چھپائے جو اصل میں چندر بدن ہے۔

"وہ...... وہ ہماری رانی ہے۔" نینا نے جواب دیا۔ اس دوران وہ فیصلہ کر چکی تھی۔ خواہ یہ لوگ اسے مار ڈالیں۔ وہ اپنی زبان نہ کھولے گی۔

"یہ تو ہمیں بھی معلوم ہے لیکن وہ حقیقت میں کون ہے؟"

"حقیقت میں بھی رانی ہے۔" نینا نے جواب دیا۔

"تو...... تو یوں نہیں بتائے گی۔ چلو سلاخیں گرم کرو۔" اس سے سوال کرنے والے نے دوسرے سے کہا اور دو آدمی انگیٹھی میں کوئلے سلگانے لگے اور پھر دہکتے ہوئے کوئلوں پر دو لوہے کی گول نوکدار سلاخیں رکھ دیں۔

"ابھی چند منٹ کے بعد تیری یہ خوبصورت آنکھیں اندھی کر دی جائیں گی۔ پھر تو دنیا میں کسی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اگر تو جیون بچانا چاہتی ہے تو ٹھیک جواب دے دے" اس شخص نے پھر کہا۔

"میں تو بتا رہی ہوں۔ وہ رانی ہے۔ اس سے پہلے وہ رام چرن کی بھتیجی درگاوتی تھی۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی۔"

"جھوٹ بول رہی ہے، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تو اس سے زیادہ جانتی ہے۔"

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ تم محل میں کسی سے پوچھ لو۔" نینا نے جواب دیا۔

"ہم تجھی سے سب کچھ پوچھ لیں گے۔" اس شخص نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد سلاخیں گرم ہو گئیں اور ایک آدمی ان کے دستے پکڑے اور انہیں نینا کی آنکھوں کی سیدھ میں کیے آگے بڑھنے لگا۔

نینا کے پورے جسم سے پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔ سلاخوں کی تپش اب اسے چہرے کے قریب محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب بھی سچ بول دے لڑکی۔" نقاب پوش نے کہا۔

"میں...... میں کچھ نہیں جانتی، میں کچھ بھی نہیں جانتی۔" نینا نے کہا اور دانت بھینچ لیے پھر اسے سیاہ پوش کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے اسے کھول دو اور مٹھے پر رکھ کر اس کی گردن اڑا دو۔"

"یہ ٹھیک ہے سردار۔" دوسرے نقاب پوش نے کہا اور پھر نینا کو شکنجے سے کھولا
گیا۔ سیاہ پوش اسے لیے ہوئے لکڑی کے مٹھے کی طرف چل پڑے اور پھر نینا کے دونوں
باندھ کر اسے مٹھے پر لٹا دیا۔ گردن کے عین اوپر چھرا جگمگا رہا تھا۔ ایک سیاہ پوش نے اس کی
کھول دی اور چھرا آہستہ آہستہ نیچے آنے لگا۔

نینا خوفزدہ نگاہوں سے چھرے کو دیکھ رہی تھی۔

"ایک آخری موقع ہے لڑکی اب بھی سچ بول دے۔"

"نہیں جانتی...... میں کچھ نہیں جانتی۔" نینا جذباتی انداز میں چیخی اور اس کا ذ
تاریک ہو گیا۔ بے ہوشی نے اسے موت کے خوف سے نجات دلا دی تھی۔ سیاہ پوش اس پر جھ
گئے۔

"بے ہوش ہو گئی۔" ان میں سے ایک کے منہ سے نکلا اور اسی وقت اس ہال کا درو
کھل گیا۔ پورنما دروازے میں کھڑی تھی۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

"بڑی بہادر بنتی تھی میری سکھی، بس دیکھ لیا دل، بے ہوش ہو گئی پگلی کہیں کی۔ چلو
اسے اس کے گھر میں خاموشی سے ڈال آؤ تا کہ یہ ان واقعات کو سپنا سمجھے۔"

"جو آ گیا مہارانی جی!" ایک نقاب پوش نے کہا اور پھر ان میں سے دو نے ن
بازوؤں میں اٹھا لیا۔ پورنما انہیں جاتے دیکھتی رہی تھی اور پھر جب نگاہوں سے اوجھل ہو گئے
بھی خاموشی سے واپس چل پڑی۔

لیکن اس کے دل میں ایک گہرا تاثر تھا۔ نینا نے خود کو قابل اعتماد ثابت کر دیا تھا
جان کی قیمت پر بھی راز چھپا سکتی تھی اور اسے ایسی ہی ساتھیوں کی ضرورت تھی۔ نینا نے یوں
پہلے ہی خود کو اس کی خاص سہیلی کا اہل ثابت کر دیا تھا لیکن چندر بدن کچی گولیاں نہیں کھیلتی تھی
اپنی پرانی شخصیت کے ہر نشان کو صاف کر دینا چاہتی تھی۔ فی الوقت صرف نینا اس کے سامنے تھی
گئے وہ لوگ جو اس کے بانی تھے تو شرت چندر کی زندگی میں اسے ان سے کوئی خطرہ نہیں تھا
ان کی موت کے بعد ان سب کا بھی ختم ہو جانا ضروری تھا اور چندر بدن اس سلسلے میں ایک
پروگرام بنا چکی تھی۔

اس کے منصوبے بے حد خوفناک تھے۔ اس حسین جسم میں بے حد سخت اور مضبوط د
دھڑک رہا تھا۔ معصوم بادامی آنکھیں بہت دور تک دیکھنے کی عادی تھیں اور کشادہ روشن پیشانی
پیچھے ایک زبردست سیاسی دماغ کام کر رہا تھا لیکن ایسے کام رفتہ رفتہ ہی ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس نے اپنے پہلے مہرے یعنی نینا کی مضبوطی کا اندازہ کر لیا تھا۔ ان غلاموں

اس نے ہی یہ ڈرامہ کرنے کیلئے کہا تھا تا کہ نینا کی اصلیت کا اندازہ ہو جائے۔

دوسری صبح نینا حسب معمول اس کے پاس نہیں آئی تو اس نے اسے بلا بھیجا۔ نینا بخار
میں جل رہی تھی۔ داسیاں اسے بازوؤں سے تھامے ہوئے لائیں اور پورنما نے کھڑے ہو کر اس کا
استقبال کیا۔

"اری پاگلو! جب وہ بیمار تھی تو اسے لانے کی کیا ضرورت تھی۔ جاؤ جلدی سے وید جی کو
لاؤ۔" پورنما نے تشویش سے کہا اور نینا کو بڑے اہتمام سے اپنی مسہری پر لٹا دیا۔ یہ عزت افزائی دیکھ
کر نینا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"میں نیچے لیٹ جاؤں گی رانی جی! میں اس قابل نہیں ہوں۔" نینا نے کہا۔

"تو جس قابل ہے نینا ہم جانتے ہیں۔" پورنما نے کہا۔ "مگر یہ تجھے بخار کیسے
آ گیا۔"

"پاگل ہو گئی ہوں رانی جی بس رات کو ایک سپنا دیکھا تھا۔ نہ جانے سپنا تھا یا
حقیقت۔ آنکھ گھر میں کھلی اور آنکھ کھلی تو بخار میں بھن رہی تھی۔"

"سپنوں پر یقین نہیں کرتے ری، ابھی وید جی آئیں گے۔ دوا دیں گے تو ٹھیک ہو
جائے گی مگر سپنا کیا تھا؟"

اور نینا نے خوفزدہ انداز میں سب کچھ بتا دیا۔

"سپنا ہی ہو گا۔ ایسا کون کر سکتا ہے تو فکر مت کر اب۔ رات گئے تجھے اتنا دور نہیں
جانا پڑے گا۔ میں محل ہی میں تیرے رہنے کا بندوبست کر دوں گی۔" پورنما نے کہا۔ اتنی دیر میں
وید جی آ گئے۔ انہوں نے نینا کو دیکھا اور دوائی وغیرہ دے کر چلے گئے۔ پورنما اس کی دلجوئی کر
رہی تھی اور نینا اس کے احسان سے دبی جا رہی تھی۔

پھر نینا کو وہ عزت ملی کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ گئے۔ پورنما کو روکنے والا کون تھا۔ محل کا
ایک خوبصورت حصہ نینا مالن اور اس کے گھر والوں کو دے دیا گیا۔ نینا کے شوہر کو محل ہی میں ایک
عہدہ دے دیا گیا تھا اور اس طرح مالی کی حیثیت ہی بدل گئی تھی۔

بہرحال اب نینا، چندر بدن یا پورنما کی ناک کا بال تھی۔ شرت چندر، پورنما کو جان سے
زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ وہ اس کی پیشانی پر ایک شکن بھی دیکھنے کے روادار نہیں تھے۔ اس طرح
رانی پورنما کا طوطی بول رہا تھا لیکن چندر بدن اپنے دشمنوں سے باخبر رہنا چاہتی تھی۔ وہ ایک
تجربے کار جرنل کی طرح دشمن کے ہر اقدام سے پوری طرح باخبر رہنا چاہتی تھی۔ چنانچہ ایک شام
تنہائی میں اس نے نینا سے پوچھا۔

"لیلاوتی کا کیا حال ہے نینا؟"

"بس اپنی ڈیوڑھی تک رہتی ہیں۔"

"سائیکا میکے سے ابھی تک نہیں آئی؟"

"آ کر بھی کیا کریں گی مہارانی۔"

"کملاوتی کیا کر رہی ہے؟"

"سچ پوچھیں تو مہارانی صرف کملاوتی ایسی عورت ہے جو گائے کی طرح معصوم
اس نے ایک آشرم کھول لیا ہے۔ زیادہ تر اسی کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ یوں بھی وہ ان
رانیوں کی طرح جوان نہیں ہے۔

"ہاں' وہ سیدھی عورت ہے لیکن یہ دونوں......؟"

"یہ دونوں خطرناک ہیں۔" نینا نے کہا اور چندر بدن اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی

"تیرا کیا خیال ہے نینا' کیا یہ دونوں رانیاں مجھ سے جلتی نہ ہوں گی۔"

"میں کیا کہہ سکتی ہوں مہارانی! میری زبان ان کے بارے میں کیسے کھل سکتی ہے
رانیاں ہیں۔"

"لیکن تو تو میری بہن سمان ہے نینا! کیا تجھے رانیاں بہن سے زیادہ پیاری ہیں۔"

"نہیں ......نہیں رانی جی! نینا آپ پر جان وار دے گی۔" نینا تڑپ کر بولی۔

"تب تو نے کیا بات کہی۔ میرے اور تیرے درمیان جو بات ہوتی ہے۔ وہ دو
کے درمیان ہوتی ہے۔ مہاراج تک ان باتوں کا جانا ضروری نہیں ہے۔ انہیں ہمیشہ میرے
تمہارے درمیان رہنا چاہیے۔"

"میں اپنے بھاگ پر جس قدر خوش ہوں کم ہے۔" نینا نے کہا۔

"اب بتا کیا وہ دونوں رانیاں؟"

"ضرور جلتی ہوں گی۔"

"میں سیدھی سادی عورت ہوں۔ نینا تو جانتی ہے۔ اگر انہوں نے میرے خلاف
سازش کی تو میں بن موت ماری جاؤں گی۔" چندر بدن نے کہا اور نینا کے چہرے پر پریشانی
گئی۔

"تو چاہے تو ان کی سازش سے باخبر رہ سکتی ہے۔ میری مدد کر میری بہن۔"

"میں ہر طرح تیار ہوں مہارانی! آپ مجھے اپنی دوست پائیں گی۔"

"تب تو ان باندیوں کو گانٹھ جو ان رانیوں کی رازدار ہیں۔ کیا تو ایسی باندیوں
واقف ہے؟"

"ہاں! ست وتی' لیلاوتی کی خاص باندی ہے اور اس کی رازدار بھی۔ سائیکا کی

پاروتی رہتی ہے جو ان کی سیاہ وسفید سے واقف ہے۔ رہ گئی رانی کملاوتی تو ان کے ساتھ بوڑھی
جمنا ہے مگر وہ محل سے دور ہے۔"

"کملاوتی کو چھوڑ دے' پاروتی اور ست وتی کو شیشے میں اتارنا اب تیرا کام ہے۔ ان
دونوں کو اپنا ہمراز بنا لے۔ اگر اس سلسلے میں تجھے میری برائیاں بھی کرنا پڑیں تو تجھے اجازت ہے۔
بس میرا راز' راز رہے۔ باقی تو جو چاہے کہہ سکتی ہے۔"

اس کے علاوہ ان کیلئے تحفے تحائف بھی میں تجھ کو دوں گی۔ بس انہیں قابو میں آنا
چاہیے۔ میرا حوالہ بھی مت دینا' بس تو اپنے آپ ہی انہیں دوست بنا لینا۔

"میں یہ کام کر لوں گی مہارانی! آپ بے فکر رہیں۔" نینا نے کہا۔

"میں تیرے اوپر بڑی ذمہ داریاں ڈالنا چاہتی ہوں نینا! بات یہیں پر بس نہیں ہے۔
تجھے باندیوں کی ایک فوج تیار کرنی ہے جو ہمارے لیے کام کرے۔ ہم پورے محل میں اپنی باندیوں کو
دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ محل کے چپے چپے سے واقف رہیں اور وہاں ہونے والی باتیں ہمیں سنایا
کریں تو فکر مت کر سب کو مالا مال کر دیں گے۔ ہم تجھے بہت دولت دیں گے جس' جس کو ہم بتائیں
اس پر خاص نظر رکھنی چاہیے۔ ان کی کارروائیوں کے بارے میں ہمیں پتہ چلتے رہنا چاہیے۔"

"ایسا ہی ہوگا مہارانی!" نینا نے کہا اور پورنما مسکرانے لگی۔ اس طرح اس چالاک
عورت نے محل میں اپنے محکمہ جاسوسی کی داغ بیل ڈال دی جس کی سربراہ نینا مالن تھی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

سائیکا کا انگ انگ دکھ رہا تھا۔ گزری ہوئی رات کی صبح اس کیلئے عجیب حیثیت رکھتی
تھی۔ مہاراج نینوا کبھی بھیڑیا نظر آتا اور کبھی مہان سادھو لیکن جوش اور رقابت میں اسے سب کچھ
گوارہ تھا۔ اشنان کے بعد اس نے مہاراج کے ساتھ بیٹھ کر ناشتا کیا۔ مہاراج کے چہرے پر جلال
تھا۔ وہ خاموشی سے ناشتا کرتے رہے اور پھر ناشتے سے فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے
سائیکا کو دیکھا اور پیار سے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

"کیا بات ہے سندری! اداس کیوں ہو؟"

"اداس نہیں ہوں مہاراج! پر اب میرے لیے کیا آ گیا ہے۔" سائیکا نے پوچھا۔

"کیوں اکتا گئی یہاں سے۔" مہاراج نے اس کی ننھی سی ٹھوڑی پر انگلی لگا کر اسے
اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں مہاراج! آپ کے چرنوں میں سکون ہے۔ شانتی ہے۔"

"پورے تین دن گزارنے ہوں گے تجھے یہاں۔ میں تین دن تک تیرے لیے جاپ
کروں گا۔ رتھ بان کو واپس بھیج دے اس سے کہہ کہ تیسرے دن آ جائے۔"

"سن! اگر تو سائیکا راج چاہتی ہے تو یقین رکھ وہی ہوگا جو تو چاہے گی میں تیرے
ایک دشمن کو زیر کر دوں گا۔"

"مہاراج گیانی ہیں۔ میں رتھ بان کو واپس بھیجے دیتی ہوں تا کہ پتا جی پریشان
ہوں۔"

"ٹھیک ہے جا اسے واپس چھوڑ کر آ۔" نینوا مہاراج نے کہا اور سائیکا واپس پلٹ پڑی۔ گزری ہوئی رات کی پرچھائیاں اس کے ذہن کے پردوں پر رقصاں تھیں۔ اس کا نازک جسم مہاراج نینوا کے کھردرے جسم کی گرفت میں تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ رات اس کے لیے دلکش تھی یا ناپسندیدہ۔

تاہم وہ ہر قیمت پر اپنا اقتدار چاہتی تھی۔ پورنما کو گرا دینا چاہتی تھی۔ ناقص العقل عورت رقابت کی آگ میں جل کر سب کچھ کھونے کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔ یہی کیفیت سائیکا کی تھی۔ رتھ بان واپس چلا گیا۔ سائیکا واپس مندر میں آ گئی۔ یہاں مہاراج ایک مورتی کے قدموں میں سر جھکائے بیٹھے تھے۔

دوپہر کے کھانے پر نینوا مہاراج نے اس سے محل کے حالات پوچھے اور وہاں کے چرچے سن کر ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہونے لگی لیکن انہوں نے سائیکا پر اس کا اظہار نہ کیا۔ وہ خاموشی سے محل کتھا سنتے رہے اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہم تجھے یہاں شکتی دیں گے۔ سائیکا لیکن ایسا لگتا ہے کہ ہمارے وہاں آئے بغیر کام پورا نہیں ہوگا۔ تو فکر مت کر تیرے واپس جانے کے چند روز بعد ہم تیرے محل میں آئیں گے اور مہاراج سے ملیں گے۔ پھر ہم وہاں تیرا راج قائم کریں گے۔ صرف تیرا بول بالا ہوگا۔ تیرے دشمن منہ پیٹتے رہ جائیں گے۔"

"میں زندگی بھر آپ کے چرن دھو دھو کر پیئوں گی مہاراج!" اور سائیکا نے نینوا مہاراج کے پاؤں پکڑ لیے۔ اور مہاراج نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگا لیا۔

"تیری جگہ ہمارے چرنوں میں نہیں سندری سینے میں ہے۔"

◇ ...... ◇ ...... ◇

"رانی لیلاوتی نے خود کو اودے چند کے حوالے کر دیا تھا۔ چالاک بوڑھے کو سورگ مل گئی تھی۔ اس کی ہر رات رنگین سے رنگین گزرتی۔ لیلا اس سے اسی طرح اظہار کرتی۔ گویا اس کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ اودے چند جی نے بھی اسے یقین دلایا تھا کہ اب پورنما کا راج ختم ہونے والا ہے اور تھوڑے دن کے بعد لیلاوتی وہی لیلاوتی ہوگی۔

نے لیلاوتی سے بہت سے وعدے کیے تھے اور کہا تھا بس! اب بہت جلد ان کا جال پھیلنے والا ہے۔ اس کے بعد پورنما اس جال میں جکڑی ہوئی نظر آئے گی۔

لیکن بوڑھا اودے چند بے وقوف نہیں تھا۔ وہ دل سے لیلاوتی کیلئے کچھ کرنے کو تیار نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ لیلاوتی آنکھ سے ٹپکا آنسو ہے جو کبھی واپس نہیں جا سکتا۔ یہ بات درست تھی کہ ان کی راتیں لیلاوتی کی حسین آغوش میں سجی ہوئی تھیں لیکن شرت چندر کی نگاہ میں جو وہ حیثیت رکھتے تھے۔ اسے ایک عورت کیلئے گنوانے کو تیار نہیں تھے۔

ایسی عورتیں تو انہیں بہت سی مل سکتی تھیں۔ پورنما کی پوزیشن بڑی مضبوط تھی۔ اس کی گرفت شرت چندر پر بہت سخت تھی۔ اس بات کا اعتراف اودے چند جی نے بھی کیا تھا۔ وہ بھولی بھالی صورت والی' دراصل سیدھی نہیں ہے۔ اس نے اپنی حیثیت برقرار رکھنے کیلئے باپ کو بھی قتل کرا دیا تھا۔

چنانچہ اودے چند جی پاگل پن میں اس کیخلاف کوئی سازش کرنے کو تیار نہیں تھے۔ ہاں لیلاوتی کو دلاسے دینا دوسری بات ہے۔ یہ ضروری تھا۔ ورنہ لیلاوتی ان کے نزدیک کیسے آتی۔ اس کیلئے اودے چند نت نئی چالیں چلتے تھے۔

آج رات کو جب وہ لیلاوتی کی خواب گاہ میں آئے تو ان کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ جسے نہ جانے وہ کہاں سے سکھا پڑھا کر لائے تھے۔

لیلاوتی نے اس نوجوان کو تعجب سے دیکھا۔

"اس کا نام مہندر ہے۔ میرا خاص آدمی ہے رانی!"

"اوہ......!" لیلاوتی نے مہندر کے پرنام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم بھی اس پر بھروسہ کرو۔ دراصل میں اسے تمہارے پاس اس لیے لایا ہوں کہ تمہیں اطمینان دلا دوں۔" اودے چند نے کہا اور پھر مہندر کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

"رانی لیلاوتی کو پہچانتے ہو مہندر۔"

"ہاں......مہاراج!" مہندر نے جواب دیا۔

"تو سنو......تم اپنا کام کرو۔ رانی لیلاوتی ضمانت دیتی ہیں کہ اگر کام پورا ہونے کے بعد تم مہاراج کے عتاب کا شکار ہوئے تو......تو رانی بھرپور مدد کریں گی اور تمہاری زندگی بچا لی جائے گی۔"

"مجھے وشواس ہے مہاراج!"

"رانی لیلاوتی کیا آپ میری بات کا یقین دلا سکتی ہیں؟"

"ہر قیمت پر...... مگر کیا ارادہ ہے اودے چند جی؟"

"مہندر بہت خوبصورت ہے رانی، تمہیں اس بات سے انکار ہے؟"

"نہیں یہ بہت سندر ہے۔"

"میں اسے پورنما کے محل، محل خاص کا مالی بنوا رہا ہوں۔ یہ بہت سمجھدار آدمی ہے
پورنما باغ میں روزانہ آتی ہے۔ یہ اسے روزانہ ملے گا اور پھر یہ اپنی کوششوں سے پورنما کو
طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر نہ بھی کر سکا تو دوسروں پر یہ ظاہر کرے گا کہ رانی
اس سے پریم کرتی ہے اور پھر ایک دن ہم ایک ڈرامہ کریں گے۔ میں شرت چندر کے کانوں
یہ بات پہنچاؤں گا اور پھر پورنما کو نشے کی دوا پلا کر اس کی آغوش میں ڈال دیا جائے گا اور
پورنما کا اس محل میں آخری دن ہوگا یا تو وہ ماردی جائے گی یا نکال دی جائے گی۔
مہندر یہی بیان دے گا کہ رانی ڈرا دھمکا کر اسے ملنے پر مجبور کرتی تھی۔ اس کیلئے
گنجائش نکال لیں گے اور اگر اس کی زندگی کو خطرہ ہوا تو اسے خاموشی سے کسی دوسری ریاست
دیا جائے گا۔"

لیلاوتی کا چہرہ خوشی سے سرخ ہوگیا۔ وہ مسرت سے دیوانی ہو رہی تھی۔ اگر مہ
موجود نہ ہوتا تو وہ شاید اودے چند سے لپٹ جاتی۔

"بہت اچھا پروگرام ہے مہاراج! بہت ہی اچھا۔" وہ خوشی سے بولی۔

"داس آپ کی پریشانی دور کر کے خوشی محسوس کرے گا مہارانی!" اودے چند نے
اور اٹھ گئے۔

"آؤ مہندر میں تمہیں چھوڑ آؤں۔"

"آپ واپس آ رہے ہیں اودے چند جی؟"

"ہاں رانی اسے چھوڑ کر آتا ہوں۔" اودے چند نے کہا اور پھر وہ مہندر کو لیے ہو
باہر نکل آئے۔ مہندر کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔ وہ کچھ خوفزدہ سا نظر آ رہا تھا۔ اود
چند اسے لیے ہوئے اپنے گھر آ گئے اور پھر وہ ایک اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔ ان کے چہ
پر پراسرار تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔

"بیٹھو مہندر!"

انہوں نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا اور مہندر بیٹھ گیا۔ اودے چند جی بھی اس
سامنے بیٹھ گئے اور اس کو غور سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"کیا سمجھے مہندر؟"

"سمجھ گیا مہاراج پرنتو......"

"ہاں...... ہاں کہو۔" اودے چند نے دلاسا دیا۔

"میرا جیون بچنا مشکل ہوگا مہاراج! اس نے کہا اور اودے چند جی حقارت آمیز
انداز میں ہنسنے لگے۔

"لیلاوتی کے بجائے اگر میں تمہارے جیون کی ضمانت دوں؟"

"جو آگیا مہاراج!"

مہندر نے کانپتے ہوئے کہا۔

"سنو مہندر تم میرے خاص آدمی ہو۔ مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ بھرت نواس کا سیاہ و
سفید کا مالک میں ہوں۔ مہاراج شرت چندر صرف وہ کرتے ہیں جو میں چاہتا ہوں۔ کیا تمہیں یہ
بات معلوم ہے؟"

"معلوم ہے سرکار۔"

"رانی لیلاوتی کے سامنے جو گفتگو ہوئی ہے اسے تم بھول جاؤ۔"

"جی مہاراج۔" مہندر حیرت سے بولا۔

"ہاں...... تمہیں وہ کچھ نہیں کرنا جو کہا گیا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا مہاراج؟"

"سمجھنے کی کوشش بھی مت کرو۔ صرف عمل کرو جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔"

"مجھے کیا کرنا ہے مہاراج؟"

"تمہیں پورنما کے محل میں باغ کا رکھوالا رکھوا دیا جائے گا۔ جہاں تم صرف مالی کا کام
کرو گے۔ پورنما کے سامنے آنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی تم اس کے بارے میں کوئی
خبر اڑاؤ گے۔ بس مالی کا کام کرتے رہو۔ راج محل سے تمہیں جو تنخواہ ملے گی۔ اس سے چار گنا
میں تمہیں دوں گا۔ ہاں اگر کبھی ضرورت پڑی تو تم لیلاوتی سے یہی کہو گے کہ تم تیزی سے اپنا کام
کر رہے ہو اور بہت جلد کامیاب ہو جاؤ گے۔

"یہ ٹھیک ہے مہاراج!" مہندر نے خوش ہو کر کہا۔

"تمہارا صرف یہی کام ہے اور اگر کبھی لیلاوتی کیخلاف تمہیں مہاراج کے سامنے کچھ
کہنا پڑے تو تم بھگوان مندر میں سوگند کھا سکتے ہو کہ یہ تمہیں پورنما کو ذلیل کرنے کیلئے مجبور کرتی
رہی ہے۔"

"سوگند بھی ہوگی مہاراج! میں کھا لوں گا۔"

"اس راز کو تم اپنے سینے میں رکھو گے اور اگر کسی دن اس راز نے تمہارے سینے سے
نکلنے کی کوشش کی تو تمہاری سانس بھی اس کے ساتھ ہی نکل جائے گی۔ اس بات کا خیال رکھنا۔"

"خیال رکھوں گا مہاراج!" مہندر نے کہا۔

"بس یہی کہنا تھا۔ اب جاؤ کل صبح میرے پاس آنا۔" اودے چند نے کہا۔ اود
پرنام کر کے اٹھ گیا۔ اودے چند کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

سائیکا محل واپس آ گئی۔ جب وہ گئی تھی تب بھی شرت چندر اس سے ملنے نہیں
تھے اور اب وہ آئی تب بھی شرت چندر نے اس کی کوئی خبر نہیں لی۔ حالانکہ اس نے اپنے آ
اطلاع انہیں بھجوا دی تھی۔ سائیکا کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ
کی بوٹیاں چبا جاتی۔ یہ بے اعتنائی صرف پورنما کی وجہ سے تھی۔ انہیں یاد بھی نہ رہا تھا کہ کو
کوئی اور رانی بھی ہے۔

صبح کا وقت تھا اور منگل کا دن' اس دن راج دربار لگتا تھا اور اس دربار میں عام لو
کو آنے کی اجازت تھی۔ گو عام لوگ آ نہیں پاتے تھے۔ صرف وہی لوگ آ پاتے تھے جو
بڑوں سے اجازت مل جاتی تھی لیکن عرف عام میں وہ دربار عام کہلاتا تھا۔ اس دن مہاراج شرت
چندر دن بھر رعایا کی بپتا سنتے تھے اور ان کے فیصلے سناتے تھے۔ اس روز رانیاں بھی دربار
حاضر ہوتی تھیں۔ راج دربار کی دوہری منزل میں جھروکے بنے ہوئے تھے۔ جن میں رانیاں آ
بیٹھ جاتیں اور وہاں سے دربار کی کارروائی دیکھتیں۔

اصول کے تحت سائیکا بھی اپنے جھروکے میں تھی۔ اس کے بائیں سمت رانی لیلاو
جھروکہ تھا اور دائیں سمت کملاوتی بیٹھی ہوئی تھیں۔ رانی پورنما کا جھروکہ بالکل دوسری سمت تھا
اسے خاص طور سے آراستہ کیا گیا تھا۔ یہ جھروکہ مہاراج کے تخت کے سامنے تھا۔ جہاں
مہاراج رانی پورنما کو دیکھ سکتے تھے۔ سائیکا نے خاص طور سے اس جھروکے کی اہمیت کو محسوس
اور دل میں کباب ہو کر رہ گئی تھی۔

اچانک اس کی نگاہ لیلاوتی کی طرف بڑھ گئی۔ لیلاوتی فریادیوں کو دیکھ رہی تھی
مہاراج فیصلے کر رہے تھے۔ اتفاق سے اسی وقت اس کی نگاہ بھی سائیکا کی طرف اٹھ گئی اور
دیکھ کر لیلاوتی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تو سائیکا بھی مسکرا دی۔ پھر اس نے لیلاوتی کو
جھروکے سے اٹھ کر اپنی طرف آتے دیکھا اور وہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے
لیلاوتی کا استقبال کیا تھا۔

"کیسی ہو سائیکا۔" لیلاوتی نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہوں تم سناؤ۔" سائیکا نے کہا۔

◈......◈......◈

وقت سب سے بڑا استاد ہوتا ہے، گرنتھ آفندی کے ہاں پیدا ہونے والی چندر بدن
ایک معصوم سی لڑکی تھی اسے پیاس لگی اس نے پانی تلاش کیا۔

لیکن......

وقت کچھ اور ہی کہانی ترتیب دینا چاہتا تھا۔ ایک نازک اندام حسینہ کو عفریت بنانا چاہتا
تھا چنانچہ اس نے کسی اور کی محنت کا پھل حاصل کر لیا۔

سوم رس......

امرت جل......

آبِ حیات!

قصے کہانیوں کی باتیں لیکن کچھ حقیقتیں اور وہ امر ہو گئی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا
ہے۔

ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا
نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

موت، زندگی کے اُکتا دینے والے سفر کے بعد زندگی سے نجات پانے کا ایک حسین
تصور...... جینے کی افتاد کوئی شیطان سے پوچھے، مارا گیا بد بخت ایک نافرمانی سے۔ اب جیو بیٹا اور
جیتے رہو۔

جینے کا تصور تو بہت خوبصورت ہوتا ہے لیکن بعد میں پتا چلتا ہے۔ چندر بدن بھی جی
رہی تھی اسے اپنی خوبصورتی اور اپنے حسن کی قیمت حاصل ہو رہی تھی۔ بہت سے کرداروں کے
درمیان اپنے چلتر دکھا رہی تھی وہ لیکن آخر کار ایک دن اکتانے کے لئے...... تو کہانی اس وقت
لیلاوتی اور سائیکا کے درمیان تھی۔

"جس طرح تم ٹھیک ہو اس طرح میں بھی ٹھیک ہوں۔" لیلاوتی نے ٹھنڈی سانس
لے کر کہا اور سائیکا اس کی شکل دیکھنے لگی پھر اس نے ایک لمبی ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

''ہاں میری سکھی جو دُکھ تمہیں ہے وہی مجھے بھی ہے لیکن ہم دونوں ہی بے بس ہیں
کر سکتے ہیں۔''

''کیوں نہ ہم دونوں ہی مہاراج کے دربار میں فریادی بن کر چلیں انہیں اپنی
سنائیں۔'' لیلاوتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مہاراج انصاف نہ کر سکیں گے لیلاوتی!'' سائیکا نے کہا۔

''پھر کون انصاف کرے گا سائیکا! بتاؤ ہمارا انصاف کون کرے گا؟''

''بھگوان۔'' سائیکا نے گہری سانس لے کر کہا۔

''ان معاملوں میں شاید بھگوان بھی نہیں پڑتا، پتی استری کی بات ہے۔'' لیلاوتی نے
کہا اور ہنس پڑی۔ سائیکا بھی مسکرانے لگی تھی۔ اس وقت نیچے کچھ شور سنائی دیا اور دونوں عورتیں
چونک پڑیں۔

''ارے دیکھو۔ کوئی سادھو ہے لیلاوتی نے کہا اور سائیکا کی نگاہ راج دربار کے
دروازے کی طرف اٹھ گئی، اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ اس دیو قامت آدمی سے اچھی طرح
واقف تھی۔ وہ ان سرخ آنکھوں سے بھی خوب واقف تھی البتہ اس کی گردن میں پڑا ہوا زبردست
اژدھا اس کے لئے نیا تھا۔ یہ نینوا مہاراج تھے۔ پہلے لباس میں اوپری بدن سے ننگے لیکن ان کے
ننگے بدن سے ایک خوفناک اژدھا لپٹا ہوا تھا جس کا وزن مہاراج ہی سنبھال سکتے تھے۔ اژدھے کا
سر مہاراج کے سر سے اوپر تھا۔ اس کا عظیم الشان پھن کسی چھتری کی طرح ان کے سر پر سایہ کئے
ہوئے تھا۔

سائیکا کی خوشی سے چیخ نکل گئی اور لیلاوتی خوف سے اسے دیکھنے لگی۔ وہ یہی سمجھی تھی
کہ سائیکا خوف سے چیخ پڑی ہے۔ دربار کی کارروائی رُک گئی۔ شرت چندر بھی اس خوفناک سادھو
کی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ دربار میں نینوا مہاراج کی پاٹ دار آواز گونجی۔

''راجہ شرت چندر کیا تیرا دربارِ عام بھی خاص لوگوں کے لئے ہوتا ہے؟''

''نہیں مہاراج جگ جگ آیئے۔'' شرت چندر نے جواب دیا۔

''تب تیرے کرائے کے ٹٹو ہمیں کیوں روک رہے ہیں؟''

''دیوان جی معلوم کرو مہاراج کو کس نے روکا ہے؟'' شرت چندر نے سخت لہجے میں کہا
اور نینوا مہاراج اسے گھورنے لگے۔ ان کی سرخ آنکھوں کی چمک جھروکوں تک محسوس کی جا سکتی
تھی۔

''بڑا مہان سادھو ہے۔'' لیلاوتی نے کہا۔

''ہاں ایسا ہی لگتا ہے۔'' سائیکا اس کے علاوہ کچھ نہ کہہ سکی اور سامنے دیکھنے لگی۔

''ہم تجھ سے بھیک مانگنے نہیں آئے راجہ شرت چندر اور تو ہمیں کیا بھیک دے گا لیکن
ہمارا بڑا اپمان ہوا ہے۔''

''اپرادھیوں کو سزا دی جائے گی مہاراج!'' شرت چندر سادھو سے بہت مرعوب ہو گیا
تھا۔

''ہمیں حکم ملا تھا کہ تیری سہائتا کریں سو ہم آ گئے۔ جانتا ہے تیری زندگی موت سے
کس قدر قریب ہے۔'' نینوا مہاراج نے کہا اور تمام درباری چونک پڑے۔ خود شرت چندر کے
چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔

''راج دربار کا خیال رکھو سنت جی!'' دیوان جی نے آہستہ سے کہا اور نینوا مہاراج کے
ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''راج دربار۔ ہمارے لئے یہ دربار کیا حیثیت رکھتا ہے۔ مورکھ ہماری رسائی ان
درباروں تک ہے جہاں تیرا خیال بھی نہیں جا سکتا۔ آنکھوں کے اندھے تو اس دربار میں ہے
جہاں تیرے جیسے بے شمار اندھے بیٹھے ہیں اور شرت چندر کی طرف بڑھتی ہوئی موت سے ناواقف
ہیں تو اپنے راجہ کی جان نہیں بچا سکتا پھر ہم اس دربار کی قدر کیا کریں۔''

''سادھو مہاراج ایک بار پھر کہا جا رہا ہے کہ دربار کا خیال رکھو۔'' دیوان جی نے سخت
لہجے میں کہا۔

''تو کیا کہتا ہے شرت چندر جی؟'' سادھو نے شرت چندر کو گھورتے ہوئے کہا۔

''مہاراج جو کہتے ہیں کہنے دو دیوان جی! کیا حکم ہے مہاراج؟'' شرت چندر نے کہا۔

میں تجھے ان لوگوں کے بارے میں بتانے آیا ہوں جو دربار کا خیال رکھنے کی ہدایت
دیتے ہیں مگر خود تیرا کوئی خیال نہیں رکھتے لیکن مجھے اس دربار سے بھیجا گیا ہے جو تیرے اس دربار
سے کوسوں دور ہے لیکن وہاں تیرا خیال رکھا جاتا ہے۔''

''میرے اوپر کیا کشٹ ہے مہاراج؟''

''ہم اسے ہی دور کرنے آئے ہیں شرت چندر۔'' مہاراج نے کہا اور پھر انہوں نے
ایک ہاتھ بلند کر دیا۔ مہاراج کے سر پر پھن پھیلائے اژدھے نے پھن سکوڑا اور مہاراج کے جسم
سے اس کے بل نکلنے لگے پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترا۔ درباری سمٹ کر بلند جگہوں پر چڑھ گئے۔
ان کے چہرے خوف سے زرد ہو گئے تھے۔

طویل القامت اژدھا پورے کا پورا زمین پر آ گیا۔ پھر وہ پھن کاڑھے ہوئے مہاراج
شرت چندر کے تخت کی طرف بڑھا۔ اب شرت چندر کا چہرہ بھی خوف کا آئینہ بن گیا تھا۔

''اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش مت کرنا۔ شرت چندر خبردار۔'' نینوا مہاراج دھاڑے

اور شرت چندر پتھر کا بت بن گیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اژدھے کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہے تھے۔ اژدھا ان کے تخت کے بالکل قریب پہنچ گیا پھر اس نے پھن سکوڑا اور تخت کے نیچے گھس گیا۔ اس کے موٹے جسم کو چند جھٹکے لگے اور پھر جب اس نے اپنا جسم باہر کھینچا تو اس کے منہ میں ایک خوفناک سیاہ ناگ دبا ہوا تھا جو بری طرح مچل رہا تھا۔ پھنکاریں مار رہا تھا۔ پھنکار کے ساتھ آگ کی کچھ چنگاریاں اس کے منہ سے نکل پڑتی تھیں۔

دربار میں بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ اچھل اچھل کر اونچی جگہوں پر چڑھ گئے۔ درحقیقت سانپ اژدھے کے منہ سے آزاد ہو جاتا تو بڑی تباہی پھیلاتا۔ خود شرت چندر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

اژدھا' سانپ کو بری طرح رگڑ رہا تھا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے سیاہ ناگ کو نگل لیا۔ نینوا مہاراج کے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اژدھا آہستہ آہستہ ان کے جسم کی طرف بڑھا۔ جسم پر چڑھا اور پھر اس نے اپنا چوڑا پھن مہاراج کے سر پر پھیلا دیا۔

''بس اتنی دیر کے لئے اور اس کام کے لئے ہم تیرے اس بڑے دربار میں آئے تھے شرت چندر! ہم جا رہے ہیں تو اپنے درباریوں سے آداب وصول کر۔ اگر یہ سانپ چند منٹ نہ پکڑا جاتا تو تیری پیٹھ کی طرف سے تجھ پر حملہ کرنے والا تھا۔ اسی لئے ہم نے کہا کہ موت سے زیادہ دور نہیں ہے۔ ایسے بہت سے سانپ تیرے گرد پھیلے ہوئے ہیں پر تو فکر نہ کر جب پریشان ہو ہمیں آواز دے لینا۔ ہم ان سانپوں سے تجھے نجات دلا دیں گے۔'' مہاراج واپسی کے لئے مڑ گئے۔

''رک جائیے سنت مہاراج۔ رک جائیے۔'' شرت چندر تخت سے اتر آیا اور دوڑتا ہوا مہاراج نینوا کے پاس پہنچ گیا۔

''میں نے آپ کا اپمان نہیں کیا ہے مہاراج! میں ان تمام لوگوں کو سولی پر چڑھا دوں گا جنہوں نے آپ کا اپمان کیا ہے۔ آپ ایسے نہیں جا سکتے مہاراج! مجھے آپ کی ضرورت ہے۔''

''ہم جنگلوں کے باسی ہیں شرت چندر۔ تیرے دربار میں ہمارا کیا دل لگے گا۔ ہم ان کی عزت کرتے ہیں جنہوں نے تیری جان بچائی ہے۔ ہم تیری عزت نہ کر سکیں گے۔ تیرے درباری ہماری عزت نہ کر سکیں گے۔''

''میں آپ کی سیوا کروں گا مہاراج! بھگوان کے لئے مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے۔ یہاں آپ کو عزت ملے گی۔ آپ میرے گرو ہوں گے مہاراج۔ بھگوان کے لئے میری بات مان لیں۔''

''ہمیں مجبور نہ کرو شرت چندر!''

''نہیں مہاراج کچھ روز سہی۔ آپ مجھے سیوا کا موقع دیں میں ان سب کو سزا دوں گا جن سے آپ ناراض ہیں۔''

''نہیں مورکھ۔ ہم تو پریم پجاری ہیں۔ ہم جیون بچانے کے لئے آئے تھے لینے کے لئے نہیں۔ تو نے بھگوان کا واسطہ دیا ہے اب ہم مجبور ہیں۔'' نینوا مہاراج نے کہا اور واپس پلٹ پڑے۔

''دیوان جی دربار برخاست کیا جائے۔ آج دربار نہ ہو سکے گا۔'' شرت چندر نے کہا اور پھر بڑے ادب سے نینوا مہاراج کو لے کر اندرونِ محل کی طرف چل پڑے۔

لیلاوتی کا چہرہ خوف سے پھیلا ہوا تھا لیکن سائیکا آسمان کی سیر کر رہی تھی۔ وہ کسی ایسے ڈائریکٹر کی طرح اس ڈرامے کو دیکھ رہی تھی جس کی زیر ہدایت سب کچھ ہوا ہو۔ دل سے وہ نینوا مہاراج کے رعب و جلال اور ان کی شخصیت کی قائل ہو گئی تھی اور اب اسے ان تین راتوں کا کوئی افسوس نہیں تھا جو اس نے مہاراج کے ساتھ گزاری تھیں بلکہ وہ خوش تھی کہ وہ ایک شکتی مان کی منظورِ نظر ہے۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے برے دن ختم ہو گئے ہیں اور اب اس کے سامنے کسی کا چراغ نہ جل سکے گا۔

مہاراج کے جانے کے بعد درباری بھی ایک ایک کر کے باہر نکل گئے لیکن سب کی زبان پر اس مہان سادھو کا تذکرہ تھا اور شام تک یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی کہ ایک مہان سادھو نے آج شرت چندر کی جان بچا لی تھی ورنہ شرت چندر آج دنیا میں نہ ہوتے۔ پورے شہر کے لوگ شرت چندر کی زندگی بچ جانے کی خوشیاں منانے لگے۔ وہ اس مہان سادھو کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے چین تھے۔ پھر اسی شام لوگوں کا ایک بڑا گروہ محل کے سامنے آ گیا۔ وہ سادھو کی جھلک دیکھنے کے لئے آیا تھا۔ شرت چندر نے مہاراج کو ان کی خواہش سے آگاہ کیا اور نینوا مہاراج نے معذرت کر لی۔

''ہم بَن کے باسی ہیں۔ انسانوں کی تاب نہ لا سکیں گے۔ اس لئے ہمیں ان سے دور رہنے دیا جائے۔ تم ہمارے لئے کسی کونے کا بندوبست کرو۔ ہم اس میں رہیں گے جب تک ہمارا من لگے گا اس کے بعد چلے جائیں گے۔''

اور مایوس و نامراد مجمع واپس چلا گیا۔

شرت چندر درحقیقت سادھو سے بڑا مرعوب ہو گیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر سادھو وقت پر اس کی جان نہ بچا لیتا تو سانپ نے شرت چندر کو ڈس لیا تھا کیونکہ کسی اور کو سانپ کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ اس کے علاوہ جو بات شرت چندر کو کھٹک رہی تھی وہ یہ تھی کہ تخت کے نیچے سانپ کہاں سے آیا۔

کیا یہ اس کے کسی دشمن کی کارروائی ہے۔ اگر دشمن کی کارروائی ہے تو وہ کون
اس نے کیوں شرت چندر کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔ دوسری بات سنت مہاراج نے کہی تھی
یہ تھی کہ بہت سے سانپ تیرے گرد پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سانپوں سے مراد دشمن ہی ہو سکتے
اور شرت چندر ان دشمنوں کے بارے میں جاننا چاہتا تھا تاکہ ان کے سر کچل دے اور یہ کام
مہان سادھو کر سکتا تھا۔

چنانچہ شرت چندر ان کی خدمت میں لگ گیا۔ محل کا ایک دور دراز کا حصہ سادھو کے
لئے وقف کر دیا گیا۔ درجنوں خادماؤں اور ملازموں کو وہاں تعینات کر دیا گیا کہ مہاراج کا خیال
رکھیں۔ اس کے علاوہ ان کی مزید خاطر مدارات کی تیاریوں میں مصروف ہو گیا۔

سب سے پہلے اس نے دیوان جی کو طلب کیا اور انہیں مشورے کے لئے کہا۔

"آپ نے سادھو مہاراج کا اپمان کیا تھا دیوان جی! آپ کو ان سنتریوں کے ساتھ
ان سے معافی مانگنی پڑے گی۔"

"مجھے کیا معلوم تھا مہاراج کہ وہ اتنے بڑے مہان ہیں۔ میں ان سے معافی مانگے
بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔" دیوان جی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ ان کو خوش رکھنے کے لئے کیا کیا جائے۔"

"میرا خیال ہے مہاراج! محل کے ایک حصے میں ایک مندر تعمیر کرایا جائے جہاں سنت
مہاراج پوجا پاٹ کریں۔ مندر دیکھ کر وہ خوش بھی ہو جائیں گے۔"

"بہت اچھی ترکیب ہے دیوان جی! تم ایسا ہی کرو۔ جگہ کا انتخاب بھی تم ہی کروا لے
سادھو اگر ہمارے پاس رہے تو ہم دشمن پر قابو پا سکتے ہیں۔"

"میں راتوں رات یہ کام کر لوں گا۔ آپ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں۔"

"میرا خیال ہے کہ ہم سب سے پہلے سنت مہاراج کو مندر بھینٹ کریں تاکہ وہ خوش
ہو جائیں۔ تم جتنی دولت چاہو خزانہ سے لے لو اور راتوں رات مندر تعمیر کروا دو۔"

"آپ کیا دیکھئے مہاراج!" دیوان جی نے کہا۔

اور پھر وہ شرت چندر سے رخصت ہو کر چلے گئے۔ شرت چندر سخت پریشان تھا۔ اسے
تشویش بھی تھی اور خوشی بھی کہ آخر وہ سانپ کہاں سے آیا۔ کون شخص ہے اور کس نے محل تک
رسائی حاصل کر لی ہے۔ خوشی اس بات کی تھی کہ ایسے مہان سادھو کے درشن ہو گئے جو بہر حال ان
کی جان بچا سکتا ہے۔ بہر حال نجانے کب تک وہ اسی بارے میں سوچتا رہا۔

پھر پورنما کے پاس سے بلاوا آ گیا اور شرت چندر جلدی سے اٹھ گئے۔

"اوہ ہاں..... پورنما ہمارا انتظار کر رہی ہو گی۔" انہوں نے بلاوا لانے والے سے

اور اٹھ کے اس کے ساتھ چل پڑے۔ پورنما بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

پورے کمرے میں تنہا تھی۔ داسیاں بھی چلی گئی تھیں۔ اس کے قریب ہی تھال میں
اشرفیاں بھری ہوئی تھیں جن کے چاروں طرف چراغ جل رہے تھے۔ سیندور، چندن اور ایسی ہی
دوسری چیزوں کی پیالیاں بھی تھال میں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں پریشانی کی جھلکیاں
نمایاں تھیں۔

"کیا ہو رہا ہے پورنما۔" مہاراج نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے پوچھا لیکن پورنما
کچھ نہ بولی۔ اس نے تھال اٹھایا اور مہاراج کی آرتی اتارنے لگی۔ مہاراج کھڑے مسکراتے
رہے۔ آرتی اتارنے کے بعد اس نے نینا کو آواز دی۔

اور نینا اندر آ گئی۔

"یہ اشرفیاں غریبوں میں تقسیم کر دو نینا۔" اس نے کہا اور نینا گردن جھکا کر چلی گئی۔

تب پورنما، شرت چندر کے سینے سے لگ گئی۔

"آپ پریشانی کی بات کر رہے ہیں مہاراج۔ میری تو جان ہی نکل گئی ہے۔" پورنما
نے ان کے سینے سے لگے لگے کہا۔

"چنتا کی ضرورت نہیں ہے پورنما۔ ہمارے بھاگ کہ ہمیں ایسا مہان انسان مل گیا
ہے جو دیوتا سمان ہے۔ اس کی موجودگی میں ہمارے دشمن ہم پر قابو نہیں پا سکتے۔"

"بھگوان کرے ایسا ہی ہو۔"

"گرو مہاراج ابھی یہاں آئے ہیں۔ ہم ان کا من جیت لیں گے اس کے بعد ہم
تمہیں بھی ان سے ملائیں گے۔ ایسے ودوانوں سے کچھ مل ہی جاتا ہے اور ہم ان سے یہ دعا
کروائیں گے کہ وہ ہمیں ایک چاند سا بیٹا دلوا دیں گے۔" شرت چندر نے مسکراتے ہوئے کہا اور
پورنما شرمانے لگی۔

"آپ کو چاند سے بیٹے کی کیا ضرورت پیش آ گئی مہاراج؟" اس نے شرمائے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"راج پاٹ کا مالک کون ہو گا پورنما! ہماری پہلی رانیاں ناکام رہی ہیں۔ وید جی کا کہنا
ہے کہ خرابی ہم میں ہے مگر تم جانتی ہو کہ وید جی جھوٹ بولتے ہیں اور اگر کوئی خرابی ہے بھی تو ہم
مہاراج سے کہہ کر دور کرا لیں گے۔" شرت چندر اسے چھیڑتے ہوئے بولے۔

اور پورنما نے شرما کر اس کے سینے میں سر چھپا لیا۔

نیتوا مہاراج! مندر میں منتقل ہو گئے۔ شرت چندر ان سے بے پناہ عقیدت رکھتا تھا۔
ایسے مہان سادھو قسمت سے ہی ملتے ہیں۔ اس کا خیال تھا۔ بہرحال راج پاٹ کے کام بخوبی چل

رہے تھے۔ کوئی تشویش نہیں تھی۔ پورنما تھی، راج گدی تھی اور کس چیز کی ضرورت ہو سکتی تھی
چنانچہ بڑے سکون سے زندگی گزر رہی تھی۔ رانیوں میں کیا کھچڑی پک رہی تھی کیا سازش ہو رہی
تھی اس کے بارے میں انہیں کچھ معلوم نہیں تھا۔

لیکن وہ سانپ آج تک ان کے دل میں کھٹک رہا تھا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ وہ
وہاں تک کیسے پہنچا۔ ان کے کسی دشمن کی سازش ہے یا اتفاق۔ لیکن اس کے لئے انہوں نے
خود پر قابو رکھا تھا اور وہ موقعے کی تلاش میں تھے کہ کسی وقت نینوا مہاراج سے اس کے بارے میں
معلوم کریں گے۔ دوسرے وہ دل کی بات بھی ان سے کہنا چاہتے تھے۔

جو مندر نینوا مہاراج کے لئے تیار کروایا گیا تھا وہ محل ہی کے ایک حصے میں تھا لیکن
مہاراج کی خواہش پر اسے عام پوجا پاٹ کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ مہاراج کا کہنا تھا کہ وہ اسے
خاص پوجا کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اور جس دن وہ کہیں اس دن پوجا کی جائے۔ اور
خاص لوگوں کی چنانچہ ابھی تک مندر میں کوئی پوجا نہیں ہوئی تھی۔ ہاں شرت چندر خود کبھی کبھی
مہاراج کی خدمت میں چلے جاتے تھے۔

آج بھی وہ سرِ شام مندر جانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ انہوں نے مہاراج کو
اطلاع بھجوا دی تھی کہ وہ پوجا کے لئے آ رہے ہیں اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہوگا اور وقت
مقررہ پر شرت چندر مندر پہنچ گئے۔ مہاراج شیو جی کے مجسمے کے سامنے دھونی مارے بیٹھے تھے
شرت چندر کی طرف انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور پوجا میں مصروف رہے۔

شرت چندر بھی عقیدت سے ان کے پیچھے جا بیٹھے۔ تھوڑی دیر بعد مہاراج پوجا سے
فارغ ہوئے۔ انہوں نے شرت چندر کی پیشانی پر چندن تلک لگایا اور پھر ان کا بازو پکڑ کر کھڑا کر
دیا۔

''تیری پیشانی پر ستارے چمک رہے ہیں شرت چندر! لیکن نجانے ان ستاروں کے
درمیان اس کالے تل کو کس نے جگہ دے دی ہے۔ میں اس کو چندن میں چھپا رہا ہوں مگر تل
جھانک رہا ہے۔''

''میں آپ کی مدد چاہتا ہوں مہاراج! میں سارے کالے تلوں کو دھونا چاہتا ہوں۔''

''ہم سنسار کے حقیر منش ہیں۔ ہماری کیا حیثیت اوپر سے کچھ کام ہمارے سپرد کر دیئے
گئے ہیں تو ہم یہاں چلے آئے۔ ہم اپنا کام انجام دیں گے اور چلے جائیں گے۔''

''میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں مہاراج!'' شرت چندر نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں کہو ہم آج بہت خوش ہیں۔ شرت چندر بتاؤ کیا بات ہے؟''

''مہاراج! میرے من میں ڈر ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ سانپ وہاں کیسے
پہنچا؟''

''سانپ دشمنی کا نشان ہے شرت چندری اور تو راجہ ہے۔ راجہ کے دشمن بہتیرے ہوتے
ہیں لیکن تیرے سر پر بھگوان کا ہاتھ ہے۔ میں تجھے دشمنوں سے محفوظ رہنے کی خوشخبری دیتا ہوں۔''

''بھگوان کی کرپا ہے مہاراج! لیکن میرا اپنے دشمنوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔''
شرت چندر نے کہا۔

''یہ کام ہمارے لئے مشکل ہے۔ ہم دشمن سے تیرا بچاؤ تو کر سکتے ہیں ان کی نشاندہی
کر کے ان کا جیون خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔''

''یہ ضروری ہے مہاراج! میں اپنے دشمنوں کی شکل تو پہچان لوں۔'' شرت چندر نے
کہا۔

اور مہاراج نے آنکھیں بند کر لیں۔ کئی منٹ تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے۔ پھر
انہوں نے اپنی سرخ آنکھیں کھول دیں اور شرت چندر کی شکل دیکھنے لگے پھر ایک گہری سانس
لے کر بولے۔

''ہمیں آ گیا مل گئی ہے شرت چندر کہ ہم تجھے تیرے دشمنوں سے آگاہ کر دیں لیکن یہ
کام اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم پاٹ کریں گے اور اوش تجھے تیرے دشمنوں سے آگاہ کر دیں گے۔
ایک بات ہم تجھے بتا دیں تیرے دشمن محل سے دور نہیں ہیں۔ وہ تیرے اوپر وار بھی بہت سوچ سمجھ
کر کرتے ہیں مگر وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ سن تیرے اوپر تین حملے اور ہوں گے مگر ہم
تجھے بتاتے ہیں کہ تیرا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔''

''میں بہت پریشان ہوں مہاراج۔''

''پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے شرت چندری۔ ہمیں تیرا محافظ بنا کر بھیجا گیا ہے لیکن
ہم اوش تجھے تیرے دشمنوں سے آگاہ کریں گے۔''

''جو آ گیا مہاراج...... کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا۔''

''بے فکر ہو کر کہو۔''

''میں ایک بالک کا خواہشمند ہوں مہاراج۔ میری کسی رانی کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔''

''ہوں۔'' مہاراج نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ کئی منٹ خاموش رہنے کے بعد بولے
''سن ہم تجھے ایک بالک کی خوشخبری سناتے ہیں۔ تیرے بیٹا پیدا ہوگا اور وہی تیرے بعد تیرے
تخت کا مالک ہوگا۔''

''دھن باد مہاراج! آپ نے دل خوش کر دیا۔'' شرت چندر خوشی سے بولا۔ پر مہاراج
نے آنکھیں بند کر لیں۔

شرت چندر کافی دیر تک مہاراج کے پاس بیٹھا ان سے گفتگو کرتا رہا۔ ان کا
لے کر وہ واپس آ گیا۔ وہ اولاد کی خوشخبری سے بہت خوش تھا۔ یہ اطلاع پورنما کو بھی پہنچ
تھا۔

نینا کا حلیہ بدل گیا تھا۔ یوں بھی شاہی محل کی مالن ہونے کی حیثیت سے وہ اچھی
رہتی تھی لیکن پورنما کی منہ لگی ہونے کی وجہ سے اب اس کی شخصیت ہی بدل گئی تھی۔ وہ روپ
تھا کہ سب دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔ ہر وقت سولہ سنگھار کئے رہتی۔ چندر بدن کی خاص
نے اسے چالاک بنا دیا تھا اور وہ اپنا کام خوش اسلوبی سے کر رہی تھی۔ چندر بدن کو اب اس
اعتماد تھا۔ نینا ہر طرح خود کو اس اعتماد کا اہل ثابت کر چکی تھی۔

ہر دوپہر کو جب مہاراج آرام کر کے واپس چلے جاتے نینا۔ چندر بدن کے پاس
جاتی اور اسے پورے محل کی رپورٹ دیتی تھی۔ ان دنوں وہ ایک خاص کام پر معمور تھی۔ مخ
جمنی تھا۔ نینا جس وقت آئی چندر بدن غسل کر کے بال خشک کر رہی تھی۔ ایک باندی اس کے
سکھا رہی تھی۔ نینا کو دیکھ کر وہ مسکرائی اور پھر اس نے باندی کو چھٹی دے دی۔ باندی چلی گئی
نے دروازہ بند کر دیا اور چندر بدن کے پاس آ گئی۔

''کیا بات ہے نینا! آج تیری آنکھوں کے کنول مرجھائے مرجھائے سے ہیں۔'' چندر
بدن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں مہارانی بس۔ من کو شانتی نہیں ہے۔'' نینا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

''کیا بات ہے؟ اپنی سکھی سے چھپائے گی؟''

''مہارانی سے تو میں جیون کی کوئی بات نہیں چھپاتی۔''

''تو پھر بتا کیا بات ہے۔'' چندر بدن نے اسے پیار سے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے
کہا۔

''میرا گھر والا رانی...... پورنما اب مجھے اس کی شکل اچھی نہ لگے ہے۔'' نینا نے کہا۔

''اوہ۔'' چندر بدن نے ایک معنی خیز سانس لے کر کہا۔ پھر ایک ادا سے ناک سکوڑتے
ہوئے بولی۔

''ہاں...... نینا یہ تو ٹھیک کہتی ہے۔ تو پھر گھر والا بدل لے نا۔''

''کیسے بدل لوں؟ کیسے ممکن ہے یہ؟''

''سب کچھ ممکن ہے نینا۔ تو بتا کون تیرے من کو بھائے ہے۔ ہم بندوبست کر
دیں گے کہ وہ تجھے مل جائے۔'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا اور نینا اسے دیکھنے لگی۔ کئی منٹ
کے بعد بولی۔

''مہارانی تم مہان ہو اور میں تمہاری ادنیٰ کنیز تم نے مجھے اپنی سکھی بنایا ہے۔ یہ میرے
بھاگ ہیں۔ سچ کہوں مہارانی اپنے گھر والے کی آغوش اب مجھے سکون نہیں دیتی، اس کی بانہوں
میں میرا من اوبھتا ہے۔''

''اری کہہ تو رہی ہوں کسی پر دل آ گیا ہے تیرا؟''

''ہاں مہارانی!'' نینا نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

''ارے کون ہے وہ۔'' چندر بدن اچھل پڑی۔

''مہارانی شما کریں گی؟''

''ہاں۔ ہاں۔ بتا تو سہی۔'' چندر بدن بے چینی سے بولی۔

''اس کا نام...... اس کا نام مہندر ہے مہارانی۔ بڑا سندر ہے۔ وہ ابھی مجھے جانتے بھی
نہیں ہے پر میں من ہی من میں اس کی پوجا کروں ہوں۔''

''کیا کرتا ہے۔ کہاں رہتا ہے؟'' چندر بدن آہستہ سے بولی۔

''باغ کا نیا مالی ہے مہارانی!'' نینا نے شرماتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس نے تجھے دیکھا ہے۔''

''دیکھا ہو گا پر جانے نہیں۔''

''ہوں......'' چندر بدن کسی سوچ میں ڈوب گئی۔

''اس کے ذہن کے پردے پر بھی ایک میٹھی سی یاد کلبلانے لگی تھی۔ اس کے ذہن کے
پردے پر بھی ایک دکھی چہرہ ابھر آیا تھا۔ اس کے دل میں بھی دو سوگوار آنکھوں نے بسیرا کر لیا تھا۔
یہ آنکھیں، راکیش کی تھیں۔ کشادہ پیشانی۔ روشن چہرے والا راکیش جو اس کے دل کی گہرائیوں
میں چھپا ہوا تھا لیکن وہ بے حد سخت عورت تھی۔ اس نے من کے چور کو کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا
تھا۔ یہاں تک کہ نینا پر بھی نہیں۔ یہ اس کا سب سے گہرا راز تھا اور ابھی وہ ماحول کو اس قدر
سازگار نہیں پا رہی تھی کہ اس راز کو کسی پر عیاں کر دے۔

رات کی بانہوں میں جب وہ شرت چندر کی آغوش میں ہوتی تو اسے راکیش یاد آ
جاتا۔ وہ راکیش جسے وہ چاہتی تھی لیکن جسے اس نے دل کی گہرائیوں میں دفن کر لیا تھا۔ نینا اس کی
رازدار تھی۔ اب تو وہ اس کا داہنا بازو بن گئی تھی۔ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں وہ نینا
کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتی تھی۔ نینا کے خیال میں اب چندر بدن کا کوئی راز بھی راز نہیں تھا
لیکن چندر بدن نے راکیش کے راز کو چھپایا تھا۔ اس کا دل کبھی راکیش سے ملنے کو مچلتا تھا کئی بار
اس نے سوچا تھا کہ وہ اس بارے میں بھی نینا کو اپنا راز دار بنا لے۔
لیکن پھر اس نے دل کو تسلی دے لی تھی۔ ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ ابھی کچھ اور وقت کی

ضرورت ہے۔ ابھی وہ دشمنوں میں گھری ہوئی ہے۔ پہلے دشمنوں کا صفایا کرلیا جائے پھر ان
حسرتیں پوری کی جائیں گی اور اب نینا کی زبانی اس کے دل کا حال سن کر وہ بہت کچھ سوچ رہی
تھی۔ نینا کی یہ ایک رگ اس کے ہاتھ میں آ جائے تو پھر نینا کو اپنا یہ راز بھی بتا سکتی ہے لیکن اس
طرح کہ دونوں ایک دوسرے کے راز کی امین ہوں۔ دونوں ایک دوسرے پر پوری طرح
ہوں اور آج نینا اس سلسلے میں بھی پھنس رہی تھی۔

''تب پھر تو کیا چاہتی ہے۔'' چندر بدن نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں کیا کہوں مہارانی! اگر آپ میری سکھی نہ ہوتیں تو میں دل کا راز کبھی نہ بتاتی
یونہی گھٹ گھٹ کر مر جاتی۔'' نینا نے کہا۔

''تو نے اچھا کیا نینا! میرے اوپر وشواس رکھ۔ تیرا راز میرے جیون کے ساتھ ہے۔
تیرے لئے راستے بھی پیدا کرسکتی ہوں۔ سن اگر تیرے گھر والے کو کہیں اور بھیج دیا جائے تو تیرا
راستہ صاف ہو جائے گا۔ پھر تو آزادی سے اپنے پریمی سے مل سکے گی۔ اس سے دوستی کرنا
کام ہے۔ تو کہے گی تو میں اسے تیرے پاس بلا دوں گی۔''

''پاؤں دھو دھو کر پیوں گی مہارانی! میرے دل کی کلی کھلا دو۔''

''یہ کون سی بڑی بات ہے نینا۔ بس تو بھروسہ رکھ۔ ہم کل ہی تیرے گھر والے کو
والے محل میں بھیج دیں گے۔ وہاں ہم باغ لگوائیں گے۔ ہفتے میں ایک بار اسے تیرے پاس آنے
کی اجازت ہوگی اور تو یہیں ہمارے پاس رہے گی۔''

''میری اچھی مہارانی!'' وہ خوشی سے چندر بدن کے پیروں سے لپٹ گئی اور چندر بدن
مسکرانے لگی۔ پھر اس نے نینا کو پکڑ کر بٹھا دیا۔

''محل کا حال سنا نینا۔ لیلاوتی اور سائیکا کیا کر رہی ہیں؟''

''سب ٹھیک ہے مہارانی! لیلاوتی کی خاص داسی ست وتی پر میں جال پھینک رہی
ہوں مگر ست وتی اس کی بہت وفادار ہے۔ اس لئے قابو میں نہیں آئے گی البتہ وہاں میری
باندیاں کام کر رہی ہیں میں نے ان سے لیلاوتی پر پوری طرح نظر رکھنے کو کہا ہے۔''

''بھروسے کی ہیں؟''

''پورے بھروسے کی۔ ان کی مجال ہے کہ اس کے خلاف کریں جو میں کہوں۔''

''ٹھیک ہے سائیکا کے کیا حال ہیں؟''

''وہاں بھی میری سکھیاں موجود ہیں۔ لیلاوتی اور سائیکا نے ملاقات کی تھی پر کوئی خاص
بات نہیں ہے۔''

''پوری طرح ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ذرا سی غفلت نقصان پہنچا سکتی ہے۔''

''آپ چنتا نہ کریں مہارانی! آپ کی داسیاں پورے محل میں پھیلی ہوئی ہیں اور پل
پل کی خبر رکھتی ہیں۔'' نینا نے کہا۔

چندر بدن مسکرانے لگی اور گردن ہلاتے ہوئے بولی۔

''ٹھیک ہے اور ہاں اپنے پریمی کو ہمیں کب دکھا رہی ہے۔ کیا وہ واقعی ایسا سندر
ہے؟''

''راج کمار لگے ہے مہارانی! بس میری آرزو پوری ہو جائے۔'' نینا نے کہا۔

''یہ ہمارا وعدہ ہے۔ تو فکر نہ کر۔'' چندر بدن نے کہا اور نینا نے محبت سے اس کی
گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

رات تاریک تھی۔ آسمان پر سرشام ہی ابر چھا گیا تھا۔ بھیگے بھیگے موسم نے ہر دل پر
جوانی کی امنگیں طاری کر دی تھیں۔ داسیوں نے موسم کے لباس پہنے تھے اور رات گئے تک پائیں
باغ میں چہلیں ہوتی رہی تھیں۔ رانیاں بھی باغ میں آئی تھیں اور رات گئے اپنے محلوں میں گئی
تھیں۔

سب تڑپ رہی تھیں۔ شرت چندر پورنما کو آغوش میں لئے ہوئے تھے۔ باقی رانیوں
کی سیج خالی تھی۔ چونکہ محل میں رات ہونے پر خاموشی چھا گئی تھی اس لئے سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ سائیکا
کانٹوں پر لوٹ رہی تھی۔ وہ اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ سینے میں دبائے پڑی تھی۔ اس کے دل میں
آگ سلگ رہی تھی۔ چہرہ لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔ سرہانے لگی ہوئی کھڑکی سے ٹھنڈی ہوائیں، پانی
کی نمی میں بھیگی ہوئی اندر آ رہی تھیں اور سائیکا کے گدرائے ہوئے جسم کو چھوتے ہوئے گزر جاتی
تھیں۔ دروازے سے دور کبھی کبھی چوکیدار کے قدموں کی چاپ سنائی دے جاتی تھی۔

یہ تنہائی سائیکا کو ڈس رہی تھی۔ اس کے بازو کسی کے جسم میں پیوست ہو جانے کی
خواہش کر رہے تھے۔ ایک آدھ بار اس کے خیالات کی رو باہر پہرہ دیتے ہوئے چوکیدار کے
بھدے لیکن مضبوط جسم کی طرف گئی۔ اس کے دل نے چاہا کہ دروازہ کھولے اور اسے اندر بلا لے
لیکن پھر اس نے خود کو سنبھالا۔ دیوانگی حد سے نہ بڑھی تھی ابھی اسے عزت کا پاس تھا۔

پھر کھڑکی سے ننھی ننھی بوندوں کی پھوار نے تو غضب ہی ڈھا دیا۔ سائیکا اذیت سے
تڑپنے لگی اور یہاں تک کہ اس کے ذہن میں دو آنکھوں کا تصور ابھرا۔ دو سرخ خوفناک آنکھیں۔
مہاراج نیتوا۔ عمر کے زیادہ ضرور تھے لیکن۔ لیکن...... وہ مسہری سے اٹھ گئی۔

کافی دن ہو گئے ہیں انہیں آئے ہوئے۔ کیا کر رہے ہیں وہ؟ پورنما آج بھی عیش کر

رہی ہے اور وہ تڑپ رہی ہے۔ مہاراج نجانے کیا کر رہے ہیں۔ کیوں نہ آج ان سے سوا
جائے۔ اس تصور میں کوئی اور خیال بھی شامل تھا اور یہ خیال اس کے سارے وجود پر چھا گیا
مہاراج محل کے دور دراز حصے میں مندر میں تھے۔ وہاں تک اس کالی رات میں جانا سخت خطرنا
تھا لیکن ارمانوں کی پیاس نے ہر خطرے کو دور کر دیا تھا۔

وہ مسہری سے اتر آئی۔ اس نے آئینے میں اپنے لباس کو دیکھا۔

خوبصورت لباس میں وہ بہت حسین نظر آ رہی تھی۔ نینوا مہاراج اسے اس لباس
دیکھ کر تڑپ اٹھیں گے لیکن...... لیکن اس لباس میں اسے آسانی سے پہچان بھی لیا جائے گا۔
لباس پہن کر جانا ٹھیک نہیں ہے۔ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ وہ لباسوں کی الماری کے پاس آ گئی
اس نے ایک معمولی سا لباس نکالا۔ مٹیالے رنگ کی دھوتی اس نے منتخب کی اور پھر اپنی خوبصور
ساڑھی اتار کر دھوتی باندھ لی۔ اس کے بعد اس نے ایک بوڑھی خاتون کی سی چادر منتخب کی
اسے اوڑھ کر خود کو آئینے میں دیکھا۔ اب اس کے بارے میں اندازہ لگانا مشکل تھا۔

چنانچہ اطمینان کرنے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازہ اندر
مضبوطی سے بند کر لیا اور پھر پلٹ کر کھڑکی کی طرف بڑھی۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر اس نے گرد
باہر نکالی اور اس نے اس کالی رات اور آسمان سے برستی ہوئی بوندوں کو دیکھا۔ اس رات میں ا
دیکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس نے دھوتی سمیٹی اور کھڑکی سے باہر پاؤں لٹکا دیئے۔

زمین زیادہ نیچے نہیں تھی۔ وہ اطمینان سے کود گئی۔ نیچے رک کر اس نے چاروں طر
دیکھا اور پھر تاریکی کا سہارا لیتے ہوئے وہ دیوار کے سہارے سہارے آگے بڑھنے لگی۔ بڑا
راستہ تھا جسے وہ چوروں کی طرح طے کر رہی تھی لیکن اس کی یہ چوری چھپی نہ رہ سکی۔

چندر بدن کے چالاک جاسوس رات دن اس کی نگرانی کیا کرتے تھے چنانچہ جونہی
ایک راہداری سے مڑی ایک سایہ اس کے پیچھے لگ گیا۔ سائیکا کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ ا
وقت اسے کوئی دیکھ بھی سکتا ہے۔ پھر بھی وہ احتیاط سے چل رہی تھی۔ کہیں کہیں اِکا دُکا پہر
نظر آ جاتے تھے جن سے نگاہ بچا کر نکلنے کے لئے اسے بعض اوقات انتظار بھی کرنا پڑتا تھا۔

مندر کا طویل راستہ کافی مشکل سے طے ہوا۔ سائیکا کا دل ڈر رہا تھا لیکن جسم میں
ہوئی آگ نے اس کے ہولتے ہوئے دل کو تقویت دی تھی اور پھر...... نہ جانے کون کون سے
کر کے وہ مندر کے دروازے پر پہنچ گئی۔ دھڑکتے دل سے اس نے مندر کے کواڑوں کو دھکا
کواڑ کھلے ہوئے تھے۔ وہ غڑاپ سے اندر داخل ہو گئی۔ دروازے سے ٹک کر اس
گہرے سانس لئے اور پھر...... آگے بڑھ گئی۔ مندر کے کواڑ نئے تھے ان کے کھلنے اور بند
سے کوئی آواز نہ ہوئی تھی ورنہ سائیکا سن لیتی کہ اس کے اندر جانے کے بعد دروازہ دوبارہ بھی

ہے اور اس کا متعاقب سایہ بھی اندر گھس آیا ہے۔ اس کی آنکھیں تو مشعلوں کی روشنی میں مہاراج
نینوا کو تلاش کر رہی تھیں۔ اس سے قبل اس نے مندر نہیں دیکھا تھا اسے اس کے راستے نہیں معلوم
تھے لیکن چھوٹے سے مندر میں اسے مہاراج نینوا کو تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ مہاراج
نینوا ایک چھپر کھٹ پر محوِ استراحت تھے۔

اس نے انہیں دیکھا اور آہستہ آہستہ قدموں سے ان کے چھپر کھٹ کے نزدیک پہنچ
گئی۔ مہاراج نینوا کے خوفناک چہرے کو دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ واپس چلی جائے۔ مہاراج نینوا
اس حسین رات کا جواب نہیں بن سکتے تھے۔ اس وقت تو...... اس وقت تو...... لیکن پھر اس کے دل
میں آگ سلگ اٹھی۔ نینوا مہاراج اس کے پریمی نہیں وہ اس کے آلۂ کار ہیں اور پورنما سے انتقام
لینے کے لئے اس نے ان کا سہارا حاصل کیا ہے۔

چنانچہ اس نے دل کو تسلی دی اور پھر اس نے مہاراج نینوا کے پاؤں پکڑ کر ہلائے۔

''مہاراج!......'' اس نے لرزتی آواز میں پکارا۔

اور مہاراج اچھل پڑے۔ انہوں نے سرخ آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھتے رہے اور
پھر جلدی سے اٹھ بیٹھے۔ ان کے موٹے موٹے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تو آ گئی سائیکا۔'' وہ بھاری آواز میں بولے اور انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے
چھپر کھٹ پر بٹھا لیا۔ ہم اپنے صبر کا امتحان لے رہے تھے۔ ہم اندازہ لگا رہے تھے کہ تو کب تک
ہمیں یاد نہیں کرتی۔'' انہوں نے سائیکا کو اپنی آغوش میں گھسیٹتے ہوئے کہا۔

''میں تو ہر سانس میں آپ کو یاد کرتی تھی۔ مہاراج پر میں مجبور تھی۔ میں سوچ رہی تھی
شاید آپ مجھے بھول گئے ہیں۔''

''ہم تو تیرے لئے اپنا سنسار چھوڑ کر آئے ہیں سائیکا۔ ہم تجھے کیسے بھول سکتے تھے مگر
تورانی ہے۔ تیرے یہاں آنے میں کون آڑے تھا۔''

''حالات مہاراج! محل میں میرے بہت سے دشمن ہیں۔''

''ہم تیرے دشمنوں کو ہی نشٹ کرنے یہاں آئے ہیں۔ آج ہم نے پاٹھ کیا تھا۔ ہم
نے اپنی طاقت کو آواز دی تھی اور اس سے کہا تھا کہ تیرے من کو بے کل کرے اور ہمارے پاس
لے آئے۔''

''آپ مہان ہیں مہاراج! مگر میں آج تک نراش ہوں۔''

''بہت کم سمے ہے سائیکا۔ تیرے بھاگ جاگنے والے ہیں۔ ہم تجھ سے بے خبر نہیں
ہیں۔ ہم نے تیر پھینک دیا ہے شکار بہت جلد ہمارے قدموں میں آ گرے گا۔''

''سچ مہاراج! سچ کہہ رہے ہیں۔''

"ہماری بات پر شک کرنا پاپ ہے سندری تو نے ہمیں یہاں بلایا ہے۔ ہم یہ
تیرے لئے یہاں آئے ہیں۔ پھر ہم تیرے لئے کام کیوں نہ کرتے۔"

"میرے من کو شانت کر دو مہاراج! دیکھو۔ باہر کالی رات لہرا رہی ہے۔ بوندیں
جھم برس رہی ہیں اور میں پیاسی ہوں۔ میں تنہا ہوں مہاراج! اور پورنما' مہاراج شرت چندر
بازوؤں میں سو رہی ہے۔ سکھ کی نیند...... اس نے میرا سکھ چین چھین لیا ہے مہاراج۔ میرا سکھ
کب مجھے واپس ملے گا۔"

"بہت جلد...... بہت جلد پورنما کا جادو ماند پڑ جائے گا تو فکر نہ کر۔ سن شرت چندر
یہاں آیا تھا۔ جانتی ہے اس نے مجھ سے کیا کہا تھا؟"

"کیا کہا تھا مہاراج؟" سائیکا نے شوق سے پوچھا۔

نینوا مہاراج اس سے گفتگو کر رہے تھے اور ان کے چوڑے اور کھردرے ہاتھ گردش کر
رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔

"اسے بالک کی آرزو ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو۔"

"پھر مہاراج!" سائیکا نے ایک سسکی لے کر کہا۔

"ہم نے اسے بالک کی خوشخبری سنا دی ہے۔ پر ہم نے اسے یہ نہیں بتایا کہ......
بالک اسے کون سی رانی سے ملے گا۔"

"میں نہیں سمجھی مہاراج۔" سائیکا کی آواز کنوئیں سے ابھری۔

"ہم اسے بہت جلد خوشخبری دیں گے اور وہ بالک اسے سائیکا سے ملے گا۔ ہاں
سائیکا...... تیرے بھاگ جاگ جائیں گے بہت جلد شرت چندر تیرے چرنوں میں ہوگا اور پورنما
کا راج ختم ہو جائے گا۔"

سائیکا چونک پڑی۔ مہاراج کا پروگرام بہت شاندار تھا۔ اس نے مہاراج کی شکل
دیکھی۔ سرخ آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

"مگر...... وہ بالک۔ مہاراج! کیا میرے یہاں پیدا ہوگا؟"

"ہاں سائیکا۔ شرت چندر کئی بیویاں رکھ چکا ہے مگر اس کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ ہم
تجھے بالک دیں گے اور وہ ہمارا بیٹا ہوگا اور شرت چندر اسے اپنی ہی اولاد سمجھے گا۔ کیسی رہی
سائیکا!"

"میرے بھاگ جاگ جائیں گے مہاراج! میں تو سمجھ رہی تھی کہ آپ مجھے بھول گئے
مگر...... مجھے یقین ہے کہ اب میرے بھاگ جاگ جائیں گے۔ آپ بڑے وددان ہیں
مہاراج!" وہ نینوا مہاراج سے لپٹتے ہوئے بولی۔

اور مہاراج اس کے بھاگ جگانے لگے۔

◆ ...... ◆ ...... ◆

نینا آج بہت خوش تھی آج اس کا گھر والا جمنا والے محل میں چلا گیا تھا۔ وہ اپنے
کمرے میں تنہا تھی۔ موسم بے حد خوشگوار تھا لیکن اس کے باوجود یہ تنہائی اسے بری نہیں لگ رہی
تھی۔ مہندر اس کے خیالوں میں تھا۔ آج شام ہی اس نے مہندر سے گفتگو کی تھی۔ اسے یہ معلوم کر
کے خوشی ہوئی تھی کہ مہندر اس سے واقف ہے۔ وہ اس کی عزت کرتا ہے کیونکہ محل کے تمام خادم
اور داسیاں اس کی عزت کرتی تھیں۔ وہ دل ہی دل میں مہندر سے ملاقات کا تصور کرنے لگی۔

مہندر پھول توڑ رہا تھا۔ وہ جان بوجھ کر اس کے پاس پہنچ گئی۔

"مالی!" اس نے آواز دی۔

اور مہندر چونک پڑا۔ اس نے خوبصورت آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا اور سنبھل
گیا۔

"کیا حکم ہے دیوی جی؟" اس نے نگاہیں جھکائے کہا۔

"کیا تم مجھے جانتے ہو؟"

"ہاں آپ نینا دیوی ہیں۔"

"اوہ۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو؟"

"محل کے سب لوگ آپ کو جانتے ہیں۔ میرے ایک ساتھی نے مجھے آپ کے بارے
میں بتایا تھا۔" مہندر بدستور نگاہیں جھکائے ہوئے بولا۔

"کیا تمہاری استری بھی یہیں کام کرتی ہے مہندر؟" اس نے غور سے مہندر کے
چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں دیوی جی۔ میری۔ میری استری نہیں ہے۔" اس نے شرماتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہاری شادی نہیں ہوئی ہے۔"

"نہیں دیوی جی!"

"سنو۔ میرا نام نینا ہے۔ تم مجھے نینا کہہ سکتے ہو۔ صرف نینا ویسے تم مجھے بہت اچھے
معلوم ہوتے ہو۔ میں مہارانی پورنما سے تمہاری تعریف کروں گی۔ اس وقت تمہارے پاس ایک
کام سے آئی ہوں۔"

"آگیا دیں۔ دیوی نینا۔" اس نے کہا اور چمکدار آنکھوں سے نینا کو دیکھا۔ نینا مسکرا
رہی تھی۔

"چمپا کے جتنے پھول ہوں ان کا الگ گلدستہ بنالو۔ رانی پورنما کو چمپا کے پھول پسند ہیں۔ یہ گلدستہ رانی پورنما کی خواب گاہ میں پہنچا دو۔"

"بہت بہتر۔" مہندر نے کہا اور وہ واپس چلی آئی۔ اس نے واپس آ کر یہ بات کو بتائی اور پورنما مسکرانے لگی۔

"ٹھیک ہے ہم بھی تو دیکھیں تیرے مہندر کو۔" اس نے نینا کا گال نوچتے ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد مہندر چمپا کے مہکتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ لے کر محل میں گیا۔ نینا نے اسے اندر بلا لیا اور مہندر نے پھول ایک خوبصورت گلدان میں سجا دیئے۔ اس ایک بار بھی نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ پھر جب وہ واپس مڑا تو پورنما نے اسے آواز دی۔

"مہندر!"

"مہارانی!" مہندر کی لرزتی ہوئی آواز ابھری۔

"کل سے تم روزانہ چمپا کے پھولوں کا گلدستہ یہاں لایا کرو۔"

"جو آگیا مہارانی۔" مہندر نے کہا اور پھر چندر بدن نے اسے کچھ انعام دیا اور اسے پرنام کر کے چلا گیا۔

تب چندر بدن نے نینا کے گال نوچتے ہوئے کہا۔

"ہوں تو یہ ہے تیرا مہندر۔ تیری پسند خوب ہے۔ ہمیں پسند آئی۔ بس اب مزے تیرا گھر والا بھی بن گیا ہے۔"

"ابھی مجھے آپ کی مدد چاہئے مہارانی!" نینا نے شرماتے ہوئے کہا۔

"کیا چاہتی ہے بول۔"

"میں اس سے من کی بات نہیں کہہ سکتی۔ لاج آوے ہے۔"

"ری تو کیا تیرے من کی بات میں کہوں گی۔"

"میری اچھی رانی!" نینا اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی اور چندر بدن مسکرائی پھر اس نے نینا کا سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب بھاگ یہاں سے مہاراج آتے ہوں گے۔ جا میں تیرا کام کر دوں گی"

اور نینا نے بے خود ہو کر پورنما کے ہاتھ چوم لئے پھر وہ وہاں سے چلی آئی اور اس وقت سے تک وہ مہندر کے خیال میں ڈوبی ہوئی تھی۔

آسمان پر شراب چھائی ہوئی تھی۔ ننھی ننھی بوندوں نے ماحول کو نجانے کیا بنا دیا نینا کی آنکھوں سے نیند غائب تھی۔ مہندر وہاں سے بہت دور تھا۔ ہاں اگر وہ اسی مکان میں رہ ہوتی جس میں پہلے تھی تو پھر مہندر سے زیادہ فاصلہ نہ ہوتا اور اس نے یہ بھی سوچا۔ اس نے

سوچا کہ پورنما سے کہہ کر دوبارہ وہی مکان حاصل کر لے گی جو مہندر کے مکان سے دور نہیں ہے۔

وہ جاگتی رہی حالانکہ رات کافی گزر چکی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔ بوندیں اب تیز ہو گئی تھیں اور من کی آرزو بھی بڑی مست کن تھی۔ بارش کا لطف اٹھانے کے لئے اس نے برآمدے میں جانے کا فیصلہ کیا اور اپنا کمرہ کھول کر باہر نکل آئی۔ برآمدے میں کھڑی ہو کر وہ بوندوں میں بھیگتی رہی۔ بوندیں اس کے جسم پر پڑ کر اسے ایک عجیب سا سکون بخش رہی تھیں۔ ابھی اسے یہاں کھڑے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اس نے اپنے مکان کے دروازے پر ایک سایہ دیکھا۔

اور وہ چونک پڑی۔

"مہندر!" اس کے دل سے آواز نکلی۔

لیکن جب سایہ دروازہ کھول کر اندر آیا تو اسے احساس ہوا کہ یہ بھی کوئی عورت تھی۔ نینا آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ قدرے آڑ میں ہو گئی تھی تاکہ آنے والی اسے دیکھ نہ سکے اور جب وہ برآمدے میں چڑھ آئی تو نینا نے اسے پہچانا۔

یہ سائیکا کی باندی تھی لیکن آج کل وہ نینا کی وفادار تھی۔ نینا نے اسے کافی انعام دیا تھا اور یہ ان دونوں میں سے ایک تھی جو آج کل سائیکا پر نگاہ رکھتی تھیں۔

وہ اس کی خواب گاہ کے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ نینا اس کے سامنے آ گئی۔

"سونالی۔" اس نے آواز دی اور سونالی اچھل پڑی۔

اس نے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے اور نینا اس کے قریب پہنچ گئی۔ سونالی کا سانس چڑھا ہوا تھا اس کا نوخیز سینہ پھول پچک رہا تھا۔

"کیا بات ہے سونالی!...... کوئی خاص خبر لائی ہو؟"

"بڑی خاص نینا رانی! سنو گی تو اچھل پڑو گی۔" سونالی نے سانسوں پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے ری آ۔ اندر آ جا۔" نینا نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے اپنی خواب گاہ میں لے آئی۔ سونالی کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس کا لباس بھی بھیگا ہوا تھا۔

"کہاں سے آ رہی ہے سونالی؟" نینا نے اسے سامنے بٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"نینوا مہاراج کے مندر سے۔"

"ارے وہاں کیوں گئی تھی؟"

"سائیکا کا پیچھا کرتی ہوئی۔" سونالی نے جواب دیا۔ اور نینا سنسنی خیز نگاہوں سے اسے گھورنے لگی۔

"پوری بات بتا ری۔" اس نے بے چینی سے کہا۔

"بس اتفاق ہی تھا نینا رانی! میں اپنے گھر کی کھڑکی میں کھڑی بوندوں کو دیکھ رہی
کہ میری نگاہ رانی سائیکا کے محل کی طرف اٹھ گئی۔ محل کی پچھلی کھڑکی سے کوئی اتر رہا تھا۔ اس نے
خراب سی دھوتی باندھی ہوئی تھی اور چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ
سائیکا ہے لیکن بعد میں۔ میں نے پہچان لیا۔ رانی پہرے داروں کی نگاہوں سے بچتی ہوئی
رہی تھی اور نینا رانی وہ مندر پہنچ گئی۔ میرا شریر کانپ رہا ہے اب تک......

سادھو مہاراج تو بڑے پاپی ہیں۔ رانی جی سے ان کا پہلے سے تعلق ہے اور وہ رانی
کے کہنے پر ہی یہاں آئے ہیں۔" سونالی نے شرماتے ہوئے سائیکا اور نینوا مہاراج کی گفتگو
اس کے بعد کا شرمناک کھیل پوری تفصیل سے نینا کو سنایا۔

نینا کا چہرہ انگارے کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ پوری کہانی سننے کے بعد بھی وہ کئی
تک کچھ نہ بول سکی۔ پھر اس نے گہری سانس لی۔

"تیرے بھاگ جاگ اٹھے ہیں سونالی۔ بس یوں سمجھ لے تیرے بھاگ جاگ گئے
میں پوری ایمانداری سے تیری کتھا رانی پورنما کو سناؤں گی اور وہ مجھے انعامات سے لاد دیں
مگر...... خبردار کسی اور کے کانوں تک یہ بات نہ پہنچے ورنہ تو بے موت ماری جائے گی۔"

"میں رانی پورنما کی داسی ہوں۔ جیسا تم کہو گی ویسا ہی کروں گی۔ نینا رانی! تم فکر نہ
کرو۔" سونالی نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ انعام میری طرف سے رکھ۔ رانی جی تجھے جو کچھ انعام دیں گی وہ اس
سے کہیں زیادہ ہوگا۔" نینا نے مٹھی بھر اشرفیاں سونالی کو دیتے ہوئے کہا اور سونالی نے جھولی پھیلا
دی۔ پھر اس نے سینکڑوں دعائیں نینا کو دیں اور اس سے اجازت لے کر واپس چلی گئی۔

نینا اب مہندر کو بھول گئی تھی۔ اس کے دل میں ہلچل ہو رہی تھی۔ وہ جلد از جلد
چندر بدن کو بتانے کے لئے بے چین تھی لیکن بہرحال صبح سے پہلے یہ ناممکن تھا۔

چندر بدن نے بڑے سکون سے یہ داستان سنی اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور
کا حسین چہرہ کچھ اور حسین ہو گیا تھا۔ نینا کے خاموش ہونے کے بعد چندر بدن کافی دیر تک
خاموشی سے کچھ سوچتی رہی پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"سونالی نے سچ مچ ہمارے لئے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بے شک وہ انعام کے
ہے۔ ہماری طرف سے جو انعام بھی تو پسند کرے اسے دے دے نینا! اسے ہمارے پاس لانے کی
ضرورت نہیں۔ اس سے کہہ دو وہ روزانہ رات کو سائیکا کا خیال رکھے اور پوری طرح معلوم کرے
کہ کیا وہ روز رات کو مندر جاتی ہے یا کبھی کبھی، یا مخصوص دن......"

"میں اسے ہدایت کر دوں گی راج رانی!" نینا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ نینوا مہاراج کافی چالاک ہیں۔ مگر سائیکا نے انہیں کہاں سے
تلاش کیا ہے۔ خیر وہ زیادہ عرصے تک چھپے نہ رہ سکیں گے۔ میں انہیں ایسا سبق دوں گی کہ زندگی
بھر یاد رکھیں گے۔" چندر بدن ایک پراسرار مسکراہٹ سے بولی۔

"مہاراج شرت چندر پر اس سادھو کا گہرا جادو ہے رانی جی! ذرا سوچ سمجھ کر کام
کریں۔"

"تو چندر بدن کو نہیں جانتی۔ چنتا نہ کر۔" چندر بدن نے بڑے اعتماد سے مسکراتے
ہوئے کہا اور نینا گہری نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد چندر بدن بولی۔

"سائیکا کے کرتوت تو معلوم ہو گئے۔ اب لیلاوتی کے کیا حال ہیں۔ یہ معلوم کرنے کی
ضرورت ہے۔ مجھے اپنے دشمنوں سے ہر سمے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ معلوم ہوتا ہے لیلاوتی
پر نگاہ رکھنے والی داسیاں ٹھیک سے کام نہیں کر رہی ہیں۔"

"میں انہیں اور ہدایت کر دوں گی رانی جی!"

"ہاں نینا۔ اس کی سخت ضرورت ہے۔ صرف بڑی رانی بے ضرر ہے۔ میں معلوم کر
چکی ہوں لیکن میں اس کی طرف سے بھی ہوشیار ہوں۔ میرے کچھ اور لوگ بھی کام کر رہے ہیں۔"

"بڑی رانی بہت سیدھی ہے۔ پھر عمر کے لحاظ سے اس کو شرت چندر جی کی ضرورت بھی
نہیں ہے۔ اس لئے وہ بے ضرر ہے۔"

"ہوں۔" چندر بدن نے پرخیال انداز میں کہا اور پھر ایک طویل خاموشی طاری ہو
گئی۔ چندر بدن کا سازشی ذہن اس واقعے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ بہترین کلیو ہاتھ آیا تھا۔
سائیکا تو سمجھ یوں گئی...... لیکن نینوا مہاراج کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا اس لئے ان سے نپٹنے کے
لئے کچھ کرنا ضروری تھا۔ نینوا مہاراج نے جو پروگرام بنایا تھا وہ درحقیقت خطرناک تھا۔ چندر بدن
ان پر ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کے بارے میں بہت کچھ معلوم کرنا چاہتی تھی۔

شام تک وہ اسی ادھیڑ بن میں رہی اور پھر اس نے اپنی ایک داسی سے کرمو کو بلا بھیجا۔
کرمو کو چندر بدن نے خود تلاش کیا تھا۔ یہ محل کے پہرے داروں کا انچارج تھا اور اسی کے
ساتھیوں نے اس کے اشارے پر نینا کو اغوا کیا تھا۔ اس کا امتحان لینے کے لئے اس شخص کے
بارے میں نینا تک کو نہیں معلوم تھا کہ چندر بدن سے اس کا کوئی تعلق ہے۔

کرمو آیا اور چندر بدن تنہائی میں اس سے باتیں کرتی رہی۔ کرمو گردن ہلاتا رہا اور پھر
چندر بدن کو پورے پورے تعاون کی یقین دہانی کرا کے اور اشرفیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی
لے کر چلا گیا۔

حسب معمول شرت چندر راج پاٹ کے کاموں سے فارغ ہو کر چندر بدن کے
پہنچ گئے۔ چندر بدن نے حسب معمول ان کا استقبال کیا تھا لیکن آج اس کے چہرے پر
پر چھائیاں تھیں جسے شرت چندر نے محسوس کرلیا۔

''کیا بات ہے۔آج ہماری کوئل کچھ خاموش خاموش سی ہے؟''

''کوئی بات نہیں مہاراج! بس ایسے ہی۔''

''چھپاؤ گی رانی؟'' شرت چندر نے محبت سے اس کی ٹھوڑی اٹھاتے ہوئے پوچھا

''آپ سے کیا چھپاؤں گی مہاراج! بس ایسے ہی ایک سپنا دیکھا ہے۔''

''کیا سپنا تھا؟''

''آپ پریشان ہو جائیں گے۔''

''تم بھی تو پریشان ہو اور تمہاری پریشانی میرے لئے سب سے بڑی پریشانی
شرت چندر نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے دیکھا مہاراج! میں اور آپ ایک ہرے بھرے باغ میں ایک جھولے
بیٹھے ہیں۔ ہوا چل رہی ہے۔ بوندیں برس رہی ہیں ہم دونوں بہت خوش ہیں کہ ہمیں
گھاس پر ایک خوبصورت بچہ نظر آتا ہے۔ ہم اسے کلیجے میں بھر لیتے ہیں لیکن اچانک بچے
بدلنا شروع ہو جاتی ہے۔ وہ ایک دم بہت بڑا ہو جاتا ہے اور ہماری گود سے نکل پڑتا ہے
میں نے دیکھا کہ وہ نینوا مہاراج ہیں۔ وہ ہمیں بری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور پھر وہ میرا
پکڑ کر مجھے آپ سے دور دھکیل دیتے ہیں اور رانی سائیکا کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے ہاتھ میں
دیتے ہیں۔ یہ سپنا تھا مہاراج اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔''

شرت چندر مسکرائے تھے۔ پھر بولے۔

''سپنے معدے کی خرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں اور پھر تمہارے من میں رانیوں کا خو
ہے۔ سب کچھ ذہن سے نکال دو۔ میں صرف تمہارا ہوں۔''

''مجھے وشواس ہے مہاراج!'' چندر بدن نے شرت چندر کے سینے میں سر
ہوئے کہا اور شرت چندر نے اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔

◈......◈......◈

''مہندر!'' نینا نے اسے آواز دی۔ اور وہ چونک پڑا۔ اس نے پلٹ کر نینا کو دیکھا
اس کی آنکھوں میں ستارے چمک اٹھے۔

''کیا کر رہے ہو مہندر؟''

''پھول توڑ رہا ہوں نینا دیوی۔''

''پھر دیوی میں کہہ چکی ہوں مجھے نینا کہا کرو۔''

''آپ۔آپ ناراض تو نہ ہوں گی۔'' مہندر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

''کس بات پر؟'' نینا نے معصومیت سے کہا۔

''میرے من میں بہت سے سوالات مچل رہے ہیں۔'' مہندر لرزتی ہوئی آواز میں
بولا۔

''تو پوچھو مہندر۔'' نینا ناز سے بولی۔

''نینا دیوی۔ کئی بار میرا من چاہا کہ میں چمپا کے پھولوں کا ایک گلدستہ آپ کے گھر
میں بھی سجا دوں۔'' مہندر نے کہا۔

''جاؤ۔ جاؤ بس رہنے دو۔'' نینا نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔ ''کبھی اتنا بھی نہ ہوا کہ
ایک پھول میرے بالوں میں سجا دو۔''

''نینا دیوی! نینا دیوی! میں یہ ہمت کیسے کر سکتا ہوں۔ میں دھرتی ہوں اور آپ
آکاش۔ میں۔ میں یہ کیسے کر سکتا ہوں نینا دیوی!'' مہندر کی آنکھوں میں حسرت امڈ آئی۔

''تو اب لگا دو نا۔'' نینا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا اور مہندر کے ہاتھ کانپنے
لگے۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے چمپا کے چند پھول اکٹھے کئے اور پھر اس کے ہاتھ آگے بڑھے۔
نینا نے اپنا سر جھکا لیا اور مہندر نے پھول نینا کے بالوں میں سجا دیئے۔ وہ اس طرح خوش نظر آ رہا
تھا جیسے دنیا جہان کی دولت مل گئی ہو۔ نینا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی پھر اس نے اسی انداز
میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''مہندر تم صرف مالی ہو یا کچھ اور بھی ہو؟''

''میں نہیں سمجھا نینا دیوی!''

''آدمی بھی ہو؟''

''آپ جو سمجھ لیں آپ کا داس ہوں۔'' مہندر نے کہا۔

''داس تم ہو گے رانی پورنما کے...... رات کو میرے لئے گلدستہ بنا کر لانا۔ میں انتظار
کروں گی۔'' نینا نے کہا اور پھر تیزی سے پلٹ کر واپس چل دی۔

مہندر دل پکڑ کر رہ گیا۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ قسمت اس پر یوں
مہربان ہو جائے گی۔ بذات خود وہ ایک نیک نوجوان تھا۔ اودے چند جی کے گاؤں کا تھا،
لاوارث تھا۔ اودے چند نے اسے نوکر رکھ لیا تھا۔ اس وقت اودے چند جی کے ٹکڑوں پر پل رہا
تھا۔ پر اودے چند جی نے اسے اپنا آلہ کار بنا لیا۔ جو کچھ اس سے کہا گیا تھا کر رہا تھا۔ پورنما کے

خلاف جو کچھ کرنے کو کہا گیا تھا کر رہا تھا۔ اس سے اس کی جان نکلتی تھی لیکن بعد میں اور
جی نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اس کا اصل کام کیا ہے اور اصل کام ایسا نہیں تھا جسے وہ نہ
ارمان اس کے دل میں بھی تھے لیکن اسے اپنی حیثیت معلوم تھی۔ صورت شکل کا واقعی اچھا تھا
غریب کی ہر چیز نا قابلِ توجہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی صورت پر کسی نے ابھی تک توجہ نہ
تھی اور اب۔ زندگی میں پہلی بار اسے توجہ مل رہی تھی۔ وہ بھی بہت بڑی جگہ سے۔

اس کے دل میں خوشیاں سما گئیں۔ نینا اس کے خیالوں میں سوار ہو گئی تھی۔ وہ
میں ڈوبا پھول توڑتا رہا۔ چمپا کے پھولوں کا گلدستہ اس نے رانی پورنما کے لئے بنایا اور
گلدستے کو سجانے کے بعد وہ دوبارہ باغ میں واپس آ گیا۔ اس نے دل کی تمام امنگوں کو
کے ایک حسین ترین گلدستہ بنایا اور بے چینی سے رات کا انتظار کرنے لگا۔

اور پھر جب رات بھیگ گئی تو دل میں آرزوؤں کے گلشن سجائے وہ نینا کی ڈیوڑھی
طرف بڑھ گیا۔ اس کے دل میں سینکڑوں وسوسے جنم لے رہے تھے۔ نہ جانے نینا نے کس
سے کہا ہو۔ ممکن ہے وہ بھول گئی ہو۔ سو گئی ہو۔ کہیں اس کے پہنچ جانے سے وہ ناراض نہ
جائے۔ انہیں وسوسوں میں گھرا ہوا وہ نینا کے مکان پر پہنچ گیا۔

دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے دروازے میں قدم رکھا۔ آگے بڑھا برآمدے میں پہنچا
پھر کسی نے عقب سے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ وہ گھبرا کر پلٹا اور اس کی آنکھیں روشن ہو
گئیں۔

نینا ایک حسین ساڑھی باندھے مانگ میں موتی سجائے اس کی منتظر تھی۔ اس کی
بڑی آنکھوں میں کاجل کے ڈورے لہرا رہے تھے۔ بالوں میں چمپا کے وہی پھول مہک رہے تھے
جو مہندر نے سجائے تھے۔ وہ میٹھی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''نینا۔ دیوی۔'' اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

''بڑا سندر گلدستہ ہے۔'' نینا نے اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور
کے دونوں ہاتھ آگے بڑھے۔ وہ جھکا اور اس نے گلدستہ نینا کے قدموں میں رکھ دیا۔

''ارے۔ ارے۔ اس کی جگہ قدموں میں نہیں میرے دل میں ہے۔'' نینا نے جھک کر
سے گلدستہ اٹھا لیا اور پھر اس نے اسے اپنے رخساروں سے لگا لیا اور شرارت بھری نظروں سے
مہندر کو دیکھنے لگی۔

''نینا دیوی! آپ نے مجھے بڑی عزت دے دی ہے میں اس قابل نہیں ہوں۔'' اس
نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''باتیں بہت بنانا آتی ہیں اور تم میری بات نہیں مانو گے۔ آئندہ اگر تم نے مجھے

''تم تو......!''

''نینا۔ میں۔ میں۔''

''کیا میں۔ میں۔ میں کر رہے ہو۔ اندر آؤ۔'' نینا نے بے تکلفی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتی ہوئی اندر لے گئی۔ اندر اس نے اسے ایک تخت پر بٹھایا اور خود اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

''نینا۔ میں سپنا دیکھ رہا ہوں شاید۔''

''منہ دھو لو۔ آنکھوں کی نیند چلی جائے گی۔''

''نیند تو اب شاید کبھی نہ آئے نینا!''

''کیوں؟''

''بس۔ اب تو سوتے جاگتے تم ہی نگاہوں کے سامنے رہو گی۔ اب تو...... اب تو ایک غریب مالی کی زندگی برباد ہو گئی ہے نینا! نجانے میرا کیا انجام ہو۔''

''دل دکھانے والی باتیں مت کرو مہندر۔ اگر تم مجھے قبول کر لو تو میں جیون بھر کے لئے تمہاری ہو جاؤں گی۔'' نینا آگے بڑھ آئی۔ اس نے اپنا سر مہندر کے چوڑے سینے پر رکھ دیا۔ مہندر کے ہاتھ اس کی کمر کی طرف بڑھ گئے۔

''نینا! نینا! نہ جانے میں نے کون سا ایسا اچھا کام کیا تھا جس کا پھل مجھے مل رہا ہے۔ نینا میرے قدم آکاش پر پڑ گئے ہیں۔ اب دھرتی کی طرف دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔''

''تو تمہیں دھرتی کی طرف دیکھنے کو کون کہتا ہے۔'' نینا نے اٹھلاتے ہوئے کہا اور مہندر کے بال بگاڑ دیئے۔

مہندر کے جلتے ہوئے ہونٹ اس کے ہونٹوں کی طرف بڑھے اور نینا کھلکھلاتی ہوئی الگ ہو کر مسہری پر لیٹ گئی اور مہندر کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

''مہندر!'' نینا نے اسے آواز دی۔

''یہ پھول میری مانگ میں سجا دو۔'' اس نے مخمور آواز میں کہا۔

وہ پھر گلدستہ لئے آگے بڑھ آیا اور پھر جونہی وہ نینا کے بالوں میں پھول لگانے کے لئے جھکا تو نینا شرارت سے اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

مہندر کے چہرے پر مسرت ہی مسرت تھی۔ نینا بھی خوش تھی۔ مہندر اسے پرشوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''کس کام سے آیا تھا نینا! اور کیا ہو گیا۔ نہ جانے اب میرا جیون کیسے سوارت ہو گا۔''

''کس کام کے لئے آئے تھے مہندر!'' نینا نے بھی اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔

''کیا بتاؤں نینا! بس تمہارے لئے آیا تھا۔ بھگوان اودے چند جی کو سکھی رکھے۔''

''اوہ۔ اودے چند جی نے تمہیں یہاں لگایا ہے؟''

''ہاں نینا! بس انہیں کا لے پالک ہوں۔ بس یہی سمجھو۔''

''مجھے اپنے بارے میں بتاؤ مہندر! اب ہمارے درمیان دوری کہاں رہی ہے'' نینا نے کہا۔

اور مہندر پھر چونک پڑا۔ اس نے عجیب سی نظروں سے نینا کی طرف دیکھا۔ نینا اسے دیکھ رہی تھی۔

''کیا بات ہے مہندر! مجھے بتاؤ کس کام کے لئے یہاں آئے تھے؟''

''کوئی خاص بات نہیں نینا۔ بس یونہی۔''

''مجھ سے چھپاؤ گے مہندر! دیکھو میں نے اپنا سب کچھ تم پر لٹا دیا ہے۔ تم اپنے دل کے راز مجھ سے راز رکھنا چاہتے ہو۔''

''تمہاری محبت مل جانے کے بعد تو اب کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے نینا۔ تم سے کیا چھپاؤں گا لیکن اس راز میں میرا جیون ہے۔ ورنہ کولہو میں پسوا دیا جاؤں گا۔''

''کون سے راز کی بات کر رہے ہو مہندر۔ اور یہ کولہو میں پسوانے کی بات تم نے کیسے کہی۔ تم جسے کہو اسے کولہو میں ضرور پسوا دیا جائے گا۔ تم نینا کی حقیقت سے واقف نہیں ہو۔ ہمارا اب تو تمہیں بتانا ہی پڑے گا۔ کس کی مجال ہے کہ تمہاری طرف بری نگاہ سے دیکھے۔ پورنما میری پیاری سہیلی ہے۔ میرے ایک اشارے پر جسے میں کہوں اسے برباد کرا دے گی۔''

مہندر کسی سوچ میں گم ہوگیا۔ اودے چند جی کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ ان کی دھمکی بھی یاد تھی۔ نینا۔ نینا کے لئے تو جیون دان کیا جا سکتا تھا اگر اس سے چھپایا تو خفا ہو جائے گی چنانچہ اس نے پوری کہانی نینا کو سنا دی کہ کس طرح لیلاوتی کو بے وقوف بنانے کے لئے اس کا سہارا لیا ہے۔ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اودے چند جی روزانہ رات کو لیلاوتی کے پاس ہوتے ہیں۔

نینا دانتوں میں انگلی دبا کر رہ گئی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ لیلاوتی کی داستان اس طرح اس کے علم میں آ جائے گی۔ مہندر کا حسن اس کی چاہت بنا تھا لیکن مہندر یوں بھی بڑے کام کا ثابت ہوا چنانچہ اس نے مہندر کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

''تم نہیں جانتے مہندر! تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے۔ تم نے پورنما کے ایک دشمن کی نشاندہی کی ہے۔ اودے چند کا کردار سمجھ میں نہیں آ سکا لیکن وہ چالاک ہیں۔ انہوں نے

نے کھانا پسند نہ کیا۔ بہرحال تم چنتا نہ کرنا اب تو تمہارا جیون میرا اپنا جیون ہے۔ کل رات تمہارا انتظار کروں گی آؤ گے نا؟''

''میں تو یہاں سے جاتے ہی رات کا انتظار کرنا شروع کر دوں گا۔ اب تمہارے بنا چین کہاں۔'' اور پھر آخری بوسے کے بعد مہندر واپس چلا گیا۔ صبح کا آخری ستارہ آسمان پر جگمگا رہا تھا۔

نینا کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ اسے وصال محبوب ملا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک انوکھا راز بھی اس کے ہاتھ آ گیا تھا۔ پورنما کی دشمن نمبر 2 بھی اس کے سامنے ننگی ہوگئی تھی اور نینا خوشی سے پاگل ہوئی جا رہی تھی۔ وہ بے چینی سے صبح کا انتظار کرنے لگی۔

چندر بدن بے چینی سے نینا کی منتظر تھی۔ اسے نینا سے بہت سے مشورے کرنے تھے۔ رات کو شرت چندر جی نے کہا تھا کہ کل شام نینوا مہاراج نے تمام رانیوں کو بلایا ہے۔ وہ مندر میں پوجا پاٹ کرائیں گے اور رانیوں کو آشیرباد دیں گے۔ پورنما بھی ان رانیوں میں شریک ہوگی۔ چندر بدن جانتی تھی کہ مہاراج کا اس طرح بلانا خالی از علت نہیں ہے ضرور کوئی خاص معاملہ ہے چنانچہ وہ اپنے اقدام کا فیصلہ کرنا چاہتی تھی۔

نینا پہنچی تو اس کے رنگ ہی نرالے تھے۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ آنکھوں میں رات کا خمار جاگ رہا تھا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ پورنما نے اسے دیکھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''کیا بات ہے نینا آج دیر کیسے ہوگئی؟'' اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بس دیر ہوگئی مہارانی جی!'' نینا نے شرماتے ہوئے کہا۔

''اری۔ اری کیا پالا مار دیا؟'' پورنما نے اس کی پیٹھ پر دھول مارتے ہوئے پوچھا اور نینا نے گردن ہلا دی۔

''اری۔ کب؟ کس طرح؟'' پورنما اشتیاق سے بولی اور نینا نے شرماتے ہوئے اسے پوری داستان سنا دی۔ پورنما مسکراتے ہوئے گردن ہلا رہی تھی۔ ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں ہریش کی شکل گھوم گئی لیکن اس نے اپنے چہرے پر کوئی تاثر پیدا نہیں ہونے دیا تھا۔

''بس تو پھر۔ تیری قسمت کھل گئی اب تجھے کس بات کی چنتا ہے لیکن مہندر کے چکر میں پھنس کر ہمیں نہ بھول جانا۔'' پورنما نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ۔ آپ تو میری جیون داتا ہے راج رانی! آپ نے اتنا کرم کیا ہے میرے اوپر۔''

''بس۔ بس باتیں نہ بنا۔ تو میری سکھی ہے۔''

’’اس کے علاوہ بھی مہندر بڑے کام کا آدمی ثابت ہوا ہے راج رانی!‘‘ نینا کہہ گئی۔

’’وہ کیسے؟‘‘

’’اس نے ایک گہرے راز کا انکشاف کیا ہے۔‘‘

’’وہ کیا؟‘‘ پورنما نے نینا کی سنجیدگی کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اور نینا نے مہندر کے راز کا انکشاف کر دیا۔

پورنما کا منہ حیرت سے نکل گیا۔ نینا کے خاموش ہونے کے بعد وہ کئی منٹ تک [illegible] شکل کو دیکھتی رہی۔

’’کیا یہ سب سچ ہے نینا؟‘‘ اس نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

’’حرف بہ حرف سچ۔‘‘ نینا نے کہا۔

’’بڑی عجیب بات سنائی ہے تو نے۔ اودے چند جی۔ وہ بوڑھا بہت چالاک [illegible] اس نے ایک ایسی بات کہی تھی جو میرا اپمان تھی مگر میں نے اسے اس وقت معاف کر دیا [illegible] جانتی تھی کہ ابھی حالات میرے قبضے میں نہیں ہیں۔ ہاں۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ ایک نہ ایک [illegible] اودے چند جی کو اس اپمان کا مزہ ضرور چکھاؤں گی۔‘‘

’’کیا بات تھی رانی جی؟‘‘

اس نے کہا تھا۔ اس رات جب وہ مجھے ایک ویشیا کی طرح لے کر راج محل آیا [illegible] کہ اگر مہاراج شرت چندر کی مجھ پر نظر نہ پڑی ہوتی تو وہ مجھے اپنی آغوش کی زینت بنا لیتا۔

’’رام رام۔ اس کی یہ مجال۔ اگر مہاراج یہ بات سن لیں تو؟‘‘

’’میں نے اس کی بات گرہ میں باندھ لی تھی۔ پر اب سمے آ گیا ہے کہ اسے اس [illegible] کا مزہ چکھا دوں۔ تُو تو میری توقع سے کہیں زیادہ کام کی ثابت ہوئی نینا! بڑا بھاری راز بتایا [illegible] نے۔ مہندر سے کہہ دینا کہ اس راز کا کسی اور پر انکشاف نہ کرے ورنہ کھیل بگڑ جائے گا اور [illegible] موت مارا جائے گا۔ نینا میری سکھی۔ راستے کی مشکلات خود بخود دور ہوتی جا رہی ہیں۔ تم [illegible] احسان کیا ہے میرے اوپر۔‘‘

’’داسی کا جیون حاضر ہے۔ جب چاہو لے لو راج رانی! یہ کون سا بڑا کام ہے۔‘‘

’’ہمیں تیری دوستی پر ناز ہے نینا! بس اب کام بن جائیں گے۔ ہمیں بہت [illegible] سے کام لینا ہوگا۔ ہاں آج مہاراج نے آگیا دی ہے کہ تمام رانیاں راج مندر میں پوجا کے [illegible] اکٹھا ہوں گی شام کو پانچ بجے۔ میرا خیال ہے چالاک سادھو کوئی ناٹک کھیلنے والا ہے۔‘‘

’’اوہ...... پھر آپ نے کیا کیا راج رانی؟‘‘

’’کچھ نہیں نینا۔ تجھ سے مشورہ بھی کرنا تھا۔ مندر تو جانا ہوگا مگر سادھو کے منتر کا توڑ ضرور تلاش کرنا پڑے گا۔‘‘ پورنما پرخیال انداز میں بولی۔

نینا گردن ہلانے لگی تھی پورنما خاموشی سے کچھ سوچتی رہی۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

’’ٹھیک ہے نینا! پہلا وار مہاراج نینوا کو کرنے دے میں اس کی قوت آزماؤں گی اور پھر میں اس پر جوابی حملہ کروں گی۔ دیکھتے ہیں کون کامیاب ہوتا ہے۔‘‘

پورنما کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور نینا اس نازک سی البیلی سی لڑکی کو دیکھنے لگی جو ستاروں کی طرح حسین اور کلیوں کی طرح نازک تھی لیکن جسم کے انگ انگ میں زہرِ قاتل چھپا ہوا تھا۔ نینا اپنے جسم میں جھرجھری محسوس کئے بغیر نہ رہ سکی۔

تمام مہارانیوں کو ایک ساتھ مندر جانا تھا۔ تمام تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں۔ صرف مہاراج، رانیوں کے ساتھ پوجا میں شریک ہونے جا رہے تھے۔

◈......◈......◈

قدرت نے فطرت کے قانون بنا رکھے ہیں۔ زندگی کے بعد موت ایک دلکش تصور ہے۔ دنیا انہی کے قدم پکڑتی ہے جن کی روح آلودہ ہوگئی ہو۔ چندر بدن نے بے شک امر جیون کے لئے خود کوشش نہیں کی تھی لیکن امر جیون پا کر وہ بھٹک گئی تھی اور اب وہ دنیا کو پوری طرح اپنے لئے حاصل کر رہی تھی اور اسے ایسے لوگ مل گئے تھے جو اس کی خواہشوں کی تکمیل کریں جیسے شرت چندر......

وقت مقررہ پر مہاراج شرت چندر اپنی چاروں رانیوں کے جھرمٹ میں مندر کی طرف چل پڑے۔ ہر رانی نے اپسرا بننے کی کوشش کی تھی یہاں تک کہ آج بڑی رانی کملاوتی کے دل میں بھی اُمنگ آ گئی تھی اور وہ بھی زرق برق لباس پہنے سولہ سنگھار کئے موجود تھیں۔

لیکن پورنما کے سامنے اس سج دھج سے آ کر وہ شرمندہ ہی ہوئی تھی۔ پورنما کو یہ احساس تھا کہ آج رانیوں کا مقابلۂ حسن ہے چنانچہ اس مقابلۂ حسن کی تیاریاں اس نے بھی کی تھیں۔ نیا اس کی مشیر تھی اور جب وہ مقابلۂ حسن میں شریک ہوئی تو جگمگاتی ہوئی رانیاں خود ہی شرمندہ ہو گئیں۔ وہ خود کو کوہ نور کے مقابلے میں بے حقیقت اور بدرنگ پتھر محسوس کرنے لگیں۔ سب کے چہرے بجھ گئے۔ مندر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے وہ سوچ رہی تھیں کہ بے شک پورنما کے سامنے ان کے چراغ نہیں جل سکتے۔

وہ اس کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہیں۔ صرف سائیکا کے دل کی امید کے کچھ جگنو چمک رہے تھے۔ وہ یہ کہ جب نینوا مہاراج بتائیں گے کہ اولاد سائیکا کے ہاں ہوگی تو ممکن ہے مہاراج کے دل میں اس کی محبت جاگ اٹھے۔

خود شرت چندر پورنما کا حسن دیکھ کر مبہوت ہو گئے تھے۔ کئی سیکنڈ وہ پاگلوں کی طرح اسے دیکھتے رہے تھے اور پورنما نے ان کی تیز نگاہوں کو دیکھ کر ایک ادا سے شرما کر سر جھکا لیا تھا۔ تب شرت چندر کی آنکھوں میں فخر و غرور کے آثار پیدا ہو گئے تھے اور اب وہ بڑی شان سے اکڑ کر چل رہے تھے۔ یہ گوہر نایاب ان کے خزانے میں تھا۔ اس موتی کی چمک ان کے لئے تھی۔ صرف ان کے لئے، وہ ان کی دسترس سے دور نہیں تھا۔

داسیوں کا غول مندر کے دروازے پر موجود تھا۔ ساتھ چلنے والیاں پھولوں کی پتیاں قدموں میں بکھیر رہی تھیں۔ پوجا کا سامان اور پرساد کے تھال مندر کے اندر پہنچا دیئے گئے اور پھر داسیاں باہر نکل آئیں اور مہاراج اپنی چاروں رانیوں کے ساتھ مندر میں داخل ہو گئے۔ مندر کے دروازے بند ہو گئے۔ رانیاں مجسموں کے سامنے دست بستہ ہو گئیں اور مہاراج نے ایک طرف لگا ہوا گھنٹہ کھینچا۔ پھر اس کے قریب رکھا سنکھ بجایا اور رانیاں تھالوں میں رکھے چراغ روشن کرنے لگیں۔

تب مہاراج نینوا اپنی رہائش گاہ سے نکلے۔ آج ان کی شان بھی نرالی تھی۔ گیروا لباس، بلند و بالا قد، سرخ خوفناک آنکھیں، جٹاؤں کی طرح بکھرے بال، سخت ہیبت ناک اور بھیانک چہرہ جو اس وقت اور بھیانک ہو گیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے شرت چندر کے پاس آ گئے۔

تمام رانیوں نے ہاتھ جوڑ کر ماتھے سے لگا لئے تھے۔ مہاراج نے ہاتھ بلند کیا اور پھر بت کی گود میں رکھا ہوا ایک چندن تھال اٹھا لیا۔ پیالی میں رکھے ہوئے چندن میں انہوں نے اپنا انگوٹھا ڈبویا اور پہلے شرت چندر کے ماتھے پر چندن کا ٹیکا لگایا اور پھر رانیوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ابھی تک انہوں نے آنکھ اٹھا کر رانیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ سب سے پہلے کملاوتی ان کے سامنے پڑی اور انہوں نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے چندن تلک اس کی پیشانی پر لگا دیا۔ دوسرا نمبر لیلاوتی کا تھا اس کے ٹیکہ لگا کر مہاراج نے اسے آشیرباد دی اور تیسرے نمبر پر چندر بدن تھی۔ مہاراج نے چندن میں انگوٹھا ڈبویا اور اٹھا کر اس کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔

تب مہاراج کے پورے جسم میں ایک تھرتھری سی نمودار ہوئی۔ انہوں نے پورنما کے چہرے پر نگاہیں گاڑ دیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کا ہاتھ آگے بڑھا اور پورنما کی پیشانی پر بھی چندن تلک جگمگا اٹھا لیکن اب مہاراج کے حواس بحال نہ تھے۔ ان کی نگاہیں اب بھی پورنما کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں تو دوسری طرف پورنما کی چمکدار آنکھیں بھی مہاراج کی آنکھوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ حالانکہ مہاراج کی سرخ آنکھوں میں ایک پل بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا لیکن پورنما بے باکی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے ایک پراسرار روشنی پھوٹ رہی تھی۔

پوجا ہوتی رہی مگر مہاراج کے دل کی حالت غیر تھی۔ ان کا ذہن کہیں اور تھا۔ چندر بدن کو دیکھ کر ان کا دل ہل گیا تھا۔ ایسی سندرتا انہوں نے سپنوں میں بھی نہ دیکھی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر دیوانے ہو گئے تھے۔ انہیں احساس ہو رہا تھا کہ وہ اسی کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں۔ اس معصوم کنول کے خلاف۔ سائیکا جس کے پیروں کی خاک بھی نہ تھی۔

اس پھول کو حاصل نہ کیا تو جیون میں کچھ نہ کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا لیکن سائیکا کا کیا ہوگا۔ پوجا کے دوران ان کے ذہن میں یہی خیالات تھے۔ راجہ اور رانیاں پوجا کر رہے تھے۔ اس لئے کسی کی توجہ ان کی طرف نہیں تھی۔ تب انہوں نے ایک شیطانی منصوبہ بنا لیا۔

پورنما شرت چندر کی منہ چڑھی تھی۔ اس کا بہت سجا تھا۔ اگر وہ شرت چندر کی نگاہ سے
اتر جائے تو سائیکا کی طرح ان کے ہتھے چڑھ سکتی ہے۔ وہ اسے لالچ دیں گے کہ وہ اس کا جیون
دیں گے۔ اس طرح ان کا کام بن سکتا ہے۔ دوسری صورت میں اگر وہ اس کا پاٹ لیں تو
سے بگڑ سکتی ہے سائیکا ان کا راز کھول سکتی ہے۔ آخر وہ عورت ہے۔

چنانچہ ایک تیر سے دو شکار ہوں گے۔ سائیکا کا کام بھی بن جائے گا اور پورنما
آغوش میں آ پڑے گی۔

پوجا کے خاتمے پر ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے پہلے راجہ اور
رانیوں کو پرساد دیا اور پھر شرت چندر کا ہاتھ پکڑ کر سنگھاسن کی طرف چل پڑے۔

"بھگوان تمہاری پوجا کو سوئیکار کرے۔ شرت چندر رانیوں کو بھی بلا لو۔" انہوں نے
اور پھر چند منٹ بعد راجہ شرت چندر اور تمام رانیاں' نینوا مہاراج کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔
مہاراج نے ایک چھوٹی سی کتھا کہی اور پھر پوجا مکمل ہو گئی۔ ایک بار پھر انہوں نے رانیوں کے
پر ہاتھ رکھ کر آشیرباد دی۔ تب شرت چندر نے کہا۔

"مہاراج میری خواہش آپ کو معلوم ہے۔ آج مجھے آپ اس کے بارے میں بتائیں۔"

نینوا مہاراج نے سرخ سرخ آنکھیں اٹھائیں اور پھر بھاری آواز میں بولے۔

"تیرے اوپر، تین گرہن تھے، شرت چندر جن میں ایک ٹل گیا ہے۔ بھگوان کی کرپا
ہے کہ تیرے اوپر سایہ ہے۔ ہم تجھے بتاتے ہیں کہ تیرے دو گرہن بھی ٹل جائیں گے اور پھر تیرا
جیون پاک صاف ہوگا۔ تو سکون چین کی زندگی بسر کرے گا اور تیری بالک کی آرزو بھی پوری ہو
گی پر تو نے ہمیں ان رانیوں کے نام نہیں بتائے۔"

"ہاں مہاراج یہ کملا ہے۔ کملاوتی۔ میری بڑی رانی۔ یہ لیلاوتی ہے، یہ سائیکا اور یہ
پورنما ہے مہاراج! میری سب سے چھوٹی رانی۔ میرا جیون۔" شرت چندر نے پیار سے پورنما کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کملاوتی۔ لیلاوتی۔ سائیکا۔ پورنما۔" مہاراج نے باری باری دہرایا اور پھر آنکھیں
بند کر لیں۔ کئی منٹ تک آنکھیں بند کئے رہے اور پھر انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

"سائیکا۔ سائیکا۔ سائیکا کون سی ہے۔"

"جی مہاراج۔ سائیکا۔ کملاوتی۔ لیلاوتی۔ پورنما۔" شرت چندر جلدی سے بولے اور
مہاراج کی آنکھیں سائیکا کی طرف اٹھ گئیں۔

"ہاں۔ سائیکا یہی ہے وہ جو تجھے راج پاٹ کا وارث دے گی۔ اولاد اسی کے بھاگ
میں ہے۔ اسی سے تیرے راج کا نام روشن ہوگا۔" مہاراج نے کہا۔

اور شرت چندر کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ انہوں نے گھبرائی ہوئی نگاہوں سے پورنما کی
طرف دیکھا۔ پھر باری باری تینوں دوسری رانیوں کی طرف۔ کملاوتی اور لیلاوتی کے چہرے لٹکے
ہوئے تھے۔ سائیکا کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے اور پورنما کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی
اس کی آنکھوں کی چمک یونہی برقرار تھی۔

شرت چندر کو قدرے سکون ہوا۔ اس بات کو سن کر پورنما کو دکھ نہیں ہوا تھا لیکن بہرحال
شرت چندر کو اس بات سے تکلیف ہوئی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ اعزاز بھی پورنما کو حاصل ہو۔
سائیکا کی طرف تو ان کی کوئی توجہ بھی نہیں تھی۔ اسے تو وہ بالکل بھول چکے تھے۔ بہرحال حیرت اور
تجسس کے یہ لمحات گزر گئے۔ مہاراج مضمحل ہو گئے تھے۔

پھر پوجا ختم ہو گئی اور شرت چندر نے واپسی کی اجازت مانگی۔ نینوا مہاراج نے آخری
آشیرباد دیا اور سب وہاں سے نکل آئے۔ رانیاں اپنی داسیوں کے جھرمٹ میں اپنے اپنے محل کو
روانہ ہو گئیں۔ شرت چندر پورنما کے ساتھ اس کے محل میں آ گئے۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے
آثار نمایاں تھے۔ پورنما ان کی اس کیفیت کو نوٹ کر رہی تھی۔

اپنی خوابگاہ میں جاتے ہی شرت چندر مہاراج نے پورنما سے کہا۔

"یہ کیا کہہ دیا مہاراج نے پورنما! یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تمہارے بیٹے کا خواہشمند
ہوں۔ میں میں۔" وہ پریشان لہجے میں بولے۔

"اس میں پریشانی کی کیا بات ہے مہاراج! جو حقیقت تھی نینوا مہاراج نے بتا دی۔
ہمیں راجکمار کی ضرورت ہے۔ سائیکا آپ کی رانی ہے کوئی غیر نہیں ہے۔ کیا اس بات سے آپ کو
دکھ ہے کہ میری محبت میں حصہ لگ جائیگا۔"

"نہیں پورنما تمہارا پیار مجھ سے کون چھین سکتا ہے۔"

"چنتا نہ کریں مہاراج۔ نینوا مہاراج مہان ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کہا ٹھیک ہی کہا
ہے۔" پورنما نے محبت سے اپنی بانہیں شرت چندر کی گردن میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو پورنما میں' میں......" لیکن پورنما نے ان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ابھی کچھ نہ کہیں مہاراج۔ ابھی کچھ نہ کہیں۔ راجکمار ہمیں کہیں سے بھی ملے۔ ہماری
محبت اپنی جگہ۔ آپ بلاوجہ پریشان ہو رہے ہیں۔"

"تمہارا من میلا نہیں ہوا پورنما۔ تمہیں اس بات سے دکھ نہیں ہوا؟"

"کیسی باتیں کرتے ہیں مہاراج۔ بھلا مجھے اس بات سے دکھ ہوگا کہ بھرت نواس کو
راجکمار مل جائے۔ یہ آرزو تو میری بھی ہے مہاراج!" پورنما نے کہا اور مہاراج نے اسے محبت سے
گلے لگا لیا۔ پورنما کے ہونٹوں پر وہی پراسرار مسکراہٹ تھی۔

◆ ...... ◆ ...... ◆

"ابھی تک کچھ نہیں ہوا اودے چند جی۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔ مہندر کیا کر رہا ہے۔ اسی طرح سربلند ہے اور اب تو۔ اب تو سائیکا کے بھی بھاگ جاگ اٹھے۔ صرف میں جنم جلی رہ گئی۔ مجھے بتاؤ اودے چند جی میں کیا کروں۔" لیلاوتی اودے چند جی کی آغوش میں سر رکھے رو رہی تھی۔

"چنتا مت کرو میری جان۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ جو ہوگا تمہارے حق میں ہوگا۔ ایسا جال پھیلاؤں گا کہ تمہارا راستہ پوری طرح صاف ہو جائے گا۔" اودے چند جی نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"کب جال پھیلائیں گے؟ کون سا جال پھیلائیں گے؟ مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا۔"

"مہندر اپنے کام میں کسی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ آج کل وہ روزانہ رات کو سائیکا کی خواب گاہ میں جاتا ہے۔ بس چند روز کی بات ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"پر اب تو سائیکا کی قسمت بھی جاگ گئی ہے۔"

"اگر اس سے پہلے تمہاری قسمت جاگ جائے تو؟"

"میں نہیں سمجھی؟"

"یہی تو گر کی بات ہے۔ میں سادھو مہاراج سے بات کروں گا۔" ہم انہیں لالچ دیں گے اور لیلاوتی۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو یہ سادھو مہاراج وہ نہیں ہیں جو نظر آتے ہیں۔ میں انہیں تیار کرلوں گا کسی بھی طرح۔ وہ اپنا جاپ بدل دیں گے اور پھر بالک لیلاوتی کے گربھ سے سمجھیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ اودے چند کی اولاد ہو۔ تم فکر مت کرو۔ جب تک اودے چند تمہارے ساتھ ہے وہی ہوگا جو تم چاہو گی۔"

"مگر مہاراج تو میرے پاس آتے ہی نہیں ہیں۔"

"نینوا سب ٹھیک کرلیں گے۔ تم وشواس رکھو۔" اودے چند نے کہا اور پھر وہ لیلاوتی کو تسلیاں دینے لگے۔ لیلاوتی کے من میں اندھیروں کے سوا کچھ نہیں تھا اور وہ سوچ رہی تھی شاید اودے چند جی کچھ نہ کرسکیں۔ کچھ اور ہی کرنا ہوگا۔ یقیناً کچھ اور ہی کرنا ہوگا۔

◆ ...... ◆ ...... ◆

"کرمو آپ سے ملنا چاہتا ہے مہارانی۔" نینا نے اندر آ کر کہا۔

"اوہ۔ اسے بلاؤ نینا۔ اور تم باہر انتظار کرو۔" چندر بدن نے سنجیدگی سے کہا۔

اور چند منٹ بعد کرمو مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔

"کیا خبر لائے ہو کرمو؟" چندر بدن یا پورنما نے پوچھا۔

"ایسی خبر مہارانی جی کہ آپ میرا منہ موتیوں سے بھر دیں گی۔" کرمو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جلدی سے سناؤ کرمو۔ دیر نہ کرو۔"

"مہاراج نینوا' سائیکا رانی کی راجدھانی سے بارہ میل دور ایک مندر میں رہتے تھے۔ سائیکا کے پتا کے پرانے نمک خوار ہیں اور سائیکا کے پتا ان کے عقیدت مند ہیں۔ ابھی رانی جب اپنے پتا کے گھر گئی تھیں تو خاص طور سے مہاراج نینوا سے ملنے ان کے مندر گئی تھیں اور وہاں تین روز تک ان کے ساتھ اکیلی رہیں۔ اس کے بعد وہ واپس چلی آئی ہیں۔"

"یہ خبر تمہیں کہاں سے ملی کرمو۔" پورنما نے بے چینی سے پوچھا۔

"آپ کا داس ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ وہ شخص داس کے قبضے میں ہے جو رانی سائیکا کو رتھ میں لے کر مندر گیا تھا اور پھر تین روز کے بعد انہیں واپس لایا تھا۔"

"اوہ کرمو۔ کام تم نے ایسا ہی کیا ہے کہ تمہارا منہ موتیوں سے بھر دیا جائے۔ مانگو کیا مانگتے ہو؟"

"بس رانی جی کی کرپا رہے اور کرمو کو کیا چاہئے۔" کرمو نے کہا۔

"تو ہماری بات سن لو کرمو۔ ہماری نظر میں ریاست بھرت نواس کا دیوان تم سے زیادہ موزوں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہمارا وعدہ ہے کہ ایک دن تم بھرت نواس کے دیوان ہو گے؟"

"مہارانی جی کی مہربانی ہے۔ داس ہمیشہ وفادار رہے گا۔" کرمو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم واپس جاؤ۔ اب ہم نینوا مہاراج سے اچھی طرح نپٹ لیں گے۔" پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر موتیوں کا ایک قیمتی ہار گلے سے اتار کر کرمو کی گود میں ڈال دیا اور اشرفیوں کی کئی تھیلیاں اس کے حوالے کر دیں۔

کرمو اظہار تشکر کرتا ہوا باہر نکل گیا۔

چندر بدن اسی طرح مسکرا رہی تھی پھر اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"بہت چالاک ہو۔ سادھو مہاراج۔ اب تیار ہو جاؤ۔ میں تمہارے مقابلے پر آ رہی ہوں۔" اور پھر اس نے نینا کو آواز دی۔

دوسرے لمحے نینا مسکراتے ہوئے اندر پہنچ گئی۔

"نینوا مہاراج بہت ودوان ہیں نینا۔ اور ایسے ودوان کی محل میں دعوت نہ کرنا پاپ ہے۔ تم آج ہی مہاراج کو ہماری دعوت کا پیغام دے دو۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ ایک شام ہمارے محل کو رونق بخشیں۔"

"کب کے لئے کہہ دوں مہارانی جی!" نینا نے پوچھا۔

"یہ انہی سے معلوم کرنا کہ وہ کب آ سکتے ہیں۔" چندر بدن نے مسکرا کر کہا۔
نینا عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ پورنما طنز کر رہی ہے یا
درحقیقت وہ مہاراج سے متاثر ہوگئی ہے۔

"جاؤ نینا۔ ہم مہاراج کے جواب کے لئے بے چین ہیں۔" پورنما نے پھر کہا اور نینا
گردن جھکائے باہر نکل گئی۔

لیلاوتی پوری جان سے لرز رہی تھی۔ اتنا فاصلہ طے کر کے وہ مندر آئی تھی۔ اس کے
دل میں چور تھا۔ ورنہ مندر آنا کوئی بری بات نہیں تھی۔ وہ تو پوتر جگہ تھی یہاں آنے سے پہلے اس
نے بہت کچھ سوچا تھا۔ اس کے دل میں ویرانے ہی ویرانے تھے، وہ جلاپے میں اپنے محبوب کو کھو
چکی تھی۔ اودے چند سے وہ صرف اپنے دل کی جلن دور کرنے کے لئے ہی ملتی تھی ورنہ
دھرمیندر کو بھولی نہیں تھی۔ دھرمیندر اس کے بچپن کا محبوب تھا۔ اس کے ساتھ اس نے اپنی کنواری
کی زندگی گزاری تھی۔ وہ اسے سب سے زیادہ عزیز تھا۔ گو وہ اسے بحیثیت پتی نہیں مل سکا تھا لیکن
اس کی کسر اس وقت پوری ہوگئی تھی جب دھرمیندر محل میں آ گیا تھا اور وہ چوری چھپے ہی سہی
اسے دھرمیندر اپنے محبوب کی آغوش مل جاتی تھی۔

لیکن عورت۔ دنیا کے بڑے بڑے مفکروں نے اس کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے
لیکن یہ سب کچھ کہہ کر بھی وہ مطمئن نہ ہوئے ہوں گے۔ انہیں احساس ہوگا کہ ان کی تحقیق نامکمل
ہے وہ ان کے خیال سے بالاتر ہے۔ وہ نہ جانے کیا ہے۔ نہ جانے کس وقت وہ کیا ہوتی ہے
نجانے اسے دنیا میں کون سی شے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

شرت چندر لیلاوتی کے پتی تھے لیکن جب وہ بیاہ کے ان کی محل میں آئی تھی اور اس
نے خود کو شرت چندر کی آغوش میں دیا تھا تو اس کے تصور میں دھرمیندر تھا۔ اس نے خود کو اپنے
محبوب کے تصور میں کر کے شرت چندر کی آغوش قبول کر لی تھی اور اس کے بعد بھی یہی کیفیت
تھی۔ شرت چندر کو بحیثیت شرت چندر اس کے دل نے کبھی قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن انہی شرت چندر
کو پورنما کی طرف متوجہ پا کر وہ بے چین ہوگئی تھی۔ اس نے اس جلاپے میں اپنا سب کچھ قربان کر
دیا۔ یہاں تک کہ اپنا محبوب بھی اور اپنے محبوب کی قربانی نے بھی اس کے حواس درست نہیں کئے
اور پورنما کو شکست دینے کی طلب اور بڑھ گئی۔

تب اس نے اپنے آپ کو اودے چند جی کے حوالے کر دیا۔ ابوالہوس شخص نے اس کی
جلن اور حسد سے بھرپور حظ کو حاصل کیا اور اسے بے وقوف بناتا رہا۔ اور لیلاوتی اس کے
کے بعد سے نینوا مہاراج کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔ جوں جوں وہ اس کے بارے میں سوچتی
رہی تھی اسے احساس ہو رہا تھا کہ درحقیقت نینوا مہاراج بہت بڑی قوت ہیں۔ اگر وہ اس کی مدد پر
آمادہ ہو جائیں تو پھر کون ہے جو اس کے مقابلے پر ٹک سکے۔ یہ سوچ اس کے دل میں جڑ پکڑتی
رہی اور بالآخر وہ نینوا مہاراج کے پاس چل پڑی۔ اس نے طے کر لیا تھا کہ ہر قیمت پر نینوا
مہاراج کو اپنی مدد پر آمادہ کرے گی۔ ان کے چرنوں میں سر رکھ دے گی۔ رو رو کر انہیں اپنی بپتا
سنائے گی۔ رشی منی آدمی ہیں وہ تو تقدیر بدل سکتے ہیں چنانچہ وہ مندر پہنچ گئی۔

یہاں تک تو آ گئی تھی لیکن یہاں آنے کے بعد سوچ رہی تھی کہ اس کا یہ قدم درست
ہے یا نہیں۔ بہرحال اس طرح گوگو کے عالم میں یہاں کھڑے رہنا بھی بے وقوفی تھی۔ اس لئے
وہ لرزتے قدموں سے اندر داخل ہوگئی۔ مندر کے صحن سے گزر کر وہ پوجا کے ہال میں داخل ہوگئی
جہاں بڑے بڑے بت نصب تھے۔ اس نے حسرت بھری نگاہوں سے ان بتوں کو دیکھا۔ یہ سب
اس کے خیال میں قسمتیں بدلنے پر قادر تھے لیکن وہ کیا چاہتی ہے۔ کرشن بھگوان کے سامنے
کھڑے ہو کر اس نے سوچا۔ وہ کیا چاہتی ہے۔

کیا وہ اپنے پریمی کو حاصل کرنا چاہتی ہے مگر شرت چندر اس کا پریمی نہیں ہے۔ اس
نے خود تو اپنے پریمی کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ ہاں دھرمیندر ہی تو اس کا پریمی تھا۔ شرت
چندر کو تو اس نے ایک آنکھ پسند نہیں کیا تھا۔ وہ تو بحالت مجبوری انہیں برداشت کرتی رہی تھی۔ وہ
کیا چاہتی تھی۔

اور اس کے دل سے آواز نکلی۔ صرف پورنما کا زوال۔ اس کی موت۔ ہاں پورنما کی
ذلت اس کے علاوہ اسے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی۔ کرشن بھگوان کی مورتی کے سامنے کھڑی
وہ یہی سب کچھ سوچ رہی تھی کہ اسے اپنی پشت پر قدموں کی آواز سنائی دی وہ سہم گئی۔ اور پھر
اس نے نینوا مہاراج کو اپنی پشت پر پایا۔

"اوم شنکر۔" نینوا مہاراج کی رعب دار آواز ابھری۔ اور لیلاوتی کے بدن میں تھرتھری
پیدا ہوگئی۔ تب نینوا مہاراج نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ دیا اور ان کی نرم آواز ابھری۔

"کون ہے تو سندری!، اس سمے کیوں آئی ہے؟"

"مہاراج! مہاراج! میں لیلاوتی ہوں۔ میں لیلاوتی ہوں مہاراج!"

اور نینوا مہاراج اسے غور سے دیکھنے لگے۔ ان کی آنکھیں چرس کے نشے میں انگارے
کی طرح دہک رہی تھیں۔

"اوہ لیلاوتی۔ رانی لیلاوتی۔ پر اس سمے۔"

"میرا من شانت نہیں ہے مہاراج!" لیلاوتی نے مہاراج کے لباس کا پلو پکڑ لیا۔
مہاراج اسے غور سے دیکھ رہے تھے ان کے چہرے پر بہت سے تاثرات نظر آ رہے

تھے پھر ان کے ہونٹوں پر ایک خفیف سی مسکراہٹ رینگ آئی لیکن ایسی مسکراہٹ جسے کوئی
کر سکا۔ ان کی نگاہوں نے لیلاوتی کے جسم کا اندازہ کر لیا تھا۔ پھر وہ بھاری آواز میں بولے

"سادھوؤں سے کیا چھپا ہے لیلاوتی۔ ہم جانتے ہیں کہ تیرے من کی شانتی
لوٹ لی ہے۔"

"آپ مہان ہیں مہاراج۔ آپ مہان ہیں۔"

"مگر تو فکر نہ کر۔ پورنما کا سورج ڈوبنے والا ہے۔ اوش ڈوبنے والا ہے۔"

"مہاراج!" لیلاوتی نے شدت جذبات سے نینوا مہاراج کا بازو پکڑ لیا
آنکھیں حیرت اور عقیدت سے پھیل گئی تھیں۔ وہ نینوا مہاراج کی مہان شکتی کی اور قائل ہو
نینوا مہاراج دلوں کا حال جانتے تھے۔ یہ اس کے بھاگ تھے کہ اس نے ان کے پاس
فیصلہ کیا تب وہ نینوا مہاراج کے قدموں میں بیٹھ گئی اس نے ان کے دونوں پاؤں پکڑ لیے
سے چمٹ گئی۔

"میرے من کو شانت کر دو مہاراج! مجھے شانتی دو۔ میں بھسم ہو رہی
چاروں اور سے نراش ہو گئی ہوں۔ اب تم ہی مجھے سہارا دو مہاراج!"

"ہم تجھے سہارا دیں گے سندری...... اٹھ...... ہم پر کھیا پاربتی سے تیرے لئے
کریں گے جکھ منڈل میں برمتی کے سامنے مکتی کا ناچ دکھا۔ مہان برمتی تیری منوکامنا پوری کرے

مہاراج نے لیلاوتی کا بازو پکڑ لیا اور پھر وہ اسے اٹھائے ہوئے اپنی خواب
چلے گئے۔ ان کے چہرے پر شیطان رقص کر رہا تھا۔ لیلاوتی جوان تھی، خوبصورت تھی۔ خود
ان کے پاس آئی تھی۔ پھر وہ اسے کس طرح ٹھکرا دیتے حالانکہ جس وقت سے انہوں نے
دیکھا تھا اس وقت سے ان کے دل کی دنیا اتھل پتھل ہو رہی تھی۔ وہ تو پورنما کے منتظر تھے
حسین لڑکی کو شاید اپنے حسن کا احساس ہے۔ وہ خود چل کر یہاں نہیں آئے گی۔

خیر کوئی حرج نہیں ہے۔ بھرت نواس کے محل میں انہیں جو کچھ مل جائے۔ لیلاوتی
کیا بری تھی۔ انہوں نے سیاہ رنگ کے ایک برہنہ بت پر سے پردہ کھینچ دیا اور پھر انہوں
کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے اور ان کی آواز ابھری۔

"مہان برمتی۔ تیری داسی تجھ سے کچھ مانگنے آئی ہے۔ دینا نہ دینا تیرے
ہے۔ اسے دیکھ اس کی سن یہ بڑی آس لگا کر آئی ہے۔" بوڑھے نینوا کی آواز بے حد پراسرار
لیلاوتی ایک عجیب سی کیفیت محسوس کرنے لگی۔ پھر مہاراج لیلاوتی کی طرف مڑے۔

"مہان برمتی سکھ کا دیوتا ہے۔ اس کے چرنوں میں مکتی دان ہے۔ ساڑھی اتار
لیلاوتی۔ اس جیسی بن جا اور پھر اس کے سامنے ناچ۔ اگر تو اسے خوش کرنے میں کامیاب

ہو جائے جو تیرے برابر آ سکے۔ اسے خوش کر دے لیلاوتی۔ میرا کام ختم ہو گیا۔ اب تیرا کام
شروع ہے۔

لیلاوتی نے نینوا مہاراج کے الفاظ سنے۔ اس کے دل میں ان کی بڑی عقیدت تھی۔
انہوں نے کچھ سنے بنا اس کے دل کا راز جان لیا تھا۔ یہ مہان شکتی نہیں تو اور کیا تھا چنانچہ اس نے
نینوا مہاراج کے یہ الفاظ سنے۔ اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا یہاں صرف نینوا مہاراج تھے۔ ایک
مہان پرش اور کون تھا۔ وہ تو اس جنگ کو جیتنے کے لئے کیا کچھ نہ کر چکی۔
اودے چند جیسے بوالہوس اور قابل نفرت بوڑھے نے اس کا شباب لوٹا تھا اور آج تک
اسے بے وقوف بنا رہا تھا اور اب اگر وہ اپنے شباب پر ناز کرتی بھی تو کس برتے پر، اب اسے
پوچھنے والا کون تھا۔

نینوا مہاراج ایک طرف مڑ گئے۔ انہوں نے ایک الماری کھول کر سرخ رنگ کا ایک
جار نکال لیا اور اس سے گلاسوں میں کچھ انڈیلنے لگے۔ لیلاوتی کی نگاہیں برمتی کے برہنہ مجسمے پر جمی
ہوئی تھیں۔ آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ اپنی ساڑھی کی طرف بڑھے۔ اسی وقت نینوا مہاراج پلٹے ان
کے ہاتھ میں ایک گلاس تھا۔

"برمتی کے ہونٹوں سے چھوا ہوا امرت۔ تیرا جیون سدھار دے گا۔ پی لے اسے۔ پی جا۔"
اور لیلاوتی نے کانپتے ہاتھوں سے امرت لے لیا اور دوسرے لمحے اس کے سینے میں
جلتی ہوئی لکیریں اتر گئیں۔ اس نے عجیب سا منہ بنایا لیکن برمتی کی منتظر نگاہیں اسے دیکھ رہی تھیں
اور نجانے کیوں اس کے قدم خود بخود تھرکنے لگے۔ جسم لچکنے لگا۔ وہ رقص کر رہی تھی اور مہاراج
نینوا دیوار سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کی خوفناک چمک اور بڑھ گئی تھی۔
برمتی کے ہونٹوں سے چھوئے امرت نے لیلاوتی کے انگ انگ میں مستی جگا دی تھی۔
وہ بے خود ہو کر ناچ رہی تھی اور مہاراج کی آنکھوں کا نشہ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ خود بھی امرت کے کئی
گلاس چڑھا گئے تھے۔ پھر وہ آگے بڑھے۔ لیلاوتی اسی طرح مست ہو کر ناچ رہی تھی۔ تب
اچانک مہاراج نے اسے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔

"تیری پرارتھنا سویکار ہو گئی لیلاوتی! برمتی نے تیرے لئے راستہ بنا دیا ہے۔ آ میں
تجھے بتاؤں کہ تو شرت چندر کو اپنی مٹھی میں کیسے جکڑ سکتی ہے۔ آ میں تیری پرارتھنا مکمل کر دوں۔
بھرت نواس کا راجکمار اب تیری کوکھ سے جنم لے گا لیکن۔ وہ شرت چندر کی اولاد نہیں ہو گا۔ میں
تجھے راجکمار دوں گا" وہ لیلاوتی کو بازوؤں میں دبوچے ہوئے چھپر کھٹ تک پہنچ گئے۔

لیلاوتی کو نہ اس وقت راجکمار کی ضرورت تھی نہ شرت چندر کی۔ وہ پورنما کے انتقام کی
آگ میں سلگ رہی تھی۔ ہاں۔ اسکے من میں ایک الاؤ ضرور جل اٹھا تھا اور یہ الاؤ اس کے

پورے شریر کو پھونکے دے رہا تھا۔
لیکن نینوا مہاراج ہر قسم کے الاؤ سرد کرنا جانتے تھے۔
اور آدھی رات گئے جب لیلاوتی بدمست قدموں سے اپنی خواب گاہ میں داخل
تھی تو اس کے من میں ٹھنڈک ہی ٹھنڈک تھی۔ اسے شانتی مل گئی تھی۔

◊ ...... ◊ ...... ◊

نینوا مہاراج نے گہری نگاہوں سے نینا کو دیکھا۔ ابھی تک انہوں نے محل کی داسی
بری نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ جب وہ رانیوں میں کھیل رہے تھے تو داسیوں کی کیا حیثیت
نینا کا روپ انہیں پسند آیا تھا۔ یوں بھی نینا جب سے چندر بدن کی منہ چڑھی ہوئی تھی تب
کا روپ خوب نکھر آیا تھا۔
"کیا بات ہے سندری!" انہوں نے نگاہیں اٹھا کر پوچھا۔
"میں رانی پورنما کی داسی ہوں۔" نینا نے جواب دیا۔
"داسی۔" نینوا مہاراج نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
اور نینا نے گردن ہلا دی۔
نینوا مہاراج اسے بری طرح گھور رہے تھے۔ پھر انہوں نے گردن جھٹکتے ہوئے
"لیکن یہ انیائے ہے؟"
"کیا مہاراج؟" نینا نے چونک کر پوچھا۔ وہ نینوا مہاراج سے اس قدر متاثر
جس قدر دوسرے۔ سائیکا کا راز اسے معلوم تھا۔ ورنہ شاید وہ بھی مہاراج سے مرعوب ہو جاتی
"تیرا روپ رانیوں کا ہے داسی کا نہیں۔ روپ کی رانی کو رانی ہی ہونا چاہئے۔ ہم
تیرا حق دلائیں گے۔"
"میں داسی ہی بھلی مہاراج! رانیوں کی طرح عیش کر رہی ہوں۔" نینا نے
میں کہا۔
اور نینوا چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ یہ جواب ان کی توقع کے خلاف تھا چنانچہ
سنبھل گئے خاص طور سے اس لئے کہ وہ پورنما کی داسی تھی اور اس وقت پورنما انہیں زیادہ عزیز
وہ کوئی گڑبڑ کر کے کام نہیں بگاڑنا چاہتے تھے۔ بہر حال انہوں نے نینا کو فہرست میں شامل کر
"اگر تو خوش ہے تو ٹھیک ہے۔ ہم تو سنسار کو خوشیاں دینے ہی آئے ہیں۔ مگر
آئی؟"
"مہارانی کا ایک سندیسہ لائی ہوں۔"

"رانی پورنما کا؟"
"ہاں مہاراج۔" نینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا سندیس ہے؟"
"مہارانی جی! اپنے محل میں آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر
مہاراج محل میں بھوجن کریں تو ان کے بڑے بھاگ۔"
"پورنما بڑی نیک ہے پر اس کے ماتھے پر نہ جانے کیوں گرہن کا نشان ہے۔ اس سے
کہو کہ وہ مندر چلی آئے۔ جب اس کا من چاہے مندر کے دوار تو ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔"
"رانی جی کی خواہش ہے کہ آپ محل کو اپنے پوتر چرنوں سے اور پوتر کر دیں مہاراج!
یہاں تو وہ آ ہی سکتی ہیں۔"
"ہوں۔" نینوا مہاراج کچھ سوچنے لگے۔ پھر انہوں نے کہا۔
"ہمیں کب آنا ہے؟"
"یہ آپ کی مرضی ہے مہاراج۔ جب آپ کو سمے ہو۔ مہارانی تنہائی میں آپ سے ملنا
چاہتی ہیں۔"
"تب اس کے لئے کل دوپہر ٹھیک رہے گی۔ اس وقت شرت چندر محل میں نہیں
ہوتا۔"
"ٹھیک ہے مہاراج میں مہارانی کو یہ خوشخبری سنا دوں؟"
"ہاں۔ کل دوپہر ہم اس کے پاس آئیں گے۔ اور تو ہمارے ساتھ آ۔ ہم تجھے کچھ دینا
چاہتے ہیں۔" مہاراج نے نینا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔
"اس وقت مجھے کچھ نہیں چاہئے مہاراج! آپ کی کرپا سے سب کچھ موجود ہے۔
جب ضرورت ہوگی تو آ جاؤں گی۔" نینا نے جلدی سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں
پرنام کرتی ہوئی جھپاک سے باہر نکل گئی۔ نینوا مہاراج غصے سے ہونٹ کاٹتے رہ گئے تھے۔ پھر
انہوں نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے سندری! تیرا برا سمے اوش آ رہا ہے اور پھر تجھے بہت کچھ ضرورت ہوگی۔"
وہ گردن ہلاتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

◊ ...... ◊ ...... ◊

نینا قہقہے لگا رہی تھی۔ چندر بدن بھی اس کے ساتھ ہنس رہی تھی۔
"کل مہاراج سے میری بھی سفارش کر دینا مہارانی جی! رانی بن جاؤں تو اچھا ہے۔"

نینا نے ہنستے ہوئے کہا۔
"تو تو اب بھی رانی ہے نینا۔ اپنے مہندر کی۔" چندر بدن نے کہا اور اس کے ذہن کے
گوشے میں پھر راکیش سرک آیا۔ اس کی آنکھوں میں اداسی کی ایک لکیر آ گئی۔ نینا کے چہرے پر
شرم کے آثار پھیل گئے۔
"کیسی گزر رہی ہے نینا؟" چندر بدن نے پھر سوال کیا۔
"بس رانی جی! آپ کی کرپا ہے وہ نگوڑا تو سچ مچ پریم کرنے لگا ہے مجھ سے۔"
"تیری شکل ہی ایسی ہے نینا۔ ورنہ نینوا مہاراج تجھے رانی بنانے پر کیوں مائل ہو
جاتے۔"
"بات نہ کرو رانی جی اس بوڑھے بکھرے کی۔ نجانے کیا سمجھتا ہے خود کو۔"
"تو اس کے ساتھ چلی تو جاتی نینا۔ دیکھتی تو سہی وہ تجھے کیسے رانی بناتا ہے۔" چندر
بدن نے ہنستے ہوئے کہا۔
"منہ نوچ لیتی کمینے کا۔ ساری شکتی دھری کی دھری رہ جاتی۔ اگر آپ اسے عزت
دیتیں رانی۔ تو میں اس کے ساتھ ضرور جاتی اور پھر میں دیکھتی وہ کتنا مہان سادھو ہے۔"
"عزت" چندر بدن نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔ "عزت تو میں اسے ایسی دوں گی
نینا کہ تو دیکھتی رہ جائے گی۔"
اور نینا ہنسنے لگی۔
اسی رات شرت چندر کے ساتھ لیٹے ہوئے چندر بدن نے آہستہ سے شرت چندر کو
آواز دی۔
"ناتھ!"
"کیا ہے پورنما؟" شرت چندر نے محبت سے کہا۔
"کیا سوچ رہے ہو۔"
"کچھ نہیں۔" شرت چندر نے گہری سانس لے کر کہا۔
"مجھ سے چھپائیں گے ناتھ؟" چندر بدن پیار سے بولی۔
"نہیں پورنما! بس میں سوچ رہا ہوں کہ کس طرح خود کو سائیکا کے پاس جانے کے لئے
تیار کروں۔ میرا من تو اب کسی رانی کے پاس جانے کو نہیں چاہتا۔"
"مگر ہمیں راجکمار کی ضرورت ہے مہاراج!"
"ٹھیک ہے پورنما۔ لیکن اگر وہ راجکمار تمہاری کوکھ سے پیدا ہوتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔"
"ناتھ۔ مہاراج نینوا تو بڑے مہان ہیں۔ کیا وہ تمہارے لئے کوئی ایسا جاپ نہیں کر

سکتے کہ بالک میری کوکھ سے پیدا ہو۔"
اور شرت چندر چونک پڑے۔ چند منٹ چندر بدن کی طرف دیکھتے رہے پھر گردن
ہلاتے ہوئے بولے۔
"یہ خیال تو میرے من میں ہی نہیں آیا تھا پورنما۔"
"میرے من میں آیا تھا مہاراج! اسی لئے میں نے مہاراج نینوا کو کل بھوجن پر بلوایا ہے۔"
"کل؟"
"ہاں کل وہ کسی سمے محل میں آئیں گے۔ میں ان سے بات کروں گی۔ چندر بدن نے
کہا۔ وہ اپنا کوئی پہلو کمزور چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ اگر دوسرے لوگوں کو معلوم ہوا کہ نینوا مہاراج
کل میں آئے تھے تو شرت چندر سوچ سکتے تھے کہ پورنما نے چوری چھپے ایسا کیوں کیا۔ اس طرح
بات صاف ہو گئی تھی۔
"مگر کل کس سمے وہ آئیں گے؟"
"دوپہر کو۔"
"دوپہر کو میں تو راج دربار میں ہوں گا۔"
"چنتا نہ کریں مہاراج! میں ان کا سواگت کروں گی۔ میں ان سے بات کروں گی۔"
"ٹھیک ہے پورنما! تم مہاراج کی منت کرنا کہ وہ تمہارے لئے جاپ کریں۔ اور
بالک تمہارے ہاں ہو۔ میں انہیں سونے سے لاد دوں گا۔" شرت چندر نے جذبات سے بھرپور
لہجے میں کہا۔
اور چندر بدن مسکرانے لگی۔
دوسرے دن دوپہر کو نینا' مہاراج نینوا کو لینے کے لئے چل پڑی۔ چندر بدن نے اس
سے پوچھا کہ کیا وہ نینوا مہاراج کے پاس جانے سے گھبراتی ہے تو نینا نے جواب دیا۔
"میں رانی پورنما کی داسی ہوں۔ مجال ہے کوئی میری اور بری نگاہ سے دیکھے۔ اگر نینوا
مہاراج کو عقل ہے تو وہ ہوش میں رہیں گے ورنہ بہت جلد ان کا بھرم کھل جائے گا۔"
"اور نینوا مہاراج عقلمند ہی تھے۔ آج انہوں نے نینا کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تھی۔ وہ
اس کھیر کو ٹھنڈا کر کے کھانا چاہتے تھے۔ وہ بھبھوت ملے ہوئے نئی دھوتی میں پورنما کے محل کی
طرف چل پڑے۔ نینا ان کے پیچھے پیچھے تھی۔ مہاراج کے جسم سے خوشبو کی مہک اٹھ رہی تھی۔
رانی پورنما نے بھوجن کے کمرے میں ان کا استقبال کیا اور مہاراج اسے دیکھتے رہ
گئے۔ پورنما نے آسمانی رنگ کی ہلکی ساڑھی باندھی ہوئی تھی اس کی کمر میں ایک ہلکا سا زیور تھا۔
ماتھے پر سرخ بندیا لگی ہوئی تھی جس میں وہ بے حد سادہ اور بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔ نینوا

مہاراج نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

رانی کے پرنام کا جواب دے کر وہ کھڑاؤں اتار کر دستر خوان پر جا بیٹھے۔ نینا اور داسیاں ان کی خدمت کرنے لگیں۔ خود پورنما ان کی سیوا کر رہی تھی۔ تب نینوا مہاراج نے کہا۔

''کیا تم ہمارے ساتھ بھوجن نہیں کرو گی پورنما؟''

''میری مجال مہاراج! میں آپ کی سیوا میں خوشی محسوس کر رہی ہوں۔''

نینوا نے اصرار نہ کیا۔ انہوں نے خاموشی سے بھوجن کیا۔ خوب ڈٹ کر کھانے کے بعد وہ فارغ ہو گئے تب پورنما نے ان سے دوسرے کمرے میں چلنے کی درخواست کی اور مہاراج اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑے۔

پورنما انہیں اپنی خواب گاہ میں لائی۔ نینا کو اس نے پہلے سے ہوشیار کر دیا تھا چنانچہ اس نے کواڑ بھیڑے اور اب کمرے میں پورنما اور نینوا مہاراج کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ نینوا مہاراج کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ گوہر مقصود اس آسانی سے ان کے ہاتھ آ جائے گا انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ پورنما تو بہت کمزور نکلی۔

''بیٹھیے مہاراج۔'' پورنما نے ادب سے کہا اور نینوا مہاراج بیٹھ گئے۔ چندر بدن ان کے سامنے ایک جگہ بیٹھ گئی تھی۔

''ہم تیری سیوا سے خوش ہوئے پورنما۔ بتا ہم سے کیا چاہتی ہے؟'' انہوں نے پورنما کو گھورتے ہوئے کہا۔

''مہاراج کچھ ضروری گفتگو کرنی ہے۔''

''ہم جانتے ہیں پورنما تو ہم سے کیا کہنا چاہتی ہے۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم تجھے کیا جواب دیں۔''

''آپ کچھ نہیں جانتے مہاراج! میں آپ کو سب کچھ بتاؤں گی۔'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا اور نینوا مہاراج چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ انہیں پہلی بار احساس ہوا تھا کہ بات کچھ اور ہے۔

''کیا تو ہمارا اپمان کرنا چاہتی ہے پورنما! کیا تو ہماری برسوں کی تپسیا' برسوں کے گیان کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتی ہے؟'' انہوں نے بھاری آواز میں کہا۔

''نہیں مہاراج! آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتی ہوں۔''

''کیسے سوال؟'' نینوا مہاراج نے غضبناک آواز میں کہا۔

''ٹھنڈے دل سے مہاراج! ٹھنڈے دل سے۔ آپ میرے لئے مہمان ہیں میں آپ کا اپمان کیسے کر سکتی ہوں۔''

''تو سوال کر ہم جواب دیں گے۔''

''سب سے پہلا سوال یہ ہے مہاراج کہ راج سنگھاسن کے نیچے سانپ کس نے ڈالا تھا؟'' چندر بدن نے کاری وار کیا اور نینوا مہاراج اسے گھورنے لگے۔

''کیا مطلب ہے اس سوال کا؟'' انہوں نے پوچھا۔

''میں اس ناٹک کے سوانگیوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں جو آپ نے رچایا تھا اور کون کون شریک تھا آپ کے ساتھ؟'' چندر بدن نے مضبوط آواز میں پوچھا۔

''تو اسے ناٹک کہہ کر مجھے گالی دے رہی ہے پورنما!'' نینوا مہاراج طیش کے عالم میں بولے۔ وہ کرسی سے کھڑے ہو گئے تھے۔

''بڑے چھوٹے دل کے ہیں مہاراج! ایک ہی وار میں چت ہو گئے۔ حالانکہ یہ وار اس وزن کا نہیں تھا جس وزن کا وار آپ میرے اوپر کر چکے ہیں۔'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پاگل ہو گئی ہے پورنما! سادھوؤں کا اپمان نہ کر۔ بھگوان تجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔ تیری شکل بگڑ جائے گی۔''

''دھیرج رکھیں مہاراج! دھیرج رکھیں۔ آپ شاید موقعے کی نزاکت نہیں سمجھ سکے ہیں۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔ سکون سے وار سہیں' وار کریں۔ اگر آپ ایک ہی بات میں میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تو پھر آپ وہ سب کچھ کیسے کر سکیں گے جو کرنے کے لئے آپ سائیکا کی ریاست کے نواحی علاقے سے یہاں آئے ہیں۔''

درحقیقت یہ دوسرا کاری وار تھا۔ نینوا مہاراج کی عقل ٹھکانے آ گئی۔ تمام رعب و جلال خاک میں مل گیا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس خوبصورت لڑکی نہیں ...... اس خوبصورت ناگن کو دیکھ رہے تھے جو اوپر سے بڑی سندر تھی لیکن اندر سے اس میں ایک خوفناک زہر ہی زہر بھرا ہوا تھا اور اب ان کی ٹانگیں ساتھ چھوڑ گئی تھیں اور وہ اپنی مرضی سے کھڑے بھی نہ ہو سکتے تھے۔

''میں نے آپ کو اس لئے نہیں بلایا مہاراج! کہ آپ سائیکا سے پیدا ہونے والا بالک میرے پیٹ میں منتقل کر دیں۔ میری شکتی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں کل بھی مہان تھی آج بھی مہان ہوں اور کل بھی مہان رہوں گی۔ ہاں مجھے آپ پر ترس آتا ہے جو اتنی معمولی سی حیثیت لے کر میرے مقابلے پر آئے تھے۔''

''تو کون ہے پورنما۔ تو کون ہے؟''

''میں شکتی ہوں سادھو مہاراج اور تم میرے سامنے ایک حقیر بھیڑیے ہو۔ میں جب چاہوں تمہیں چٹکیوں میں مسل سکتی ہوں۔ میں تمہارے بارے میں کیا نہیں جانتی۔ سنو تم سائیکا کی

ریاست سے بارے میل دور ایک مندر میں پڑے رہتے تھے۔ پھر سائیکا تمہارے پاس گئی
دن تک تمہیں خوش کرتی رہی اور اس نے تمہیں اس بات پر تیار کر لیا کہ بھرت نواس آ کر
راجکمار کی آمد کی خبر سناؤ۔ تب تم پوجا پاٹ چھوڑ کر یہاں آئے اور تم نے راج دربار میں
ناٹک کھیلا۔ بھولے مہاراج' تمہارے جال میں پھنس گئے اور انہوں نے تمہیں بہت کچھ دیا
مہاراج! کیا میں یہ بھی بتاؤں کہ اگر سائیکا کے بالک ہوا تو وہ شرت چندر کا نہیں تمہارا ہوگا۔
میں کیا نہیں جانتی مہاراج! اس رات جب تم سائیکا کی نادانی سے فائدہ اٹھا رہے تھے
اور اس سے وعدہ کر رہے تھے کہ وہ بہت جلدی شرت چندر کی چہیتی بن جائے گی' تم بالک کا
ناٹک رچاؤ گے تب میں تمہیں دیکھ رہی تھی مہاراج! صرف میں ہی نہیں بلکہ بہت سے لوگ
دیکھ رہے تھے جو میرے وفادار ہیں اور مہاراج ان پر پورا بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر میں چاہتی تو
مہاراج اسی وقت تمہارا بھرم کھول سکتی تھی اس کے بعد تم خود سوچو کہ تمہارا اور سائیکا کا کیا حشر ہوتا
مگر میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ میں تم جیسے کمزور انسان پر ہاتھ اٹھانا نہیں چاہتی تھی۔
پھر ہم سب مندر گئے اور تم نے میرے اوپر وار کر دیا اور اس کے بعد۔ اس کے بعد...

''چپ ہو جا پورنما۔ چپ ہو جا۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ چپ ہو جا''

نینوا مہاراج کا پورے جسم سے پسینہ ابل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں وحشت ناک طور پر پھیلی ہوئی
تھیں۔ وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہے تھے اور چندر بدن حقارت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی پھر نینوا مہاراج تھوک نگل کر بولے۔

''تو پھر۔ تو پھر کیا چاہتی ہے تو پورنما! تو میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتی ہے۔''

''اس کا فیصلہ آپ خود کر لیں نینوا مہاراج! آپ ہی مجھے بتائیں کہ سائیکا کے ذریعے
آپ نے مجھے مہاراج شرت چندر کی نگاہوں سے گرانے کی جو کوشش کی ہے اس کے جواب میں
میں آپ کے ساتھ کیا سلوک کروں۔''

''مجھے معاف کر دے پورنما۔ مجھے معاف کر دے۔ میں خاموشی سے یہاں سے چلا
جاؤں گا۔ میں پھر کبھی ادھر کا رخ نہیں کروں گا۔'' نینوا مہاراج گڑگڑانے لگے۔

اور پورنما کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ایسی اوچھی بات مت کرو نینوا مہاراج! میں نے تو آپ کو مقابلے کا انسان سمجھا تھا
مگر آپ تو بہت بزدل نکلے۔ آپ نے جو وش اُگلا ہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''اگر تو چاہے تو میرا بھرم رہنے دے میں اپنی بات پلٹ دوں گا۔ میں کسی نہ کسی طرح
شرت چندر کو وشواس دلا دوں گا کہ میرا پہلا خیال غلط تھا۔ بالک تیرے ہاں ہوگا۔ یہ میرا کام ہے
پورنما۔ میں اُوش یہ سب کر دوں گا۔''

چندر بدن کسی سوچ میں گم ہو گئی پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''میرا نام پورنما ہے نینوا مہاراج! بھرت نواس میری مٹھی میں ہے۔ میں آپ کو وہ
مقام دلا سکتی ہوں جو آپ کے وہم میں بھی نہیں ہوگا لیکن میں یہ کیسے یقین کر لوں کہ آپ میرے
وفادار ہو جائیں گے۔''

''تو نے جو کچھ بتایا ہے پورنما وہ ظاہر کرتا ہے کہ تیری اس سندرتا کے پیچھے کوئی گہرا راز
چھپا ہوا ہے۔ تو وہ نہیں ہے جو نظر آتی ہے۔ میں تیری شکتی کا مقابلہ نہیں کر سکتا پورنما! میں نے سچے
من سے تجھے بڑا مان لیا ہے۔ مجھے آزما لے جس طرح تیرا من چاہے آزما لے۔ اگر میں اپنی
بات کا پکا نکلوں تو مجھے جیون دان کر دینا ورنہ تیرا ادھیکار۔''

''ہوں۔ ٹھیک ہے نینوا مہاراج! میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ بس اب جاؤ۔
آرام سے مندر میں رہو۔ سائیکا کو بھی اطمینان دلاتے رہو کہ تم نے اس کے لئے بہت کچھ کر دیا
ہے۔ اس کی نادانی سے فائدہ اٹھاتے رہو مجھے جب تمہاری ضرورت ہوگی میں تم سے مل لوں
گی۔''

''تو۔ تو میں اطمینان رکھوں پورنما کہ تو میرے خلاف کچھ نہیں کرے گی؟''

''بالکل اطمینان رکھو۔ پورنما تمہاری داسی ہے۔'' چندر بدن نے ایک طنزیہ مسکراہٹ
سے کہا۔

''تو اب میں جاؤں؟''

''ہاں جاؤ'' پورنما نے کہا۔

اور نینوا مہاراج بادل نخواستہ پورنما کے کمرے سے نکل آئے۔ ان کے عشق کا بھوت
ہوا ہو گیا تھا۔ یہاں تو جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ درحقیقت ان کی زندگی پورنما کے ایک
اشارے کی مرہونِ منت تھی۔ وہ جب چاہتی ان کا سر اتروا سکتی تھی۔ انہیں نہیں معلوم تھا کہ وہ جس
کی سندرتا پر مرمٹے ہیں وہ تو رشی کنیا ہے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ پورنما کے قبضے میں ضرور کوئی
پراسرار قوتیں ہیں جو اسے پوشیدہ راز بتا سکتی ہیں۔ ان قوتوں سے وہ نجانے کیا کیا کام لے سکتی
ہے۔ اسے حاصل کرنے کا تصور تو اب ان کے ذہن کے کسی گوشے میں دور دور تک نہیں تھا۔ ایسی
انہونی کی چاہت بھی موت ہوتی ہے۔ وہ بدحواس مندر میں داخل ہو گئے۔

نینوا مہاراج کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ ان کی پوری عمر اسی چکر میں گزری تھی۔ تھوڑے
بہت سفلی علم بھی سیکھ لئے تھے لیکن وہ شعبدہ گری تک تھے۔ وہ ان فتنوں سے لوگوں کو مرعوب کر
سکتے تھے ان سے اپنی درویشی کا لوہا منوا سکتے تھے بس۔ اس کے علاوہ اور کچھ ان کے بس کی بات
نہیں تھی اور یہی کافی بھی تھا۔ ریاستی علاقے سے بارہ میل دور ہونے کے باوجود ان کا کام چل

جاتا تھا۔ راجہ بھی اس کا معتقد تھا اس لئے کسی بات کی تکلیف نہیں تھی۔ سوائے ایک تکلیف کے
وہ یہ کہ اس ویرانے میں بھولے بھٹکے ہی انہیں کوئی دیہاتی دوشیزہ مل جاتی تھی جسے بہلا پھسلا کر
ڈرا دھمکا کر وہ نفس کی آگ بجھا لیتے تھے ورنہ فاقے۔ سائیکا کو بھی جب انہوں نے پہلی بار دیکھا
تھا تو دل پکڑ کر رہ گئے تھے مگر وہ راجہ کی بیٹی تھی۔ ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس لئے دل مسوس
کر رہ گئے تھے۔

لیکن پھر حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ سائیکا خود ان کی گود میں آ گری۔ ایسے موقع
سے بھرپور فائدہ نہ اٹھانا بہت بڑی حماقت تھی اور نینوا مہاراج نے یہ حماقت نہ کی۔ سائیکا کی بات
انہوں نے سنی اور ان کی روح جھوم اٹھی۔ انہوں نے مستقبل کا اندازہ لگا لیا تھا۔ راج محل کی
داسیاں اور پھر سائیکا۔

چنانچہ وہ خوشی سے راج محل آ گئے تھے اور درحقیقت وہ یہاں بہت کامیاب
رہے۔ شرت چندر ان کی مٹھی میں آ گیا۔ وہ جو چاہتے کہہ کر شرت چندر سے کرا سکتے تھے۔ سائیکا
رات ان کی خواب گاہ سجانے کو تیار تھی اور اب لیلاوتی بھی مل گئی تھی لیکن پورنما...... انہوں نے
پہلے بھی پورنما کی طاقت کو مانا تھا۔ یہاں اگر کوئی ان کی مقابل ہستی تھی تو پورنما جو شرت چندر کے
دل پر راج کر رہی تھی۔ بہرحال انہوں نے سائیکا سے وعدہ کیا تھا اس لئے وہ اس وعدے کو پورا
بھی کرنا چاہتے تھے تاکہ ان کی پوزیشن مستحکم ہو جائے۔

لیکن پھر پورنما کو دیکھ کر وہ بے چین ہو گئے انہیں احساس تھا کہ اگر یہ حسین طاقت ان
کے قبضے میں آ جائے تو دہرا فائدہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے بڑی گہری چال چلی تھی لیکن اس کا نتیجہ
انہیں خواب میں بھی احساس نہیں تھا۔ انہیں نہیں معلوم تھا کہ الہڑ پورنما صرف حسین ہی نہیں بلکہ
اس کے حسن کی تہہ میں خوفناک زہر موجود ہے۔ وہ پوشیدہ قوتوں کی مالک ہے اور بلاشک وہ بے
حد خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

راج مندر کے ایک گوشے میں سر پکڑے وہ یہی سوچ رہے تھے کہ کیا کریں۔ کیا یہاں
سے فرار ہو جائیں۔ بلاشک اگر پورنما نے یہ راز مہاراج کو بتا دیا تو پھر زندگی کے کوئی امکانات
نہیں تھے۔ شرت چندر انہیں کتے کی موت مار دے گا۔ گو انہوں نے بچے کی بات سائیکا کے
کہہ دی تھی مگر مہاراج اب بھی پورنما کے دیوانے تھے اور پھر پورنما کی پراسرار قوتیں۔ آخر اسے یہ
گہرا راز کیسے معلوم ہوا؟ نینوا مہاراج جتنا سوچتے الجھتے جاتے۔ ان کی سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا
کہ یہ سب اسے کیسے معلوم ہوا۔ محل ہی کی بات نہیں تھی۔ پورنما تو وہ سب کچھ جانتی تھی جو بہت
دور سائیکا کی ریاست کے مندر میں ہوا تھا۔

ان باتوں کو سوچ کر اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ پراسرار قوتوں

کی مالک ہے پھر۔ کیا اس کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔ اس کا وفادار بن کر رہا جائے اس نے اشارہ
تو ایسا ہی دیا ہے۔ ممکن ہے وہ کوئی کام لینا چاہتی ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اسے معاف نہ کرتی۔

اور جب وہ ویران مندر سے راج محل میں نکل آئے تھے تو راج محل ان کے خوابوں کی
جنت بن گیا تھا۔ چاروں طرف حسین داسیاں بکھری ہوئی تھیں دنیا کی ہر آسائش موجود تھی۔ بھلا
کون یہاں سے جانا پسند کرتا اور پھر سائیکا کے علاوہ لیلاوتی بھی آ گئی۔ لیلاوتی جو رانی تھی اور
رانیاں عام لڑکیوں سے الگ ہوتی ہیں۔

نینوا مہاراج بہت دیر تک بیٹھے سوچتے رہے اور پھر انہوں نے ایک فیصلہ کر ہی لیا۔
پورنما کا وفادار بن کر رہا جائے۔ سائیکا اور لیلاوتی پر لعنت بھیجی جائے ان کے بارے میں جس
طرح پورنما کہے وہی ٹھیک ہے۔ پورنما کی دوستی ہی زندگی ہے اور عیش و طرب کی ضمانت ہے۔ پھر
ایک مضبوط دوست کی دوستی کا سہارا کیوں نہ لیا جائے لیکن سب سے پہلے پورنما کو اپنی وفاداری کا
یقین دلایا جائے اس کے بعد ہی اس کا اعتماد اور دوستی حاصل ہو سکتی ہے۔

نینوا مہاراج کا ذہن فیصلے کرتا رہا۔ لیلاوتی اور سائیکا اس کو نیچا دکھانا چاہتی ہیں۔ انہیں
یقین تھا کہ یہ دونوں عورتیں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں کیونکہ ان کے مقابل بہت سخت تھے۔ اس پر
ہاتھ ڈالنا آسان کام نہیں ہے۔ وہ ان کی تمام تر نقل و حرکت سے واقف ہے اور جو لوگ ان
دونوں کے ساتھ شریک ہوں گے وہ بھی بے موت مارے جائیں گے۔

لیکن۔ ایک سوال نینوا مہاراج کے ذہن میں ابھر۔ دوسری رانیاں تو پورنما کے خلاف
یہ سب کچھ کر رہی ہیں۔ خود پورنما نے ان کے بارے میں کیا سوچا۔ کیا وہ خطرناک عورت اپنے
دشمنوں کو آزادی دے سکتی ہے۔ یہ تو ناممکن ہے تب پھر وہ ان دونوں عورتوں کے سلسلے میں کوئی
کام سرانجام دے سکتے ہیں؟

''اوہ پورنما کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے اس سے عمدہ اور کوئی ترکیب نہیں ہو سکتی۔
انہوں نے فیصلہ کر لیا۔''

◈......◈......◈

مہاراج کے دور نکل جانے کے بعد چندر بدن نے ایک گہرا سانس لیا۔ اس کے
ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی اور اس کی خوبصورت آنکھیں ایک خاص انداز میں چمک رہی
تھیں۔ اس نے ایک اچھے خاصے دشمن کو چت کیا تھا۔ ایسے دشمن کو جو اس کے لئے کافی خطرناک
ثابت ہو سکتا تھا۔ کیونکہ شرت چندر اس سے عقیدت رکھتا تھا لیکن چندر بدن نے جنگ کا جو خاکہ
بنایا تھا وہ انتہائی جامع اور مکمل تھا اور درحقیقت صحیح طریقۂ جنگ نے ہی اس وقت اسے کامیابی

سے ہمکنار کیا تھا۔ ورنہ نینوا اس آسانی سے نہ چت ہو جاتے۔ بہر حال اگر وہ خلوصِ دل سے شکست تسلیم کر کے گئے ہیں تو پھر وہ چندر بدن کے لئے بے حد کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

کافی دیر تک وہ اپنی اور نینوا کی گفتگو کے بارے میں سوچتی رہی پھر اس نے چونک کر نینا کو آواز دی۔

دوسرے لمحے نینا چراغ کے جن کی طرح حاضر ہو گئی لیکن اس کی حالت بگڑی ہوئی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ہونٹوں کے گوشے پھڑک رہے تھے۔

''تجھے کیا ہو گیا نینا؟'' چندر بدن نے حیرت سے پوچھا۔

اور نینا ہنس پڑی۔

''ارے۔ ارے پاگل ہو گئی ہے کیا؟'' چندر بدن نے کہا۔ لیکن نینا پیٹ دبائے بُری طرح ہنس رہی تھی۔ چندر بدن بھی ہنس پڑی۔

''بس اب خاموش ہو جا۔ ورنہ مار بیٹھوں گی۔''

''تو اب میں جاؤں؟'' نینا نے عجیب سے انداز میں کہا۔

''کہاں۔ کیا بکواس لگا رکھی ہے تو نے۔''

''میں اطمینان رکھوں پورنما! تو اب میرے خلاف کچھ نہ کرے گی۔'' نینا نے کہا۔

اور پھر بے تحاشا ہنس پڑی۔ چندر بدن بھی اپنی ہنسی نہ روک پا رہی تھی پھر اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہوں۔ تو تو چھپ کر ہماری گفتگو سن رہی تھی۔''

''معافی چاہتی ہوں مہارانی! مگر اس سادھو کے بچے کو دیکھئے۔ یہ سادھو تھا یا بھانڈ۔ ایک ہی حملے میں پاؤں پھیلا کر پڑ گیا۔ ہائے رام۔'' نینا پھر پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنسنے لگی۔

''مجھے تو اس کی بے بسی پر ترس آ رہا تھا۔''

''اب ٹھی ٹھی بند کرے گی یا۔'' چندر بدن نے اس کی پیٹھ پر دھول جماتے ہوئے کہا۔

''میں تو مر گئی مہارانی جی ہنس ہنس کر۔ ہائے رام۔ میں نے کسی مرد کی کسی عورت کے ہاتھوں یہ درگت بنتے ہوئے نہیں دیکھی۔''

''اب آگے کی سوچ نینا! تو ہماری باتیں سن ہی چکی ہے تو بتا۔ کیا اس کے من میں کھوٹ نہیں ہے۔''

''یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مہارانی! پر میں اتنا ضرور کہوں گی کہ یا تو وہ خاموشی سے بھاگ جائے گا ورنہ پھر وہ آپ کا وفادار بن کر رہے گا۔ میں نے اس کی صورت پر بارہ بجے دیکھے ہیں۔''

''ہوں۔'' پورنما کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی تھی۔ پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہمارا خیال ہے وہ جائے گا نہیں اور اگر چلا گیا تو پھر شرت چندر کی راجدھانی میں نہیں رہے گا۔ ہاں اگر وہ نہ جائے تو ہمارے لئے بہت کارآمد ثابت ہوگا۔''

''وہ کس طرح مہارانی؟'' نینا نے پوچھا۔

''یہ پہلے سے بتانے کی باتیں نہیں ہیں نینا! لیکن تو ہماری جان سے پیاری سکھی ہے' تو ہمارا ایک ہاتھ ہے۔ ہم تجھ سے نہیں چھپائیں گے۔''

''نینا ناز کرتی ہے اس اعتماد پر۔'' نینا نے کہا۔

''تو نے غور کیا نینا! جس وقت نینوا مہاراج نے بتایا کہ بالک سائیکا کے ہاں پیدا ہوگا تو ہم نے بڑے سکون سے سنا تھا۔ پھر جب تنہائی میں مہاراج نے تشویش کا اظہار کیا تو بھی میں نے کہا کہ مطلب بالک سے ہے جو بھرت نواس کا راجکمار ہوگا۔ یہ تو بھاگ کی بات ہے میں نے مہاراج کو مجبور کیا کہ وہ سائیکا کے پاس جائیں لیکن مہاراج خود کو اس کے لئے تیار نہیں کر سکے ان باتوں سے تو نے کیا نتیجہ نکالا نینا؟''

''میں کچھ نہیں سمجھ سکی مہارانی۔'' نینا نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود کہ رانیاں ہمارے خلاف سازش کرتی ہیں ہم ان کا برا نہیں چاہتے نینا! ہم ان کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ ہاں اگر نینوا مہاراج۔ مہاراج شرت چندر کو ان رانیوں کا کچا چٹھا بتائیں تو ہم انہیں روک بھی نہیں سکتے۔'' چندر بدن نے معنی خیز انداز میں کہا۔

اور نینا دنگ رہ گئی۔ پہلے اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا لیکن جب وہ چندر بدن کا مطلب سمجھی تو اس کے جسم میں پھریری دوڑ گئی۔ بے شک حسین پورنما خطرناک ذہانت کی مالک تھی۔ اس کے بھیجے میں شیطان گھسا ہوا تھا جو کچھ سوچتی تھی زبردست سوچتی تھی۔ گویا اب وہ نینوا کو اپنا آلۂ کار بنانا چاہتی تھی۔ جو کچھ کریں گے نینوا مہاراج کریں گے اور پورنما ہمیشہ کی طرح معصوم رہے گی ظاہر ہے وہ معصوم لڑکی کسی کے خلاف سازش کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتی۔

''کیسی رہے گی نینا؟'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''رانی جی مہان ہیں۔ میں ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہوں اور وہ سادھو۔ اب تو وہ ٹکے کا مادھو بن جائے گا۔'' نینا نے کہا اور پورنما مسکرانے لگی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

لیلاوتی کو احساس ہو رہا تھا کہ اس نے ایک مضبوط سہارا پکڑا ہے نجانے اس سے قبل

یہ خیال اس کے دماغ میں کیوں نہیں آیا۔ نینوا مہان ہیں۔ وہ بڑے گیانی ہونے کے علاوہ شاندار مرد بھی ہیں۔ مہندر نوجوان تھا لیکن وہ بھی نینوا مہاراج کا ہم پلہ نہیں تھا۔ اس سے فائدہ حاصل تھا۔ لیلاوتی کی جوان امنگیں بھی پوری ہوسکتی تھیں اور اس کی دلی آرزو بھی۔

بے شک اب وہ سب کو نیچا دکھا سکتی تھی۔ بہت تھوڑے دن کے بعد اب بھرت کے راج محل پر اس کا راج ہوگا۔ کوئی اس کے مقابلے پر نہیں ٹک سکے گا۔ وہ بے چینی سے ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ پچھلی رات کو وہ ابھی تک نہیں بھول سکتی تھی۔ وہ من ہی من میں اٹھی۔ یقیناً سادھو کو بھی اس کا انتظار ہوگا۔ وقت تھا کہ گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ نہ جانے کس طرح شام ہوئی اور پھر اندھیرا ہوا ہی تھا کہ اس نے نینوا مہاراج کے پاس جانے کی تیاریاں کرلیں۔ اس نے سولہ سنگھار کئے۔ خود کو خوب آراستہ کیا اور پھر وہ باہر جانے کے لئے تیار ہی تھی کہ ست وتی آگئی۔

''کیا بات ہے ست وتی؟'' اس نے منہ بنا کر پوچھا۔

''اودے چند جی آئے ہیں رانی!'' ست وتی نے جواب دیا۔

اور لیلاوتی کے ذہن میں ایک چھناکہ سا ہوا۔ اس کے دل کے گوشوں میں نفرت ابھر آئی۔ بوڑھا مدقوق، کریہہ جسم کا مالک' جسے اس نے صرف ایک ضرورت کے تحت منہ لگایا تھا جو اس کی ضرورت پوری بھی نہیں کرسکا تھا۔ اس کا دل چاہا کہ اودے چند جی سے ملنے سے انکار کر دے۔ کہلوا دے کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے لیکن پھر اس نے خود کو روکا۔ وہ سازشی اودے چند سے اچھی طرح واقف تھی یہ بوڑھا مکار۔ لومڑی سے زیادہ چالاک تھا۔ ممکن ہے اسے اس پر شبہ ہو جائے اس طرح تو بھید کھل سکتا ہے۔ اودے چند ابھی تک لیلاوتی کے لئے کچھ نہیں کرسکا تھا۔ اسے پتہ چل جائے کہ لیلاوتی اسے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ پینگیں بڑھا رہی ہے تو ممکن ہے انتقاماً مہاراج شرت چندر سے اس کا کچا چٹھا کھول دے۔ تب لیلاوتی کو احساس ہوا کہ نادانی میں اس نے خطرہ مول لے لیا ہے اور اب اس خطرے سے نمٹنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

''میں اندر آ سکتا ہوں۔ رانی لیلاوتی۔'' دروازے سے اودے چند کی آواز سنائی دی۔

اور لیلاوتی سنبھل گئی۔ اس وقت اسے نہایت ہوشیاری سے کام لینا چاہئے' ورنہ کھیل بگڑ جائے گا۔ چنانچہ انتہائی تیزی سے اس نے ذہن میں ایک پروگرام ترتیب دیا اور آئینے کے سامنے جا بیٹھی۔

''میں اندر آ سکتا ہوں مہارانی؟'' اودے چند کی آواز پھر سنائی دی۔

''آیئے اودے چند جی۔'' اس نے غم آلود آواز میں کہا اور اودے چند جی اندر داخل ہو گئے۔ ست وتی باہر نکل گئی۔ اودے چند جی نے اسے دیکھا اور ان کی آنکھوں میں ہوس پیدا ہوگئی۔

''آج تو رانی ہی اپسرا معلوم ہو رہی ہیں۔ یہ بناؤ سنگھار۔'' اودے چند جی نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا وہ تعجب سے لیلاوتی کے اداس چہرے کو دیکھنے لگے۔

''کیا بات ہے لیلاوتی۔ یہ بناؤ سنگھار۔ یہ اداسی؟'' وہ حیرت سے بولے۔

''درپن سے پوچھ رہی تھی میرے بھاگ کیوں سو گئے۔ دیکھ رہی تھی کہ میرے اندر کون سی کمی آ گئی ہے؟'' اس نے اداسی سے کہا۔

''درپن تمہارے حسن کی تاب نہ لاکر ٹوٹ جائے گا لیلاوتی! شرت چندر کی آنکھوں پر پٹی چڑھ گئی ہے ورنہ تمہارے اس روپ میں کون دل سنبھال سکتا ہے۔'' اودے چند نے اپنا مطلب حل کرنے کے لئے چاپلوسی شروع کر دی۔

''کچھ نہیں اودے چند جی! کچھ نہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اب کچھ نہ ہوگا۔'' لیلاوتی اداس لہجے میں بولی۔

''اودے چند کے ہوتے ہوئے تمہیں چنتا نہ کرنی چاہئے مہارانی! تمہارا داس ایک دن شرت چندر کو تمہارے چرنوں میں ضرور جھکائے گا۔''

''وہ دن کبھی نہیں آئے گا اودے چند جی! وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔''

''وہ دن اَوش آئے گا مہارانی! وہ دن بہت قریب ہے۔ مہندرا اپنے کام میں کامیاب ہونے والا ہے۔ بہت جلد میں شرت چندر کو سب کچھ آنکھوں سے دکھا دوں گا اور اس کے بعد پورنما کے لئے محل میں کوئی جگہ نہ ہوگی۔ اگر شرت چندر اپنی تلوار سے اس کی گردن نہ اتار دے تو اودے چند نام نہیں مہارانی!'' اودے چند نے لیلاوتی کو شانوں سے پکڑتے ہوئے کہا۔

لیلاوتی نے آہستگی سے اپنے شانوں سے اودے چند کے بوڑھے ہاتھ ہٹا دیئے۔

''آج من بہت اداس ہے اودے چند جی! آج میں تنہا رہنا چاہتی ہوں۔''

''یہ تنہائی تمہیں اور پریشان کرے گی۔ آؤ میں تمہاری پریشانی دور کر دوں۔''

''نہیں اودے چند! بھگوان کے لئے آج مجھے تنہا چھوڑ دو۔ میں سونا چاہتی ہوں۔'' لیلاوتی نے نفرت کو قدرے دباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

اور اودے چند جی سنبھل گئے۔ چند ساعت وہ لیلاوتی کے چہرے کو دیکھتے رہے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ کیا ڈراپ سین ہو گیا؟ خود وہ ابھی ڈراپ سین نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ہاں جب دل بھر جاتا تو وہ لیلاوتی سے یہ کہہ کر خاموشی سے پیچھے ہٹ جاتے کہ افسوس وہ اس کے لئے کچھ نہ کرسکے۔ ظاہر ہے لیلاوتی کسی سے یہ کہنے سے تو رہی کہ اودے چند جی نے اسے دھوکا دیا ہے۔

بہرحال ابھی یہ فیصلہ مناسب نہیں تھا۔ چنانچہ وہ بولے۔

"ٹھیک ہے رانی لیلاوتی! میں جا رہا ہوں۔ کل آؤں گا۔ چلتے چلتے یہ ضرور کہوں گا کچھ دیر ہو گئی ہے ورنہ اب تک میں کامیاب ہوتا۔ نراش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑا سا اور دے دو۔ اس کے بعد تمہاری من کی مراد پوری ہو جائے گی۔"

"میں کل آپ کا انتظار کروں گی۔" لیلاوتی نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

اور اودے چند جی واپس چلے گئے۔

لیلاوتی دل ہی دل میں منہ پھلا رہی تھی۔ اودے چند کی آمد نے اس کا سارا پروگرام درہم برہم کر دیا تھا اس وقت وہ مندر جانے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔ نہ جانے اودے چند نے دل میں کیا سوچا ہو۔ وہ اس چالاک شخص کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی۔ اگر اودے چند کے دل میں شبہ پیدا ہو گیا تو وہ اس کی تاک میں رہے گا اور اگر اسے حقیقت معلوم ہو گئی تو......

لیکن اب اس بوڑھے مکار کے بارے میں سوچنا ہو گا۔ کیا کیا جائے اس کا۔ وہ ایک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگی۔ پھر اس کے ذہن میں ایک ہی خیال آیا۔ جب دھرمیندر کو ختم کر دیا گیا تو بوڑھا کیا چیز ہے کل کا دن اور۔ اور اس کے بعد اس بوڑھے سے نجات حاصل کر لی جائے گی مگر کس طرح۔"

اور سوچ بچار کے بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ ہی گئی۔ اس نے ست وتی کو آواز دی اور ست وتی اندر پہنچ گئی۔

"ست وتی!" لیلاوتی آہستہ سے بولی۔

"جی رانی جی!"

"تو میری سکھی ہے نا۔"

"کوئی شک ہے مہارانی کو؟"

"ہاں میں تیرا امتحان لینا چاہتی ہوں۔"

"ست وتی حاضر ہے۔" ست وتی نے جانثاری سے کہا۔

"تجھے میرے ہاتھ سے زہر پینا پڑے گا۔" لیلاوتی نے کہا۔

"رانی جی ست وتی کو پیچھے نہ پائیں گے۔"

"تب کل امتحان ہو جائے گا۔ یہ زہر تو ہی لائے گی۔"

"کل کیوں آج ہی امتحان ہو جائے رانی جی!" ست وتی نے بے حد خوشی سے کہا۔

"ست وتی! کل...... کل تو بہت تیز زہر لائے گی۔ بول لائے گی ناں؟"

"ہاں رانی جی کل میں زہر لے کر آ جاؤں گی۔"

"وعدہ؟"

"آپ ست وتی کو کبھی وعدہ خلاف نہ پائیں گی۔"

"تو کسی سے اس کا تذکرہ تو نہیں کرے گی؟"

"ست وتی اپنے دل کی گہرائیوں میں یہ راز لے کر خاک ہو جائے گی رانی!"

"تب پھر جا۔ کل پھر ہم تیرا انتظار کریں گے۔" لیلاوتی نے کہا اور ست وتی گردن جھکا کر چلی گئی۔

لیلاوتی نے ایک گہری سانس لی اور چھپر کھٹ پر جا کر لیٹ گئی۔ اس کے دل میں ویرانیاں رقص کر رہی تھیں۔ دھرمیندر اسے بری طرح یاد آ گیا تھا۔

دوسرے دن ست وتی صبح ہی صبح آ گئی۔ اس کے پاس زہر کی پڑیا تھی۔ جسے اس نے لیلاوتی کو پیش کر دیا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"یہ زہر کارآمد ہے؟" لیلاوتی نے پوچھا۔

"آزما لیں رانی جی! ایک منٹ میں کلیجہ کاٹ دیتا ہے۔" ست وتی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں تیری بات پر اعتبار ہے۔"

لیلاوتی نے پڑیا لے کر رکھ لی۔ اب اسے بے چینی سے رات کا انتظار تھا۔ آج رات وہ پھر ایک خوفناک ڈرامہ کرنے والی تھی۔

ست وتی بار بار اس سے زہر کا تقاضہ کرتی رہی اور لیلاوتی اسے ٹالتی رہی۔

"رات تک کسی بھی وقت میں تیرا جیون لے لوں گی ست وتی۔ تو تیار رہ۔" اس نے ست وتی سے کہا۔

"آپ ست وتی کو ہر سمے تیار پائیں گی راجکماری جی!" ست وتی نے مضبوطی سے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر درحقیقت موت کی سی سنجیدگی طاری تھی۔

اور پھر شام ہو گئی۔ تب لیلاوتی نے ست وتی کو آواز دی۔ سامنے ہی ایک شربت کا گلاس رکھا ہوا تھا۔

"اس گلاس کے شربت میں زہر ہے ست وتی۔ اسے پی لے۔ اور وفاداری کا ثبوت دے۔"

"رانی کے نام پر۔" ست وتی نے آگے بڑھ کر گلاس اٹھا لیا۔

"تیری کوئی آرزو ست وتی؟"

"ایک ہی منو کامنا تھی رانی جی! وہ یہ کہ رانی پر جان نثار کر دوں۔ وہ پوری ہو رہی ہے دیکھ رہی ہو رانی! کہ ست وتی کے ہاتھوں میں رعشہ نہیں ہے۔" ست وتی نے کہا۔

"پی لے اسے۔ ست وتی! پی لے اسے۔"

اور ست وتی گلاس چڑھا گئی۔ اس نے گلاس پھینک دیا اور پھر لرزتے قدموں سے

لیلاوتی کے پیروں کے پاس آ گئی۔ آہستہ آہستہ وہ لیلاوتی کے قدموں کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ
جسم میں زہر کے اثرات تلاش کر رہی تھی۔ تب لیلاوتی نے اُسے اٹھایا اور سینے سے لگا لیا۔
''یہی تیرا امتحان تھا پگلی! اور تو امتحان میں پوری اتری۔ شربت میں زہر نہیں تھا۔
اپنی پیاری سکھی کو زہر کیسے پلا سکتی ہوں ست وتی!'' لیلاوتی نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے
''یہ کیسا امتحان تھا رانی جی! آپ نے ست وتی کو خود پر قربان ہونے سے کیوں روک
دیا؟''
''سکھیاں قربان نہیں کی جاتیں ست وتی۔ ان کی جگہ تو دل میں ہوتی ہے۔ تیری
نے میرے دل میں نئی جوت جگا دی ہے۔ اب ہم تجھ سے کچھ نہیں چھپائیں گے ست وتی
من کا ایک ایک راز تجھے بتا دیں گے۔''
''ست وتی کے بھاگ رانی جی!'' ست وتی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
''ہمارا من بڑا اداس ہے ست وتی! ہم جو کچھ کر بیٹھے ہیں اس پر بہت شرمندہ ہیں۔
دھرمیندر ہمارا پریمی تھا۔ ہم نے اسے اپنے ہاتھوں سے مروا دیا۔ صرف اسی لئے کہ وہ ہمارا راز
کھول دے۔ ہم پورنما کی موت کے لئے بے چین ہیں ست وتی! ہم کسی طرح اسے ذلیل اور
کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اودے چند جی کا سہارا لیا لیکن ست وتی اودے چند جی
خطرناک ثابت ہوئے۔ اب ان کا آنا ہمیں بہت برا لگتا ہے ست وتی! اگر ہم نے انہیں منع کیا تو
وہ ہمارا بھید کھول دیں گے۔''
''اودے چند جی بہت بڑے گھاگ ہیں رانی جی!'' ست وتی نے تشویش سے کہا۔
''ہاں میں آج ان کی مکاری ختم کر دینا چاہتی ہوں۔ یہ زہر ہم نے انہی کے لئے
منگوایا ہے ست وتی!'' لیلاوتی نے کہا اور ست وتی کے منہ سے ایک اور آواز نکل گئی۔
''تو ڈر گئی ست وتی؟''
''نہیں رانی جی! لیکن اگر آپ کامیاب نہ ہوئیں اور اودے چند کو پتہ چل گیا۔''
''آج اس دوار سے اودے چند جی کی لاش ہی جائے گی ست وتی! چاہے کچھ ہو
جائے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ تمہیں ایک کام کرنا ہوگا۔ بڑی ہوشیاری سے۔ بڑی چالاکی
سے۔'' لیلاوتی نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ ست وتی سے کچھ کہنے لگی۔
''آپ فکر نہ کریں رانی جی!'' ست وتی نے گردن ہلا دی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

رات کی تاریکی میں اودے چند جی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے لیلاوتی کی خواب گاہ
میں پہنچ گئے۔ آج بھی لیلاوتی نے سولہ سنگھار کیا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے۔
ہونٹوں پر شراب لگی ہوئی تھی جس کی بو صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔ سامنے شراب کی بوتل رکھی تھی
ایک گلاس میں شراب بچی ہوئی تھی۔ دوسرا خالی تھا لیکن اس کی تہہ میں زہر موجود تھا۔ لیلاوتی نے
پورا پورا انتظام کر لیا تھا۔
''میں اندر آ سکتا ہوں رانی لیلاوتی۔'' اودے چند کی آواز سنائی دی۔
''آؤ اودے چند جی! ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے۔'' لیلاوتی نے لڑکھڑاتے ہوئے
لہجے میں کہا۔
اور اودے چند اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے لیلاوتی کی شکل دیکھی اور ان کے
چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
''ہوں۔ امرت پیا جا رہا ہے۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولے۔
اور لیلاوتی اٹھ کر ان کے قریب پہنچ گئی۔
''ہاں۔ امرت پی رہی ہوں۔ سب غموں سے آزاد ہوں۔ بڑی اچھی چیز بنائی ہے
دیوتاؤں نے۔ دل کے ہر غم کو بھلا دیتی ہے۔'' لیلاوتی نے مدہوش لہجے میں کہا۔
اور اودے چند جی خوش ہو کر اس کی صورت دیکھنے لگے۔
''ہاں۔ اسے پی کر زندگی لوٹ آتی ہے۔ اسے پی کر انسان جوان ہو جاتا ہے۔''
''آپ پئیں گے اودے چند جی! ہم دونوں پئیں گے اور پھر سب کچھ بھلا دیں
گے۔'' لیلاوتی انہیں ایک کرسی کی طرف دھکیل کر میز کی طرف بڑھ گئی اور پھر اس نے خالی گلاس
میں شراب انڈیلی۔ دوسرے گلاس میں بھی اس نے تھوڑی سی شراب لی اور واپس اودے چند جی
کے پاس پہنچ گئی۔
''آپ پئیں گے نا اودے چند جی! آپ میرے غم میں شریک ہوں گے ناں؟''

''تم اپنے ہاتھوں سے زہر بھی پلاؤ گی تو پی لوں گا میری جان! کیوں نہیں پیوں گا۔''
اودے چند جی نے کہا اور لیلاوتی نے شراب کا گلاس اودے چند جی کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ لیلاوتی نے اپنے گلاس سے چند چھوٹے چھوٹے گھونٹ لئے اور پھر ایک طرف لیٹ گئی۔

''اور لاؤں اودے چند جی؟'' اس نے پوچھا۔

لیکن اودے چند جی کی آواز بند ہو گئی تھی۔ وہ دونوں ہاتھوں سے گلا مسل رہے تھے۔ ان کی زبان سے الفاظ نکلنا چاہتے تھے لیکن آواز ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ پھر وہ جھکے اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر سے گر پڑے۔

''لیلاوتی۔ لیلا۔'' ان کے منہ سے آواز نکلی اور پھر ان کی آنکھیں شدت تکلیف سے پھیل گئیں۔ وہ کرب کے عالم میں ہاتھ پاؤں پٹخ رہے تھے اور پھر ان کی گردن ایک طرف لڑھک گئی۔

لیلاوتی نے جلدی سے اپنا گلاس ایک میز پر رکھ دیا اور اس نے ست وتی کو آواز دی۔ دوسرے لمحے ست وتی اندر آ گئی۔

''جلدی۔'' لیلاوتی نے کہا۔

اور ست وتی ایک دم باہر نکل گئی اور پھر دو آدمی اس کے ساتھ آئے اور اودے چند جی کی لاش کو اٹھا کر لے گئے۔ لیلاوتی نے وہ گلاس اٹھایا جس میں زہر آمیز شراب تھی۔ اس نے گلاس چور چور کر کے ست وتی کو دے دیا اور ست وتی یہ گلاس لے کر باہر نکل گئی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

''راج رانی! راج رنی! کچھ خبر بھی ہے۔ میں آپ کے لئے ایک انوکھی خبر لائی ہوں۔'' نینا ہانپتی کانپتی پورنما کے پاس پہنچ گئی۔

''کیا خبر ہے ری۔ ایسی بدحواس کیوں ہو گئی؟ کیا نینوا مہاراج مندر چھوڑ کر بھاگ گئے؟'' پورنما نے پورے سکون سے پوچھا۔ جیسے کوئی خبر اس کے لئے اہمیت نہ رکھتی ہو۔

''اودے چند جی مر گئے۔'' نینا نے کہا۔

''مر گئے۔'' پورنما چونک پڑی۔ ''کیسے مر گئے؟''

''انہیں زہر دیا گیا ہے۔ انہیں زہر دیا گیا ہے۔'' نینا نے بتایا۔

''اوہ۔ چندر بدن کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔ چند منٹ وہ کچھ سوچتی رہی۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اودے چند جی ہمارا شکار تھے لیکن لیلاوتی پہلے ہی ہمارے شکار کو ہڑپ کر گئی۔ کوئی بات نہیں۔ اس نے ہمیں پریشان ہونے سے بچا لیا۔''

''لیلاوتی۔ نہیں راج رانی۔ اودے چند جی کی لاش تو بڑے باغ میں ایک درخت کے نیچے پڑی ملی ہے۔'' نینا نے کہا۔

''تو تیرا کیا خیال ہے نینا۔ کیا اودے چند جی کو زہر کھا کر درخت کے نیچے جانا چاہئے تھا؟'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے راج رانی کہ۔ رانی لیلاوتی نے۔''

''حالات ہی بتاتے ہیں نینا۔ لیکن فکر مت کر۔ بہت جلد یہ راز کھل جائے گا۔ اودے چند جی مہاراج' شرت چندر کے گہرے مِتر تھے۔ وہ ان کے بڑے مشیر بھی تھے۔ شرت چندر جی کو ان کی موت کا بڑا دکھ ہو گا اور ہم اپنے پتی کے مِتر کے قاتلوں کو پھانسی کے پھندے تک ضرور پہنچائیں گے۔''

''مگر لیلاوتی۔ راج رانی جی!'' نینا نے کہنا چاہا۔

''اگر لیلاوتی نے اودے چند جی کو زہر نہیں دیا تو ہم خود کو پاگل محسوس کریں گے نینا۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور اب سے آ گیا ہے کہ ایک اور رانی کو کم کر دیا جائے۔ سائیکا سے پہلے لیلاوتی کا نمبر آ گیا۔ سن نینا۔ کرمو کو بلا لا۔ اسے ہمارا پیغام دے' ہمیں اس سے ضروری کام ہے۔'' چندر بدن نے کہا۔

اور نینا نے گردن ہلا دی۔

چندر بدن کی آنکھوں میں بجلیاں کوند رہی تھیں۔ بلاشبہ وہ ذہانت میں بے مثل تھی۔ اسے رانی بننے کا پورا پورا حق حاصل تھا۔ نینا کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک نجانے کیا کیا سوچتی رہی۔

وہ جانتی تھی کہ اودے چند جی کو زہر کس نے دیا۔ اس طرح اس نے لیلاوتی کے بارے میں فیصلہ کر لیا پھر وہ مندر میں نینوا مہاراج سے ملی اس نے انہیں تیار کر لیا کہ اودے چند جی کے قاتل کو مہاراج شرت چندر کے سامنے پیش کریں گے اور مہاراج کو تیار کر کے پورنما واپس راج محل چلی آئی۔

رات کی گھور تاریکی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ست وتی۔ لیلاوتی کے پاس سے آ رہی تھی۔ اس کے دل میں کوئی خیال نہیں تھا۔ وہ لیلاوتی سے پریم کرتی تھی۔ نہ جانے کیوں اسے رانی لیلاوتی سے اس قدر لگاؤ تھا۔ انسان کا دل ہی ہے اور پھر غریب کا دل بڑا نادان ہوتا ہے۔ تھوڑی سی محبت ملی اور پگھل کر موم کا ڈھیر بن گیا جیسا چاہو بنا لو۔ وہ ہر سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ لیلاوتی رانی تھی۔ ست وتی جیسی اس کی بہت سی داسیاں تھیں جو اس کی نگاہوں میں کوئی

حیثیت نہیں رکھتی تھیں لیکن ست وتی کے لئے رانی لیلاوتی جیسی کوئی رانی نہیں تھی۔ لیلاوتی نے
اسے اپنی سکھی بنالیا تھا۔ یہ اس کے لئے کم اعزاز نہ تھا اور وہ دیوانی لیلاوتی پر اپنا جیون وارنے
کے لئے تیار ہوگئی تھی۔

بہرحال اب لیلاوتی کے سارے راز اس کے سینے میں تھے لیکن وہ ان رازوں کو اپنی
زندگی سے زیادہ قیمتی سمجھتی تھی۔ وہ جان دے کر بھی ان رازوں کو اپنے منہ سے نہیں کھولنا چاہتی
تھی۔

ست وتی ایک راہداری سے گزر رہی تھی کہ اچانک اس کے اوپر ایک بوجھ آپڑا۔ ایک
سخت بوجھ کسی نے اس کا منہ بھینچ لیا۔ اور دوسرے لمحے کسی نے اس کے پاؤں پکڑ لئے۔ تب ست
وتی کو اپنا جسم ہوا میں جھولتا محسوس ہوا۔ کمزور بدن کمزور دل کی لڑکی بھلا ان طاقتور ہاتھوں کا
مقابلہ کیسے کرسکتی تھی جو اسے تھامے ہوئے تھے۔ گہری تاریکی اور گہری ہوگئی۔ وہ خوف سے بے
ہوش ہوگئی تھی۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو تاریکی بہت گہری تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا
تھا۔ اس تاریکی میں اس نے ہاتھ پاؤں مارے۔

”ہے بھگوان۔ کیا میں اندھی ہوگئی ہوں؟“ اس کے ہونٹوں سے نکلا۔

”ہاں تو اندھی ہوگئی ہے۔“ تاریکی سے ایک بھیانک آواز ابھری اور ست وتی پوری
جان سے کانپ گئی۔

”نہیں۔ نہیں یہ انیائے ہے۔ میں اندھی نہیں ہوئی میں اندھی کیوں ہوگئی۔“

”اپنے پاپوں کو یاد کر ست وتی۔ کیا تو نے اچھے کام کئے ہیں؟“ اسی آواز نے کہا۔

”میں اندھی نہیں ہوئی بھگوان کے لئے کہہ دو میں اندھی نہیں ہوں۔ دیکھو میری
آنکھیں پٹپٹا رہی ہیں۔ ان میں کالی لہریں اٹھ رہی ہیں۔ پھر میں اندھی کیسے ہوگئی۔ روشنی کہاں
گئی؟“ اس نے اپنے نیچے کھردری زمین محسوس کی۔

”یہ کون سی جگہ ہے؟“

”نرکھ۔ یہ نرکھ کا پہلا دروازہ ہے۔“

”ہائے رام۔“ ست وتی کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

”نرکھ اور سورگ میں تو لوگ مرنے کے بعد ہی آتے ہیں۔ کیا میں مرگئی؟“ اس نے
روہانسے لہجے میں پوچھا۔

”اپرادھی جیتے جی نرکھ میں پہنچ جاتے ہیں۔ کیا تو نے پاپ نہیں کئے؟“

”میں نے کون سے پاپ کئے ہیں؟“ اس نے روتے ہوئے پوچھا۔ اس کا ذہن
بالکل ماؤف ہوگیا تھا۔ گہری تاریکی نے اس کے حواس پر بہت برا اثر ڈالا تھا۔

”تو خود غور کر تو اس نرکھ سے نکل سکتی ہے۔ سچے من سے توبہ کرلے تو تجھے اس نرکھ
سے نجات مل سکتی ہے۔ کیا تجھے اودے چند کی ہتھیا کا راز نہیں معلوم؟“

”اودے چند۔ مگر۔ مگر میں تو بے قصور ہوں۔ میں نے اسے زہر نہیں دیا۔ مجھے تو
یہ بھی نہیں تھا کہ لیلاوتی کس کے لئے زہر منگوا رہی ہے۔ میں تو یہ سمجھی تھی کہ وہ یہ زہر مجھے
دے گی۔ اودے چند خود بھی تو پاپی تھا۔ اس نے مہاراج کے تھال میں چھید کیا تھا۔“

”مگر تو اس سے موجود تھی جب اودے چند کو زہر دیا گیا۔ تو نے لیلاوتی کو کیوں نہ
روکا؟“ آواز نے کہا۔

”میں تو داسی ہوں۔ میں رانی لیلاوتی کو کیسے روکتی۔ تم خود سوچو؟“

”ہاں۔ یہ داسی ہے۔ یہ رانی کو کیسے روک سکتی تھی۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے۔“
دو اور آوازیں پراسرار انداز میں ابھریں۔

”تو پھر پاپی یہ نہیں ہے؟“ بھاری آواز نے پوچھا۔

”ہاں یہ پاپی نہیں ہے۔“

”مگر اسے نرکھ سے واپس نہیں بھیجا جاسکتا۔“

”کیوں؟“

”یہ لیلاوتی کے پاس جائے گی۔ اسے یہاں کے راز بتا دے گی۔ اسے آگ میں
ڈال دو۔ بھسم کردو۔“

”نہیں نہیں۔“ ست وتی چیخ پڑی۔ ”بھگوان کی سوگند میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔
میں بے قصور ہوں۔ میں داسی ہوں۔ اتنا بڑا انیائے مت کرو مجھ پر۔ اتنا بڑا ظلم نہ کرو۔“ ست وتی
بلک بلک کر رو پڑی۔

اس کا ننھا سا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔ تب اس نے
اپنے منہ پر کسی کے ہاتھ محسوس کئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے وہ بالوں بھری چوڑی کلائی
ہٹانے کی کوشش کی لیکن آہنی پنجے اس کے منہ پر جم گئے اور پھر بے ہوشی نے اسے خوف کی
حالت سے نکال دیا۔

دوسری بار آنکھ کھلی تو اندھیرے چھٹ چکے تھے، کھڑکی سے روشنی کی شعاعیں اندر آ رہی
تھیں۔ رات کے واقعات اس کے ذہن میں اجاگر ہونے لگے اور وہ بستر پر اچھل پڑی۔ اس نے
آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا مگر یہ تو...... یہ تو اس کے مکان کا کمرہ تھا۔ ہاں وہ اپنے
بستر پر پڑی تھی اور اس کی آنکھیں روشن تھیں۔

”ہائے رام کیسا ڈراؤنا سپنا تھا۔“ اس نے دل ہی دل میں سوچا مگر پھر اس کا دماغ الجھ

گیا۔ یہ سپنا تھا؟ سپنا...... مگر وہ۔ وہ تو لیلاوتی کے پاس سے آ رہی تھی۔ ہاں اسے یاد نہیں
اپنے گھر کیسے پہنچی۔ اسے تو راستے میں ہی پکڑ لیا گیا تھا۔ تو پھر وہ سپنا نہیں، حقیقت تھی
حقیقت تھی۔

اس کا دل خوف سے دھڑ دھڑ کرنے لگا اگر وہ حقیقت تھی تو پھر۔ نہیں نہیں
آگ میں نہیں جلے گی۔ وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی ورنہ...... ورنہ وہ بہت دیر تک
پڑی سوچتی رہی۔ خوف کے مارے اس کے بدن سے پسینہ نکل رہا تھا۔

اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔ اسے سخت پیاس لگ رہی تھی۔ تب وہ
کے اٹھی۔ باہر اس کی ماسی کی آواز آ رہی تھی۔ وہ اپنے لڑکے پر بگڑ رہی تھی۔ ست وتی
ماسی سامنے ہی تھی۔ وہ رسوئی میں ناشتا کر رہی تھی۔ لڑکے کو کوستے ہوئے اس نے ست
طرف دیکھا اور چونک پڑی۔

''کیا بات ہے ست وتی! تیرا منہ بھبھوکا کیوں ہو رہا ہے؟'' اس نے تشویش

''کچھ نہیں ماسی! کچھ نہیں۔'' وہ جلدی سے بولی اور پھر پانی کی گھڑونچی کی طرف
گئی۔ کورے مٹکے سے اس نے پانی نکالا۔ اوک سے پانی پیا۔ پانی چھوڑنے کو دل نہیں
تھا۔ بڑی پیاس لگ تھی۔

''اری خالی پیٹ اتنا پانی کیوں پی رہی ہے۔ کیا ہو گیا تجھے؟'' ماسی رسوئی
آئی۔ اس نے قریب آ کر ست وتی کا ماتھا چھوا اور پھر بری طرح چونک پڑی۔

''اری۔ او دیوانی! تیرا تو پنڈا تپ رہا ہے۔ ایسا تیز بخار ہائے رام۔ ارے او کا
چاچا جی کو کہہ کہ ست وتی دیدی کو بخار ہے۔ وید جی کو لے آئیں۔'' ماسی نے اپنے لڑکے
اور کا کو جلدی سے باہر نکل گیا۔ ماسی گھبرا گئی تھی۔ ست وتی کو بھی کمزوری کا احساس ہوا
واپس جا کر پلنگ پر لیٹ گئی۔ آنکھیں بند کر لیں اور پھر اسے ہوش نہ رہا۔ خوف و دہشت
اسے سخت بخار آ گیا تھا۔

◈......◈......◈

مہاراج شرت چندر کی زندگی دربار اور پورنما تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔
نواس کے شہری بھی پورنما کے ممنون تھے کیوں کہ بہت عرصے سے مہاراج کے ہرکارے
لڑکی کی تلاش میں نہیں نکلے تھے۔ ورنہ پورنما سے پہلے مہاراج اتنے مطمئن نہ تھے۔
لڑکیوں کو گھروں سے اٹھوا لیا جاتا تھا اور شرت چندر ان میں سے کسی کو پسند کر کے اسے
کے لئے محل کی رونق بنا لیتے تھے لیکن جب سے رانی پورنما آئی تھی۔ مہاراج اس کے ہو کر

تھے اور شہری امن سے تھے۔

راج دربار میں بھی مہاراج زیادہ تر تو پورنما کے خیال ہی میں کھوئے رہتے تھے۔ اسے
خوش رکھنے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے، اس کے لئے نجانے کیا کیا کرتے رہتے اور پھر دربار سے
فارغ ہو کر وہ پورنما کے پاس پہنچتے تو اسے دیکھ کر دنیا کی تمام کلفتیں بھول جاتے۔ بلاشبہ یہ لڑکی
جادوگرنی تھی اور بڑے بڑے محقق تسلیم کر چکے تھے۔ ہر فرد کو احساس ہے کہ حسن کا جادو دنیا کے
تمام جادوؤں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

مہاراج کو اس بات کا بھی بڑا دکھ تھا کہ ان کی راجدھانی کا وارث راج کمار پورنما کا
بیٹا نہیں ہوگا۔ وہ تو صرف یہ چاہتے تھے کہ بھرت نواس کی قسمت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پورنما کی مٹھی
میں رہے۔ حالانکہ پورنما نے ان کے دل سے یہ غم مٹانے کی کافی کوشش کی تھی اور وہ دل سے اس
کی محبت کے قائل تھے۔ وہ جانتے تھے کہ پورنما صرف شرت چندر کو چاہتی ہے اور ان کے لئے ہر
بلیدان دینے کو تیار ہے۔ اسی لئے اس کو بالک کی چنتا نہیں لیکن مہاراج سوچ رہے تھے کہ وہ کس
دل سے سائیکا کو آغوش میں لیں گے۔

یہ پرانی بات تھی۔ جب سائیکا انہیں پسند تھی اس کے حسن کی گرمی نے انہیں متاثر کیا
تھا لیکن اب تو پورنما کے علاوہ کوئی ان کی آنکھوں میں نہیں چڑھتا تھا۔

راج پاٹ کی بہت سی الجھنوں سے نکل کر جب وہ اس کی گرم آغوش میں جاتے تو دنیا
بھر کی راحتیں انہیں مل جاتیں، پورنما نت نئی اداؤں سے ان کا من موہ لیتی۔

آج کل وہ بہت پریشان تھے۔ اودے چند جی ان کے پرانے ساتھی تھے۔ ایک ذہین
ساتھی اور مشیر، اکثر ان کی فراست سے مہاراج نے بڑے بڑے مرحلے طے کئے تھے۔ راج پاٹ
کی بہت سی الجھنوں سے وہ اودے چند جی کے ذریعے نکل جاتے تھے۔ ان کے اس متر کو کسی نے
زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا۔

مہاراج نے اپنے سارے کھوجی ان کے قاتل کی تلاش میں لگا دیئے تھے، بڑے زور و
شور سے کام ہو رہا تھا۔ بہت سے لوگ جیلوں میں بھر دیئے گئے تھے۔ شرت چندر جی بڑے غضب
ناک تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قاتل کا پتہ چل جائے تو وہ اس کے خاندان کو کولہو میں پلوا دیں گے مگر
کھوجی ناکام تھے۔ ان کی ساری کوششیں ناکام رہی تھیں اور مہاراج کی پریشانی بڑھتی جا رہی
تھی۔ ان کے من کو شانتی نہیں تھی۔

چنانچہ آج دوپہر میں ہی انہوں نے دربار برخاست کر دیا اور واپس راج محل چل
پڑے۔ جب ذہنی الجھنیں شباب پر ہوں تو پورنما کی آغوش میں ہی سکون ملتا تھا۔

پورنما نے تعجب اور مسرت سے ان کا استقبال کیا۔ وہ نہا کر نکلی تھی۔ اس کے لمبے لمبے

سیاہ بال گھٹاؤں کی شکل میں بکھرے ہوئے تھے۔ ان سے موتی ٹپک رہے تھے۔ چند
گستاخ موتی اس کے گالوں سے چپک گئے تھے اور وہ ان آتشیں رخساروں کی دمک سے
گئے تھے۔

اس سادگی میں ایک انوکھا حسن تھا اور شرت چندر اس انوکھے حسن سے
بغیر نہ رہ سکے۔ وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور پورنما نے اپنے سفید بازو پھیلا دیئے
اس قسم کا اظہار کیا کہ جیسے مہاراج کی اچانک آمد سے وہ بے انتہا خوش ہوگئی ہو۔

''کیا ہو رہا تھا؟'' شرت چندر جی نے محبت بھرے انداز میں پوچھا۔

''نہا کر نکلی تھی مگر آپ۔ طبیعت تو ٹھیک ہے؟'' پورنما نے پوچھا۔

''آج خراب بھی ہوتی تو تمہیں دیکھ کر ٹھیک ہو جاتی۔'' شرت چندر نے اس
آنکھوں کو چومتے ہوئے کہا۔

''آپ کا پریم میرا جیون ہے۔'' چندر بدن نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہو
سے کہا۔

''اور تم ہمارا جیون ہو۔ پورنما! ہمیں شاید تمہاری تلاش تھی۔ جب تم مل گئیں
روح کو شانتی مل گئی اس سے پہلے ہم سنسار میں اکیلے بھٹک رہے تھے۔''

''اتنا پریم نہ کریں مہاراج کہ خوشی سے میری چھاتی پھٹ جائے۔'' پورنما
جذبات میں کہا۔

''ہمیں تو دکھ ہے پورنما کہ ہم اپنا صحیح پریم بتا بھی نہیں سکتے۔ سنسار کے سارے
ہمارے پریم ساگر میں ڈوب جائیں گے۔'' شرت چندر نے کہا اور چندر بدن انہیں لے
خواب گاہ میں پہنچ گئی۔ مہاراج نے لباس تبدیل کیا اور چندر بدن کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔

''ہم جب بہت پریشان ہوتے ہیں تو تمہارے پاس آ جاتے ہیں۔''

''بھگوان نہ کرے آپ کو کوئی دکھ ہو۔ کیا آپ کچھ پریشان ہیں؟''

''ہاں۔ راج رانی! اودے چند ہمارا پرانا متر تھا۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ اگر ہم
قاتلوں کو سزا نہ دے سکے۔ وہ ہمارا بہت اچھا ساتھی تھا۔''

''کیا کھوجی ہتھیارے کا پتہ لگانے میں ناکام رہے؟''

''ہاں ابھی تک کوئی کھوج نہیں لگا سکا۔''

پورنما کسی سوچ میں گم ہوگئی پھر اس نے اچانک ہی کہا۔

''کھوج لگ جانا تو بہت بڑی بات نہیں ہے مہاراج!''

''وہ کس طرح پورنما؟'' شرت چندر حیرانی سے بولے۔

''دنیا داروں کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی ہے مگر جو لوگ بھگوان سے گیان دھیان
لگائے بیٹھے ہیں ان کی آنکھوں سے کوئی بات اوجھل نہیں رہتی اور خوش قسمتی سے نینوا مہاراج
ہمارے پاس موجود ہیں۔''

''نینوا مہاراج۔'' شرت چندر اچھل پڑے۔ چند لمحے پھٹی پھٹی نگاہوں سے چندر بدن
کو گھورتے رہے پھر پر خیال انداز میں بولے۔

''ارے ہاں ہمیں تو ان کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔''

''وہ مہارشی ہیں۔ سنسار پر ان کی نگاہ گہری ہے۔ ان کی آنکھوں سے کون سی بات
چھپی ہے۔ اگر وہ تیار ہو جائیں تو قاتل آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے۔''

''پورنما! پورنما! تم سندر ہی نہیں ہو۔ بھگوان نے تمہیں عقل کی دولت بھی دی ہے۔ تم
نے ساری گرہیں کھول دی ہیں۔ سچ سچ ہمیں پہلے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ مہاراج گیانی ہیں۔ وہ
ضرور ہمیں قاتل کا پتہ دیں گے۔ تم نے ہماری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے۔''

چندر بدن مسکرانے لگی۔

''ہم دونوں خاموشی سے پوجا کے لئے چلیں گے اور کسی کو ساتھ نہیں لیں گے۔ کسی کو
یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس سلسلے میں مہاراج سے کام لے رہے ہیں۔''

''یہ ٹھیک ہے۔'' پورنما نے تائید کی اور مہاراج کافی دیر تک سوچتے رہے اور پھر انہوں
نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''سچ سچ ہمیں سکون ہو گیا۔ تم نے بہت اچھی ترکیب بتائی پورنما۔'' اور پورنما نے مسکرا
کر گردن جھکا دی۔

دوپہر گزر گئی۔ شام ہو گئی۔ مہاراج شرت چندر اور چندر بدن نے غسل کیا۔ چندر بدن
نے سرخ دھوتی باندھی، ہلکا سا سنگھار کیا۔ مہاراج نے بھی مندر جانے کی تیاریاں کر لیں اور پھر
جونہی مندر کا سنکھ بجا وہ دونوں پوجا کے لئے چل پڑے۔ پہلے سے کسی کو علم نہ تھا۔

بہرحال بہت جلد اطلاع ہو گئی کہ مہاراج پوجا کے لئے جا رہے ہیں اور مندر سے تمام
لوگ نکل آئے۔ نینوا مہاراج نے ان دونوں کا سواگت کیا تھا۔ ان کے انداز میں کافی تبدیلی آ گئی
تھی۔ اب کم از کم چندر بدن کے سامنے ان کے چہرے پر وہ جلال نہیں رہتا تھا جو ان کی خاصیت
تھی اور ان کی ہیبت طاری کر دیتی تھی۔ انہوں نے شرت چندر اور چندر بدن کی پیشانی پر صندل
لگایا اور مندر کے دروازے بند کر دیئے گئے۔

کافی دیر تک مہاراج اور چندر بدن پوجا کرتے رہے اور پھر پوجا سے فراغت ہو گئی۔
مہاراج نے شرت چندر کو پرشاد دی اور پھر انہیں آشیرواد دے کر پوجا کی آخری رسم بھی ختم ہو گئی۔

"ہم آپ کے پاس ایک خاص کام سے آئے ہیں مہاراج۔" شرت چندر نے
نینوا مہاراج نے چونک کر چندر بدن کو دیکھا۔ چندر بدن کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی

"کیا بات ہے شرت چندر؟" مہاراج سب کچھ سمجھ کر بولے۔

"آؤ میرے استھان پر آؤ" اور وہ ان دونوں کو لے کر اپنی خواب گاہ میں پہنچ
انہوں نے ان دونوں کو بیٹھنے کے لئے مرگ چھالہ دی اور پھر خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

"شاید آپ کو معلوم ہو مہاراج کہ میرے ایک گہرے متر کو زہر دے کر ہلاک کر
ہے۔"

"شاید کی بات کیوں کرتے ہو شرت چندری! ہمیں کیا معلوم نہیں۔ ہم جانتے
تم اداس ہو اور اس کے ہتھیاروں کی کھوج کے لئے بے چین ہو۔"

"آپ مہان ہیں مہاراج! آپ سے کون سی بات چھپی ہے۔" شرت چندر متا
بولے۔

"ہم تمہارے لئے کیا کریں شرت چندر؟"

"کھوجی قاتلوں کا سراغ لگانے میں ناکام رہے ہیں مہاراج! مگر ان کے
چہرے آپ کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوں گے۔"

"ہاں۔ وہ ہماری آنکھوں سے نہ چھپ سکیں گے۔ مگر سنسار کے یہ کام ہم
شرت چندر! سزا دینے کا حق دیوتاؤں کو ہے۔ منش کو نہیں۔"

"اودے چند میرا متر تھا مہاراج! میں اس کے قاتلوں کو سزا دیئے بغیر چین
بیٹھوں گا۔ آپ کو میری سہائتا کرنا ہوگی۔" شرت چندر نے کہا اور مہاراج نے آنکھیں
لیں۔ کئی منٹ تک وہ مراقبے میں بیٹھے رہے پھر انہوں نے ایک گہری سانس لی اور اچا
پڑے۔

شرت چندر اور پورنما انہیں غور سے دیکھ رہے تھے۔ مہاراج عجیب نگاہوں
چندر کو دیکھنے لگے۔

"ہرے کرشنا ہرے رام۔" انہوں نے لرزتی آواز میں کہا اور پھر بولے۔

"اس راز پر پردہ ہی پڑا رہنے دو تو اچھا ہے۔ شرت چندری!"

"نہیں مہاراج! اس پر سے پردہ اٹھنا بہت ضروری ہے۔ آپ مجھے قا
بتائیں۔"

"میں نہیں بتاؤں گا شرت چندر! ہتھیارا خود ہی اس کے قتل کا اعتراف کر
اپنی زبان سے اس کا نام کبھی نہیں لوں گا۔ اگر تمہیں میری بات منظور ہے تو پھر رات

ے یہاں آ جانا۔ میں ہتھیارے کو بھی یہاں بلا لوں گا۔ وہ خود اپنی زبان سے اپنا راز کھول
گا۔ اس طرح میں دیوتاؤں کے شراپ سے بھی بچ جاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے مہاراج! میں پہنچ جاؤں گا۔" شرت چندر نے کہا اور پھر وہ دونوں مہاراج
آشیرواد لے کر چلے گئے لیکن نینوا مہاراج کے انکشافات نے شرت چندر کو اور پریشان کر دیا

جوں جوں رات ہوتی جا رہی تھی۔ نینوا مہاراج کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی لیکن اس
رات کے آٹھ بجے تھے جب نینا مندر میں داخل ہوئی۔ مہاراج نینوا اسے دیکھ کر چونک
ے تھے۔

"کیسے آئی سندری؟" انہوں نے پوچھا۔

"میرا نام نینا ہے مہاراج!"

"ہم تیرے روپ سے متاثر ہیں سندری! اگر تو پورنما کی منہ چڑھی نہ ہوتی تو۔"

"پورنما کے سارے بھید مجھے معلوم ہیں نینوا مہاراج جی! اور اس کے ذریعے آپ کے
۔ اس لئے آپ مجھے نینا دیوی کہا کریں اور آئندہ خیال رکھیں۔"

نینوا مہاراج جلتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔ پھر انہیں پورنما کا خیال آیا اور وہ
بل گئے۔ ناگن کی ساتھی بھی ناگنیں ہی ہوتی ہیں۔ انہوں نے سوچا۔

"اب تو بتا کیسے آئی نینا۔" انہوں نے کہا۔

"نینا دیوی کہیں۔" اس نے کہا۔ "نینا دیوی کہیں مہاراج۔ اس کے بعد بتاؤں گی۔"
نے کہا۔

"بتا دے کیوں ٹھٹھول کرتی ہے۔ کیا تجھے پورنما نے بھیجا ہے۔"

"ہاں۔" نینا نے جواب دیا۔

"کیا کہا ہے؟"

"پورنما نے کہا ہے کہ آپ کسی قسم کی چنتا نہ کریں۔ اس کے بیرون نے اسے بتایا ہے
جو کچھ اس نے آپ کو بتایا ہے وہ ہی درست ہے۔ آپ مہاراج شرت چندر کے سامنے ناٹک
ل سکتے ہیں مگر ذرا ہوشیاری سے۔ ایسا نہ ہو کہ لیلاوتی دوسرے بھید بھی کھول دے۔"

"آہستہ بول دیوانی! آہستہ بول۔ کیا پورنما کو ثبوت مل گیا ہے؟"

"یہ تو پورنما ہی جانے۔" نینا نے دیدے مٹکاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ بس نینا تو جا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" مہاراج نے دوسری طرف
پھیر کر کہا اور نینا مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پورنما کے قدموں میں بیٹھی

ہوئی تھی۔

"مجھے دیکھ کر مہاراج کے من میں ہلچل مچ جاتی ہے رانی جی! بڑا عیار ہے۔ کی نس نس نہ دبا لیتیں تو راج محل میں نہ جانے کیا کیا ہو جاتا۔ مات کھائی ہے تو نے۔ میرا خیال ہے تمہارے نام سے اس کا شریر کانپ جاتا ہے۔"

"کام کا آدمی ہے نینا ابھی تو ابتدا ہے۔ وہ یہاں کچھ دن ٹک گیا اور میرے پر عمل کرتا رہا تو اسے بھرت نو اس کا سب سے مہان سادھو بنا دوں گی لیکن شرط یہ ہے کہ اشاروں پر چلتا رہے۔"

"چلے گا نہیں تو کیا کرے گا۔ راج رانی! اسے چلنا پڑے گا۔" نینا فخر سے بولی۔

"کرمو کو اشرفیاں پہنچا دیں؟"

"اسی وقت راج رانی! یہ کرمو بڑے کام کا آدمی ہے۔ کیا راج رانی اسے ریاست کا دیوان بنا دیں گی۔"

"تو کیا چاہتی ہے؟" پورنما نے کہا۔

"میں۔ میں کیا چاہوں گی رانی جی! میرا مہندر سیدھا سادھا مالی ہے۔ ورنہ اسے ریاست کا دیوان بنا دو۔" نینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مہندر۔" پورنما کے دل پر پھر ایک آگ سلگ اٹھی۔ نینا نے کس پیار سے مہندر۔ خود چندر بدن کا بھی ایک تھا جس کی صورت دیکھے ہوئے بھی اسے مہینوں تھے۔ نجانے بے چارے کا کیا حال تھا۔ فکر نہ کر راکیش تمہارے دن آہستہ آہستہ قریب رہے ہیں۔ تم بہت عرصہ مجھ سے دور نہ رہ سکو گے۔ انتظار کرو۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

"سنا ہے ست وتی کو سخت بخار چڑھا ہے رانی جی! اس کے پتا وید جی کو رہے تھے۔"

"بخار تو چڑھے گا ہی۔ ابھی تو یہ بخار اور تیز ہوگا۔ لیلاوتی کی بڑی ہمدردی" پورنما نے ہونٹ سکوڑ کر کہا اور نینا سوچنے لگی۔

درحقیقت ست وتی نے ایک کمزور قوت سے دوستی کی تھی۔ ایک پورنما تھی طاقت۔ برگد کے تناور درخت کی طرح، جسے سیکڑوں آندھیاں بھی نہیں اکھاڑ سکتیں۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

لیلاوتی، ست وتی کی سخت بیماری کی وجہ سے تھوڑی پریشان تھی۔ ست واحد رازدار تھی اس کے ذریعے بہت سے کام ہوتے تھے۔ مہاراج نینوا سے پیغام

بھی لیلاوتی، ست وتی کو استعمال کرتی تھی۔ اس کا من نینوا مہاراج کے پاس جانے کے لئے مچل رہا تھا اور وہ تہیہ کر چکی تھی کہ آج ان کے پاس ضرور جائے گی۔

اس وقت رات کے نو بجے تھے جب جمن اس کے پاس آیا۔ جمن مہاراج کا چیلہ تھا، چیلہ کیا خادم تھا۔ عقل سے پیدل قسم کا نوجوان تھا۔ نینوا مہاراج کی سیوا میں رہتا تھا لیکن مندر میں نینوا مہاراج اکیلے ہی رہتے تھے۔ وہ پوجا پاٹ میں کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتے تھے اس لئے جمن ان کے پاس صرف اس وقت ہوتا تھا جب انہیں اس کی ضرورت ہوتی تھی۔

جمن نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے اور کھڑا ہو گیا۔

"کیا بات ہے جمن؟" اس نے پوچھا۔

"مہاراج نے بھیجا ہے۔"

"نینوا مہاراج نے؟"

"ہاں۔"

"کیا کہا ہے؟" لیلاوتی نے بے چینی سے پوچھا۔

"مہاراج نے کہا ہے کہ آج سندھیا اور پارچند کا ملاپ ہے۔ آج ساڑھے دس بجے کی پوجا منوکامنا پوری کر دے گی جو اور دنوں میں پوری نہیں ہوتی۔" جمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جمن مہاراج کو میرا پرنام کہہ دو ان کی آگیا کا پالن ہوگا۔"

لیلاوتی نے خوش ہو کر کہا۔ وہ اس پیغام کو سمجھ گئی تھی۔ جمن چلا گیا اور لیلاوتی بے چینی سے وقت گزرنے کا انتظار کرنے لگی۔ اودے چند جی جہنم رسید ہو چکے تھے۔ اس نے نہایت صفائی سے ان کا کانٹا درمیان سے نکال دیا تھا لیکن سکون اب بھی نہیں ملا تھا۔ وہ من کا چین چاہتی تھی اور اب وہ خود بھی اپنی فطرت کا صحیح تجزیہ نہیں کر پاتی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔

شرت چندر اس کی منزل نہیں تھا۔ وہ اس کا پتی ضرور تھا محبت نہیں۔ اسے پورنما سے حسد ضرور تھا لیکن اس لئے نہیں کہ شرت چندر اس سے محبت کرتا تھا بس وہ بھی اپنا اقتدار چاہتی تھی۔ اقتدار اور جوان محبوب مگر یہ سب کہاں مل سکتا تھا۔ اس کی شخصیت ڈانواں ڈول ہو کر رہ گئی تھی۔

بمشکل تمام ساڑھے دس بجے اور وہ خاموشی سے اپنے محل سے نکل آئی۔ اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر تھوڑے سے پھول اور پوجا کا کچھ سامان ساتھ لے لیا تھا۔ کسی نے دیکھ بھی لیا تو سمجھے گی کہ من کی شانتی حاصل کرنے جا رہی ہے۔ بھگوان کے گھر جانے پر کسے اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ من کی شانتی کسی مجسمے کے چرنوں میں نہیں بلکہ نینوا مہاراج کے بازوؤں میں تھی مگر یہ بات کسی کو بتانے کی کیا ضرورت تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ مندر کے دوار پہنچ گئی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔شاید اسی کے انتظا
وہ اندر داخل ہوگئی۔ نینوا مہاراج ایک بت کے چرنوں میں اوندھے پڑے تھے۔ وہ ایک ط
کھڑے ہوکران کے قوی ہیکل جسم کو دیکھنے لگی۔اس جسم کا اسے مکمل تجربہ تھا۔ بلاشبہ یہ کی
کا رعنا جسم نہیں تھا لیکن اس جسم میں بہت سی لطافتیں پوشیدہ تھیں۔

کافی سمے گزر گیا۔تب نینوا مہاراج نے گردن اٹھالی۔اسے دیکھا اور پھر کافی د
اسے گہری سرخ نگاہوں سے گھورتے رہے۔ پھر انہوں نے کھڑے ہوکر اسے ساتھ آنے کا
کیا اور اب وہ مندر کے ایک دورافتادہ گوشے میں برمتی کے بت کے سامنے کھڑے تھے۔
گھڑی گیارہ بجارہی تھی۔

''لیلاوتی! آج تیرے اوپر بڑا کٹھن سمے آن پڑا۔ برمتی کے چرنوں میں پڑ کر
لئے پرارتھنا کرنا۔'' ان کی آواز گونجی۔

''کیا بات ہے مہاراج!'' لیلاوتی نے گھبرا کر کہا۔

''یہ میں تجھے پھر بتاؤں گا۔اپنی پراتھنا پوری کرلے۔صرف برمتی کی طرف دھی
کسی اور کے بارے میں مت سوچ آنکھیں بند کرلے۔کان بند کرلے۔من سے سار
نکال دے۔ میں باہر جارہا ہوں۔تھوڑی دیر میں واپس آؤں گا۔''

''جو آگیا مہاراج۔'' لیلاوتی بادل نخواستہ برمتی کے بت کے سامنے جھک گئی۔
میں نجانے کیا لے کر آئی تھی لیکن مہاراج نے اور ہی کتھا سنائی تھی۔

مہاراج نینوا باہر نکل گئے۔لیلاوتی کا جوان جسم دیکھ کران کی نیت خراب ہونے
لیکن پورنما ایک بھوت کی طرح ان کے ذہن پر مسلط تھی۔ وہ اس کے احکامات کے خلاف
کرسکتے تھے۔انہیں خارش زدہ کتے کی موت مرنا پسند نہیں تھا۔ بلاشبہ پورنما کی خوفناک قو
سامنے وہ کچھ نہ تھے۔اس بات کا انہیں احساس تھا۔

مندر کے دروازے پر وہ شرت چندر کا انتظار کرنے لگے اور ٹھیک گیارہ بج کر
پر شرت چندر مندر کے دروازے پر پہنچ گئے۔نینوا مہاراج نے ان کا استقبال کیا۔شرت چ
آدمی کے لباس میں تھے۔اس لئے انہیں کسی نے نہیں پہچانا تھا وہ مندر میں داخل ہوگئے۔

''کیا حال ہے مہاراج؟'' انہوں نے پوچھا۔

''شرت چندر اب بھی سمے ہے۔اپنے ارادے سے باز آجاؤ۔ اپرادھی کو مد
دو۔تمہارے دل کو دکھ ہوگا۔''

''کیسی باتیں کرتے ہیں مہاراج! کیا میں اپنے متر کو آسانی سے بھلا دوں
میرا کتنا ہی گہرا دوست کیوں نہ ہو اسے سزا ملے گی۔''

''تمہاری مرضی پرنتو تم خود پر قابو رکھو گے۔ یہ بھگوان کا گھر ہے اپنی آنکھوں سے
دیکھو۔اپنے کانوں سے سنو اور یہاں سے چلے جاؤ۔کل تمہارا جو من چاہے کرنا۔''

''ٹھیک ہے مہاراج۔ میں آپ کی اس آگیا کا پالن کروں گا۔'' شرت چندر نے کہا۔

''وچن دیتے ہو؟''

''ہاں وچن دیتا ہوں۔''

''تب آؤ۔ نینوا مہاراج نے کہا اور ایک چور راستے سے شرت چندر کو اس کمرے سے
ملحق دوسرے کمرے میں لے گئے جہاں برمتی کا بت رکھا ہوا تھا۔

''خبردار تمہارے منہ سے بات نہ نکلے۔''

''کیا اپرادھی یہاں موجود ہے؟''

''ہاں وہ موجود ہے۔تم یہاں چھپ کر اسے دیکھو میں اس کے پاس جارہا ہوں۔''
نینوا مہاراج نے کہا اور کمرے سے باہر نکل آئے۔ان کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔آج ساری
چالاکی نکل گئی تھی۔ بڑی محنت سے پورا ڈرامہ کرنا تھا۔ذرا سی گڑبڑ سے خود ان کی زندگی کے لالے
پڑ سکتے تھے۔ بہرحال وہ اس کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں لیلاتی ابھی تک برمتی کے قدموں میں
پڑی تھی۔

''رانی لیلاوتی۔'' انہوں نے پرجلال آواز میں کہا اور لیلاوتی نے برمتی کے ننگے بت
کے قدموں سے سر اٹھالیا۔اس کا چہرہ سرخ ہورہا تھا۔

''کیا آگیا ہے مہاراج؟'' اس نے لرزتی آواز میں پوچھا۔

''تیرے من کو شانتی ملی؟''

''نہیں مہاراج میرا شریر پیاسا ہے۔اسے شانتی کہاں؟'' لیلاوتی نے بے حجابی سے
کہا۔

''بھگوان تجھے شانت کریں۔تو نے پاپ کیا ہے لیلاوتی۔ جب تک تو برمتی کے
سامنے اپنا من صاف نہ کرلے گی تیری منوکامنا پوری نہ ہوسکے گی۔''

''میں نے کون سا پاپ کیا مہاراج! میں نردوش ہوں۔ پھر میرے من کو شانتی کیوں
نہیں ملتی؟''

''لیلاوتی!'' نینوا مہاراج نے اس کے خشک ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تجھے بتا چکا ہوں کہ تیرے اوپر بڑا کٹھن سمے آپڑا ہے۔اپنے من کا ایک ایک
راز برمتی سے کہہ دے۔ایک ایک کھوٹ نکال کر پھینک دے۔ یہ رات تیرے جیون میں سکھ بھی لا
سکتی ہے۔بھگوان کے گھر میں تیرا جھوٹ تجھے بھسم کردے گا۔ میں تیرے اوپر اگنی کے سائے دیکھ

رہا ہوں۔ ہاں اپنے پاپ کے جیون کی پوری کہانی برمتی کے سامنے کہہ دے۔ اس سے مدد
برمتی تیری مدد کرے گا اور اگر تو نے یہاں بھی چال سے کام لیا تو پھر تیرے لئے کوئی پناہ نہ ہو
بتا دے تو نے اپنے پتی دیو کے ساتھ کتنے جھوٹ بولے ہیں۔ بتا دے لیلاوتی! بتا دے۔ تیرا
دہک رہا ہے اگر تو چپ رہی تو تھوڑی دیر میں تو آگ میں لپٹی ہوگی۔"

مہاراج کی آواز بہت بلند ہوگئی اور لیلاوتی کا جسم لرزنے لگا۔ وہ خوف سے کانپ
لگی۔ اسے برمتی کی آنکھوں میں آگ اگلتی محسوس ہوئی۔ اور وہ سہم کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"ہے مہان برمتی۔" اس کے حلق سے بھرائی ہوئی آواز نکلی۔ "میرے من کو شا
دے۔ میں سدا سے بے کل ہوں تو جانتا ہے برمتی۔ تو میرے من کی بے کلی جانتا ہے۔ م
دھرمیندر سے پریم کرتی تھی مگر میرا بیاہ شرت چندر سے کر دیا گیا۔ بوڑھے شرت چندر سے اور ا
ہوس کار نے میرے بلیدان کو مٹی میں ملا دیا۔ اس نے پورنما کو رانی بنا لیا۔ میں حسد کی آگ م
سلگ اٹھی۔

مہان برمتی! پورنما کو نشٹ کر دے۔ اس نے میرے من کا چین چھین لیا ہے۔ م
اندھی ہوگئی تھی برمتی! میں نے دھرمیندر سے کہا کہ پورنما کو ہلاک کر دے پرنتو وہ میرے پر
پورا نہ اترا اور میں نے۔ مجھ ابھاگن نے اپنے ہاتھوں پریم ہتھیا کر ڈالی۔ ہاں میں نے اپنے پر
کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پر تو میرے من کا حال جانتا ہے۔ میں جل رہی ہوں برمتی! میں
رہی ہوں۔ اسی جلن میں اسی اندھی جلن میں۔ میں نے اودے چند سے تعلقات قائم کئے۔
تن من اس بوڑھے کے حوالے کر دیا۔ وہ میرے شریر سے اپنی ہوس پوری کرتا رہا۔ پر اس
میرے لئے کچھ نہ کیا۔ پورنما آج بھی راج کر رہی ہے۔ میں نے اسے بھی زہر دے کر ہلاک
دیا۔ تو سب جانتا ہے برمتی۔ تو۔"

"بس کر لیلاوتی۔ بس کر۔ بس کر۔ ورنہ مندر کی چھت تیرے اوپر آن گرے گی۔ ب
کر لیلاوتی! بس کر میرے کان اس سے زیادہ نہیں سن سکتے۔" نیوا نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ
اور پھر وہ جلدی سے لیلاوتی کے دونوں شانے پکڑ کر اسے باہر لے آئے۔

"چلی جا لیلاوتی۔ بس چلی جا فوراً۔" مہاراج اسے مندر کے دروازے تک دھکیل
بولے۔ وہ جانتے تھے کہ اس کے بعد انہی کا نمبر ہے اور وہ اس راز کو پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے۔

"مگر مہاراج! میرے من کی پیاس تو بجھا دو۔ میں تمہارے دوار سے نراش......

"جا لیلاوتی جا۔ اس سے چلی جا۔ جلدی چلی جا یہاں سے۔ ورنہ نجانے کیا ہو
گا۔"

مہاراج نے کہا اور لیلاوتی کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ وہ اداس چہرہ لئے

دل سے محل کی طرف چلی گئی اور جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ تب نیوا مہاراج نے
ن کا سانس لیا۔

پھر وہ واپس اندر آئے۔ شرت چندر پورے بدن سے لرز رہا تھا۔

"ہرے رام۔ ہرے کرشنا۔" نیوا مہاراج نے کہا اور شرت چندر تیز تیز قدموں سے
ل آئے۔ انہوں نے نیوا مہاراج سے کچھ نہیں کہا تھا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

چندر بدن بے چینی سے شرت چندر کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے دل میں دھکڑ پکڑ ہو
ی۔ نجانے کیا ہو رہا ہو۔ یہ اس کا پہلا جملہ تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا اسسٹنٹ کافی مضبوط
وہ ہوشیاری سے معاملات سنبھال لے گا لیکن پھر بھی اسے ڈراپ سین کا انتظار تھا۔

اور پھر شرت چندر محل میں داخل ہوئے تو وہ ان کے سواگت کو دوڑی۔ شرت چندر کے
دھواں چہرے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں معنی خیز انداز میں پھیل گئیں۔

"کیا ہوا مہاراج! اپرادھی کا پتہ چلا؟"

لیکن شرت چندر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اندر آ گئے اور پھر وہ تھکے تھکے سے ایک
پر گر گئے۔

"ہے بھگوان کیا ہوا؟ کچھ تو بتائیے۔ کیا ہوا؟ میرا من الٹا جا رہا ہے۔" پورنما نے
کی اور شرت چندر نے سلگتی ہوئی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"پورنما۔" وہ گمبھیر آواز میں بولے۔

"مہاراج!" پورنما ان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

"جو کچھ ہم پوچھیں گے سچ سچ بتاؤ گی؟"

"یہ بات آپ اپنے من سے پوچھیں مہاراج! ہم نے آج تک آپ سے جھوٹ نہیں
پورنما نے اداسی سے کہا۔

"تم ہم سے پریم کرتی ہو؟"

"اس کا جواب بھی آپ کا من دے گا۔"

"نہیں ہم تم سے جواب چاہتے ہیں۔ یہ ہماری اچھا ہے۔" شرت چندر نے سنجیدگی

"دھرتی اور آکاش سے بھی زیادہ۔"

"کیوں؟" شرت چندر نے عجیب سا سوال کیا۔

"اس کا کوئی جواب نہیں ہے میرے پاس۔"
"اپنے پریم کا کوئی ثبوت دو گی۔"
"ہاں۔" پورنما نے کہا۔
"تب یہ خنجر اپنے سینے میں گھونپ لو۔" مہاراج نے ایک خنجر نکال کر پورنما کے ہاتھ میں دے دیا اور پورنما ایک لمحے کے لئے شپٹا گئی۔ لیکن چالاک عورت نے اپنے چہرے کے تاثرات میں ذرہ برابر فرق نہ آنے دیا اور پھر عجیب سی مسکراہٹ سے بولی۔
"بہت معمولی سا امتحان ہے مہاراج! آج پورنما ہزار بار پیدا ہو کر مہاراج پر قربان ہو جائے تب بھی اس کی محبت کا پورا ثبوت نہیں ملے گا۔" اس نے خنجر سیدھا کیا اور دوسرے لمحے خنجر اس کے سینے کی طرف لپکا لیکن پورنما نے اپنے ہاتھوں کی رفتار اتنی سست رکھی تھی کہ اگر خنجر اس کے جسم کو چھو بھی جائے تو بہت ہلکا سا گھاؤ لگائے اس کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکے۔ جس کا اسے یقین تھا۔ مہاراج شرت چندر نے بجلی کی سی تیزی سے لپک کر خنجر پکڑ لیا۔ انہوں نے خنجر پورنما کے ہاتھ سے لے کر پھینک دیا۔
"تو نے ہمیں نیا جیون دے دیا ہے پورنما۔ تو نے ہمیں نیا جیون دے دیا۔" وہ پورنما سے لپٹ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور چندر بدن دل ہی دل میں ہنس رہی تھی۔
"وہ بے وفا ہمیں بوڑھا کہتی ہے۔ کیا ہم بوڑھے ہو گئے ہیں پورنما!" مہاراج روتے ہوئے بولے۔
"سو جوان آپ پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ ہزاروں کنواریاں آج بھی آپ پر نچھاور کر سکتی ہیں۔ یہ آپ سے کس نے کہہ دیا مہاراج؟" پورنما نے شرت چندر کو چاہت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"اسی ناگن نے۔ اسی ہتھیاری نے جس نے ہمارے متر کو قتل کر دیا۔ جو اپنے پریمی کو ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر یہاں لائی۔ اس کے ساتھ رنگ رلیاں منا کر ہمارے سینے پر مونگ دلتی رہی اور پھر حسد کی آگ میں اسے بھی قتل کر ڈالا۔ لیلاوتی کے چہرے کے پیچھے ایسی بھیانک ناگن چھپی ہوئی ہے۔ ہمیں معلوم نہیں تھا۔"
پورنما کا دل باغ باغ ہو گیا۔ سب کچھ پروگرام کے مطابق ہی ہوا تھا۔ وہ کامیاب ہوئی تھی۔ پھر بھی اس نے حیرت سے پوچھا۔
"لیلاوتی!"
"ہاں ہمارے ماتھے کا کلنک ہماری رسوائی کا اشتہار آہ۔ آہ پورنما۔"

ہم اس سے کیوں واقف نہ ہوئے۔ اب ہمیں اودے چند کی موت کا بھی افسوس نہیں ہے۔ وہ بھی غدار تھا۔ اس نے ہماری دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اس کا انجام ٹھیک ہوا لیکن لیلاوتی۔ لیلاوتی....."
"کچھ بتائیے تو مہاراج۔ کچھ بتائیے تو۔" پورنما نے بظاہر پریشانی سے کہا۔
"لیلاوتی اودے چند جی کی قاتل ہے۔"
"لیلاوتی؟ اپنی لیلاوتی؟"
"اسے اپنا نہ کہو۔ پورنما! وہ آستین کا سانپ ہے۔"
"مگر اس نے ایسا کیوں کیا؟"
"بیسواؤں سے بدتر نکلی۔ اس نے راج محل میں جو ناٹک کھیلے ہیں ان کا خیال کر کے من کرتا ہے آتما ہتھیا کر لوں آہ...... تو اس قدر کلنکنی نکلے گی لیلاوتی! خیال بھی نہیں تھا۔"
"میں پاگل ہو جاؤں گی مہاراج! کچھ تو بتائیے۔"
"تو سنو پورنما میرے پاپی کانوں نے جو کچھ سنا ہے وہ یوں ہے۔" شرت چندر نے کہا اور پھر انہوں نے پوری کہانی پورنما کو سنا دی۔ پورنما تصویر حیرت بنی سب کچھ سن رہی تھی حالانکہ ان میں سے کوئی بات ایسی نہیں تھی جو اس کی توقع کے خلاف ہو لیکن وہ مزے لے لے کر سب کچھ سن رہی تھی۔
مہاراج کے خاموش ہونے کے بعد وہ کافی دیر تک سکتے کے عالم میں بیٹھی رہی۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔
"میں آپ کا غم سمجھتی ہوں مہاراج! اور میں سمجھتی ہوں کہ آپ کی اس پریشانی میں، برابر کی شریک ہوں۔ مجھ ابھاگن کی وجہ سے ہی آپ کے من کو یہ دکھ پہنچا ہے۔"
"ایسا نہ کہو پورنما! ایسا نہ کہو۔ مجھ پاپی نے تمہارا امتحان لینے کی کوشش کی تھی۔ میں بڑا پاپی ہوں اگر تم نہ ہوتیں پورنما تو میں اب اس سنسار میں کس پر بھروسہ کرتا۔ شرت چندر پھر رونے لگے اور پورنما ان کے سر کو آغوش میں لے کر سہلانے لگی۔
"پھر اب لیلاوتی کے بارے میں کیا سوچا ہے مہاراج!" پورنما نے پوچھا۔
"اس کے بارے میں کچھ نہ پوچھو پورنما! جب کر لوں گا تب بتاؤں گا۔"
اور پورنما نے اصرار نہ کیا۔ ہاں اس کے بعد کے چند دنوں نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ لیلاوتی کا پتا دھاڑیں مارتا آ رہا تھا وہ بھی ایک ریاست کا راجہ تھا اور یہ ریاست بھی کوئی معمولی ریاست نہیں تھی۔ وہ بھرت نواس کی ٹکر کی ریاست تھی۔ لیلاوتی اسی ریاست کی راج کماری تھی۔ لیلاوتی کے جسم کے کئی ٹکڑے اس کی ریاست میں پہنچے تھے۔ شرت چندر نے اس کے

جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تابوت میں بند کرا کے اس کی ریاست پہنچا دیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک خط بھی تھا جس میں انہوں نے لیلاوتی کا کچا چٹھا لکھ دیا تھا۔ لیلاوتی کا بوڑھا باپ آیا تھا اور بھرے دربار میں شرت چندر نے اسے خوب ذلیل کیا تھا۔ اس نے اسے بتایا تھا کی بیٹی نے بھرت نواس میں کیا کیا گل کھلائے۔ شرت چندر نے ایک بھی بات صیغۂ راز میں رہنے دی۔

"مگر تمہیں مجھے یہ سب کچھ بتانا چاہئے تھا۔ تم نے اتنا بڑا ظلم کیوں کیا میری بچی" بوڑھے باپ نے روتے ہوئے کہا۔

"وہ میری پتنی تھی۔ غدار تھی۔ میں نے اسے سزا دی اور اب جو کچھ تم کر سکتے ہو"

"بھگوان تمہیں اس کی سزا دے گا۔ میں بوڑھا کیا کر سکتا ہوں۔" غمزدہ باپ اور پھر وہ روتا پیٹتا چلا گیا تھا۔

شرت چندر تھوڑے سے کبیدہ خاطر ہوئے تھے لیکن پورنما نے انہیں بخوبی سنبھال اور تھوڑے دنوں کے بعد شرت چندر اس پوری کہانی کو فراموش کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

اب وہی راتیں تھیں۔ وہی دن۔ چندر بدن ایک اور دشمن کو اپنے راستے سے میں کامیاب ہوگئی تھی اور یہ پورا کام اس نے بڑی ہوشیاری سے کیا تھا اور مہاراج کی آنکھوں وہ اور بھی فرشتہ صفت ہوگئی تھی۔ انہیں یقین ہوگیا کہ صرف چندر بدن ہی ان کی سچی پریمیکا صرف یہی حسین لڑکی انہیں دل سے چاہتی ہے۔ باقی رانیاں سب مطلب پرست ہیں اور رانیوں سے اتنے بددل ہوئے تھے کہ اب انہیں بیٹے کی آرزو بھی نہیں رہی تھی۔

کئی بار اس موضوع پر بات ہوئی تھی لیکن مہاراج شرت چندر نے کہہ دیا تھا کہ وہ بالک نہیں چاہئے جو سائیکا کی کوکھ سے پیدا ہوگا۔ ہاں اگر وہ پورنما کی کوکھ سے ہو تو وہ سواگت کریں گے۔

پورنما بہت خوش تھی اس کا جال مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے اختیا بڑھتے جا رہے تھے۔ دوسری طرف شرت چندر مہاراج، نینوا مہاراج کے اور عقیدت مند تھے اور نینوا مہاراج کے بھی عیش ہوگئے تھے۔ نینوا مہاراج اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ سب کا کرم ہے۔ اگر اس کی آنکھ ٹیڑھی ہوئی تو پھر پاتال میں بھی جگہ نہیں ملے گی۔ چنانچہ انہیں تھی کہ وہ پورنما کے خلاف کچھ سوچتے۔ انہوں نے اس حسین ناگن کو گرو مان لیا تھا اور اسے دیوی کہتے تھے۔ پورنما اب اکثر پوجا کے لئے جاتی تھی اور بے دھڑک نینوا مہاراج کرتی تھی۔

تیسری شخصیت سائیکا کی تھی۔ وہ غریب آج تک انتظار کر رہی تھی کہ مہاراج

چندر اس کے پاس آئیں لیکن خود کسی اقدام کی اس میں ہمت نہ تھی۔ لیلاوتی کا حشر بہت عبرتناک ہوا تھا اور اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہوگیا تھا۔ لیلاوتی کے اس انجام سے سائیکا بہت خوفزدہ ہوگئی تھی لیکن اس کے من میں آگ اور بھڑک اٹھی تھی اس دوران وہ نینوا مہاراج سے بھی نہیں ملی تھی لیکن پھر لیلاوتی کی یاد ذہن سے نکلی تو اس کا جذبہ رقابت پھر سے ابھر آیا۔

ایک شام اس نے پوجا پاٹ کی تیاریاں کیں اور پوجا کے لئے مندر پہنچ گئی۔ نینوا مہاراج حسب معمول پوجا میں مصروف تھے۔ سائیکا ان کے پیچھے بیٹھ گئی اور پھر جب مہاراج نے پوجا سے فارغ ہو کر پلٹ کر دیکھا تو سائیکا کو دیکھ کر اچھل پڑے۔ انہوں نے غور سے اس کی شکل دیکھی۔ آج سائیکا کے چہرے پر کوئی عقیدت نہیں تھی بلکہ اس کا چہرہ عجیب خشک سا ہو رہا تھا۔ نینوا مہاراج اسے غور سے دیکھنے لگے۔

پھر انہوں نے سائیکا کی پوجا کرائی اور اس کے بعد آہستہ لہجے میں بولے۔

"مجھ سے کوئی کام ہے سائیکا؟"

"ہاں مہاراج بہت ضروری کام ہے۔" سائیکا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تب آؤ تمہیں برمتی کے درشن کرا دوں۔" مہاراج نے کہا اور الگ لے گئے۔

"کیا بات ہے سندری؟"

"بڑی بے حیائی سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا بات ہے۔ کیا آپ کو کوئی بات معلوم نہیں مہاراج؟"

"تو ہمارا اپمان کر رہی ہے سائیکا مگر ہم تجھے اس لئے معاف کر دیں گے کہ تو ہمارے پرانے متر کی پتری ہے۔"

"میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں مہاراج' کہ کیا آپ اتنی دور سے اس لئے آئے تھے کہ ناریوں کے ساتھ رنگ رلیاں منائیں۔ کیا آپ نے اسی لئے بھرت نواس کے محل میں قدم رکھے تھے کہ عیش وعشرت کی زندگی گزاریں۔ کیا آپ یہ بھول گئے کہ آپ یہاں میرے لئے آئے تھے۔ آپ نے میرے لئے کیا کیا ہے؟ میں آج بھی ویسی ہی ہوں جیسی پہلے تھی۔ بتائیے آپ نے میرے لئے کیا کیا ہے۔"

"دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں سائیکا! کیا تو بھول گئی کہ لیلاوتی کا کیا حشر ہوا؟" نینوا مہاراج خوفزدہ انداز میں بولے۔

"اب مجھے کسی انجام کی فکر نہیں ہے مہاراج! میں سب کچھ بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ استری کے لئے اس سے بڑھ کر نرکھ کوئی اور نہیں ہوسکتا کہ اس کی سندرتا کا پجاری کوئی نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس کا پتی بھی۔ پورنما میرے سامنے سج رہی ہے۔ مہاراج اسی کے گن گاتے ہیں۔

ایسے جیون سے میرے لئے موت بہتر ہے۔'' سائیکا نے جوش کے عالم میں کہا۔

''لیکن میں تیرے لئے جو کچھ کر سکتا تھا کیا سائیکا۔ تیرے سامنے کی بات ہے
نے پورنما کو تیرے سامنے مہاراج کی نگاہوں سے گرانے کی کوشش کی لیکن پورنما کا جادو
ہے پر تو فکر نہ کر ایک نہ ایک دن اس جادو کا توڑ ضرور ہو جائے گا۔''

''کب؟ جب میں بوڑھی ہو جاؤں گی؟ یا اس انتظار میں میری جان چلی جائے

''تو پھر تو بتا سائیکا میں کیا کروں؟''

''اگر کچھ نہیں کر سکتے تھے مہاراج! تو یہاں آئے کیوں تھے۔ میری عزت کیوں
تھی۔ میں تو کہیں کی نہ رہی۔ سنو! غور سے سنو۔ مہاراج! پورنما کی ہتھیا کر دو۔ اس کی شکل
کچھ بھی کرو۔ تم نے میری عزت لوٹی ہے۔ مجھے اس کی قیمت دو ورنہ میں اپنا جیون تو دوں گی
جیون بھی لے لوں گی۔ بھرت نو اس کے بھرے پرے دربار میں تمہارا منہ کالا کر کے تمہیں
گھسیٹا جائے گا اور پھر پتھروں سے کچل کر مار دیا جائے گا۔ اس بات کو کان کھول کر سن
سائیکا نے کہا اور نینوا مہاراج سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

سائیکا واپسی کے لئے مڑی تو وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولے۔

''مجھے کوشش کر لینے دے سائیکا۔ تھوڑا سا انتظار اور کر لے اگر میں کچھ نہ کر سکا
تجھے ادھیکار ہو گا۔''

''ایک ہفتہ اور۔ اور اس کے بعد.....'' سائیکا نے ہونٹ سکوڑ کر کہا اور باہر نکل
پتھروں کے بتوں کے درمیان مہاراج نینوا بھی ایک بت معلوم ہو رہے تھے۔ ان کے چہرے
ہوائیاں اڑ رہی تھیں لیکن پھر ان کے منہ سے ایک لفظ نکلا۔

''گرو جی۔'' اور ان کے من کی کلی کھل گئی۔ ہاں گرو جی ہی اس کشٹ کا اپائے بتا
ہیں۔ سائیکا کی موت بھی اسے گھیر رہی ہے۔

اور دوسری شام وہ بذات خود گرو جی کے چرنوں میں پہنچ گئے۔ انہوں نے معلوم
تھا کہ شرت چندر پورنما کے پاس موجود نہیں ہے۔ پورنما' مہاراج نینوا کو دیکھ کر چونک پڑی۔
وقت نینا کے علاوہ کچھ اور باندیاں بھی اس کے پاس موجود تھیں۔ اس نے کھڑے ہو کر مہاراج
سواگت کیا۔

مہاراج نے پورنما کے ماتھے پر چندن ٹیکہ لگایا اور پورنما نے تمام داسیوں کو ہاتھ
اشارے سے جانے کے لئے کہا۔ نینا سب کو سمیٹ کر باہر لے گئی اور اب کمرے میں نینوا مہاراج
اور پورنما تھے۔

''کیسے تکلیف کی مہاراج؟'' پورنما نے پوچھا۔

''بس گرو کے چرنوں میں حاضر ہو گیا ہوں۔ داس گرو کے پاس اسی وقت آتا ہے
جب اس پر کوئی کٹھنا پڑتی ہے۔'' نینوا نے کہا اور پورنما ہنس پڑی۔

''ہمیں شرمندہ نہ کریں مہاراج!''

''نہیں پورنما! بھگوان کی سوگند میں دل سے تمہیں گرو مان چکا ہوں۔ تمہاری شکتی میری
شکتیوں سے کہیں مہان ہے۔ میں جانوں بھگوان تمہاری دستک میں اتر آئے ہیں۔ اکثر میں
تمہارے بارے میں سوچتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔''

''بات کیا ہے نینوا مہاراج!'' پورنما نے کہا۔

''کوئی سن تو نہیں رہا دیوی؟''

''نہیں کوئی نہیں ہے۔ بے فکر رہیں۔'' پورنما نے بڑے سکون سے کہا۔

''کل شام سائیکا پر پھر دورہ پڑا ہے۔''

''اوہ۔'' پورنما نے دلچسپی سے کہا۔

''تفصیل بتائیں مہاراج۔''

''تمہیں معلوم ہے پورنما تم سے کون سی بات چھپی ہے۔ وہ اپنی ریاست کے مندر
سے اسی لئے مجھے لائی تھی کہ تمہارا زور توڑوں۔ جوان تھی، خوبصورت تھی میرے من کو پسند آئی
تھی۔ اس لئے میں چلا آیا۔ پھر میں نے جو کچھ کیا وہ بھی تمہارے علم میں ہے۔ لیلا دتی کے انجام
کے بعد سے اب تک وہ خاموش بیٹھی تھی لیکن معاف کرنا استری ذات میں رقابت کی آگ بہت
تیز ہوتی ہے اور وہ اس آگ میں سب کچھ بھول جاتی ہے۔ اس نے مجھے دھمکی ہے کہ اگر میں نے
جلد ہی اس کے لئے کچھ نہ کیا تو وہ میرا کچا چٹھا کھول دے گی۔ وہ خود تو جیون دینے پر تلی ہے اس
کا کہنا ہے کہ مجھے بھی نہ چھوڑے گی۔'' نینوا مہاراج کے چہرے پر خوف کے آثار پیدا ہو گئے اور
پورنما ہنس پڑی۔

اس کی شریر آنکھوں میں شوخیاں انگڑائیاں لے رہی تھی۔ پھر اس نے کہا۔

''تو تم ڈر گئے مہاراج؟''

''سچ مانو پورنما! استری کا جو نیا روپ میں نے تمہارے اندر دیکھا ہے' اس نے مجھے
عورت ذات سے بہت ڈرا دیا۔ نہ جانے کون کیسی نکل آئے۔''

پورنما ہنستی رہی پھر بولی۔

''بہرحال سائیکا بھی ہماری فہرست میں ہے۔ ہم راج محل کو بری عورتوں سے پاک
کرنا چاہتے ہیں ہمارا خیال تھا کہ سائیکا کو کچھ اور سانس لینے دیئے جائیں لیکن اگر وہ مرنا چاہتی
ہے تو ہمارا کیا دوش مہاراج!''

”مگر وہ مرتے مرتے بہت سوں کو مار جائے گی پورنما!“ مہاراج نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مہاراج۔ آپ زندہ رہیں گے اس وقت تک جب تک چاہے گی۔“

”جے ہو دیوی جی۔“ نینوا مہاراج نے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔

”مہاراج! کیا سائیکا اپنا سب کچھ آپ کو دے چکی ہے۔“

”یہ سچ ہے راج رانی جی!“

”مگر اولاد کے آثار تو نہیں ہیں۔“

”ہاں نہیں ہیں۔“

”اور وہ اولاد کی خواہش مند ہے۔“

”صرف اس لئے کہ تمہارا زور ٹوٹ جائے۔“

”ٹھیک ہے پھر جو میں کہوں کرتے رہو۔ مہاراج سب ٹھیک ہو جائے گا۔“

”دیوی جی حکم کریں۔“

”کل میں مہاراج کے ساتھ پوجا کو آؤں گی۔ تم مہاراج سے کہو گے کہ آج کا دن ہے اگر آج مہاراج سائیکا کے پاس پہنچ جائیں تو ان کی بالک کی منوکامنا پوری ہو سکتی ہے۔“

”اوہ۔ اچھا پھر؟“

”سائیکا کو آج ہی رات کسی طرح اطلاع دے دیں کہ آپ اس کے لئے ایک جاپ کر رہے ہیں اور ممکن ہے اس جاپ کا نتیجہ ایک آدھ دن میں نکل آئے۔“

”مگر کیا مہاراج شرت چندر تیار ہو جائیں گے۔“

”انہیں میں تیار کر لوں گی۔ کل شام کو آپ پھر میرے پاس آئیں گے یا پھر پرسوں کل تو آپ یہ کام کریں گے۔“

”ایسا ہی ہو گا راج رانی مگر اس کا فائدہ؟“

”جب نکل آئے گا تب بتاؤں گی۔“ پورنما نے کہا اور مہاراج نے گردن جھکا دی تھوڑی دیر تک وہ پورنما کے پاس بیٹھے اور پھر آشیرواد لے کر وہاں سے چلے آئے۔

چندر بدن کہے اور شرت چندر اس کی بات پوری نہ کریں وہ دن بھر کے تھکے تھے مگر پوجا کے لئے منع کرنا بھی پاپ تھا۔ وہ چندر بدن کے ساتھ مندر چل پڑے۔ نینوا مہاراج کے چرنوں کو چھونے کے بعد دونوں پوجا کرنے لگے۔ چندر بدن نے آنکھوں ہی آنکھوں میں مہاراج کو اشارہ کیا تھا۔ پھر وہ پوجا سے فارغ ہوئے تو شرت چندر نے نینوا مہاراج کو دیکھا مسکرا رہے تھے۔ وہ بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

”آ گیا مہاراج؟“ شرت چندر نے پوچھا۔

”نہیں شرت چندری! آج میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔“

”میں منتظر ہوں مہاراج۔“

”آج صبح ہی پدم پرچاری نے مجھے خوشخبری دی تھی اور میں آپ کی آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ آج ساتواں کر وار کر پار ہوا ہے اس لئے یہ دن مہان ہے۔ میری اچھا ہے چندری! تم آج سائیکا کے پاس جاؤ۔ بھگوان نے چاہا تو تمہارے یہاں نو مہینے کے بعد بالک ہو جائے گا۔“

”سائیکا۔“ شرت چندر نے ہونٹ سکوڑے۔

”کیا آپ کوئی ایسا جاپ نہیں کر سکتے مہاراج کہ بالک پورنما کے ہاں ہو۔“

”ہم بھی سنسار کی اسی مٹی سے اٹھے ہیں شرت چندر! ہماری شکتی کی ایک حد مقرر ہے۔ بالک کے لئے تمہیں سائیکا کے پاس ہی جانا ہو گا۔ یہ بھرت نواس کی ضرورت ہے۔“

”مگر مجھے۔ سائیکا کے ہاں بالک۔“ شرت چندر نے کہا لیکن پورنما نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ وہ محبت بھری نظروں سے شرت چندر کو دیکھ رہی تھی۔

”بالک بھرت نواس کی ضرورت ہے مہاراج۔ آپ کو میری سوگند انکار نہ کریں۔“

”یہ کیا کہہ دیا پورنما۔ سوگند کیوں دلا دی۔ ہم کس دل سے سائیکا کے پاس جائیں گے۔ کس دل سے۔“

”آپ کو جانا ہی ہو گا میرے لئے۔ آپ یہاں سے سیدھے سائیکا کے محل جائیں۔“ پورنما نے کہا اور مہاراج کی گردن لٹک گئی۔

”اچھا ہم تمہاری سوگند کا پالن کریں گے۔“ انہوں نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بس تو پھر جائیں۔ میں برمتی کے سامنے پوجا کروں گی کہ مجھے بھرت نواس کے لئے راجکمار چاہئے۔ ہاں مجھے بھرت نواس کا راجکمار چاہئے۔“ پورنما نے کہا اور مہاراج گردن جھکائے مندر سے نکل گئے۔ پورنما نے مسکراتے ہوئے نینوا مہاراج کی طرف دیکھا لیکن نینوا مہاراج کی گردن لٹکی ہوئی تھی۔

”کیا بات ہے مہاراج! آپ پریشان ہیں؟“

”ہاں پورنما۔ مہاراج ایک لمبے عرصے سے سائیکا سے دور تھے۔ ان کے من میں اس کے لئے جگہ نہیں تھی۔ آج بہت عرصے کے بعد وہ اس سے ملیں گے۔ کیا کوئی ایسی بات نہیں ہو سکتی تھی جو ہم دونوں کے لئے نقصان دہ ہو؟“

”تم نے سائیکا کو اپنے جاپ کی اطلاع پہنچا دی تھی؟“

”ہاں۔“

"چنتا نہ کریں مہاراج سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اپنی شکتی بھی آزمانا چاہتی ہوں
اس کے بعد ہم دوسرا قدم اٹھائیں گے۔ میں سب ٹھیک کرلوں گی۔ آپ چنتا نہ کریں۔"
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس پلٹ پڑی۔

اپنے محل میں پہنچ کر اس نے لباس تبدیل کیا۔ پھر نینا آئی۔ اس نے نینا سے
بہانہ کر دیا اور کہا میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔ وہ تنہائی میں اپنا پروگرام مکمل کرنا چاہتی تھی
چندر، سائیکا کے پاس پہنچ گئے اس وقتی تبدیلی سے سائیکا کو اطمینان ہو جائے گا کہ مہاراج
کام کر رہا ہے اور وہ فوری طور پر مہاراج پر اعتماد کرلے گی۔ اس طرح وہ فوری طور پر کوئی
کرنے سے باز رہے گی اور پورنما کو اسے ڈبونے کا موقع مل جائے گا۔

اصل میں وہ سائیکا کو اسی انداز میں چت کر سکتی تھی جس طرح اس نے لیلاوتی کو
لیکن دونوں رانیاں اگر ایک ہی طرح کام آئیں تو کسی چالاک آدمی کو شبہ بھی ہو سکتا تھا اور
شرت چندر بھی سوچ سکتے تھے۔ اس لئے وہ کوئی اور داؤ کھیلنا چاہتی تھی۔ یہ قدم اس نے
سائیکا کو کسی اقدام سے باز رکھنے کے لئے اٹھایا تھا تاکہ اسے سوچنے کا موقع مل جائے۔
مہاراج اس کے پاس ایک شاندار ہتھیار تھے جس سے وہ بہت سے کام لے سکتی تھی۔

وہ انگڑائیاں لیتی رہی اور پھر اس کے من میں راکیش آ گیا۔ اس کا محبوب جذبات
امنگوں کا دیوتا۔ بہت دن ہو گئے تھے اسے دیکھے ہوئے۔ نجانے بچارے پر کیا بیت رہی
ابھی حالات سازگار نہیں ہوئے تھے۔ وہ اپنے لئے کوئی کمزور پہلو نہیں چھوڑنا چاہتی تھی
اس نے فوری طور پر راکیش کے خیال کو رد کر دیا۔

زیادہ رات نہ گزری تھی۔ وہ بے کلی سے کروٹیں بدل رہی تھی کہ شرت چندر آ
گئے۔ ان کا چہرہ بجھا ہوا تھا۔ انہوں نے پورنما کو دیکھا وہ مسکرا رہی تھی۔

"تم یہاں ہو پورنما! میں تمہاری کون کون سی بات کی قدر کروں۔" انہوں نے
محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا مہاراج۔" پورنما نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایک تم ہو کہ تم نے مجھے اپنی سیج پر سے اٹھا کر اپنی سوکن کے پاس بھیجا۔ ایک
کہ جب تک میرے ساتھ رہی تمہارے خلاف وش اگلتی رہی۔ اگر مجھے تمہاری سوگند کا پالن
تو میں ایک منٹ اس کے پاس نہ ٹھہرتا۔ میں نے خاموشی سے اس کی باتیں سنیں اور
منو کامنا پوری کرتا رہا۔ اس کے بعد ایک منٹ بھی مجھ سے اس کے پاس نہ ٹھہرا گیا۔"

"میں بھرت نواس سے پریم کرتی ہوں مہاراج! چاہتی ہوں کہ شرت چندر کا
روشن رہے۔ بھرت نواس کو راج کمار مل جائے۔ پورنما کو بھرت نواس کا وارث چاہئے۔ میں

احسان مند ہوں مہاراج! آپ نے میری لاج رکھ لی۔"

"پورنما تو مہان ہے۔ تو مہان ہے پورنما!" مہاراج نے اسے سینے سے لگا لیا۔ پورنما
مسکراتی رہی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

"کیا حال ہے مہاراج؟" پورنما نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"دیوی کی عنایت ہے۔ جی رہا ہوں۔"

"سائیکا کے کیسے حال ہیں؟"

"میرا شکریہ ادا کرنے آئی تھی مگر اداس تھی۔ کہہ رہی تھی کہ شرت چندر کا من نہیں بدلا۔
پورنما ان کے دماغ پر چھائی ہوئی ہے اگر انہیں بالک کی امید نہ ہوتی تو کبھی نہ آتے۔ بہرحال میں
نے اسے تسلی دی ہے اور کہا ہے میرا جاپ چالیس دن کا ہے۔ چالیس دن پورے ہو جائیں گے تو
مہاراج کو کوئی نہ روک سکے گا۔ اس لئے دیوی جی اس نے چالیس دن کا صبر کر لیا ہے۔"

لیکن میں چاہتی ہوں کہ جو کچھ ہونا ہے جلد ہو جائے۔ ابھی مجھے بہت سے کام کرنے
ہیں۔"

"داس حاضر ہے راج رانی! آگیا دیں۔"

"آپ کو ایک کام کرنا ہے مہاراج!" پورنما نے آہستہ سے کہا اور نینوا مہاراج اس کی
طرف جھک گئے۔

"سائیکا کو ایک کٹھنا سے آگاہ کر دو۔ اسے بتاؤ کہ اس کے پیٹ میں بالک ہے لیکن
پورنما نہیں چاہتی کہ وہ ماں بنے چنانچہ جس رات بچہ پیدا ہوگا پورنما چالاکی سے اسے ہلاک کر
دے گی۔ اگر وہ اپنا اور اپنے بچے کا جیون چاہتی ہے تو جلد سے جلد پورنما کو ہلاک کر دینا چاہئے
ورنہ نہ وہ خود بچ سکے گی اور نہ اس کا بالک۔"

نینوا مہاراج کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو پورنما؟"

"سنتے جائیے مہاراج۔ سائیکا کے ساتھ مل کر سے مقرر کر دیں اور پھر جس رات سائیکا
خنجر لے کر میرے اوپر حملہ کرنے والی ہو اسی رات مہاراج شرت چندر کو اس بات سے آگاہ کر
دیں کہ اس کا سنسار اجاڑنے کی سازش کر لی گئی ہے۔ وہ سائیکا پر نظر رکھیں۔ بس اتنا کافی ہے۔"

نینوا مہاراج دنگ رہ گئے۔ ایک بار پھر انہیں اس حسین ناگن کی ہوشیاری کا احساس
ہوا تھا۔ بے شک کام بن جائے گا اور کوئی اس کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں۔ وہ خاموشی سے

پورنما کی شکل دیکھنے لگے۔

''یہ کام کب کرلو گے مہاراج؟'' پورنما نے پوچھا۔

''بہت جلد۔ جب دیوی آگیا دیں۔''

''تم جانتے ہو مہاراج کہ میرے ہر قدم سے نہ صرف مجھے بلکہ تمہیں بھی فائدہ مل رہا ہے۔ تم نے لیلاوتی سے مہاراج کو آگاہ کیا۔ مہاراج کے دل میں تمہاری عزت پناہ بڑھ گئی۔ انہوں نے کئی بار مجھ سے تمہارے مہان ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے جب تک نینوا مہاراج جیسا رشی ہمارے درمیان موجود ہے ہمیں کسی قسم کی چنتا نہیں کرنی اور مہاراج اب تم مہاراج کی چہیتی کی جان بچاؤ گے تو مہاراج تمہاری کتنی قدر کریں گے۔''

''میں جانتا ہوں دیوی!''

''تو سمجھ لو مہاراج! میرے اشاروں پر چلنے والے ہمیشہ عیش کرتے ہیں اور جو مخالفت کرتا ہے اس کا ٹھکانہ کہاں ہے یہ تمہیں معلوم ہے۔''

''میں اچھی طرح جانتا ہوں دیوی! میں نے تمہیں دل سے مہان مانا ہے اور تمہاری سیوا اپنا دھرم سمجھوں گا۔'' نینوا مہاراج نے کہا اور پورنما مسکراتی ہوئی داسیوں کے مندر سے واپس چلی گئی۔

نینوا مہاراج اس کے جانے کے بعد کافی دیر تک اس کے بارے میں سوچتے رہے۔ پورنما کیا ہے؟ یہ بات آج تک ان کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

اس کی معلومات کے خفیہ ذرائع کیا ہیں۔ راج محل میں اس نے کیا جال پھیلائے ہوئے ہیں لیکن بات راج محل تک ہوتی تو ٹھیک تھا اس کے قدم تو دور دور تک جا چکے تھے مثلاً مہاراج نینوا کے پرانے مندر تک۔ جہاں انہوں نے پہلی بار سائیکا کے ساتھ رنگ رلیاں منائی تھیں۔ اسے سب کچھ معلوم تھا اور یہ اس کی خوفناک چالیں۔

مہاراج نینوا لرز اٹھے۔ کیسی معصوم صورت لیکن کیسی چالاک ہے وہ۔ اس نے اپنے گرد اونچی اونچی دیواریں کھڑی کر رکھی ہیں جن کے دوسری طرف دیکھنا ناممکن ہے۔ اس نے نینوا مہاراج کے تمام ارادے خاک میں ملا دیئے تھے۔ یہاں آنے کے بعد نینوا مہاراج نے جس انداز میں اپنا کام شروع کیا تھا اس سے انہیں اندازہ ہوتا تھا کہ تھوڑے دن میں پورے بھرت نواس میں ان کا بول بالا ہوگا۔

بھرت نواس کے لوگ اب بھی اس مہان سادھو سے واقف نہ تھے جو راج محل میں رہتا تھا لیکن نینوا مہاراج خود بھی کسی کے محتاج تھے اور وہ تھی پورنما۔ ہاں وہ پورنما کی طاقت کا بھرپور اندازہ لگا چکے تھے کہ کسی بھی موقع پر اسے شکست دینا ناممکن ہے۔ شرت چندر جس طرح اس کی مٹھی میں تھے اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ اب جیتے جی وہ اس کے جال سے نہیں نکل سکیں گے۔

لیکن کیا وہ خود شرت چندر سے مطمئن ہے۔ کیا شرت چندر اس نوخیز لڑکی کی خواہشات پوری کرنے میں کامیاب ہے۔ یہ ایک نکتہ نینوا مہاراج کے ذہن میں ہمیشہ الجھ جاتا تھا لیکن اس کے بارے میں تحقیقات کی ہمت نہ تھی۔ ان خیالات پر بھی وہ لرزہ بہ اندام تھے۔ کہیں ان کے خیالات کی اطلاع پورنما کو نہ ہو جائے۔

بہرحال ان کی عزت برقرار تھی۔ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ پورنما کی چالوں نے شرت چندر کے من میں ان کی عزت اور بڑھا دی تھی۔ کیا ضرورت تھی کہ پورنما کے بارے میں تجسس کیا جائے۔ پورنما کا حسن نینوا مہاراج کی رال ٹپکا رہا تھا۔ وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر سوچتے کہ وہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ آکاش پر چاند چمکتا ہے اس کی

روشنی سب کے لئے ہے چاند کو اپنی گود میں لینے کی خواہش کرنا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

انہوں نے یہ خیالات ذہن سے جھٹک دیئے اور پھر وہ پورنما کے پروگرام کے بارے میں سوچنے لگے وہ جانتے تھے کہ پورنما ان کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلا رہی ہے لیکن ہو سکتی تھی کہ وہ اپنا کندھا پیش کرتے رہیں۔ ذرا بھی کندھا ہلا اور گولی خود ان کے بھیجے میں لگے گی۔

چنانچہ وہ پورنما کے پروگرام کو عملی شکل دینے کے لئے تیاریاں کرنے لگے۔

اس گفتگو کے تیسرے روز انہوں نے سائیکا کو پیغام بھجوا دیا کہ آج وہ پوجا کے لئے ضرور آئے اور سائیکا قسمت کی ماری پہنچ گئی۔ نینوا مہاراج نے اس کا استقبال کیا لیکن چہرے کی پریشانی صاف پڑھی جا سکتی تھی۔

''کیا بات ہے مہاراج! آپ پریشان ہیں؟'' سائیکا نے پوچھا۔

''ہاں سائیکا۔ کیا تو نے اپنے پیٹ میں بالک کی چلت پھرت محسوس کی ہے؟''

''ابھی نہیں مہاراج۔'' سائیکا نے جواب دیا۔

''لیکن میرا علم کہتا ہے تو ماں بننے والی ہے۔''

''مہاراج کی دیا سے۔'' سائیکا نے خوش ہو کر کہا اور پھر وہ افسردگی سے بولی۔

''لیکن مہاراج شرت چندر نے تو پھر میری طرف رخ ہی نہیں کیا مہاراج!''

''شرت چندر!'' نینوا نے پریشان لہجے میں کہا۔ ''شرت چندر ایک بہت بڑی مکڑی کے جال میں پھنسا ہوا ہے اور اب یہ مکڑی اپنے پاؤں پھیلا رہی ہے۔''

''میں نہیں سمجھی مہاراج۔'' سائیکا نے کہا۔

''سائیکا تو جانتی ہے کہ میں تیرے پتا کا دوست ہوں اور مجھے تجھ سے بھی پریم ہے۔ سائیکا میں تیرے لئے جو جاپ کر رہا ہوں اس کے بیروں ہی نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تیرے پیٹ میں بالک آ چکا ہے مگر انہوں نے ایک ایسی بات بتائی ہے جس نے میرے ہوش اڑا دیئے۔''

''وہ کیا مہاراج؟'' سائیکا نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

''کیا خیال ہے تیرا سائیکا! کیا پورنما اس بات سے خوش ہو گی کہ بھرت نواس کا وارث تیرے پیٹ سے پیدا ہو۔''

''میں جانتی ہوں مہاراج کہ یہ پورنما کو پہلی چوٹ ہے۔''

''ہاں۔ وہ اس چوٹ سے تلملا رہی ہے۔ وہ تیرے خلاف سازش کر رہی ہے۔'' مہاراج نے وار کر دیا۔

''سازش۔ کیسی سازش مہاراج؟'' سائیکا پریشان ہو کر بولی۔

''سننے کی ہمت رکھتی ہے سائیکا؟''

''مجھے بتاؤ مہاراج!'' سائیکا نے منت کرتے ہوئے کہا۔

''تو سن سائیکا۔ تیری اولاد کی سب سے بڑی دشمن پورنما ہے۔ وہ تیرے بالک کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دے گی۔ اس نے تیاریاں کر لی ہیں اور سائیکا اگر وہ زندہ رہے گی تو تجھے کبھی بالک پیدا نہ ہونے دے گی۔''

سائیکا کے پورے جسم سے پسینہ چھوٹ پڑا۔

وہ کانپتے ہوئے شریر اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے نینوا مہاراج کو دیکھتی رہ گئی۔ کافی دیر تک وہ سکتے کے عالم میں رہی۔ پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

''پھر۔ پھر مہاراج میں کیا کروں۔ مجھے کوئی اُپائے بتائیے۔'' سائیکا نے مہاراج کے پاؤں پکڑ لئے۔

''صرف ایک سائیکا۔'' مہاراج نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

''تجھے پورنما کا خون کرنا ہو گا۔ ہاں تجھے اپنے سہاگ اور اپنی ممتا کے لئے پورنما کا خون کرنا پڑے گا۔ اپنے ہاتھوں سے۔ اپنے ہاتھوں سے۔''

اور سائیکا ان کی صورت دیکھتی رہ گئی۔

سائیکا کے چہرے پر زردی کھنڈی ہوئی تھی اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے نینوا کو دیکھ رہی تھی اور نینوا مہاراج نے آنکھوں کو بند کر لیا تھا۔ ان کے کان بے چینی سے سائیکا کے الفاظ سننے کے لئے بے قرار تھے۔ اب بات صرف پورنما کی نہیں تھی بلکہ خود ان کی زندگی خطرے میں تھی۔ سائیکا ان کے لئے زہریلی ناگن بن گئی تھی اور چوٹ کھائی ہوئی ناگن جب وار کرتی ہے تو اس کے کاٹے کا منتر نہیں ہوتا۔ نینوا مہاراج اس بات سے بخوبی واقف تھے۔ انہیں وہ وقت یاد آ گیا جب سائیکا نے کہا تھا کہ وہ ان کا کچا چٹھا کھول دے گی۔ نینوا مہاراج سچ مچ گھبرا گئے تھے۔ اگر سائیکا یہ راز طشت از بام کر دیتی تو پھر ان کا کہیں ٹھکانہ نہیں تھا۔ اگر ''گرو مہاراج'' یعنی پورنما ان کی مدد نہ کرتی تو مہاراج شاید اب تک محل چھوڑ کر بھاگ نکلتے اور محل وہ کسی قیمت پر نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ دنیا بھر کے آرام مہیا تھے۔ نہ سہی رانیاں، داسیاں ہی کون سی کم حسین تھیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ابھی دال نہیں گلی تھی لیکن اگر گرو جی خوش ہو گئے تو یہ کام کون سا مشکل ہے۔

بہرحال انہیں چالاکی سے پورنما کی چال کو کامیاب بنانا تھا اور اب وہ سائیکا کا جواب سننے کے لئے بے چین تھے۔

''کیا سوچ رہی ہے مورکھ۔ تو کیسی ماں ہے۔ اپنے بالک کا جیون نہیں بچا سکتی؟ کیا تو چاہتی ہے اپنے سہاگ کو نہیں حاصل کرنا چاہتی۔''

"میں اس کلنکنی کو کیسے ٹھکانے لگاؤں گی مہاراج؟" سائیکا نے گہری سانس
پوچھا۔

"اس کے لئے تجھے محنت کرنا ہوگی سائیکا!" مہاراج نے کہا۔

"مجھے بتاؤ مہاراج میں کیا کروں؟" سائیکا پریشان لہجے میں بولی۔

"تو شرت چندر کے بجائے پورنما سے دوستی کر۔ اس سے پریم کا برتاؤ کر۔
گہری سہیلی بن جا۔ اپنے محل میں اس کی دعوت کر۔ اس کے محل جایا کر اور جب وہ تیری گہ
بن جائے تو پھر ایک شام اسے گنگا کے کنارے لے جا اور اپنے ہاتھوں سے اسے گنگا میں
دے۔ اس کام میں سے ضرور لگے گا مگر اس کے علاوہ کوئی ترکیب نہیں ہے۔ مہاراج کو
نہیں ہوگا۔ تو خوب رونا پیٹنا تب انہیں تیری بات کا یقین آئے گا۔"

سائیکا گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی پھر اس نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔

"میں ایسا ہی کروں گی مہاراج! میں ایسا ہی کروں گی۔"

"تب میں تجھے کامیابی کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تیری ساری منوکامنائیں پو
جائیں گی۔ بس اب تو جا۔"

اور سائیکا دماغ میں سینکڑوں الجھنیں لئے واپس چلی آئی۔

ہولی کا تہوار قریب تھا۔ پورے بھرت نواس میں تیاریاں ہو رہی تھیں۔ گا
رہے تھے۔ خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ محل میں رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ سائیکا نے ہولی
پورنما سے راہ رسم بڑھانے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر ہولی کا دن آ گیا۔ رنگ و روشنی کے طوفان ا
اور سائیکا نے پیغام بھجوایا کہ وہ پورنما سے ہولی کھیلنے آ رہی ہے۔

یہ پیغام مہاراج شرت چندر کے سامنے ہی پہنچا تھا۔ شرت چندر نے حیرانی
کی طرف دیکھا تھا لیکن پورنما نے فراخدلی سے پیغام لانے والے سے کہا۔

"رانی سائیکا سے کہہ دو ہم اس کے سواگت کے لئے تیار ہیں۔"

پیغام لانے والا واپس چلا گیا تو شرت چندر بولے۔

"یہ انوکھی بات ہے۔ سائیکا کے من میں یہ کہاں سے سمائی۔"

"وہ بھی ہماری اپنی ہے مہاراج! میرا تو دل دکھتا ہے مہاراج! میں نے اس
رکھا ہے۔ اگر وہ آتی ہے تو آئے ہم اس کا سواگت کریں گے مہاراج!"

"تم بڑے دل گردے کی مالک ہو پورنما! بھگوان نے تمہیں جتنی موہنی صورت
اتنا ہی سندر دل بھی ہے۔ تم اپنی سوکن کے ساتھ بھی اتنا اچھا سلوک کرتی ہو۔"

"میں مہاراج کی داسی ہوں۔ مہاراج نے مجھے جو جگہ دی ہے اس پر میں

رواں نچھاور ہے اور سائیکا کا نام بھی تو میرے پریمی کے ساتھ ہے۔ پھر میں اس سے پریم کیوں
نہ کروں گی۔" پورنما نے شراب برساتی آنکھوں سے شرت چندر کو دیکھتے ہوئے کہا اور ناز سے ان
کے منہ پر سیندور مل دیا۔

مہاراج نے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا اور انہوں نے بھی ہاتھوں میں
سیندور بھر کر پورنما کا دمکتا ہوا چہرہ اس سے رنگ دیا۔ پورنما کھنکتے ہوئے قہقہے لگا رہی تھی اور شرت
چندر بھی ہنس رہے تھے۔

"تم نے مجھے نیا جیون دیا ہے۔ بھاگ جلی لیلاوتی نے اس دن مجھے نرکھ میں جھونک
دیا تھا۔ اس نے مجھے ابوالہوس بوڑھا کہا تھا اور میں سوچنے لگا تھا کہ کیا میں واقعی بوڑھا ہو گیا
ہوں۔ اگر مجھے یہ احساس ہو جاتا پورنما کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میں پاگل ہو جاتا۔ میں آتما
ہتھیا کر لیتا۔"

"بھگوان نہ کرے۔ ایسی خوشی کے سمے اناپ شناپ بات منہ سے مت نکالئے۔"
پورنما نے شرت چندر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"تم موجود ہو۔ پورنما اب مجھے کوئی چنتا نہیں۔"

انہوں نے پیار سے اس کے رخسار چھیڑتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں سائیکا اندر آ گئی۔
اس کے پیچھے باندیاں ہولی کھیلنے کا سامان اٹھائے آ رہی تھیں۔ سائیکا کے دل میں جو کچھ تھا لیکن
ہونٹوں پر مسکان تھی۔ اس نے آتے ہی شرت چندر کے چرن چھوئے اور پورنما کے رخسار پر بوسہ
دیا۔ پھر اس نے ایک باندی کے سر پر رکھے ہوئے تھال سے ایک خوبصورت سی اوڑھنی نکالی اور
پورنما کے سر پر ڈالتی ہوئی بولی۔

"پورنما اپنی بڑی بہن کی طرف سے یہ حقیر سی اوڑھنی سوئیکار کرو۔ آج سے میں تمہاری
بڑی بہن سمان ہوں۔"

شرت چندر نے تو معنی خیز انداز میں آنکھیں نچائی تھیں لیکن پورنما کے چہرے پر خلوص
ہی خلوص تھا۔

"تم نے مجھے بہن کا درجہ دے کر سب کچھ دے دیا ہے دیدی۔ میں چھوٹی بہن کی
طرح تمہاری عزت کروں گی۔"

اور سائیکا نے اسے گلے لگا لیا۔ شرت چندر مسکرائے انہیں ان دونوں کے گٹھ جوڑ سے
خوشی ہوئی تھی۔ دونوں کے دل میں کیا تھا اس سے یہ کاٹھ کا الو بے خبر تھا۔

پورنما نے سائیکا کی خوب خاطر مدارات کیں اور دونوں نے مل کر شرت چندر کے ساتھ
ہولی کھیلی۔ دونوں بہت خوش نظر آ رہی تھیں۔ اسی رات کے لئے سائیکا نے پورنما کو دعوت دے

ڈالی۔ اس نے مہاراج سے بھی درخواست کی تھی کہ وہ بھی تشریف لائیں۔ پھر جب وہ چلے
شرت چندر بولے۔

''تو ہماری سندر پورنما نے سائیکا کا دل بھی جیت لیا آخر۔''

''اب وہ صرف میری سوکن نہیں ہے مہاراج! بہن بن گئی ہے۔'' پورنما نے
مٹکاتے ہوئے کہا اور شرت چندر سوچ میں پڑ گئے۔ انہوں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ سائیکا کی کایا کیسے پلٹ گئی؟''

''میں نہیں سمجھی مہاراج؟'' پورنما نے حیرانی سے بڑی بڑی آنکھیں پھاڑتے ہو
اور شرت چندر محبت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

''تو جتنی سندر ہے پورنما اتنی ہی بھولی اور معصوم ہے تو اپنے دشمنوں سے بھی پریم
ہے۔ کتنی سادہ دل ہے تو۔ میں نہیں مانتا کہ سائیکا کے دل میں بلاوجہ تیرا پریم جاگا ہوگا۔ یہ
لوگ تجھ سے جلتے ہیں تو انہیں کب پسند ہوگی۔''

''نہیں مہاراج! مجھ سے کوئی کیوں جلنے لگا۔ وہ جیسی بھی ہے اب میری دیدی
میں اس کا پریم نہیں ٹھکراؤں گی۔ ہم شام کو اس کے محل چلیں گے۔'' پورنما نے کہا اور وہ
مسکرانے لگے۔

''جیسی تیری مرضی بھاگوان۔'' انہوں نے ایک گہری سانس لی۔

اور پھر رات کو وہ دونوں سائیکا کے محل میں گئے۔ سائیکا نے پگ پگ دیپ جلا
اس نے پورنما کا ایسا سواگت کیا کہ خود شرت چندر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ا
نے سوچا کہ شاید سائیکا کو عقل آ گئی ہے۔ اس نے سوچ لیا ہے کہ مہاراج کی محبت بھی اسی
حاصل کی جا سکتی ہے کہ پورنما سے پریم کرو۔ بہرحال انہیں اس بات سے خوشی ہوئی تھی۔

وقت گزرتا رہا۔ سائیکا اس دوران کئی بار پورنما سے ملنے آئی۔ کئی بار اس نے پو
بلایا۔ وہ پوری ہوشیاری سے نینوا مہاراج کی بنائی ہوئی سکیم پر عمل کر رہی تھی۔ مہاراج شرت
اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ سائیکا کے رویے سے متاثر ہو کر وہ کبھی کبھی سائیکا کے پا
رات گزار لیا کرتے تھے۔ پورنما کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ خود شرت چندر
کے پاس بھیجتی تھی۔ سائیکا خوش تھی کہ نینوا مہاراج کی بتائی ہوئی سکیم موثر ثابت ہو رہی ہے
وقت کی منتظر تھی اور اب وہ کام کر گزرنا چاہتی تھی۔ اسے دیر ہونے کا شدید احساس ہو رہا تھا۔

ایک شام وہ پورنما سے ملاقات کرنے پہنچی۔ پورنما نے حسب معمول مسکراتے
اس کا سواگت کیا۔ دونوں گلے ملیں اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئیں۔ سائیکا کے چہرے
اداسی چھائی ہوئی تھی۔

''کیا بات ہے۔ سائیکا دیدی! اداس ہو؟''

''نہیں پورنما کوئی بات نہیں ہے۔'' سائیکا نے گہری سانس لے کر کہا۔

''کچھ تو ہے دیدی! مجھ سے چھپاؤ گی!'' پورنما نے کرید کی۔

''بس من بھاری بھاری ہے۔ طبیعت اچاٹ سی ہے۔''

''راجکمار کی حرکتیں ہیں سب۔'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور سائیکا شرما گئی پھر بولی۔

''گنگا کی سیر کو من چاہ رہا ہے۔ سوچا تم سے بات کروں گی۔ اگر تم چلو تو کل ہی دونوں کشتی منگوا کر گنگا کی سیر کو چلیں۔''

''ضرور دیدی! تمہارا من خوش کرنے کے لئے تو میں سب کچھ کروں گی۔'' پورنما نے سادگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تب پھر طے۔ کل شام ہی دونوں سیر کو چلیں گے۔ ساتھ میں ہم باندیوں کو یا کسی اور کو نہیں لے چلیں گے۔ صرف ایک مانجھی ہوگا۔ باندیوں کے ساتھ سیر کا مزہ نہیں آئے گا۔''

''ہم دونوں ہی چلیں گے دیدی! کسی اور کو لینے کی کیا ضرورت ہے۔'' پورنما نے کہا اور یہ بات طے ہو گئی۔ سائیکا اپنی سکیم میں کامیابی کی دعائیں کرتی ہوئی واپس آ گئی۔

''گروجی۔'' نینوا مہاراج نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتے ہوئے کہا اور پورنما ہنس پڑی۔

''آپ ہمیں شرمندہ کرتے ہیں۔ مہاراج ہم کس قابل ہیں۔'' اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''رانی جی! میری پوری زندگی گزر گئی۔ میں نے بڑے بڑے گیانی دیکھے بڑی بڑی مہان استریاں دیکھیں لیکن جو بات آپ کی ہے وہ کہیں نہیں پائی۔ اگر رانی جی شما کریں تو صاف کہہ دوں کہ آپ جیسی چالاک عورت پورے سنسار میں نہیں ہوگی۔ آپ وہ سوچتی ہیں جو دوسروں کے من میں آ ہی نہیں سکتا۔ میری تمام شکتی آپ کے سامنے دھری رہ گئی۔'' نینوا مہاراج نے عجیب سے انداز میں کہا۔

''بس بس مہاراج زیادہ نہ بنائیں۔ خاموش ہو جائیں۔''

''داس خاموش ہے۔ راج رانی جی! لیکن جب کبھی تنہائی میں آپ کے بارے میں غور کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ بھگوان نے کیا سوچ کر آپ کو بنایا تھا۔ سائیکا کی دھمکی سے تو میری جان نکلی جا رہی تھی کہ ایسے میں مجھے گروجی یاد آئے اور میں نے سوچا کہ گروجی کے پاس اس کا اپائے ضرور ہوگا۔''

پورنما ہنستی رہی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد سنجیدہ ہو کر بولی۔

"وقت آ گیا ہے۔"

"اوہ۔ کب رانی جی؟"

"آج شام چار بجے سے پانچ بجے تک۔" پورنما نے بتایا اور نینوا مہاراج کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"بات ہو گئی؟"

"ہاں۔ کل رات طے ہو گئی تھی۔"

"تب آپ چنتا نہ کریں راج رانی جی! داس اپنا کام انجام دے گا۔"

"کام ٹھیک ہی ہونا چاہئے مہاراج۔ آپ نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے؟" پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں سمجھا راج رانی جی!" نینوا مہاراج نے حیرت سے کہا۔

"آپ ایک تیر سے دو شکار کر سکتے ہیں۔ مہاراج میں آپ کی جگہ ہوتی تو یہ کرتی۔"

"وہ کیسے؟" مہاراج اب بھی کچھ نہیں سمجھے تھے۔

ہم دونوں گنگا سیر کو جائیں گے۔ سائیکا مجھے دھکا دے دے گی لیکن مہاراج عین وقت پر نہیں پہنچیں گے۔ کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو گا۔ پھر جب میں ڈوب جاؤں گی تو مہاراج کو اصل بات کا پتہ چلے گا اور سائیکا بھی ماری جائے گی اس طرح آپ کے دونوں دشمن ہو جائیں گے اور اس کے بعد آپ کا راز جاننے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

"رام۔ رام۔ رام رام۔" نینوا مہاراج کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولے۔

"مجھے تو خوشی ہے کہ آپ نینوا نہ ہوئیں۔ ورنہ میں تو مارا گیا تھا۔ یہ آپ کو میرے ابھی تک وشواس نہیں ہے راج رانی جی! میرے بھاگ کی کھوٹ ہے ورنہ میں تو آپ کو دل گرو مان چکا ہوں اور چیلے کے لئے گرو بھگوان سمان ہوتا ہے۔"

"خیر۔ میں نے تو یہ ایسے ہی مذاق میں بات کہی تھی۔ آپ اپنے کام کیلئے تیار رہیں۔"

"میں تیار ہوں راج رانی جی! آپ بالکل چنتا نہ کریں۔" نینوا نے کہا اور پھر سوچتے ہوئے بولے۔

"پرنتو راج رانی جی! ایک بات میرے من میں کھٹک رہی ہے۔"

"وہ کیا؟" پورنما نے پوچھا۔

"فرض کریں سائیکا نے آپ کو گنگا میں دھکا دیا۔ مہاراج نے دیکھ لیا سب کام ہو گیا۔ مہاراج نے جب سائیکا سے پوچھ گچھ کی تو کیا سائیکا موت کے خوف سے سب کچھ نہ بتا دے گی۔ میں تو پھر بھی نہ بچ سکوں گا۔"

"آپ چنتا نہ کریں مہاراج تسلی رکھ کر اپنا کام کریں۔ باقی سب میرا کام ہے۔" پورنما نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گرو دیو۔ گرو دیو۔ رام شنکر۔" مہاراج گردن جھکاتے ہوئے بولے اور پھر کھڑے ہو گئے۔

"آگیا دیں گرو جی۔"

اور پورنما نے مسکراتے ہوئے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔

"مہاراج کے جاتے ہی نینا اندر آ گئی۔ اس نے آتے ہی شرارت سے دونوں ہاتھ جوڑے اور جھکتے ہوئے بولی۔

"گرو جی۔ گرو جی۔"

"بس شرارت نہ کر نینا۔ ہوشیاری سے کام کرنا ہے۔ جا کرمو کو بلا لا۔"

"جو آگیا گرو جی! جب اتنا مہان سادھو آپ کو گرو مانتا ہے تو میں بے چاری کس گنتی میں ہوں۔"

نینا نے کہا اور مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔ پورنما کسی سوچ میں گم ہو گئی۔ اس کا شیطانی ذہن زبردست منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ کرمو کو اس نے پوری سکیم سمجھا دی تھی۔ آج آخری بار وہ اسے اس کا کام یاد دلا رہی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد نینا کرمو کو لے کر اندر آ گئی۔ کرمو نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ نینا اسے چھوڑ کر باہر نکل گئی۔

"کیا آگیا ہے راج رانی جی؟" کرمو نے پوچھا۔

"سمے آ گیا ہے کرمو!" پورنما نے پراسرار آواز میں کہا۔

"کب راج رانی جی؟"

"آج چار بجے۔"

"داس اپنا کام ٹھیک ٹھاک انجام دے گا۔ راج رانی جی آپ چنتا نہ کریں۔" کرمو نے کہا۔

"بھرت نواس کی وزارت تمہاری منتظر ہے کرمو! میں اور تم مل کر بھرت نواس کی تقدیر بدل دیں گے۔"

''ایسا ہی ہوگا راج رانی جی! ایسا ہی ہوگا۔'' کرمو نے خوشی سے بھرپور آواز میں
''بس اب تم جاؤ اور ہوشیاری سے کام کرو۔ ایک ایک گھڑی کا خیال رکھنا۔ اگر
ہوگئی تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔''
''کرمو! کھیل بناتا ہے۔ راج رانی جی بگاڑتا نہیں۔''
کرمو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ پورنما کو پرنام کرتا ہوا چلا گیا۔ اس کے
کے بعد نینا اندر آ گئی پورنما کسی سوچ میں گم تھی۔ اس لئے وہ اس کے چرنوں میں بیٹھ گئی اور
کی شکل تکنے لگی۔ چند منٹ کے بعد پورنما چونکی اس نے مسکراتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔
''کیا سوچ رہی ہے نینا؟''
''رانی جی! آپ کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ میرا تو من ڈر رہا ہے رانی جی!''
نے کہا۔
''کیوں؟''
''بس جو خطرناک کھیل ہونے والا ہے اس کا نتیجہ اچھا ہی ہو۔ بھگوان نہ کرے آ
کوئی بلا آئے۔ آپ کی بلا میرے سر آ جائے۔''
''چنتا نہ کر نینا۔ وہی ہوگا جو چندر بدن چاہے گی۔'' چندر بدن نے بڑے اعتماد
اور نینا اس عفریت کو خوف و دہشت سے دیکھنے لگی۔
سوا چار بجے تھے جب سائیکا تیار ہو کر پورنما کے محل میں پہنچ گئی۔ پورنما بھی تیار ہو
تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔ پھر سائیکا نے کہا۔
''کیا تم تیار ہو پورنما!''
''ہاں دیدی!'' پورنما نے معصوم آنکھیں ہولے سے پٹپٹائیں۔
''مہاراج سے آگیا لے لی۔''
''رات ہی کو بات کر لی تھی۔''
''کیا جواب دیا؟''
''انہیں کیا اعتراض ہوتا۔ میں اپنی دیدی کے ساتھ جا رہی ہوں۔'' پورنما نے
سے سائیکا کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور سائیکا نے پیار سے اس کی پیشانی چوم لی۔ اب تو
کا آخری وقت ہے جس قدر چاہو اس سے محبت کا برتاؤ کر لو۔ وہ سوچ رہی تھی۔ چند منٹ کے
دونوں رانیاں محل کے ایک حصے میں کھڑے رتھ میں آ بیٹھیں اور رتھ بان نے بیلوں کو ہنکا
کر دیا اور رتھ محل سے نکل کر گنگا کی سمت چل پڑا۔ راستے میں سائیکا اور پورنما باتیں کرتی
تھیں۔ دنیا جہان کی اور سائیکا پورنما کی باتیں سن کر سوچ رہی تھی کہ کیا یہ کم عمر لڑکی اتنی ہی

ہے۔ کیا اس کی ان معصوم اداؤں نے ہی مہاراج شرت چندر کو دیوانہ بنا دیا ہے۔
بہرحال کچھ بھی ہو وہ ناگن ہے اور ناگن کتنی ہی خوبصورت کیوں نہ ہو زہریلی ہوتی
ہے۔ اسے کچل ڈالنے کے بعد ہی شانتی ملتی ہے۔ پورنما ڈوب کر مر جائے گی۔ سائیکا چند روز
اداکاری کرے گی۔ مہاراج کا دل بہلانے کے لئے وہ سب کچھ کر لے گی اور مہاراج موم ہو
جائیں گے۔ پھر وہ انہیں بچے کی خوشخبری دے گی اور جب بھرت نواس کا راجکمار پیدا ہو جائے گا
تو مہاراج پورنما کو بالکل بھول جائیں گے۔ پھر سائیکا کے علاوہ کون ہوگا۔
چنانچہ وہ بھی پورنما سے الفت کا اظہار کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد رتھ گنگا کے
کنارے پہنچ گیا۔ گنگا کے ایک سنسان گھاٹ کا انتخاب کیا گیا تھا جہاں ایک خوبصورت کشتی موجود
تھی۔ سجی سجائی کشتی میں ایک مانجھی موجود تھا۔ قوی ہیکل، تندرست جس کا انتخاب سائیکا نے کیا تھا۔
اس نے اس شخص کو اس کے وزن کے برابر اشرفیاں دینے کا وعدہ کیا تھا اور اس سے رازداری کی
قسم بھی لے لی تھی۔ بہرحال سائیکا نے بھی اپنے طور پر کام مکمل کر لیا تھا۔
رتھ سے اتر کر وہ کشتی میں سوار ہو گئیں اور مانجھی نے پتوار کھینچنے شروع کر دیئے۔ کشتی
گنگا کی لہروں پر بہنے لگی۔ شاہی کشتی تھی جس کی ایک سمت کور تھی۔ اس میں بیٹھنے کے لئے نرم اور
آرام دہ گدیاں لگی ہوئی تھیں۔ پورنما دلچسپی سے گنگناتی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔ بڑی جی دار عورت
تھی۔ ایک خوفناک حادثہ ہونے والا تھا۔ ایک بھیانک ڈرامہ کھیلا جانے والا تھا اور وہ اس کے
لئے پوری طرح تیار تھی لیکن کیا مجال کہ نقش بدلے ہوں جبکہ سائیکا کا برا حال تھا۔ کشتی میں قدم
رکھتے ہی اسکے بدن میں اینٹھن ہونے لگی تھی۔ دل ہولنے لگا تھا۔ طبیعت متلانے لگی تھی اور اگر
اس کے چہرے پر نظر ڈالی جاتی تو خوف و دہشت کی علامات صاف نظر آ سکتی تھیں۔
کشتی آگے بڑھتی رہی اور پھر وہ کنارے سے بہت دور نکل آئے۔ مانجھی نے اسے
لہروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا اور اب وہ پتوار بھی نہیں چلا رہا تھا۔
''کیا سوچ رہی ہو دیدی؟'' پورنما نے سائیکا کو مخاطب کیا اور سائیکا اچھل پڑی۔
''کچھ نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔'' اس نے خشک حلق کو تر کرتے ہوئے کہا۔ خونخوار شکل
والے مانجھی نے پلٹ کر ان دونوں کو دیکھا اور سائیکا کا چہرہ فق ہو گیا۔
''تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے دیدی۔ چلو واپس چلیں۔ مانجھی کشتی موڑ لو۔'' پورنما نے
کہا۔
''نہیں۔ نہیں میری طبیعت۔ ٹھیک ہے میری طبیعت۔ مانجھی جلدی کرو۔ جلدی کرو۔''
سائیکا چڑھتے ہوئے سانسوں پر قابو پاتے ہوئے بولی اور مانجھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا مضبوط بدن
صاف جھلک رہا تھا۔ پورنما اسے دیکھنے لگی۔ اچانک سائیکا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے کا

رنگ بدل گیا تھا۔ آنکھوں میں دیوانگی نظر آنے لگی۔

"تو نے۔ تو نے۔ میرا سہاگ لوٹ لیا ہے۔ چنڈال تو۔ میرے بالک کو بھی ختم
چاہتی ہے مگر۔ مگر اب تیرا آخری سمے ہے۔ میں۔ میں تجھے۔" اس نے پورنما کے بال پکڑ

"دیدی۔" پورنما زور سے چیخی۔ "دیدی تمہیں کیا ہو گیا۔" وہ سائیکا سے بال چھ
ہوئے بولی لیکن اسی وقت طاقتور مانجھی نے پیچھے سے اسے پکڑ لیا اور دوسرے لمحے پورنما پانی
پڑی۔ اس نے ایک دہشت ناک چیخ ماری تھی لیکن اپنی کامیاب چیخ پر وہ مسکرا رہی تھی۔

اور اس کی چیخ کے ساتھ ہی ایک اور چیخ کافی فاصلے سے سنائی دی۔ جو پورنما
کانوں تک پہنچ گئی تھی۔ اس نے اطمینان سے پانی میں غوطہ لگایا اور نیچے ہی نیچے تیرنے لگی۔
گاؤں میں اس نے تالاب میں تیرنے کی خاصی مشق کی تھی اور وہ ایک اچھی تیراک تھی۔

◇......◇......◇

شرت چندر دربار میں موجود تھے۔ آج دربار خاص تھا۔ ریاست کے ضروری ا
بحث ہو رہی تھی اور شرت چندر اس بحث میں مصروف تھے۔ اس دربار میں غیر متعلق لوگوں کا
کی اجازت نہیں تھی لیکن نینوا مہاراج کی بات دوسری تھی۔ انہیں محل کے کسی بھی حصے میں کسی
وقت آنے کی اجازت تھی۔

چنانچہ وہ آندھی اور طوفان کی طرح اندر داخل ہوئے تھے۔ شرت چندر اور دوس
لوگ چونک پڑے اور نینوا مہاراج کا چہرہ بھبھوکا ہو رہا تھا۔ وہ تقریباً دوڑتے ہوئے شرت
کے پاس پہنچے اور شرت چندر کے قریب پہنچ کر انہوں نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"دربار بند کر دے شرت چندر! تیری دنیا ختم ہو رہی ہے۔ جلدی کر۔ اٹھ یہاں
جلدی اٹھ جا شرت چندر۔" انہوں نے بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر دیا۔ مہاراج شرت چندر بری ط
اچھل پڑے۔ دوسروں کے چہرے بھی خوف سے پھیل گئے۔

"کیا بات ہے مہاراج! کیا ہو گیا؟" شرت چندر بدحواسی سے بولے۔

"تو جیتا نہ رہے گا شرت چندر! میری بات سن اکیلے میں۔ میری بات سن۔" مہ
نینوا اداکاری کی انتہا پر پہنچے ہوئے تھے۔ شرت چندر انہیں لئے ہوئے دربار ہال ہی کے
کونے میں پہنچ گئے۔

"جلدی بتاؤ مہاراج! کیا بات ہے؟"

"بہت ہی کٹھن گھڑی ہے شرت چندر! بہت بڑا حادثہ ہونے والا ہے۔ پورنما ک
ہے؟"

"محل میں ہو گی۔ نہیں وہ گنگا کی سیر کو گئی ہے۔" شرت چندر کو یاد آیا۔

"جلدی جا مورکھ جل کنڈ ڈگمگا رہا ہے۔ میرے پر مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میری
بات مان لے شرت چندر۔ پورنما پر بہت برا سمے ہے۔ اس کا جیون خطرے میں ہے۔ جا اسے بچا
لے۔ ورنہ سادھو کی موجودگی بے کار ہو جائے گی۔ جلد جا دیر نہ کر۔"

اور شرت چندر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ وہ سخت سراسیمگی کی حالت میں دربار سے
نکل کر بھاگے۔ نینوا مہاراج کا کام ختم ہو گیا تھا۔ شرت چندر کو دوڑتے دیکھ کر درباری بھی ان کے
پیچھے بھاگے۔ شرت چندر پورنما کے محل میں پہنچ گئے تھے۔ سب سے پہلے انہیں نینا ملی اور انہوں
نے نینا کو شانوں سے پکڑ لیا۔

"نینا۔ نینا۔ پورنما کہاں ہے؟"

"رانی سائیکا کے ساتھ گنگا کی سیر کو گئی ہیں۔ وہ حقیقت حال سے واقف تھی۔"

"اور کون ہے ان کے ساتھ؟"

"دونوں تنہا ہیں رتھ بان انہیں لے گیا ہے۔" نینا نے کہا لیکن مہاراج نے پوری بات
بھی نہیں سنی تھی۔ انہوں نے درباریوں میں سے تین آدمیوں کو ساتھ لیا اور بدحواسی کے عالم میں
باہر نکل آئے۔ وہ راج پاٹ بھول گئے تھے۔ افراتفری کے عالم میں گھوڑے لائے گئے ان پر
زینیں بھی نہیں ڈالی گئی تھیں اور پھر سب گنگا کی طرف دوڑ پڑے۔ شرت چندر کا گھوڑا انتہائی تیز
رفتاری سے دوڑ رہا تھا۔ انہیں اس گھاٹ کے بارے میں بھی نہیں معلوم تھا جہاں پورنما اور سائیکا
گئی تھیں تاہم وہ ایک گھاٹ پر پہنچ گئے یہاں کشتیاں کھڑی تھیں کیسی شان اور کیسا اہتمام۔ ایک
بالکل عام سی کشتی میں مہاراج کود گئے۔ ان کے ساتھی بھی کشتی میں کود گئے۔ دو تین کشتی کو کھینچنے
والے بھی پکڑ لئے گئے۔

مہاراج شرت چندر کی بری حالت تھی۔ ان کا شریر کانپ رہا تھا۔ ہونٹ خشک تھے۔
آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ کشتی چلانے والوں میں درباری بھی شامل ہو گئے جاں نثاری کا اس سے
بہتر موقع کون سا تھا۔ کشتی تیز رفتاری سے گنگا کے بہاؤ پر چل پڑی۔ مہاراج کی آنکھیں دور تک کا
جائزہ لے رہی تھیں۔ تاحدِ نگاہ گنگا کا چوڑا پاٹ پھیلا ہوا تھا۔ دور تک کوئی کشتی نظر نہیں آ رہی تھی۔
شام کی کلائیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ کشتی کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح آگے بڑھ رہی تھی۔

پھر دور ایک رنگین شے نظر آئی اور مہاراج چونک پڑے۔ انہوں نے غور سے دیکھا
کشتی ہی تھی۔ اس کی سج دھج سے اندازہ ہوتا تھا کہ شاہی کشتی ہے۔ کشتی کی رفتار اور بڑھ گئی۔ مانجھی
انعام کے لالچ میں فن دکھا رہے تھے اور کشتی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ
اب دوسری کشتی صاف نظر آ رہی تھی لیکن اس پر ایک ہوشربا منظر دیکھ کر شرت چندر اپنی چیخ نہ روک

سکے۔

شرت چندر نے دور ہی سے سائیکا اور پورنما کو پہچان لیا لیکن صورت حال بُ
سائیکا نے پورنما کے بال پکڑے ہوئے تھے اور وہ اسے کشتی سے دھکیل رہی تھی۔ پورنما م
رہی تھی۔

"پورنما!" شرت چندر پوری قوت سے چیخے۔

"میں آ رہا ہوں پورنما۔" لیکن ان کی آواز کشتی تک نہیں پہنچی پھر شرت چندر ا
کے ساتھیوں نے قوی ہیکل مانجھی کو پورنما کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ مانجھی نے پورنما کو
اور دریا میں اچھال دیا۔ پورنما کی ننھی سی چیخ سنائی دی تھی۔

اور ساتھ ہی شرت چندر بھی پوری قوت سے چیخے۔ انہوں نے گنگا میں چھلانگ لگا
کی کوشش کی مگر درباریوں نے انہیں پکڑ لیا۔ پھر درباری چیخے۔

"مانجھیو! پورنما کا جیون بچاؤ اشرفیوں میں تول دیا جائے گا۔ جو مانگو گے ملے گا۔"
کشتی پر سوار ملاحوں نے بیک وقت پانی میں چھلانگ لگا دی تھی۔

شرت چندر پاگلوں کی طرح گنگا کی لہروں کو گھور رہے تھے۔ اب شاید دوسری کشتی
سے بھی اس کشتی کو دیکھ لیا گیا تھا۔ دوسری کشتی کے مانجھی نے گنگا میں چھلانگ لگا دی تھی۔ وہ سمجھ
تھا کہ کھیل بگڑ گیا ہے۔ درباریوں نے کشتی اس دوسری کشتی کی طرف کھینچنا شروع کر دی تھی
چند منٹ کے بعد یہ کشتی دوسری کشتی کے قریب پہنچ گئی۔

دوسری کشتی پر سائیکا سوار تھی اس کا چہرہ ساکت تھا۔ پتھر کی طرح پھر اس کی نگاہ شرت
چندر پر پڑی اور دوسرے لمحے اس نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا۔

"تمہاری پورنما کو گنگا کی لہروں نے نگل لیا مہاراج! ہاں میں نے بدلہ لے لیا۔
کلنکنی نے میرے سہاگ پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ اس نے تمہیں مجھ سے چھین لیا تھا۔ اب سائیکا کا
ہوگا۔ صرف سائیکا کا راج۔"

اور پھر ایک دم وہ خاموش ہو گئی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اسے ہوش آ گیا ہو۔ وہ سہمی
نگاہوں سے شرت چندر اور درباریوں کو دیکھ رہی تھی۔ شرت چندر اب بھی خاموش تھے وہ گنگا
لہروں کو دیکھ رہے تھے۔

پھر جب ملاحوں نے پورنما کے جسم کو پانی سے نکالا تو وہ چیخ پڑے۔

"پورنما!"

"ملاح پورنما کو کشتی کی طرف لا رہے تھے۔ انہوں نے اسے کشتی میں پہنچا
درباریوں نے اس کے بھیگے جسم پر کپڑے ڈال دیئے اور اس میں زندگی تلاش کرنے لگے۔

تجربہ کار بوڑھا چیخا۔

"یہ زندہ ہے مہاراج! پورنما زندہ ہے۔" اور مہاراج بے ہوش پورنما سے لپٹ گئے۔

سائیکا کی آنکھوں میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس کی ذہنی حالت بار بار خراب ہوئی جا
رہی تھی۔ اسے اپنے دماغ پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ راستے میں بھی کئی بار اس نے الٹی سیدھی
بکواس کی تھی لیکن کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ اسے اپنے دماغ پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ اسے
احساس تھا کہ وہ خود ہی اپنے جرم کا انکشاف کر چکی ہے اور اب بات سنبھالے نہ سنبھلے گی۔ وہ
پاگل ہوئی جا رہی تھی لیکن اس وقت کوئی اس کا ہمدرد نہیں تھا جس سے وہ مشورہ کرتی۔ سب کی
آنکھوں میں نفرت کے جذبات نظر آ رہے تھے۔ سب اسے خشونت بھری نظروں سے دیکھ رہے
تھے۔ مہاراج نے ابھی اس سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ رہ رہ کر اس کے دل میں نینوا مہاراج کا
خیال آ رہا تھا۔ کاش وہ کسی طور نینوا مہاراج سے مل سکے۔ وہ ہی اس کٹھنا کا اُپائے بتائیں گے۔

لیکن اس خواہش کا اظہار حماقت تھا۔ کون اس وقت اس کی بات مانتا۔ سب لوگ
اسے درمیان میں لئے ہوئے چل رہے تھے اور پھر اسے اس کے محل میں لے آیا گیا۔ اس کے
کمرے میں لایا گیا اور تمام باندیوں کو بھگا دیا گیا۔ تب ایک کمرے میں اسے بند کر کے باہر سے
کنڈی لگا دی گئی۔ کچھ پہرے دار اس پر متعین کر دیئے گئے۔

سائیکا اپنے ہی کمرے میں بند تھی۔ وہ اپنے چھپرکھٹ پر بیٹھی اپنے ذہن کو سنبھالنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ دماغ تھا کہ پھٹا جا رہا تھا۔ یہ سب کیا ہوا۔ مہاراج وہاں کیسے پہنچ گئے۔ پورنما
کیسے بچ گئی۔ یہ تمام باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں۔ سب سے زیادہ خوفناک بات یہ تھی کہ وہ خود
اپنے جرم کا اقرار کر چکی ہے۔ اب کون اسے مہاراج شرت چندر کے عتاب سے بچا سکتا ہے۔
پورنما بھی زندہ بچ گئی تھی۔ وہ خود سب کچھ بتا دے گی پھر۔ پھر ایسا کون ہے جو اسے نجات
دلائے۔ کون اس سمے اس کی مدد کرے گا۔ کیا نینوا مہاراج؟ لیکن وہ کیا کر سکے گا۔ وہ تو خود ہی
پھنس جائے گا۔ اس سادھو نے اس کے لئے کچھ نہیں کیا۔ بالکل بے کار نکلا اس نے اپنا سب کچھ
اسے دے دیا لیکن نینوا اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکا لیکن اگر میں خود مروں گی تو اسے بھی نہیں
چھوڑوں گی۔

کئی منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔ پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے
کے باہر پہریداروں کی آوازیں آ رہی تھیں پھر اچانک دروازے پر تین بار دستک سنائی دی اور وہ
دروازے کی طرف دیکھنے لگی لیکن دستک اس کے لئے نہیں تھی، جس کے لئے تھی، وہ چھپرکھٹ کے
پیچھے سے نکل رہا تھا۔ یہ کرموتا جس کے منہ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سائیکا کا ہی خنجر
تھا۔ تیز اور چمکدار خنجر۔ سائیکا کو اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو بہت دیر ہو چکی

تھی۔ کرمو اس کے سر پر پہنچ گیا تھا۔ سائیکا نے اسے دیکھا اور وہ دہشت سے چیخ پڑی لیکن
چیخ کرمو کے چوڑے ہاتھ میں دب گئی۔ کرمو کا دوسرا ہاتھ آگے بڑھا جس میں خنجر تھا اور
لمحے خنجر سائیکا کے دل میں پیوست ہو گیا تھا۔ سائیکا کے کمزور ہاتھ پاؤں کرمو کی گرفت میں
اس کے پہلو سے خون کا فوارہ چھوٹا لیکن اس کی چیخیں کرمو کے ہاتھ کے نیچے دبی ہوئی تھیں
کے تڑپتے ہوئے جسم کو کرمو تھامے ہوئے تھا۔

اور وہ سائیکا کو اس وقت تک تھامے رہا جب تک اس میں جان رہی۔ پھر جب
جسم ٹھنڈا ہو گیا تو بھگوان واس نے اسے احتیاط سے زمین پر لٹا دیا۔ سائیکا کا خنجر کھینچ کر اس
مردہ ہاتھ کی بھنچی ہوئی مٹھی میں دے دیا اور پھر کمرے میں اپنی موجودگی کے نشان مٹانے لگا۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ دروازے پر پہنچا۔ اس نے اسی انداز میں دروازے پر
بار دستک دی جیسے باہر سے سنائی دی تھی اور وہ دروازہ جلدی سے کھل گیا۔ کرمو تیزی سے باہر
آیا اور دروازہ بند ہو گیا۔ باہر کھڑے ہوئے دونوں پہریداروں نے آگے پیچھے سے اس کا جائزہ
اور بولے۔

''ٹھیک ہے کوئی نشان نہیں ہے۔''

کرمو نے پرسکون انداز میں گردن ہلائی اور پھر ایک طرف چلا گیا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

ریاست بھرت نواس ہل کر رہ گئی تھی۔ شرت چندر کا ذہن ماؤف ہو گیا تھا۔ پے
حادثے ہو رہے تھے۔ لیلاوتی کی غداری ہی سے وہ اتنے دلبرداشتہ ہوئے تھے لیکن پورنما
انہیں سنبھال لیا تھا۔ لیلاوتی کی ریاست سے تعلقات خراب ہو گئے تھے۔ لیلاوتی کا باپ
رو پیٹ کر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کا نوجوان بھائی شیر کی طرح بپھرا پھر رہا تھا اس نے سوگند اٹھائی
کہ شرت چندر سے اپنی بہن کا بدلہ ضرور لے گا۔ اگر زیرک باپ اپنے بیٹے کو نہ روک لیتا تو
وہ اپنی فوجیں لے کر بھرت نواس پر چڑھ دوڑتا۔

بہرحال شرت چندر کو ان باتوں کی پروا نہیں تھی۔ پورنما نے قدم قدم پر انہیں
تھا۔ لیکن اب سائیکا کے اس اقدام نے ان کے حواس خراب کر دیئے تھے۔ سائیکا نے ان کی
پورنما کو موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کی تھی۔ اگر نینوا مہاراج وقت پر شرت چندر کو ہو
کر دیتے تو شرت چندر کی دنیا ہی لٹ گئی تھی۔ پورنما گنگا کی آغوش میں سو گئی تھی۔ شرت
رواں رواں نینوا مہاراج کا احسان مند تھا۔

پوری سازش منظر عام پر آ گئی تھی۔ بچہ بچہ جانتا تھا کہ سائیکا نے پورنما کو ٹھکانے

لئے ہولی کے دن سے پورنما کو بہن بنایا تھا اور پھر وہ اس طرح گھل مل گئی کہ شرت چندر
لگے کہ سائیکا نے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ وہ اس سمجھوتے سے خوش بھی تھے۔ لیکن سائیکا گہری
چل رہی تھی۔ بالآخر وہ پورنما کو ٹھکانے لگانے لے گئی۔ اگر مہاراج وقت پر نہ پہنچتے تو پورنما
مر گئی تھی۔ سائیکا نے اپنی سکیم کی ناکامی پر خودکشی کر لی تھی۔ نہ کرتی تو مہاراج اسے کتے کی موت
مروا دیتے۔

پورنما روبصحت تھی۔ دہشت کے علاوہ اسے اور کوئی بیماری نہیں تھی۔ اس کی آنکھوں
میں ہر وقت خوف سمایا رہتا اور شرت چندر اس کی دلجوئی میں لگے رہتے۔ وہ اسے ہر طرح سے
تسلیاں دیتے کہ اگر وہ مرجاتی تو شرت چندر بھی خود کو گنگا کے حوالے کر دیتے۔

اس وقت بھی وہ پورنما کے حسین چہرے کو آغوش میں لئے بیٹھے تھے۔ پورنما معصوم
آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

''پورنما! کیا سوچ رہی ہو؟''

''کچھ نہیں مہاراج!''

''مہاراج نہیں مجھے اپنا داس کہو پورنما۔'' شرت چندر نے اس کے بالوں میں انگلیاں
پھراتے ہوئے کہا۔

''آپ۔ آپ میرے بھگوان ہیں مہاراج!'' پورنما نے کمزور آواز میں کہا۔

''پورنما! پورنما! بھگوان نے نجانے میرے کون سے کرموں کا انعام دیا ہے۔ تمہارا
جیون بچ گیا۔ ورنہ لوگ شرت چندر کو پاگلوں کی طرح سڑکوں پر مارا مارا دیکھتے۔'' شرت چندر نے
کہا۔

''مگر۔ مگر مجھے دکھ ہے مہاراج سائیکا میری دیدی بنی تھی۔''

''اس مورکھ کا نام نہ لو۔ نرکھ میں جل رہی ہوگی۔ نہ لو اس کا نام میرے سامنے تم۔
معصوم ہو بے حد معصوم۔''

''مگر اسے مجھ سے کیا دشمنی تھی۔ میں نے اسے دیدی مان لیا تھا۔ میں تو اس سے بہت
پیار کرتی تھی۔'' پورنما نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

''تو مہان ہے پورنما! تو پوتر من کی مالک ہے۔ وہ تیرے لئے من میں کھوٹ رکھتی
تھی۔ مورکھ سے بھگوان نے تیری کیسے سہائتا کی۔ وہ خود اپنی موت مر گئی نرکھنی کہیں کی۔''

''اب تو مجھے سب سے ڈر لگنے لگا ہے مہاراج! نہ جانے کون کون میرا دشمن ہو۔ رانی
دیدی بھی تو ہے۔ وہ نہ مجھے مار ڈالے۔'' پورنما نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

''میں تیرے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے کافی ہوں پورنما۔ کس کی مجال کہ تیری طرف

ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھ جائے۔ آنکھیں نکال لوں گا ایک ایک کی۔ کملاوتی سیدھی سادی
ہے۔ نگر میں اسے اس کے میکے بھجوا دوں گا۔ کل ہی یہ کام کر لوں گا۔ بھرت نواس کی راج
تیرے سوا کوئی نہیں ہو گی۔ تو میرا جیون ہے پورنما! تیرے لئے میں بھرت نواس کو چھوڑ
ہوں۔''

''نینوا تو ہمارے اوتار ثابت ہوئے۔'' پورنما نے کہا۔

''میں ان کا بڑا احسان مند ہوں۔ ایسے گیانی کسے ملتے ہیں۔ انہوں نے ہماری
سہائتا کی ہے ہم اس کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ پھر بھی میں نے سوچا ہے کہ ان کے قدموں
دولت کے ڈھیر لگا دوں جو مانگیں گے انہیں دے دوں گا۔ تم ٹھیک ہو جاؤ تو ہم پوجا کے لئے
گے اور ان کے چرن چھوئیں گے۔'' شرت چندر نے عقیدت سے کہا اور چندر بدن دل
میں مسکرانے لگی۔ اس کے خیال میں نینوا کی وفاداری کا یہ مناسب انعام تھا۔

چنانچہ جب وہ صحت یاب ہو گئی تو ایک دن شرت چندر اسے لے کر مندر پہنچ
مہاراج بدستور پوجا پاٹ میں مصروف تھے۔ شرت چندر عقیدت سے ان کے پیچھے کھڑ
گئے۔ کسی داسی وغیرہ کو نہیں لایا گیا تھا پھر جب مہاراج پوجا پاٹ سے فارغ ہوئے تو انہوں
پلٹ کر دیکھا۔

''آؤ شرت چندرجی۔ کیسی ہو پورنما؟''

''مہاراج کی کرپا ہے۔ آج اپنے قدموں سے چل کر مہاراج کے درشن کرنے
ہوں۔''

''بھگوان تمہیں سکھی رکھے۔''

''پورنما کا آپ نے جیون دان دیا ہے مہاراج! میں آپ کا یہ احسان سات جنم
نہیں اتار سکتا۔ پر میں آپ کی کچھ سیوا کرنا چاہتا ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا مہاراج!
کی کیا سیوا کروں۔''

''سادھو کو کسی چیز کی اچھا نہیں ہے شرت چندر! بس مندر کا یہ کونا کافی ہے۔ جس
ضرورت ہو گی میں تجھ سے مانگ لوں گا۔'' نینوا مہاراج نے کہا اور شرت چندر کا دل عقیدت
بھر گیا۔

کافی دیر تک شرت چندر اور چندر بدن نینوا مہاراج کے چرنوں میں بیٹھے رہے
سے اجازت لے کر واپس چلے آئے۔ پورنما اب بالکل صحت یاب ہو گئی تھی اور شرت چندر
بھی اب اعتدال پر آ گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بہت عرصے بعد اپنا کام پھر سے شروع
وہی روزمرہ کے معاملات خود پورنما کے دماغ سے تمام بوجھ اتر گئے تھے۔ مطلع بالکل صاف

نینوا اور اب اس کا ذہن آئندہ اقدامات پر غور کرنے لگا تھا۔

اس وقت بھی وہ بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کہ نینا آ گئی۔ پورنما اسے دیکھ کر مسکرا اٹھی۔ سچ
اب نینا اسے دل سے پسند تھی۔ بڑی وفادار لڑکی تھی۔ صرف دو آدمی اس کے بھروسے کے تھے
جن میں سرفہرست نینا تھی۔ دوسرے نمبر پر نینوا مہاراج آتے تھے۔ نینوا مہاراج کو اس نے اپنے
سے قابو میں کیا تھا۔ اس لئے وہ ان پر مکمل بھروسہ نہیں کرتی تھی لیکن نینا فطرتاً وفادار تھی۔
موقعے پر اس نے ثابت قدمی کا ثبوت دیا تھا اس لئے چندر بدن اس کی طرف سے مطمئن ہو گئی
تھی۔ رہ گیا کرمو تو وہ ایک جرائم پیشہ شخص تھا اور دیوان بننے کے لالچ میں یہ سب کچھ کر رہا تھا۔

''آؤ نینا۔'' چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''راج رانی کی مسکراہٹ پر قربان ہو جاؤں۔'' نینا اس کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے
بولی۔

''کیا حال ہے؟''

''ٹھیک ہوں راج رانی!''

''سب ٹھیک ہو گیا نا نینا؟''

''ہاں۔ بھگوان کی کرپا سے اب محل پر صرف پورنما راج کر رہی ہے۔''

''تم لوگوں کی مدد سے۔'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر راج رانی جی! آپ نے بھی تو جان جوکھوں کا کام کیا تھا۔ اگر مہاراج وقت پر نہ
پہنچتے۔''

''تو تیرا کیا خیال ہے میں ڈوب جاتی؟'' پورنما ہنس کر بولی۔

''پھر راج رانی جی!'' نینا نے حیرت سے پوچھا۔

''پگلی کہیں کی میں اطمینان سے گنگا پار کر کے باہر نکل آتی۔ اپنے گاؤں میں۔ میں
نے تیرنا سیکھا تھا۔ اگر میں تیرنا نہ جانتی تو کوئی اور پروگرام بناتی۔'' پورنما نے کہا اور نینا اس کی شکل
دیکھتی رہ گئی۔

''یہ نازک کلائیاں اتنی مضبوط ہیں؟'' نینا نے چندر بدن کے خوبصورت ہاتھوں کو
دیکھتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو نے ان کا دم کہاں دیکھا ہے نینا!'' اور نینا خاموش ہو گئی۔

پورنما کسی سوچ میں گم ہو گئی تھی۔ نینا اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جب کئی
لمحے پورنما کچھ نہ بولی تو نینا نے کہا۔

''کس سوچ میں گم ہو گئیں راج رانی۔''

"کچھ نہیں نینا!" پورنما نے گہری سانس لے کر کہا۔ "تو سنا تیرا مہندر کیسا ہے؟"

"مزے میں ہے راج رانی۔ پر ایک چنتا ہے۔"

"کیا؟"

"مہندر کچھ اداس رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ چھپ چھپ کر ملنا اسے پسند نہیں۔ کب تک یہ گاڑی چلے گی اور پھر جب بھی میرا گھر والا آ جاتا ہے تو مہندر ہفتوں مجھ سے بات نہیں کرتا۔ مجھے گھر والے کے ساتھ جو رہنا پڑتا ہے۔"

"اوہ۔ یہ بات ہے۔"

"ہاں راج رانی۔ میں خود بھی اب مہندر کے بچوں کی ماں بننا چاہتی ہوں۔ مجھے اُپائے بتائیے۔" اور چندر بدن سر ہلانے لگی۔ پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کون سی بڑی بات ہے نینا۔ اب کے جس دن بھی تیرا گھر والا آئے مجھے بتانا۔ مہاراج نینوا کس مرض کی دوا ہیں۔"

"مگر وہ کیا کریں گے؟" نینا نے تعجب سے پوچھا۔

"اری بے وقوف وہ کیا نہیں کر سکتے۔ تیرا گھر والا اگر یہ سنے کہ تیری پیشانی پر ... کا نشان بن گیا ہے اور یہ نحوست کی نشانی ہے۔ اگر وہ تیرا پتی رہا تو بہت جلد جان گنوا بیٹھے گا۔ وہ نینوا مہاراج جیسے مہان سادھو کی بات جھوٹ مان سکتا ہے؟ تو پھر کیا وہ تجھے چھوڑنے کے لئے فوراً تیار نہ ہو جائے گا۔ سن اب جس روز تیرا پتی راضی نہ ہوا تو نحوست کا یہ نشان اس کی جان لے گا۔ یہ کام کرمو بخوبی کر سکتا ہے۔" چندر بدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نینا تعجب سے اس کی شکل دیکھتی رہی پھر اس نے بے تحاشا ہنسنا شروع کر دیا۔ ... پکڑ پکڑ کر ہنس رہی تھی اور چندر بدن مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ جب ہنستے ہنستے ... گئی تو چندر بدن نے کہا۔

"اب پاگلوں کی طرح ہنستی ہی جائے گی یا اس کی کوئی وجہ بھی بتائے گی۔"

"ویسے ہی مر جائے گا ہتھیارا کہیں کا۔ بڑا وہمی ہے۔ بس نینوا مہاراج کی زبان سے یہ شبد نکلیں اور اس کا دم نکلا۔ وہ تو بھرت نو اس ہی چھوڑ جائے گا راج رانی!" نینا نے ہنستے کہا۔

"تو ٹھیک ہے تیرا کام بن جائے گا۔" پورنما نے کہا اور اس کے بعد نینا دیر تک ... رہی۔ پھر اچانک وہ خاموش ہو کر پورنما کی شکل دیکھنے لگی۔

"اب کیا بات ہے؟" پورنما نے پوچھا لیکن نینا کچھ نہ بولی۔

"بولتی نہیں اب کیا بات ہے؟"

"بس ایسے ہی ایک خیال آ گیا تھا مگر اظہار کر دوں تو جان چلی جائے گی۔ چھوٹا منہ بڑی بات ہو گی۔"

"کیا بات ہے۔" پورنما نے تعجب سے پوچھا۔

"شما کر دیں راج رانی۔ من میں ایک برا خیال آ گیا تھا۔"

"نینا اب تو میرے ہاتھ سے پٹے گی۔ بتا کیا خیال آ گیا تھا۔" پورنما نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

"راج رانی!" نینا کے ہونٹ خشک ہو گئے۔ "شما کر دیں راج رانی! میرے من میں آ گیا تھا۔ میں کبھی ہمت نہیں کر سکتی۔"

"تیرا دماغ خراب ہے۔ میں تجھے بہن کہہ چکی ہوں نینا! بتا دے کیا بات ہے۔ وچن دیتی ہوں برا نہیں مانوں گی۔"

"ایسے ہی ایک خیال آ گیا تھا راج رانی! میں سوچ رہی تھی۔ میں پوچھنے والی تھی راج رانی کہ کیا آپ مہاراج شرت چندر سے خوش ہیں۔" نینا نے کہا اور چندر بدن چونک پڑی۔ وہ گہری نگاہوں سے نینا کی شکل دیکھ رہی تھی۔ کئی بار دل میں آیا تھا کہ اپنے پریمی کی باتیں بھی کرے لیکن وہ سمندر کی طرح گہری تھی۔ جانتی تھی کہ ابھی ماحول سازگار نہیں ہے لیکن اب صورتحال دوسری تھی۔ اب صرف اس کا اقتدار تھا۔ کوئی مقابل نہیں تھا اور پھر نینا جیسی راز دار جو راز کو راز رکھنے کے لئے جان بھی دے سکتی ہے اس سے کوئی بات کہی گویا اندھے کنویں میں ڈال دینا۔

"راج رانی وچن دے چکی ہو کہ ناراض نہیں ہو گی۔" نینا نے سوکھے منہ سے کہا۔

"تو میں ناراض کہاں ہوئی ہوں۔ مگر تو بات ذرا صاف صاف کر۔"

"بھگوان کے لئے راج رانی میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی۔" نینا نے خوشامد سے کہا۔

"ہماری طرف سے اجازت ہے۔ نینا جو دل چاہے بول۔ جو من چاہے پوچھ۔ تو ہمیں سب سے پیاری سہیلی ہے۔ ہم تجھ سے من کا بھید نہیں چھپائیں گے۔"

"رانی جی ابھی آپ نو جوان ہیں۔ ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے اور مہاراج؟ زمین اور آسمان کا فرق ہے ان کی محبت مہان ہے راج رانی! مگر نئی عمر کا جوان جو پریم دے سکتا ہے کیا وہ مہاراج دے سکتے ہیں۔ کیا رانی جی! کیا رانی جی نے کسی اور سے بھی پریم کیا ہے؟" نینا نے کس طرح دل کی بات کہی اور پھر سہمی ہوئی نگاہوں سے پورنما کو دیکھا۔ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ بات من میں ہی کیوں آئی جو مصیبت بن گئی۔

لیکن راج رانی کا چہرہ نرم تھا اس کی آنکھیں خیالوں میں کھوئی ہوئی تھیں۔
ڈھارس بندھی۔ کم از کم پورنما ناراض نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اس کے بعد وہ کچھ نہ بول سکی۔
نے مسکراتے ہوئے نینا کو دیکھا پھر بولی۔

''کیا تو نے ہمارے من کا چور کبھی پکڑا نینا؟''

''بھگوان کی سوگند کبھی نہیں۔'' نینا جلدی سے بولی۔

''تو مری کیوں جارہی ہے؟ دیوانی! میں کہہ چکی ہوں کہ برا نہیں مانوں گی۔''

پورنما نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور نینا کی جان میں جان آگئی۔

''رانی جی کی کرپا ہے مگر رانی جی نے جواب نہیں دیا۔''

''پریم سے کون سا دل خالی ہے نینا مگر بعض لوگوں کی زندگی میں پیاس ہی پیاس
ہے۔ انہیں پانی نہیں ملتا۔'' چندر بدن کا لہجہ اجنبی تھا۔ نینا حیران رہ گئی۔

''اپنی سکھی۔ اپنی داسی کو نہیں بتائیں گی رانی جی! میں جان دے کر بھی یہ راز زبان
نہیں لاؤں گی۔''

''تیرا خیال ٹھیک ہے نینا! ہمارا من بھی پریم سے خالی نہیں ہے مگر یہ پریم اپنے
کی تاریکیوں میں ڈبو دیا ہے ہم نے۔ ہم نے کبھی اسے اپنی زبان پر نہیں آنے دیا۔''

''راج رانی جی!'' نینا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''کیا یہ سچ ہے رانی جی؟''

''ہاں نینا۔ ہم بڑے ابھاگی ہیں۔ ہم نے برسوں سے اپنے پریمی کی شکل نہیں
نہ جانے وہ کس حال میں ہوگا۔''

''وہ کون ہے راج رانی جی! اپنی نینا کو بتاؤ میں جیون کی بازی لگا کر اس سے ملوا
اسے دیکھوں گی۔ مگر آپ نے اس کے ساتھ۔ اچھا نہیں کیا۔ کیا وہ آپ کے گاؤں کا تھا؟''

''یہ سب کچھ بتانے کا ابھی سے نہیں آیا ہے نینا! ہم سے آنے پر تجھے سب کچھ
گے۔ ابھی اتنا ہی کافی ہے۔ مہاراج ہمیں بے پناہ چاہتے ہیں۔ ہم ان کی محبت کا اپمان نہیں
سکتے۔ اگر تو ہماری رازدار سکھی نہ ہوتی تو ہم تجھے یہ بات مرتے سے تک نہ بتاتے۔''

''نینا پر بھروسہ رکھو راج رانی جی! اگر کوئی اس کی آنکھیں بھی نکال دے گا تو بھی
اس کے ہونٹوں سے نہ پھوٹے گا مگر میرا من راج رانی کے لے تڑپے گا۔''

''پگلی ہے تو۔ ہم تڑپ نہیں رہے۔ تو بھی چنتا نہ کر۔ ہم تدبیر سے تقدیر بنانے
قائل ہیں۔ سے آئے گا جب سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

''میں اسے دیکھنے کے لئے بے چین ہوں راج رانی!'' نینا نے سینے پر دونوں
رکھتے ہوئے کہا۔

''اوش دیکھ لے گی بہت سے نہیں رہ گیا ہے۔'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور نینا
کی شکل دیکھتی رہ گئی۔

''کرمو آیا ہے راج رانی جی!'' نینا نے اطلاع دی اور پورنما چونک کر اسے دیکھنے لگی۔
پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''بھیج دے نینا اور خود دور چلی جا۔ خیال رکھیو کوئی اندر نہ آنے پائے۔''

نینا چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ پھر جلدی سے باہر نکل گئی۔ اس کے ذہن میں ایک خیال
ا۔

کیا کرمو ہی اس کا منظور نظر ہے لیکن کرمو۔ نہ تو بالکل جوان تھا اور نہ ہی خوبصورت۔
یے ممکن ہے اور اگر یہی بات ہے تو بہت عجیب بات ہے۔ پورنما جیسی سندر رانی ہو تو ایک سے
حسین جوان جیون دان کرسکتا ہے پھر یہ کرمو کیوں؟ اس نے غور کیا تو اس کا یہ خیال مضبوط
وم ہوا۔ کرمو نے پورنما کے لئے بہت کچھ کیا تھا لیکن پورنما اسے اس کا معاوضہ بھی دیتی رہی
خود نینا کے ہاتھوں اس نے کرمو کو بہت کچھ دیا ہے۔

نہیں نہیں۔ وہ کرمو نہیں ہوسکتا۔ بہرحال وہ ایک حد سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ اس
باہر نکل کر کرمو کو اندر بھیج دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد کرمو پورنما کے سامنے تھا۔ اس نے ادب سے پورنما کو پرنام کیا اور
نے اسے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''سناؤ بھگوان داس کیسے آئے۔ کسی چیز کی ضرورت ہے۔''

''راج رانی کی کرپا سے سب کچھ موجود ہے۔ میں راج رانی کو ان کا وچن یاد دلانے آیا
عمر بیتی جارہی ہے راج رانی جی! اب آپ اپنا وچن پورا کردیں۔ آپ دیکھیں گی کہ کرمو۔
ا بن کر بھرت تو اس کی قسمت بدل دے گا۔ مہاراج کا بہت سا بوجھ بانٹ لے گا۔''

''ہوں۔'' پورنما نے گردن ہلائی۔

''بیٹھ جاؤ کرمو۔'' اور کرمو بیٹھ گیا۔ ''بے شک تم نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے اس کا
میں ملنا چاہئے ہم اپنا وچن پورا کریں گے لیکن اس کے لئے بھی تمہیں ہی کام کرنا ہوگا۔''

''میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں راج رانی جی!'' کرمو نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

''تب تمہیں منتری جی کی گدی خالی کرانی ہوگی۔''

''جس طرح مہارانی آگیا دیں۔''

''دیوان جیون کپور کس قسم کا آدمی ہے تم جانتے ہو؟''

''جیسے منتری ہوتے ہیں راج رانی جی!''

"کیا اس نے کوئی استری رکھی ہوئی ہے؟"
"اس کی اپنی استری ہے راج رانی جی! مگر اس نے ایک بیوہ سے بھی تعلقات
ہوئے ہیں۔ آشا اس کے محل ہی کے ایک حصے میں رہتی ہے۔"
"اوہ۔ آشا بیوہ ہے۔"
"ہاں۔ راج رانی جی!"
"مہاراج کو اس کے بارے میں معلوم ہے۔"
"معلوم ہے راج رانی جی!"
"تب کرمو۔ سیدھی سی بات ہے آشا۔ بیوہ ہے۔ اس کے دوسرے عاشق بھی
گے۔ وہ چوری چھپے وہاں آتے ہوں گے۔ تم ایسا گورکھ دھندا پھیلاؤ دیوان جی کو آشا پر
جائے کہ وہ دوسرے لوگوں سے بھی ملتی ہے۔ اس سلسلے میں تم اپنے بھی دو ایک آدمی لگا دو
کسی دن خاموشی سے دیوان جی اور آشا کو قتل کر دو جگہ خالی ہو جائے گی۔ تب میں مہاراج
صاف کہہ دوں گی کہ تمہارے علاوہ ریاست کا دیوان کسی کو نہیں بنایا جائے گا۔"
"راج رانی کی جے ہو۔ بہت اچھا پروگرام ہے۔ مہاراج' راج رانی کی بات کو
ٹالیں گے۔ کرمو جیون بھر راج رانی کے چرن دھو دھو کر پیے گا۔" کرمو نے خوشی سے کانپتے
کہا۔
"تم منتری بننے کے لائق ہو کرمو! تم نے بھی تو ہمارے لئے بہت کچھ کیا ہے۔"
"داس کو آپ نے بہت کچھ دیا ہے راج رانی جی! اب میں آگیا چاہتا ہوں۔
کر کے ہی آپ کی سیوا میں حاضر ہوں گا۔"
"نہیں کرمو۔ مجھے اطلاع دیتے رہنا تاکہ میں اپنا کام بھی جاری رکھوں بلکہ
تم کام کرو اس دن بھی مجھے بتانا پھر کوئی گڑبڑ نہ ہوگی۔"
"ایسا ہی ہوگا راج رانی جی!" کرمو نے کہا اور پھر وہ پرنام کر کے باہر نکل گیا۔
کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل رہی تھی۔ پھر اس نے زیرلب کہا۔
"ٹھیک ہے تم پر بھی زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کرمو! میں تمہیں منتری ضرور
گی۔" اور پھر اس نے نینا کو بلانے کے لئے گانگ بجا دیا اور چند منٹ کے بعد نینا اندر آ گئی۔
آشا در حقیقت طوائف تھی۔ ایک آتش نفس عورت۔ جیون کپور نے گوا
لیا تھا لیکن ذہنی طور پر وہ جیون کپور سے مطمئن نہیں تھی۔ دیوان جیون کپور بھی بھرت
عیاش راجہ کی طرح عیاش فطرت تھا۔ نئی نئی عورتیں آتی رہتی تھیں اور جب کوئی نہ ہوتا تو
ہی۔ تیس سال کی یہ طوائف بے حد حسین تھی۔ بہت سے جوان اس کے متوالے تھے۔

کسی کو نواز بھی دیا کرتی تھی لیکن چوری چھپے اس نے مستقل طور پر بھی ایک نوجوان رکھا ہوا تھا۔ یہ
راجیشور تھا۔ ہٹا کٹا سرخ وسفید پہلوان جو بظاہر آشا کا نوکر تھا لیکن درحقیقت اس کا لاڈلا تھا۔ اس
کا کام اعلیٰ خوراک کھانا اور ڈنڈ نکالنا تھا۔ بس ضرورت کے وقت اس کی ڈیوٹی آشا کی خواب گاہ
پر لگ جاتی تھی۔ آشا کے علاوہ اس نے کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔
لیکن جب ایک حسین ناری اس سے ملنے آئی اور اس نے راجیشور سے لگاوٹ کی
باتیں کیں تو راجیشور اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔
"کیا نام ہے تیرا سندری۔"
"مکیش۔ تو راجیشور ہے نا۔"
"ہاں تو مجھے کیسے جانتی ہے؟"
"بہت دنوں سے تجھے جانوں ہوں رے تو تو بس آشا کا ہو کر رہ گیا۔"
"ایسی باتیں نہ کر سندری میں آشا کا نوکر ہوں۔"
"شکل سے تو تو راجہ لگے ہے۔ کون مورکھ تجھے نوکر کہے ہے۔"
"کہاں راجہ۔ کہاں ہم۔" مکھ لال نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔
"پر میرے من کے راجہ تو تم ہی ہو۔" مکیش نے کہا اور مڑ کر چل دی۔ راجیشور ہکا بکا
رہ گیا۔ پھر وہ چونکا اور مکیش کے پیچھے دوڑا۔
"سن سندری۔ سن تو۔ میری بات تو سن۔"
"کل اسی جگہ۔" مکیش نے کہا اور دوڑتی ہوئی چلی گئی۔ راجیشور دل تھام کر رہ گیا تھا۔
"مکیش نے کافی فاصلہ طے کیا اور پھر وہ راج محل کے عقبی سمت سے اندر داخل ہوگئی۔
اس نے چوڑی روش طے کی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ پورنما کے سامنے تھی۔ پورنما اسے دیکھ کر
مسکرائی۔
"کیا رہا نینا؟" پورنما نے پوچھا۔
"یہ مرد نیچ جات بڑے ہی ندیدے ہوتے ہیں۔ راج رانی راجیشور مہاراج پھندے
میں پھنس گئے پھر کل ملنے جاؤں گی۔"
"احتیاط رکھنا نینا۔ بڑی ہوشیاری سے کام کرنا ہے۔ کرمو بے حد چالاک انسان ہے۔
اس کی نگاہ تم پر نہ پڑنے پائے۔"
"نینا پر بھروسہ رکھیں راج رانی جی! جیسا چاہیں گی ویسا ہی ہوگا۔" نینا نے کہا اور پورنما
مسکرانے لگی۔
"بھروسہ نہ ہوتا تو اتنا بڑا کام تجھ سے نہ کرواتی۔ ویسے اس کے بارے میں جیسا سنا

ہے ویسا ہی ہے وہ؟''

''اس سے بھی کچھ زیادہ راج رانی جی! اس کے موٹے موٹے ہاتھ پاؤں دیکھ کر
لگے ہے۔''

''ہوں۔'' پورنما کسی سوچ میں ڈوب گئی۔ پھر بولی۔

''ٹھیک ہے آج کا کام ختم۔ مہاراج آتے ہی ہوں گے۔'' اور نینا مسکراتی ہوئی باہر
نکل گئی۔

کرمو نے اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ وہ مسلسل دیوان جیون کپور کے پیچھے لگا ہوا تھا۔
اس کی ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھتا تھا۔ کئی بار وہ جیون کپور کے پیچھے آشا کی خواب گاہ تک بھی گیا
تھا۔ وہ صرف موقع کا منتظر تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی مناسب موقع پر جیون کپور کو آشا کی خوابگاہ پر
قتل کر دے اور اس قتل کو ایسا رنگ دے جیسے آشا کے عاشقوں نے جیون کپور کو قتل کر دیا ہو۔
جلد سے جلد یہ کام کر لینا چاہتا تھا اور وہ اس کے لئے صرف سچویشن کا جائزہ لے رہا تھا۔ یوں تو
یہ کام کسی بھی وقت کر سکتا تھا۔ اس جیسے انسان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن پھر بھی
دیوان جی کا معاملہ تھا۔ وہ کوئی ایسا کمزور پہلو نہیں چھوڑنا چاہتا تھا جس سے اس پر شبہ کیا جائے۔
بہر حال ایک ہفتے کی تگ و دو کے بعد اس نے پوری پوزیشن سمجھ لی اور فیصلہ کر لیا کہ دوسری رات
جیون کپور اور آشا کی زندگی کی آخری رات ہو گی۔ لیکن وعدے کے مطابق رانی پورنما کو بھی بتانا
تھا۔

چنانچہ دوسرے دن صبح وہ پورنما کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پورنما نے حسب معمول
اس کا خیر مقدم کیا تھا۔

''کیا حال ہے کرمو؟''

''کرپا ہے راج رانی جی! آج رات میں اپنا کام کر رہا ہوں۔'' کرمو نے کہا۔

''خوب اس کا مطلب ہے کل کا دن ہنگامی ہو گا کرمو۔ تم اپنا کام کرو مگر رات کو کس
وقت؟''

''بارہ بجے کے سمے راج رانی جی!''

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کامیابی کا انتظار کروں گی۔'' پورنما نے کہا لیکن اس کی
آنکھوں سے ابلتا ہوا زہر کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

◆......◆......◆

''راج رانی!'' نینا نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''باہر کوئی موجود تو نہیں ہے؟''

''کوئی نہیں ہے راج رانی جی مگر بات کیا ہے راج رانی جی کچھ......'' لیکن جملہ پورا
ہونے سے پہلے ہی پورنما نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا اور نینا نے اس کی انگلیاں چوم لیں۔

''راجیشور کا کیا حال ہے نینا؟'' پورنما نے پوچھا۔

''ٹھیک ہے راج رانی جی! رنگ پر آ گیا ہے ہر وقت ایک ہی رٹ لگائے رہے
ہے۔'' نینا نے شرماتے ہوئے کہا۔

''تو نے کیا جواب دیا؟'' پورنما نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا جواب دوں پاپی کو بس چالاکی سے ٹال دیتی ہوں۔ پر راج رانی جی وہ زیادہ
دنوں تک نہیں ٹلے گا اور میرے لئے مصیبت بن جائے گا۔ کسی دن زبردستی پر نہ اتر آئے۔''

''سمے آ گیا ہے نینا آج آخری رات ہے۔ آج کی رات تیرا سخت امتحان ہے۔ نینا!
کرمو آج جیون کپور کے پاس جا رہا ہے تو جانتی ہے کہ تیرا اس ناٹک میں کیا پارٹ ہے؟''

''اوہ۔'' نینا بھی سنجیدہ ہو گئی۔

''میں جانتی ہوں راج رانی جی!'' اس نے سرسراتے لہجے میں کہا۔

''ایک کام بھی غلط ہو جائے تو ناٹک کا رنگ بدل جائے گا۔''

''بھگوان نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' نینا نے کہا اور پورنما اس کی آنکھوں میں
جھانکنے لگی۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر گردن ہلا دی۔ نینا کسی سوچ میں ڈوب گئی تھی۔

◆......◆......◆

’’کیا بات ہے رے آج کل تو کھویا کھویا سا رہتا ہے۔ میرے کام میں بھی من نہیں لگاتا؟‘‘ آشا نے راجیشور کی چوڑی پشت پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور راجیشور چونک پڑا۔ وہ آشا کی پنڈلیاں دبا رہا تھا۔ سفید سفید سنگِ مرمر سے تراشی ہوئی پنڈلیاں جنہیں دباتے ہوئے راجیشور کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور آنکھیں لال انگارے کی مانند اور آشا ہمیشہ اس کی اس کیفیت سے مسرور ہو جاتی تھی۔ اسے اپنی نسوانیت کی دلکشی پر غرور ہونے لگتا تھا اور فخر سے اس کا سینہ تن جاتا تھا۔ وہ راجیشور کو زیادہ سے زیادہ تڑپاتی اور جب وہ بے قابو ہو جاتا تو خود کو اس کے حوالے کر دیتی۔

آج بھی راجیشور کے ہاتھ آشا کی چکنی پنڈلیوں پر پھسل رہے تھے لیکن اس کا دماغ کہیں اور تھا۔ آج اسے ان پنڈلیوں کی چکناہٹ کا احساس نہیں تھا۔ آج اس کے چہرے پر نہ تھی نہ سرخی۔ وہ کہیں اور کھویا ہوا تھا اور یہ کیفیت پچھلے کئی دنوں سے تھی۔ آشا محسوس کئے بغیر نہ رہ سکی اور اس نے راجیشور سے سوال کر ہی دیا۔

راجیشور عجیب انداز سے اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔ وہ ایک سیدھا سادہ نوجوان تھا۔ چھل کپٹ اسے نہیں آتے تھے اس نے ایک گہری سانس لی اور بولا۔

’’ناراض تو نہیں ہو گی دیوی جی!‘‘

’’نہیں کیا بات ہے؟‘‘

’’مجھے پریم ہو گیا ہے دیوی جی! میں اب اس کے بنا نہیں رہ سکتا۔ بھگوان کے لئے اس کے سنگ میرے پھیرے کرا دو۔‘‘

’’راجیشور نے آشا کے پاؤں پکڑ لئے لیکن آشا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے راجیشور کو گویا خرید لیا تھا، مریل سا لونڈا تھا۔ آشا کی گہری نگاہوں نے جانچ لیا تھا کہ اگر اس کی کھلائی کی جائے تو کچھ سے کچھ بن جائے گا۔ چنانچہ ہوس پرست آشا نے اسے خرید لیا۔ اس نے راجیشور پر بے دریغ خرچ کیا تھا۔ جیون کپور جیسے احمق آشا کو کہاں خوش رکھ سکتے تھے

وہ بس دولت بٹورنے کا ایک ذریعہ تھے۔ چنانچہ آشا ان سے سمیٹتی تھی اور راجیشور کو کھلاتی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ چیونٹی کے بھی پر نکل آئیں گے لیکن وہ جانتی تھی کہ راجیشور سیدھا سادہ آدمی ہے۔ خود اس نے کسی ناری کی طرف بڑھنے کی کوشش نہیں کی ہو گی۔ پھر وہ کون ہے جس نے آشا کے مال کو صاف کرنے کی کوشش کی تھی؟

چنانچہ راجیشور پر برسنے کے بجائے اس نے چالاکی سے کام لیا اور اسی انداز میں بولی۔

’’پر وہ ہے کون رے۔ کچھ اتا پتا تو بتا رے۔‘‘

’’اس کا نام مکیش ہے دیوی! بڑی سندر ہے بالکل کنول کے پھول کی طرح۔‘‘ راجیشور نے کہا۔

’’کہاں رہتی ہے۔ تجھ سے کیسے ملی؟‘‘

’’یہ سب مجھے نہیں معلوم دیوی جی۔ بس یہاں آئی تھی اکثر آتی رہتی ہے وہ۔ مجھ سے پریم کرتی ہے دیوی جی۔ آپ میرا یہ کام کرا دیں جیون بھر دعائیں دوں گا۔‘‘

’’دعائیں۔‘‘ آشا نے کھولتے ہوئے دماغ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ’’کیا اس نے اپنا تن بدن تیرے حوالے کر دیا ہے راجیشور؟‘‘

’’نہیں دیوی جی۔ وہ بڑی پوتر ہے مجھے پنڈے کو چھونے بھی نہیں دیتی۔ پر جب میرے اس کے ساتھ پھیرے ہو جائیں گے تو میرا اس پر ادھیکار ہو جائے گا۔‘‘ راجیشور نے محبت میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا لیکن یہ لہجہ آشا کے دل پر آرے چلا رہا تھا۔ وہ حد سے زیادہ برداشت کر رہی تھی۔ راجیشور اس کا محبوب تھا۔ وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی لیکن وہ اس لڑکی کو مزہ چکھانا چاہتی تھی۔ وہ اس کے جسم کے ٹکڑے کر دینا چاہتی تھی جس نے اسے چھیڑنے کی کوشش کی تھی۔

’’عجیب پریمی ہے تو راجیشور۔ تو نے اپنی پریمیکا کا پتہ بھی نہیں معلوم کیا۔ کچھ معلوم تو ہو وہ کون ہے؟ کہاں سے آتی ہے؟‘‘

’’دیوی جی۔ وہ تو آسمان سے کسی اپسرا کی طرح اتری اور میرے من مندر میں بیٹھ گئی۔ اس کے سامنے میں سنسار کو بھول جاتا ہوں مجھے کچھ یاد نہیں رہتا۔‘‘

’’ٹھیک ہے راجیشور! اب کی بار جب وہ آئے تو تو اسے میرے پاس لے آنا۔ اگر راضی نہ آئے تو زبردستی لے آنا۔ میں اس سے اس کے بارے میں معلوم کروں گی اور پھر تیرے پھیرے کرا دوں گی۔‘‘ آشا نے پاؤں سکیڑتے ہوئے کہا۔

’’بھگوان تمہیں سکھی رکھے دیوی جی۔‘‘ راجیشور نے محبت سے آشا کی کمر میں ہاتھ

ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن آشا پیچھے ہٹ گئی اس وقت اس کا خون پی جانے کو جی چاہ رہا تھا لیکن
کی برہمی راجیشور کو ہوشیار کر سکتی تھی اور اس طرح وہ اس عورت سے انتقام نہیں لے سکتی تھی جس
نے اس کی محبت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے اس نے خود کو سنبھالا اور راجیشور کے
ہاتھ کمر میں سے نکالتے ہوئے بولی۔

''بس اب تو جا مگر اسے میرے پاس لانا نہ بھولیو۔''

''لے آؤں گا دیوی جی۔ پر۔''

''نہیں آج نہیں۔ جیون کپور مہاراج آنے والے ہیں بس تو جا۔'' آشا نے کہا اور
راجیشور خوش خوش گردن ہلاتا ہوا باہر نکل آیا لیکن آشا کی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔ اس
کو اگر مکیش کا پتہ معلوم ہو جاتا تو وہ خود جا کر اس کے جسم کی دھجیاں بکھیر دیتی۔ وہ ایک خوبصورت
چھپر کھٹ پر بیٹھی کھولتی رہی۔ تب ایک داسی نے دیوان جی کے آنے کی اطلاع دی اور آشا سنبھل
گئی۔ جیون کپور کو ان واقعات کی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہئے تھی۔ ظاہر ہے وہ ایک زبردست
آسامی تھے جس نے آشا کی عزت کئی گنا بڑھا دی تھی اور پھر جیون کپور کی وجہ سے اس کی مالی
حیثیت بھی بہترین ہو گئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیون کپور نے کبھی راجیشور کی طرف توجہ نہیں کی
ہے اور وہ اسے صرف ایک ملازم سمجھتے ہیں اگر انہیں واقعات پتہ چل جائیں تو وہ راجیشور کو کبھی
برداشت نہیں کریں گے چنانچہ اس نے اپنا موڈ بدل لیا اور جیون کپور کا انتظار کرنے لگی۔

جیون کپور دھوتی کا پلو سنبھالتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور آشا ان کے سواگت کے
لئے کھڑی ہو گئی۔ اس نے ایک ادا سے ہاتھ جوڑ کر انہیں پرنام کیا۔ جیون کپور مسکراتے ہوئے
آگے بڑھے۔

''کیا کر رہی تھی ہماری رانی؟'' انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''مہاراج کا انتظار۔'' آشا نے بالوں کی لٹ سنوارتے ہوئے کہا۔

''بس کیا کریں ریاست کے کاموں میں الجھے رہتے ہیں ورنہ ہمارا من کہاں چاہتا
ہے۔ آشا سے جدا رہنے کو۔'' جیون کپور نے آشا کو چھپر کھٹ پر بٹھاتے ہوئے کہا اور پھر خود بھی
اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ آشا نے اپنا سر ان کے سینے پر رکھ دیا۔

''ہمارا من تو چاہتا ہے کہ بس اسی طرح آشا کے پاس بیٹھے رہیں اور دنیا آگے بڑھ
جائے۔''

''بس اسی طرح؟'' آشا نے معصومیت سے پوچھا اور جیون کپور کا دل اس ادا پر
جھوم اٹھا۔

''نہیں جس طرح ہماری آشا کہے۔'' انہوں نے آشا کی ٹھوڑی اٹھا کر کہا اسی وقت کسی

نے دروازے پر دستک دی اور دونوں چونک پڑے۔ آشا کی تیوریاں چڑھ گئیں اور اس نے سخت
لہجے میں کہا۔

''کون ہے۔ اندر آؤ۔''

جیون کپور سنبھل گئے لیکن اندر آنے والے آدمی کو دیکھ کر دونوں بری طرح چونک
پڑے تھے۔ وہ ایک تندرست و توانا آدمی تھا اور منہ پر کالا کپڑا لپیٹے ہوئے تھا۔

''کون ہو تم؟'' جیون کپور جلدی سے چھپر کھٹ سے اٹھ گئے۔

''ابھی بتاتا ہوں دیوان جی۔'' آنے والے نے کہا اور دوسرے ہی لمحے ایک چمکدار
خنجر نظر آیا۔ جیون کپور جی کی تو حالت ہی خراب ہو گئی اور ان کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ
گیا۔ ہاتھ پاؤں سن ہو گئے لیکن آشا دہشت سے چیخ پڑی تھی۔ آنے والے کا الٹا ہاتھ آشا کے منہ
پر پڑا اور وہ چھپر کھٹ پر اوندھی ہو گئی۔

تب نقاب پوش آگے بڑھا۔

''بہت ہو گئی دیوان جی! بس اب تم پرلوک سدھارو۔ دوسروں کے لئے جگہ خالی
کرو۔'' اس نے خنجر بلند کرتے ہوئے کہا۔

''ہے بھگوان۔ ہے بھگوان۔'' دیوان جی نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا لیکن آنے
والے نے خنجر ان کے دل کے مقام پر بھونک دیا اور آشا پھر سے کٹتے ہوئے بکرے کی طرح چیخ
پڑی۔

''خاموش رہ کتیا کی جنی۔ نہیں تو۔'' نقاب پوش نے دبی دبی غراہٹ سے کہا اور دیوان
جی کے جسم پر خنجر کے کئی وار کئے۔ دیوان جی کی دلخراش چیخیں ابھری تھیں۔ اسی وقت آشا نے
چھپر کھٹ سے اچھل کر دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن نقاب پوش نے اسے راستے ہی میں
پکڑ لیا اور پھر اس کا خون آلود خنجر آشا کی گردن پر چل گیا۔ اس نے آشا کا نرخرہ کاٹ دیا تھا۔ آشا
زمین پر گر کر تڑپنے لگی۔ جیون کپور مہاراج تو پہلے ہی ٹھنڈے ہو گئے تھے۔ چہرے پر کپڑا باندھے
ہوئے شخص نے مسکراتے ہوئے کپڑا کھول دیا اور حقارت سے جیون کپور کی طرف دیکھتے ہوئے
بولا۔

''شما کرنا مہاراج! اقتدار حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کرنا ہوتا ہے۔ اب
ریاست کا دیوان کرمو ہو گا اور پھر وہ مسکراتا ہوا دروازے کی طرف پلٹا اور اس نے اس وقت ایک
دیو قامت شخص کو اندر آتے ہوئے دیکھا اور وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ دیو قامت انسان کے ہاتھ
میں ایک چمکدار گنڈاسہ تھا۔ کرمو نے اپنا خنجر سامنے کر لیا جس سے خون ٹپک رہا تھا۔

آشا کے کمرے سے نکل کر راجیشور باہر باغ میں آ گیا۔ جب سے مکیش اسے ملی تھی

اس کا دل آشا کے پاس نہیں لگتا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک سادہ دل نوجوان تھا۔ فاقوں کا مارا ہوا
پاس ملازمت کے لئے آیا تھا۔ آشا نے نہ صرف اسے ملازم رکھ لیا بلکہ اس کی وہ خاطر مدارات
کہ اس کا حلیہ ہی بدل گیا۔ وہ اپنی مالکہ کا احسان مند تھا اور اس سے محبت بھی کرتا تھا لیکن
انداز کی نہیں جس طرح آشا چاہتی تھی۔ پھر جب پہلی بار اسے آشا نے اپنی خواب گاہ میں بلایا
آشا کا مقصد اس کی نگاہ میں آیا تو وہ لرز گیا۔ اسے احساس ہوا کہ یہ پاپ ہے۔ مالکن، مالکن
ہے لیکن آشا نے اسے شراب پلا کر اس کے دل سے گناہ کا احساس نکال دیا اور پھر بار بار
ہونے لگا۔

راجیشور کو اپنا مصرف معلوم ہو گیا اور اسے اس نے اپنا فرض سمجھ لیا۔ لیکن اس کا دل
کو اس حیثیت سے قبول نہیں کرتا تھا۔ اس کے باوجود وہ آشا کی دل سے عزت کرتا تھا اور
اپنی مالکن سمجھتا تھا۔

پھر مکیش ایک چھلاوے کی طرح اس کی زندگی میں آئی اور پھر وہ مکیش سے دل
بیٹھا۔ اٹھتے بیٹھتے اس کی نگاہوں میں مکیش کی تصویر ہوتی۔ اس نے مکیش کو بھی آشا بنانا چاہا لیکن
شوخ و شریر مکیش نے اسے اپنا جسم چھونے بھی نہ دیا۔ تب سادہ دل راجیشور کے دماغ نے یہ
فیصلہ کیا کہ مکیش کو اپنی پتنی بنا لے۔ اس کے بعد اسے مکیش پر مکمل ادھیکار ہو گا اور اس نے
سادہ دلی سے آشا کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کر دیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا
آشا نے اس بات کا کیا اثر لیا ہے۔

بہرحال چونکہ آشا نے اس سے وعدہ کر لیا تھا۔ اس لئے بخوشی وہاں سے واپسی پر
کے قدم اس طرف اٹھ گئے جہاں مکیش اس سے ملاقات کرتی تھی اور پھر جب وہ پھولوں کے
کنج میں پہنچا تو مکیش اس کی منتظر تھی۔

خلاف توقع مکیش کو موجود دیکھ کر اس کا دل خوشی سے کھل اٹھا۔ وہ پاگلوں کی طرح
آگے بڑھا اور اس نے مکیش کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈال کر اسے سینے سے لگا لیا۔

''ارے۔ ارے کیا دارو پی لی ہے۔ چھوڑو مجھے۔ چھوڑو مجھے راجیشور۔'' مکیش نے
اس کے چوڑے چکلے سینے پر ہاتھوں کے گھونسے مارتے ہوئے کہا۔

''بس اب بہت کم سے رہ گیا ہے۔ مکیش رانی! دیکھتا ہوں خود کو کب تک چھڑاؤ گی''
راجیشور نے مسکراتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔

''کچھ باؤلے ہوئے ہو کیا۔ کیا بات ہے؟''

''میں نے آج آشا دیوی سے من کی بات کہہ دی ہے مکیش رانی۔'' راجیشور نے
مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

''کیا بات کہہ دی۔'' مکیش چونک پڑی۔

''میں نے کہہ دیا کہ میں مکیش سے پریم کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہوں۔ کنڈ میں اگنی
کے گرد پھیرے لگانا چاہتا ہوں۔''

''پھر آشا نے کیا کہا؟''

''آشا دیوی تیار ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ مکیش کو میرے پاس لے آنا۔ میں اس
سے بات کروں گی اور پھر تمہارے پھیرے کرا دوں گی۔''

''ہوں۔ یہ بات تم نے کب ان سے کہی تھی؟'' مکیش نے پوچھا۔

''ابھی تھوڑی دیر پہلے۔ وہیں سے تو آ رہا ہوں۔''

''دیوان جی نہیں آئے ابھی؟'' مکیش نے پوچھا۔

''آنے والے تھے جبھی تو میں یہاں چلا آیا۔''

''ہوں۔'' مکیش نے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی
بے چینی پھیلی ہوئی تھی لیکن راجیشور نے اسے محسوس نہیں کیا۔ وہ مکیش کے قریب بیٹھتے ہوئے محبت
سے بولا۔

''تم نے مجھے بتایا نہیں مکیش کہ تم کہاں رہتی ہو۔''

''آکاش پر۔'' مکیش نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے کان کہیں اور لگے ہوئے
تھے اور چہرہ مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

''مجھے بھی تم اپسرا معلوم ہوتی ہو پر۔ مجھے سچ سچ بتاؤ مجھے اپنی پریمکا کا پتہ بھی نہیں
معلوم۔''

''ارے پتہ معلوم کر کے کیا کرو گے۔ میں خود جو تمہارے پاس آ جاتی ہوں۔'' مکیش
نے پیار سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ جب پھیرے ہوں گے تب تو بتاؤ گی۔'' راجیشور احمقانہ انداز میں
ہنستے ہوئے بولا اور اسی وقت مکیش کے حساس کانوں نے ایک نسوانی چیخ سنی اور اس کا دل اچھل
پڑا۔

''راجیشور تم نے سنا؟''

''کیا؟'' راجیشور نے تعجب سے پوچھا لیکن مکیش کو کچھ بتانے کی ضرورت پیش نہیں
آئی تھی۔ دوسری چیخ راجیشور نے بھی سنی تھی۔

''یہ تو۔ یہ تو۔ دیوی آشا کی چیخ ہے۔'' وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''سنو تو راجیشور!'' مکیش نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

''ہاں وہ آشا دیوی ہی کی چیخ تھی۔ نہ جانے کیا پتا پڑی ہے۔''

''تم کہاں جا رہے ہو؟''

''دیکھوں تو سہی۔'' راجیشور نے کہا۔

''اور بھگوان نہ کرے تمہیں کچھ ہو گیا تو؟''

''ارے مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ تم میرے بازوؤں کی طاقت سے ابھی واقف نہیں'' راجیشور پھر آگے بڑھا۔

''سنو تو سہی۔'' مکیش نے کہا اور راجیشور رک گیا۔ مکیش نے اپنے لباس سے چمکدار گنڈاسہ نکالا اور اسے راجیشور کے ہاتھ میں دے دیا اور بولی۔

''اسے لیتے جاؤ کوئی دشمن نہ ہو۔ یہ تمہارے کام آئے گا۔''

راجیشور نے گنڈاسہ لے لیا اور پھر وہ تیزی سے اندر کی طرف دوڑا۔ رات کے دوسرے لوگوں کو آشا دیوی کے محل میں آنے کی اجازت نہیں تھی۔ سوائے راجیشور کے کہ راجیشور کی وقت بے وقت دیوی جی کو ضرورت پڑی رہتی تھی۔ راجیشور گنڈاسہ لئے اندر گھسا اور چند ساعت کے بعد وہ آشا دیوی کی خواب گاہ پر تھا۔ اندر سے اسے کچھ غیر معمولی آوازیں سنائی دیں اور وہ بے دھڑک اندر داخل ہو گیا۔

تب اس نے وہ روح فرسا منظر دیکھا۔ دیوان جیون کپور کی انتڑیاں باہر پڑی تھیں اور آشا دیوی کے جسم سے بھی خون ابل رہا تھا۔ وہ جانکنی کے عالم میں ہاتھ پاؤں پٹخ رہی اور ان دونوں کا قاتل ہاتھ میں خنجر لئے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ راجیشور کو دیکھ کر پیچھے ہٹ تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تو نے کیا کیا پاپی؟'' راجیشور نے غیظ آلود لہجے میں کہا۔

''تو کون ہے؟'' قاتل غرایا۔

''ابھی بتائے دیتا ہوں۔ میں کون ہوں۔'' راجیشور نے منہ سے جھاگ اڑاتے ہوئے کہا۔ اپنی مالکن کا خون دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بھی خون اتر آیا تھا۔ قاتل سنبھل گیا۔ اس نے خنجر حملہ کرنے کے انداز میں پکڑ لیا تھا۔ دوسری طرف سے راجیشور بھی خالی ہاتھ نہیں تھا۔ مکیش کا دیا ہوا گنڈاسہ اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

دفعتاً قاتل نے انتہائی صفائی سے اس پر وار کیا لیکن راجیشور نے پیچھے ہٹ کر اس کا وار خالی کر دیا اور دوسرے لمحے اس نے قاتل پر چھلانگ لگ دی۔ قاتل بڑی پھرتی سے پیچھے ہٹا لیکن وہ آشا کی لاش میں الجھ گیا۔ پیچھے ہٹتے وقت اس نے سمت کا صحیح تعین نہیں کیا تھا چنانچہ چاروں شانے چت گرا اور راجیشور کے لئے یہ مہلت کافی تھی۔ دوسرے ہی لمحے وہ قاتل کے

چڑھ بیٹھا۔ اس نے قاتل کا خنجر والا ہاتھ دبا لیا قاتل بھی کمزور نہیں تھا لیکن وہ اپنے سینے سے اس کو دھکیل نہیں سکا۔

اس نے بھی راجیشور کے گنڈاسے والا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ اس کی گردن کی رگیں پھول گئی تھیں۔ چہرہ انگارے کی مانند سرخ ہو گیا لیکن اس کے بازو کی پوری قوت بھی راجیشور جیسے بے فکر کے جھکتے ہوئے ہاتھ کو روکنے میں ناکام تھی۔

یہاں تک کہ گنڈاسہ اس کی گردن کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے آخری بچاؤ کے لئے اپنے پورے جسم کی طاقت صرف کی۔ اس کوشش میں اس کے ہاتھ کی گرفت کمزور پڑ گئی اور دوسرے لمحے تیز اور چمکدار گنڈاسے نے اس کی گردن اڑا دی۔ قاتل کے منہ سے آخری چیخ بھی بلند ہو سکی۔ اس کی گردن سے ابلتے ہوئے خون نے راجیشور کا منہ رنگ دیا تھا۔

راجیشور نے کرمو سے اپنی مالکن کے خون کا بدلہ لے لیا تھا۔ اسے جیون کپور کی کوئی پروا نہیں تھی۔ کمرے میں تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ چاروں طرف خون بہہ رہا تھا۔ راجیشور نے یہ دہشت ناک منظر دیکھا اور دوسرے ہی لمحے وہ چیختا ہوا باہر بھاگا۔ وہ سیدھا باغ میں گیا تھا لیکن مکیش پھولوں کے کنج کے پاس موجود نہ تھی۔

''مکیش۔'' اس نے دھاڑ کر آواز دی اور ملازموں کے کمروں کے دروازے کھلنے لگے۔ مکیش کا کہیں پتہ نہیں تھا۔

◊......◊......◊

شرت چندر کے دربار جاتے ہی پورنما نے نینا کو بلا بھیجا۔ نینا ایک موٹی چادر اوڑھ کر پورنما کے پاس آئی تھی۔ اس کا چہرہ دھلے ہوئے لٹھے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔ رات بھر جاگنے کی وجہ سے آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

''کیا ہوا نینا کیا بات ہے؟'' پورنما نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسے ہلاتے ہوئے کہا اور وہ چونک پڑی۔

''ارے تجھے تو بخار ہے۔''

''ہاں۔ راج رانی جی! سب ٹھیک ہے پر مجھے بخار ہو گیا ہے۔''

''ڈر گئی تھی کیا؟'' پورنما نے پوچھا۔

''ہاں راج رانی جی! میں نے جیون بھر اتنا خون نہیں دیکھا۔ رام رام۔'' نینا لرزتے ہوئے بولی۔

''بیٹھ جا نینا تو کانپ رہی ہے۔ میں سخت بے چین ہوں۔ میری سکھی میں بھی رات بھر

نہیں سو سکی ہوں۔ اگر مہاراج میرے پاس نہ ہوتے تو میں رات کو ہی تیرے پاس آ جاتی
لیتی۔ مجھے نینا بتا کیا ہوا؟''

''سب ٹھیک ہو گیا راج رانی جی! ہر کام مرضی کے مطابق ہوا ہے۔ کرمو نے
اور آشا کو قتل کر دیا اور پھر راجیشور نے کرمو کو بڑا خونی ڈرامہ تھا۔ راج رانی جی! میں
کر خود بھی چپکے چپکے وہاں پہنچ گئی۔ دونوں خونی درندوں کی طرح لڑ رہے تھے اور پھر راجیشور
کرمو کی گردن اڑا دی اور خود بھی چیختا ہوا باہر بھاگ گیا۔ تب میں نے کمرے میں جھانکا
طرف خون ہی خون تھا۔ ہر چیز گل رنگ ہو رہی تھی۔ میں نجانے کیسے بھاگ کر یہاں
رانی! میرا من ہی جانتا ہے۔''

''ارے میری نینا! میں تیرا منہ موتیوں سے کیوں نہ بھر دوں۔ میری پیاری نینا
پورنما نے نینا کا منہ چوم لیا اور اچانک نینا نے چادر اتار پھینکی۔ پورنما حیران رہ
''میرے سارے روگ چلے گئے راج رانی۔ میرے بھاگ۔ آپ نے میرا
ایک بار اور میرا منہ چوم لیں تو پھر میں جیون بھر بیمار نہ ہوں گی۔''

''نینا میری پیاری سکھی۔'' پورنما نے پیار بھرے لہجے میں کہا اور نینا کی خواہش
دی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

دیوان جیون کپور کے لرزہ خیز قتل کے چرچے ہفتوں ہوتے رہے۔ شرت چندر
رہے تھے۔ کہانی وہی منظر عام پر آئی جو پورنما چاہتی تھی یعنی دیوان جی' آشا کے عاشق نے
بھی۔ چنانچہ رقابت میں یہ قتل و غارت گری کا ڈرامہ ہوا۔ راجیشور نے صرف اپنا فرض
تاہم وہ بھی جیل میں تھا۔ بات صاف تھی اس لئے کسی نے گہرائی میں نہ سوچا۔ اصلیت
اور چندر بدن کو معلوم تھی۔

بہرحال اب چندر بدن کے تمام راستے صاف تھے اور اب اس کے دل میں
یاد چٹکیاں لینے لگی تھی۔ وہ اب راکیش کی قسمت کھولنا چاہتی تھی۔ اس کے لئے نینا
اور کون ہو سکتا تھا لیکن نینا پر لاکھ بھروسے کے باوجود اپنی گرفت مضبوط کرنا چاہتی تھی۔

چنانچہ ایک شام باغ میں ٹہلتے ہوئے اس نے نینا سے پوچھا۔

''کیا حال ہے ری تیرے مہندر کا؟''

''اچھا ہے راج رانی جی!'' آپ کی دیا سے مگر۔'' نینا خاموش ہو گئی۔

''میں سمجھتی ہوں۔ اب کب آ رہا ہے تیرا پتی؟''

''پرسوں سوموار ہے۔ پرسوں آئے گا مؤا۔'' نینا نے دانت پیس کر کہا۔

''ہوں ٹھیک ہے۔ کل ہم دونوں پوجا کرنے چلیں گے۔''

''سچ راج رانی جی!''

''ہاں۔ ہاں سچ مچ۔'' پورنما نے مسکرا کر اس کے گال پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا۔

''بھگوان آپ کو خوش رکھے راج رانی جی! پر میرے من کی ایک آرزو ابھی پوری نہیں ہوئی راج رانی جی! بھگوان جانے میں کب اس قابل ہوں گی کہ راج رانی میرے اوپر وشواس کریں گی۔''

''ہم تیرے اوپر بھروسہ کرتے ہیں نینا!'' پورنما نے حوض کے کنارے پڑی ہوئی بنچ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میرا من نہیں مانتا ہے راج رانی جی!''

''کیوں؟'' پورنما نے پانی پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

میں آج تک راج رانی جی کے من کے بھید سے ناواقف ہوں راج رانی!''

''جان کر کیا کرے گی نینا؟''

''اس بھگوان کو دیکھوں گی اور اگر راج رانی چاہیں گی تو اسے راج رانی سے ملانے کے لئے جیون دان کر دوں گی۔''

''سچ کہہ رہی ہے نینا؟'' پورنما نے آہستہ سے پوچھا۔

''جھوٹ بولوں تو ابھی اندھی ہو جاؤں راج رانی جی!'' نینا نے اس کے گھٹنے پر ٹھوڑی رکھتے ہوئے کہا۔ پورنما اس کا چہرہ دیکھنے لگی پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

''پورے سنسار میں ہمارا تیرے سوا اور ہے ہی کون۔ نینا ہم تجھے ہی من کا دکھ نہیں بتائیں گے تو کسے بتائیں گے؟ آج تجھے اپنے من کا بھید سونپ رہے ہیں نینا۔ ہماری لاج رکھنا۔''

''راج رانی جی چاہیں تو نینا کی زبان کاٹ لیں۔ اس کے ہاتھ کاٹ دیں راج رانی۔ نینا اپنی سکھی کا بھید کسی سے کہنے سے پہلے اپنی زبان کاٹ دے گی۔'' نینا نے بڑے خلوص سے کہا۔

''نہ جانے کہاں ہوگا بے چارہ۔ نہ جانے کیا کر رہا ہوگا۔'' پورنما نے کہا۔ ''تجھے معلوم ہے نینا ہم مہاراج شرت چندر کے کہنے پر رام چرن برہمن کے یہاں رہے تھے۔ اس نے ہمیں اپنی بچی کہہ کر اپنے ہاں رکھا تھا۔''

''ہاں۔ راج رانی جی! مجھے معلوم ہے۔''

''رام چرن کا ایک لڑکا تھا راکیش۔ بڑا سندر بڑا ہی بانکا۔ وہ ہم سے پریم کرنے لگا
نینا اور ہم بھی اس سے مگر ہم اسے حاصل نہیں کر سکے تھے اور اب تو ہمیں اس مورکھ کی کوئی خبر
نہیں ملی۔'' چندر بدن کی آنکھوں میں اداسیاں امڈ آئیں اور نینا منہ پھاڑے چندر بدن کو دیکھتی رہ
گئی۔ کئی منٹ کی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا۔

''راج رانی جی! آپ بھی اس سے پریم کرتی تھیں؟''

''ہاں نینا! جی جان سے۔ وہ ہمارا پریمی ہے۔ ہم اسے من کی گہرائیوں سے چاہتے
ہیں۔''

''اور راج رانی نے اسے یہاں آنے کے بعد کبھی بلایا بھی نہیں؟''

''ہم ڈرتے ہیں نینا۔''

''نینا کے ہوتے ہوئے اپنی سکھی کے ہوتے ہوئے؟''

''بس ہمیں تیرا ہی بھروسہ ہے نینا۔''

''نینا اس بھروسے پر اپنا جیون وار دے گی راج رانی جی! مگر کیا آپ دونوں میں بات
چیت بھی ہوتی تھی۔''

''ہم اس سے کچھ بھی نہیں کہہ سکے نینا۔ نجانے اس کا کیا حال ہو۔ اب تو وہ ہمارا خیال
بھی نہ کرتا ہوگا۔''

''ایسا کیسے ہوسکتا ہے راج رانی جی! اگر وہ سچا پریمی ہے تو وہ دن رات آپ کے لئے
تڑپتا ہوگا۔ میری پیاری سکھی اب سب کچھ میرے اوپر چھوڑ دو۔ میں کل ہی اس کی خبر کروں گی۔
کل دن میں، میں یہ کام کرلوں گی۔'' نینا نے کہا اور پورنما اسے دیکھنے لگی۔

نینا کی آنکھوں میں مسرتوں کے چراغ جل رہے تھے۔ وہ پورنما کے پریمی کو دیکھنے
کے لئے بے چین تھی۔ وہ دل سے پورنما مہواس کے پریمی کے ملاپ کی چاہت رکھتی تھی۔ پورنما
اس کی مہربان تھی۔ اس کی دوست تھی۔ پورنما کی وجہ سے اسے حسین مہندر مل گیا تھا۔ مہندر جو اس
کا دیوتا تھا اس کی زندگی تھا۔

پورنما کی آنکھوں میں چند لمحے اداسی تیرتی رہی۔ پھر جیسے وہ محبت کے بھنور سے نکل آئی
اور پھر اس نے چونک کر نینا کو دیکھا۔

''تو نے کیا کہا تھا نینا! میں تیرے اوپر سب چھوڑ دوں اور تو کل ہی اس کی خبر کرے
گی۔''

''ہاں راج رانی اپنی نینا پر وشواس رکھو۔''

''نہیں میری بھولی سہیلی۔ مجھے تیرے اوپر وشواس ہے لیکن اس سلسلے میں بھول کر بھی
مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرنا نہیں تو سب کام بگڑ جائے گا۔ اگر میں مہاراج کی نگاہوں میں
تو پوری زندگی کی تپسیا نشٹ ہو جائے گی۔ خبردار ایسا بالکل مت کرنا۔''

''مگر راج رانی جی!'' نینا کی خوشی کافور ہوگئی۔

''فکر مت کر نینا۔ میں نے من کا بھید تجھے بتا دیا ہے لیکن ابھی سمے نہیں آیا کچھ سمے
آنے دے مجھے کوئی ترکیب سوچنے دے۔''

''جیسی آگیا راج رانی جی!'' نینا نے گردن جھکاتے ہوئے کہا اور پورنما اس کے گال
لگا کر مسکرانے لگی۔

◈......◈......◈

نینوا مہاراج تو پورنما کے پیروں کا بچھونا تھے۔ اسے دیکھ کر وہ مجسم عجز بن گئے۔ وہ
تے کہ پورنما کی خوشی میں زندگی ہے اور اس کو ناراض کرنا گویا زندگی سے منہ موڑ لینا ہے۔
ے اسے گرو مان چکے تھے اور کیوں نہ مانتے انہوں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا

چاند کی طرح چمکتی ہوئی اس پیشانی کے پیچھے شیطان کا دماغ تھا۔ جھیل جیسی گہری اور
سی معصوم آنکھوں کے پیچھے دنیا بھر کے سانپوں کا زہر چھپا ہوا تھا۔ یاقوت سے تراشے
رخ ہونٹوں پر رچی ہوئی حسین مسکراہٹ میں لاکھوں چڑیلوں کی مسکراہٹیں پوشیدہ تھیں۔
مہاراج کس کھیت کی مولی تھے چنانچہ پورنما کے چرنوں میں ہی نجات تھی۔ یہ بات انہوں
ا طرح سمجھ لی تھی۔

''راج رانی کی جے ہو۔ کیسے تکلیف کی؟'' انہوں نے کھڑے ہو کر پورنما کا سواگت
ہوئے کہا۔

''ہمیں آپ سے بڑی عقیدت ہے مہاراج! بس جب من چاہتا ہے درشن کرنے آ
جاتا ہے۔'' چندر بدن نے مضحکہ خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''داس کو شرمندہ نہ کریں گرو جی!'' نینوا مہاراج نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''ایک کام ہے مہاراج۔''

''آگیا دیں رانی جی!''

''وہ نینا اور اس کا گھر والا آج پوجا پاٹ کے لئے آئیں گے۔ نینا کو اپنے گھر والے
سے ہے مگر وہ پاپی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے۔ آپ خود دیکھیں گے کہ نینا کا اور اس کا

جوڑ بالکل نہیں ہے۔"

"نینا کنول کے پھول کی طرح سندر ہے۔" نینوا مہاراج نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"اور ببول کے کانٹے کی طرح نوکیلی بھی ہے۔" چندر بدن نے مسکراتے ہوئے

"ٹھیک کہتی ہو گرو جی۔" نینوا مہاراج ایک دم سنبھل گئے۔

"ہاں تو پھر کیا اپائے ہے گرو مہاراج۔ نینا کو اس کے گھر والے سے کیسے جائے؟" پورنما نے پوچھا اور نینوا مہاراج اس کی شکل دیکھنے لگے اور پھر ایک گہری سانس بولے۔

"گرو جی! آپ سے بہتر اپائے اور کون بتا سکتا ہے۔"

"تو سنئے نینوا جی۔ دونوں آپ کے پاس آئیں گے۔ پوجا کے دوران آپ نینا کے گھر والے کی شکل دیکھیں گے اور پھر اسے الگ بلا کر بتائیں گے کہ آپ کی آنکھوں اس کی مصیبت دیکھ لی ہے۔ نینا وش کنیا ہے اور کسی بھی وقت وہ اسے قتل کر دے گی۔ پیشانی پر ناگ کا پھن لہرا رہا ہے بھرت تو اس میں آپ کی ایسی دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ بہار کوئی آپ کی بات کاٹنے کی مجال نہیں کر سکتا پھر نینا کے گھر والے کی کیا حیثیت ہے جو بات نہ مانے آپ سمجھ گئے نا۔"

"اچھی طرح سمجھ گیا گرو جی۔ جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا اور کوئی حکم۔"

"نہیں مہاراج۔ بس اتنی ہی تکلیف دینا تھی آپ کو اب آگیا دیں۔"

"تکلیف کیسی راج رانی جی! داس تو آپ کے چرنوں کی دھول ہے۔ بہت آپ سے من کی بات کہنا چاہتا ہوں مگر ہمت نہیں پڑتی۔ اگر آگیا مل جائے تو۔" نینوا مہاراج عاجزی سے کہا۔

"ہاں۔ ہاں کہئے کیا بات ہے؟" پورنما نے پوچھا۔

"آپ کو کون سی بات نہیں معلوم راج رانی جی! منش ہوں۔ منش کی مجبوری ہوں۔ اس سے پہلے رانیوں کو چالاکی سے الو بناتا تھا اور اپنی منوکامنا پوری کرتا تھا لیکن گرو جی کا ساتھ ہوا کان پکڑ لئے اور اب صرف گرو جی کی مہربانی کا انتظار ہے۔ میرے بندوبست کر دیں راج رانی جی! چرن دھو دھو کر پیوں گا۔"

پورنما نینوا کی شکل دیکھتی رہی۔ پھر اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کوئی داسی آپ کو پسند ہے مہاراج۔"

"بہت سی مگر میں نے ہمت نہیں کی ہے۔"

"آپ ہمت کر لیں مہاراج! یہ آپ کے لئے مشکل کام نہ ہو گا۔ میں رسوئیے کو اطلاع بھجوا دوں گی۔ کل سے داسیاں آپ کے لئے بھوجن لایا کریں گی مگر ہوشیاری سے۔ پاگلوں کی طرح نہ ٹوٹ پڑیں کسی پر۔"

"گرو جی کی جے۔ آپ چنتا نہ کریں۔" نینوا مہاراج نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پورنما مندر سے باہر نکل آئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ محل میں تھی جہاں نینا اس کی منتظر تھی۔

"کہاں ہے تیرا گھر والا کیا وہ آ گیا؟"

"رات ہی کو آ گیا تھا جنم جلا۔" نینا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا بات ہے؟ رو کیوں رہی ہے۔" پورنما نے پوچھا۔

"میرا من اس سے نہیں لگے ہے راج رانی جی!"

"اری تو رو کیوں رہی ہے۔ پگلی تیرا کام ہو گیا ہے۔ آج شام پوجا کے لئے اپنے پتی کے ساتھ ضرور جانا۔"

"سچ راج رانی جی!" نینا خوش ہو کر بولی۔

"ہاں۔ ہاں۔ اور کیا جھوٹ۔" پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور نینا خوش ہو کر اس سے لپٹ گئی۔

اسی شام نینا سولہ سنگھار کئے اپنے پتی کے ساتھ مندر میں داخل ہو گئی۔ نینا کے روپ کے سامنے اس کا پتی بھنگی معلوم ہو رہا تھا۔ یوں بھی اس کی عمر کافی زیادہ تھی۔ پھر نینا نے پورنما کی سکھی بن کر جو چولا بدلا تھا اس کے بعد اس شخص کا اور نینا کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔ نینا اپنی قسمت کو روتی تھی لیکن وہ اپنے بھاگ میں مگن تھا۔

نینوا مہاراج نے ان دونوں کو غور سے دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں مسکراہٹ پھیل گئی۔ بہرحال انہوں نے ان دونوں سے پوجا کرائی اور پھر آشیرباد دی لیکن نینا کے پتی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اچانک اچھل پڑے۔ انہوں نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے۔

وہ بھی مہاراج کی طرف دیکھنے لگا اور ان کی خوفناک آنکھوں سے سہم گیا۔ اس نے بھی نینوا مہاراج کے کارنامے سنے تھے اور اس کے دل میں ان کی عقیدت تھی۔

"کیا نام ہے تیرا بالک؟" نینوا مہاراج نے بھاری آواز میں پوچھا۔

"رام کرشن مہاراج!" رام کرشن نے کانپتے ہوئے کہا۔

"یہ تیری کون ہے؟" اس بار نینوا مہاراج نے نینا کی طرف اشارہ کیا۔

"استری۔"

"استری؟" نینوا مہاراج ایک قدم پیچھے ہٹ گئے۔

"کیا بات ہے مہاراج!" رام کرشن کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

"کوئی بات۔ نہیں۔ کوئی بات نہیں۔ اپنی استری کو واپس بھیج دے۔ میں تجھے ایک جاپ سکھاؤں گا۔"

"جا۔ تو جا نینا۔ میں جاپ سیکھ کر آؤں گا۔" رام کرشن نے کہا اور نینا پلٹ کر چل دی اور پھر جب وہ باہر نکل گئی تو مہاراج نے لپک کر دروازہ بند کر لیا۔

"رام کرشن!" انہوں نے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔

"مہاراج!"

"یہ کب سے تیری استری ہے۔"

"آٹھ برس ہو گئے مہاراج۔"

"آٹھ برس۔ نینوا مہاراج نے ایک گہری سانس لی۔ اور تو آج تک زندہ ہے لیکن یہ تیری آخری رات ہے۔ رام کرشن کل کی صبح تو آنکھ نہ کھول سکے گا۔"

"کک۔ کیا کہہ رہے ہیں مہاراج۔" رام کرشن بدحواس ہو گیا۔

"ہاں رام کرشن اگر تو کل آنکھ کھول کر سنسار دیکھ لے تو ہم کل یہ مندر چھوڑ دیں گے۔" نینوا مہاراج نے گرجدار آواز میں کہا۔

"مم۔ مگر مہاراج۔ مم۔ میں تو بھلا چنگا ہوں۔" رام کرشن نے کہا۔

"صرف آج کی رات۔ اوہ اوہ۔ آج پورن ماشی بھی ہے۔ ضرور ضرور وہ آج رات تجھے ڈس لے گی۔ اس کے ماتھے پر لہراتا ہوا پھن کیسا خطرناک تھا۔ رام رام۔"

"مہاراج!" کیا کہہ رہے ہیں مہاراج! بھگوان کے لئے میرا جیون بچا لیں۔ میں کچھ نہیں سمجھا۔ رام کرشن مہاراج کے قدموں میں گر پڑا۔ اس کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔

"ہمیں تو حیرت ہے مورکھ تو آٹھ سال میں بھی اسے نہ پہچان سکا۔ کیا ایک رات بھی وہ اپنی شکل میں نہیں آئی؟"

"کون نینا۔" کرشن تعجب سے بولا۔

"تیری پتنی کا نام نینا ہے۔"

"ہاں مہاراج۔"

"ٹھیک ہے اس کا نام بھی ٹھیک ہے۔" نینوا مہاراج گردن ہلاتے ہوئے بولے۔

"تت۔ تو۔ نینا۔ مگر وہ کون ہے مہاراج؟" رام کرشن تھوک نگلتے ہوئے بولا۔

"وش کنڈی کی رانی۔ ایک ہزار سال پرانی ناگن جونت نئے روپ بدلتی ہے اور پھر

آٹھ دس سال کے بعد ایک جیون بھینٹ لیتی ہے اور پھر سے جوان ہو جاتی ہے۔ ہمارا علم جھوٹا نہیں ہے۔ ہم نے اس کی سانسوں میں زہر دیکھا ہے۔ اس کی آنکھوں میں ناگ لہراتے دیکھے ہیں اور اس وقت تو ہم نے اس کے ماتھے پر چاندی پھن لہراتے دیکھا ہے۔ یہ پھن اسی رات لہراتا ہے جس رات وہ انسانی جیون سوئیکار کرتی ہے۔ وہ ناگن ہے رام کرشن! آج رات وہ تجھے ضرور ڈس لے گی۔"

"بچا لو مہاراج بچا لو۔ بھگوان کے لئے بچا لو۔ میرا جیون۔ ہائے مر گیو رام۔ کس جنجال میں پھنس گئیو۔ اب کیا کروں مہاراج۔ بھگوان کے لئے کوئی اُپائے بتاؤ۔" رام کرشن پھر مہاراج کے چرنوں میں گر پڑا۔

"وہ بڑی طاقتور بڑی خطرناک ناگن ہے۔ بھرت نواس کی سرحد میں وہ تیرا جیون نہیں بخشے گی۔ اس نے پورے آٹھ سال تجھے دیئے ہیں۔ اگر تو اس کے چنگل سے نکل گیا تو سر پٹخ کر مر جائے گی۔ وہ پورے بھرت نواس میں تیرا پیچھا کرے گی۔ تو بھرت نواس سے نکل جا اور پھر کبھی ادھر کا رخ مت کرنا۔ نہ نکل سکا تو یہ تیرے جیون کی آخری رات ہے۔"

"میں جا رہا ہوں مہاراج! مجھے آگیا دیں۔ میرے لئے پرارتھنا کریں۔" رام کرشن دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"اپنا سامان تو لے لے مورکھ۔"

"بھاڑ میں گیا سامان۔ میں بھرت نواس چھوڑ دوں گا۔ اگر اسے پتہ چل گیا تو۔ ہائے رام۔ میں جا رہا ہوں مہاراج!" رام کرشن جلدی سے مندر کے دروازے سے نکل گیا۔

"ہرے رام۔ ہرے کرشنا۔" مہاراج نے ایک ہاتھ بلند کیا اور ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

◈......◈......◈

نینا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور وہ ہنس ہنس کر بے حال ہو رہی تھی۔ چندر بدن بھی ہنس رہی تھی۔ دونوں کے چہرے سرخ ہو رہے تھے۔ پھر چندر بدن سنبھل کر بولی۔

"بس کر یا اب ہنس ہنس کر مر جائے گی۔"

"ہائے میرے پتی دیو۔" نینا نے کہا اور پھر ہنس پڑی۔ چندر بدن نے اس کی پیٹھ پر دھپ لگا دی لیکن نینا کی ہنسی نہ رکی۔

"ہائے۔ تم نہ جانے کہاں بھٹک رہے ہو گے۔" وہ ہنستے ہنستے پھر بولی اور پورنما بھی ہنس پڑی۔

"اری او چڑیل۔ بس اب یہ ہنسنا بند کر نہیں تو میں تجھے کان سے پکڑ کر نکال دوں گی۔" پورنما جھلا کر بولی۔

"ہائے رانی جی! کچھ تو افسوس کر لینے دیں اس بے چارے کا۔ ارے وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔"

"اب تو تیرے من کی مراد پوری ہو گئی۔ اب تو تو مہندر کو اپنے گھر میں رکھ سکتی ہے۔"

"بھگوان تمہارے من کی مراد پوری کرے راج رانی جی! میری مراد تو اس دن پوری ہو گی۔"

"ہمارے من کی مراد؟ ہاں وہ بھی اب پوری ہونے چاہئے۔ اب سے آ گیا ہے۔ اب سے آ گیا ہے۔" پورنما پر خیال انداز میں بولی اور پھر اس نے رازدارانہ انداز میں نینا سے کہا۔

"تجھے رام چرن جی کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔"

"معلوم ہے راج رانی جی! رام چرن جی اونچی جات کے برہمن ہیں۔ انہیں کون نہیں جانے ہے۔"

"تب تو آج دوپہر میں رام چرن جی کے گھر ہو آ۔ انہیں پرنام کرنا اور ان سے کہنا کہ مجھے ایک دن کے لئے اپنے ہاں بلا لیں۔ انہیں دیکھنے کو اور ماتا جی سے ملنے کو من ترپ رہا ہے۔ ان سے کہنا کہ وہ مہاراج سے مل کر کہیں کہ ماتا جی کی طبیعت خراب ہے اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔"

"میں آج ہی جاؤں گی راج رانی جی! اور اگر آ گیا ہو تو انہیں بھی دیکھ لوں۔ بھگوان کی سوگند نظر نہ لگاؤں گی۔" نینا نے شرارت سے کہا اور پورنما نے پیار سے اس کے منہ پر تھپڑ لگا دیا۔ نینا خوش خوش اٹھ کر چلی گئی۔

پھر اس دوپہر وہ رام چرن جی کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔ پشپاوتی نے دروازہ کھولا اور نینا کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"آؤ بیٹی۔ کون ہو تم؟"

"راج محل سے آئی ہوں ماتا جی۔ رام چرن جی چاچا سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"مہاراج کا سندیسہ ہے کوئی؟" پشپاوتی اسے اندر لے جاتے ہوئے بولی۔

"ہاں ماتا جی۔"

"آؤ۔ وہ اندر موجود ہیں۔" پشپاوتی نے محبت سے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد نینا رام چرن کے سامنے تھی۔ اس نے رام چرن کو پرنام کیا اور رام چرن حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"مہاراج نے بھیجا ہے چاچا جی! ایک سندیسہ ہے جو اکیلے میں آپ کو دینا ہے۔"

"اوہ۔ تم جاؤ پشپاوتی۔ ہماری بٹیا کے لئے کچھ جل مٹھائی لاؤ۔" پنڈت رام چرن نے کہا۔ ان کے چہرے سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا۔ جب پشپاوتی چلی گئیں تو انہوں نے بے چینی سے پوچھا۔

"اب بتاؤ بیٹی جلدی سے بتاؤ کیا بات ہے؟"

"میں مہاراج شرت چندر کا نہیں رانی پورنما کا سندیسہ لائی ہوں چاچا جی۔"

"تم کون ہو؟" رام چرن چونک کر بولے۔

"پورنما کی سکھی۔ اس کی رازدار۔"

"کیا سندیسہ ہے؟" رام چرن سنبھل کر بولے اور نینا نے پورنما کا پیغام انہیں دے دیا۔ رام چرن کسی سوچ میں ڈوب گئے تھے پھر کافی دیر خاموشی کے بعد بولے۔

"مگر بات کیا ہے؟ پورنما ٹھیک تو ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہے۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے چاچا جی۔ انہوں نے یہاں کی خیریت بھی منگائی ہے۔"

"ہوں۔" رام چرن ایک گہری سانس لے کر بولے۔

"سب ٹھیک ہے۔ بس راکیش بیمار ہے۔ وہ میرا لڑکا ہے۔"

"اوہ۔ کیا بیمار ہیں بھیا۔ کیا میں انہیں دیکھ سکتی ہوں۔ راج رانی جی نے کہا تھا کہ ایک ایک کی خبر لاؤں۔"

"دیکھ لینا۔ وہ اپنے کمرے میں ہے جل مٹھائی کھا لو۔"

"رانی جی کے سندیس کا کیا جواب ہے؟" نینا نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے میں آج ہی مہاراج کے پاس جاؤں گا مگر پشپاوتی کو بیمار بنانا پڑے گا۔"

"جیسا آپ بہتر سمجھیں کریں۔ چاچا جی۔ بس آپ مہاراج کے پاس جا کر یہ بات کہہ دیں باقی کام رانی جی خود کر لیں گی۔" نینا نے کہا۔ تھوڑی دیر کے بعد پشپاوتی آ گئیں۔ انہوں نے ایک تھال نینا کے سامنے رکھ دیا جس میں پھل اور مٹھائی تھے اور پھر وہ اصرار کر کے نینا کو کھلانے لگیں۔ جب خوب خاطر مدارات ہو گئی تو نینا نے راکیش کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور پشپاوتی اسے راکیش کے کمرے میں لے گئیں۔

راکیش کی شکل ہی بدل گئی تھی۔ چندر بدن کے عشق نے اسے کہیں کا نہیں رکھا تھا۔ کوئی بیماری بھی نہیں تھی لیکن ہزار ہا بیماریاں تھیں۔ ہر وقت اپنے کمرے میں پڑا کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ نینا اسے دیکھتی رہ گئی۔

تو یہ ہے پورنما کا محبوب۔ اس نے دل میں سوچا۔ سچ مچ ہے بھی اس کے قابل۔ اس

نے راکیش کو پورنما کا پرنام کیا لیکن راکیش صرف ایک آہ بھر کر رہ گیا۔ نینا تھوڑی دیر
اور پھر واپس آ گئی۔

چندر بدن نے کرید کرید کر رام چرن جی کے گھر کے حالات پوچھے تھے۔ ان کی
حالت پر وہ تھوڑی سی کبیدہ خاطر بھی ہوئی تھی لیکن پھر ٹھیک ہو گئی۔ اس کے چہرے پر گہری
فکر کے آثار تھے۔ رات کو اس نے حسب معمول سنگھار کیا اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر
شرت چندر کا انتظار کرنے لگی۔ حسب معمول شرت چندر دیر سے آئے اور چندر بدن نے
حسین مسکراہٹ سے ان کا استقبال کیا۔ شرت چندر اسے اپنے ہمراہ لے کر خواب گاہ میں
گئے۔

”کیا بات ہے مہاراج آج کل آپ کچھ پریشان نظر آتے ہیں۔“ چندر بدن نے
پوچھا۔

”نہیں پورنما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس آج کل کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ دیوان
جیون کپور کی موت کے بعد اس کا کام بھی ہم نے سنبھال لیا ہے۔ کام کی زیادتی ہمیں تھکا دیتی
ہے۔“

”جیون کپور اچھا آدمی نہیں تھا اس کے تعلقات بری عورتوں سے تھے۔“

”ہاں ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خرابی ہوتی ہے۔“

”پر آپ کسی اور کو دیوان کیوں نہیں بنا دیتے۔“

”بہت سے امیدوار ہیں۔ ہم فیصلہ نہیں کر پا رہے ہیں۔ بہر حال جلد ہی یہ کام کر لیں
گے۔ ہمیں کسی تجربے کار آدمی کی ضرورت ہے تاکہ وہ بھرت نو اس کا کام سنبھال لے اور ہم تم
سے جی بھر کر محبت کر سکیں۔“

”تو پھر جلدی کسی کو دیوان بنا دیں مہاراج۔ اس بار دیوان کے چناؤ میں، میں آپ کی
مدد کروں گی۔“

”تم۔“ شرت چندر مسکرائے۔

”ہاں کیا میں دودھ پیتی بچی ہوں۔“ چندر بدن نے ناز سے کہا۔

”ارے نہیں نہیں۔ ہماری پورنما بڑی سمجھدار ہے۔“ شرت چندر بڑے پیار سے
بولے۔

”تب پھر وچن دیں جسے میں کہوں گی دیوان بنائیں گے۔“ پورنما نے ٹھنکتے ہوئے
کہا۔

”ہم سے وچن لینے کی کیا ضرورت ہے راج رانی پورنما کے حکم کو کون ٹھکرا سکتا ہے۔

رانی جسے چاہیں دیوان بنا دیں ہم تو سیوک ہیں۔“ مہاراج نے کہا اور پورنما خوش نظر آنے لگی۔

”ارے ہاں پورنما۔ پنڈت رام چرن آئے تھے آج۔“

”رام چرن چاچا۔ اوہ۔ یہ سب خیریت سے ہیں نا۔“

”ہاں وہ پشپاوتی کچھ بیمار ہیں؟“ رام چرن نے ڈرتے ڈرتے مجھ سے کہا تھا کہ اگر
میں مناسب سمجھوں تو پورنما کو ایک دن کے لئے ان کے ہاں بھیج دوں۔“ پشپاوتی اسے دیکھنا
چاہتی ہے۔

”اوہ ماتا جی کو بیماری ہے؟“ چندر بدن نے تشویش سے کہا۔

”بس بوڑھی عورت ہیں۔“ شرت چندر بولے۔

”پھر آپ نے کیا جواب دیا مہاراج؟“

”ارے میں کیا جواب دیتا۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ اگر میری پورنما تیار ہو جائے تو
مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے مگر صرف دن دن کی بات ہو گی۔ شام ہوتے ہی وہ واپس آ جائے
گی۔“

”میں ان لوگوں کی کوئی نہیں ہوں مگر انہوں نے مجھے بیٹی سمان جانا ہے۔ بڑی خدمت
کی تھی انہوں نے میری۔ ہمیں ان کی خدمت کا کچھ صلہ دینا چاہئے مہاراج۔“ چندر بدن نے
سنجیدگی سے کہا۔

”میں تو رام چرن کا گھر بھرنے کو تیار ہوں مگر وہ بڑا سچا انسان ہے کچھ لینے پر راضی
نہیں ہے۔ کہتا ہے میں تو شرت چندر کا داس ہوں۔ سب کچھ انہیں کا دیا ہوا ہے۔“

”ہاں وہ کھری ذات کے آدمی ہیں۔ پھر کیا آ گیا ہے مہاراج کی؟“

”ہو آؤ۔ پورنما۔ کسی کا احسان نہیں بھولنا چاہئے۔ جب سے تم آئی ہوں ایک بار بھی
ان کے پاس نہیں گئیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تم چند گھنٹوں کے لئے ضرور ہو آؤ۔“ شرت چندر نے
کہا۔

”ٹھیک ہے میں کل چلی جاؤں گی۔“ پورنما نے کہا اور اس کی آنکھوں میں بہت سے
دیئے روشن ہو گئے لیکن بوڑھا شرت چندر ان دیوں کی جوت کو کیا سمجھ سکتا تھا۔

داسیوں کی پوری فوج پورنما کے ساتھ گئی تھی۔ یہ سب تحائف سے لدی پھندی تھیں۔
شاہی رتھ رام چرن کے گھر کے سامنے رکے تو پورا محلہ امڈ آیا۔ ہر شخص مہارانی کی ایک جھلک
دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ خود پشپاوتی نے پورنما کا سواگت کیا۔ رام چرن پھولے نہیں سما رہے
تھے۔

لیکن پورنما کی نگاہیں راکیش کو تلاش کر رہی تھیں اور ان نگاہوں کو مایوسی ہوئی تھی۔

راکیش سواگت کرنے والوں میں موجود نہیں تھا۔ پورنما نے داسیوں کو واپس بھیج دیا۔ وہ نینا کو
ساتھ نہیں لائی تھی حالانکہ نینا ساتھ آنے کے لئے بہت مچلی تھی لیکن رام چرن اور راکیش سے
ملاقات معمولی نوعیت کی نہیں تھی۔ اس میں اسے اہم فیصلے کرنے تھے۔

پشپاوتی، راکیش کی وجہ سے پورنما سے کچھ زیادہ خوش نہیں تھی۔ بہرحال یہ کوئی معمولی
بات نہیں تھی کہ ریاست بھرت نواس کی مہارانی ان کے ہاں آئی تھی۔ اوپری دل سے ہی سہی وہ
پورنما سے بہت اچھی طرح پیش آرہی تھی۔ رام چرن اور ان کے دوسرے گھر والے بہت خوش تھے
اور پھر جو تحفے پورنما لائی تھی وہ اتنے قیمتی تھے کہ آنکھیں چندھیائی جا رہی تھیں۔

کافی دیر گزرنے کے بعد پورنما نے بالآخر راکیش کے بارے میں پوچھ لیا۔

"راکیش کہاں ہے ماتا جی؟" اور سب چونک پڑے۔ ایک لمحے کے لئے خاموشی رہی
پھر رام چرن جی بولے۔

"وہ بیمار ہے بیٹی۔ بس اپنے کمرے میں گھسا رہتا ہے مگر پگلا تیرے سواگت کے لئے
بھی نہیں آیا۔ میں ابھی اسے ڈانٹتا ہوں۔" رام چرن اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نہیں چاچا جی! میں اس سے اس کے کمرے میں بات کروں گی۔ یوں سمجھ لیں کہ
میں ایک ضروری کام سے اس کے پاس آئی ہوں۔"

پورنما نے بلا جھجک کہا اور سب خاموش رہ گئے۔ تب پورنما کھڑی ہوگئی۔

"مجھے اس سے اکیلے بات کرنے دیں چاچا جی! کوئی ہمارے پاس نہ آئے۔" اور وہ
راکیش کے کمرے کی طرف چل دی۔

سب کے قدم جیسے جم گئے تھے۔ تب پشپاوتی آواز میں بولی۔

"نرکھ میں تو پہنچا دیا جنم جلے کو اب کیا شمشان پہنچانے آئی ہے۔"

"آہستہ بول پشپاوتی۔ کیا گھر لٹوانے کا ارادہ ہے؟" رام چرن نے جلدی سے اس
کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور بڑی پراسراری فضا پیدا ہوگئی لیکن پورنما اس فضا سے بے خبر راکیش کے
کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔ دل دھڑک رہا تھا۔
اس سے پہلے اس کی یہ حالت کبھی نہیں ہوئی تھی۔

اس نے راکیش کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگئی۔ راکیش ایک کرسی پر
آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ پورنما کے اندر داخل ہونے پر بھی اس نے آنکھیں نہیں کھولیں تب پورنما
اس کے نزدیک پہنچ گئی۔ آگے بڑھنے سے پہلے وہ دروازہ بند کرنا نہیں بھولی تھی۔

آج اس کی محبت پھٹ پڑی تھی۔ بڑے عرصے بعد اس نے راکیش کی صورت دیکھی
تھی۔ پھول جیسا چہرہ کیسا کملا گیا تھا۔ آج اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ راکیش کو بے پناہ چاہتی ہے۔

اس کی محبت اُمڈی آرہی تھی۔ کتنا جیون اس نے آہستہ آہستہ سلگتے ہوئے گزارہ تھا۔ وہ راکیش کے
بالکل سامنے پہنچ گئی اور پھر اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ راکیش کے کندھے پر رکھتے ہوئے آہستہ
سے اسے پکارا۔

"راکیش۔" اور راکیش اچھل پڑا جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔

"آپ۔ آپ۔ آپ۔" اس نے بدحواسی کے عالم میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھ سے ملنے بھی نہ آئے راکیش۔ تمہیں معلوم تھا کہ میں آرہی ہوں۔" پورنما نے
ملائم لہجے میں کہا۔

"م۔ مگر آپ۔ درگاوتی آپ......"

"تم کٹھور ہو راکیش۔ مگر تمہاری درگاوتی تمہیں نہیں بھولی۔" پورنما کرسی پر بیٹھتے ہوئے
بولی۔ راکیش ابھی تک حیرت زدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی آنکھوں میں نمی آگئی
اور وہ آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آواز میں بولا۔

"مگر اب کیوں آئی ہو درگاوتی۔ اب میرے پاس کیا رہ گیا ہے جسے آپ لوٹنا چاہتی
ہیں۔" آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"مرد ہو کر رو رہے ہو پگلے۔ مجھے دیکھو۔ میں عورت ہوں مگر میں نے ایک آنسو بھی
نہیں بہایا۔" پورنما کرسی سے اٹھ کر اس کے نزدیک پہنچ گئی۔ پھر اس نے اپنی اوڑھنی سے راکیش
کے آنسو خشک کئے۔

"اب میرے پاس کیا رکھا ہے درگاوتی! میرا جیون تو ایک سلگتی ہوئی لکڑی بن گیا ہے
جو جل رہا ہوں درگاوتی! میں تو بس موت کا انتظار کر رہا ہوں۔ اب مجھے کیا دینے آئی ہو۔ بولو
میرے جیون کو اب کون سا نیا روگ لگانے آگئی ہو۔" وہ پورنما کو تکتے ہوئے بولا۔

"میں تمہارے سارے روگ دور کرنے آئی ہوں راکیش! مگر تم بڑے کمزور دل نکلے یا
پھر تم نے میری بات کا اعتبار نہیں کیا تھا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ سمے کا انتظار کرو راکیش! میں
ایک دن ضرور تمہاری ہو جاؤں گی مگر تم سب کچھ بھول گئے۔"

"میں کچھ نہیں بھولا درگاوتی! مگر۔ مگر میرے سامنے کوئی راستہ نہیں تھا۔ بس جلنے کے
سوا اور کیا کر سکتا تھا۔"

"یہ مرد کی شان کے خلاف ہے۔ بس اب رونا دھونا چھوڑو۔ دیکھو میں آگئی ہوں۔"

"مگر میرا من ابھی تک تاریک ہے درگاوتی! تم مہارانی ہو اور میں تمہارے در کا
بھکاری۔"

"تاریکیاں دور کر دو۔ راکیش اپنا حلیہ درست کرو۔ ہمیں بہت کام کرنا ہے۔"

"پرتم چلی کیوں گئی تھیں۔ اگر تمہیں مجھ سے پریم تھا تو تم نے رانی بننے سے
نہ کر دیا؟"

"یہ انکار میرا اور تمہارا جیون نشٹ کر دیتا۔ تمہارے گھر کے دوسرے لوگ بھی
جاتے اور تم اور میں بھی۔ ایک مجبوری تھی راکیش جس کے بارے میں سے آنے پر تمہیں
گی۔"

"کیا وہ مجبوری اب دور ہو گئی؟"

"ابھی نہیں مگر کچھ راستے نکل آئے ہیں۔ سنو غور سے سنو۔ میں تم سے ایک بات
کرنے آئی ہوں؟"

"کیا درگاوتی؟" راکیش سنبھل کر بیٹھ گیا۔ پورنما اسے غور سے دیکھ رہی تھی
نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے دیوان جیون کپور مر گیا ہے۔"

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔"

"ریاست کو نئے دیوان کی ضرورت ہے۔"

"ہاں۔"

"تو پھر نئے دیوان تم بنو گے راکیش۔ میں نے من میں تمہارا نام چن لیا ہے۔"

"میں؟" راکیش اچھل پڑا اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ اسے اپنے کانوں پر
نہیں آ رہا تھا۔ اس نے خواب میں بھی اتنا بڑا منصب نہیں سوچا تھا۔ وہ اور ریاست کا دیوان
کیسے ممکن ہے۔ وہ پاگلوں کی طرح درگاوتی کی شکل دیکھنے لگا۔ کئی منٹ تک وہ کچھ نہ بول
جب اس کے حواس کسی قدر درست ہوئے تو اس نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو درگاوتی۔ یہ کیسے ممکن ہے؟"

"یہ میں نے چاہا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ تم مجھے بتاؤ کیا تم اس کے لئے تیار ہو"

"میں درگاوتی! میں نے تو کبھی اس کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔" راکیش
میں کوئی بات ہی نہیں آ رہی تھی۔

"تم پڑھے لکھے آدمی ہو۔ کون سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ تھوڑی دیر
سے تم راج پاٹ کے کاموں کو بخوبی سمجھ لو گے۔ رانی پورنما تمہارے ساتھ ہو گی۔ پھر
طاقت تمہیں شکست دے سکتی ہے۔" پورنما نے فخر سے کہا۔

"مگر کیا۔ مہاراج شرت چندر؟"

"وہ کاٹھ کا الو میرے سامنے کیا بول سکتا ہے۔ سنو راکیش! میں نے تمہارے

یہ کیا ہے۔ بڑی سخت محنت کی ہے میں نے تمہارے لئے۔ جب میں شرت چندر کے پہلو
تی تھی میں صرف تمہارے تصور میں اسے برداشت کر لیتی تھی۔ تمہیں آہستہ آہستہ سب کچھ
ہو جائے گا۔ میں تمہیں صرف یہ بتانے آئی تھی کہ خود کو سنبھالو۔ بہت جلد مہاراج شرت
تمہیں طلب کریں گے۔ بڑی شان سے ان کے سامنے جانا اور بڑی محنت سے خود کو راج
کے لئے سب سے بہتر آدمی ثابت کرنا۔ میرا کام اب ختم تمہارا کام شروع ہو گا۔"

"تم نے مجھے نیا جیون دیا ہے پورنما میں تو ٹوٹ چکا تھا۔ میں بکھر گیا تھا مگر تمہارے
نے مجھے پھر سے زندہ کر دیا ہے۔ تم چنتا نہ کرو میں تمہارے خیالوں سے بڑھ کر ثابت ہوں گا
مجھے تمہارے پریم کا سہارا ہو گا۔"

"یہ بات یہیں تک نہیں رہے گی راکیش۔ میں تمہیں بھرت نواس کا راجہ بنا دوں گی۔
وتی پر بھروسہ رکھو راکیش۔"

"مجھے تو اپنی درگاوتی چاہئے۔ مجھے ریاست نہیں چاہئے۔ میں تو صرف درگاوتی کو
ہوں۔" اس نے شدت جذبات سے کہا۔

پھر جب وہ دونوں کافی دیر کے بعد کمرے سے نکلے تو دونوں کے چہرے کنول کی
کھلے ہوئے تھے۔" تھوڑی دیر کے بعد راکیش کا حلیہ بھی بدل گیا تھا۔ گھر والوں نے انہیں
حیرت زدہ رہ گئے۔ پشپاوتی کی آنکھوں میں ٹھنڈک دوڑ گئی۔ آج راکیش کا چہرہ کھلا ہوا

"تو منا لائیں اپنے روٹھے ہوئے راکیش کو تم؟" رام چرن جی مسکراتے ہوئے
سب راکیش کے دل کا درد جانتے تھے۔ پورنما کی آنکھیں وفور بے خودی سے مخمور ہو رہی
ور راکیش کی بھی یہی کیفیت تھی۔ سب نے مل کر کھانا کھایا اور پھر پورنما راکیش اور رام
کر ایک خالی کمرے میں پہنچ گئی۔ یہاں اس نے یہ مسئلہ رام چرن جی کے سامنے رکھ

"کیا کہہ رہی ہو درگاوتی؟" رام چرن جی منہ پھاڑ کر رہ گئے۔

"وہی جو آپ نے سنا چاچا جی۔ میری بات پر حیرت نہ کریں۔ صرف وہ کریں جو میں
ہوں۔"

"ہمارے ایسے بھاگ بیٹی۔ ہم تو سوچ بھی نہ سکتے تھے۔" رام چرن جی کانپتے ہوئے

"آپ نے میرے ساتھ جو سلوک کیا تھا چاچا جی۔ میں اسے جیون بھر نہیں بھول

"مگر مہاراج شرت چندر۔ کیا ان کے کانوں میں راکیش کا نام آ گیا ہے؟"

"ابھی نہیں لیکن بہت جلد ان کے ہرکارے راکیش کے پاس آئیں گے۔ اطمینان رکھیں۔"

"تم ہمیں بہت بڑی عزت دے رہی ہو درگاوتی۔ بھگوان ہمیں اس قابل بنا... رام چرن مسرت سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔

کافی دیر تک درگاوتی ان سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر شام ہو گئی اور شاہی رتھ ان... لینے آ گئے۔ پورنما نے سب کو پرنام کیا۔ راکیش کا ہاتھ دبایا اور ان سے رخصت ہو کر ر... بیٹھی۔ رتھ محل کی طرف چل پڑے۔

چندر بدن کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ نشے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس کے د... ہلچل مچ رہی تھی۔ رتھ محل کی طرف جا رہا تھا اور اس کے دل میں راکیش کی محبت بسی ہو... لیکن اسے احساس تھا کہ اس کے حسن کی قیمت کیا ہے۔ دل کی بات اور ہے یہ پاپی تو نہ... کیا مانگتا ہے۔ اگر اس کی ہر مانگ پوری کر دی جائے تو پھر اپنی وقعت کیا رہ جائے۔ چنا... نے اپنا دل کچل کر رکھ دیا تھا۔ یہ دل تو صرف دھوکے کھانا جانتا تھا وہ احمق نہیں تھی کہ... جائے۔ چنانچہ اس نے دل سے راکیش کو پسند کیا تھا۔ راکیش کی جوان گرمی من میں... بوڑھے شرت چندر کی آغوش میں آ گئی تھی۔ اگر وہ چاہتی تو وہ اپنے پسندیدہ مرد کی آغوش... لے کر شرت چندر کے محل میں جاتی لیکن وہ جانتی تھی کہ شرت چندر ایک زیرک آدمی ہے... طور سے عورتوں کے معاملے میں اسے کافی تجربہ ہے۔ وہ اس پر اپنی پاکیزگی کا سکہ جما... اس لئے اس نے اپنے دل کی چاہت نظر انداز کر دی۔ اس تھوڑی سی کوشش سے اسے شر... کا مکمل اعتماد حاصل ہو گیا۔

کون پاپی اس کی پاکیزگی پر شک کر سکتا تھا۔ شرت چندر اس پر پورا بھروسہ کر... اس نے اپنی بھرپور جوانی شرت چندر کے سپرد کر دی تھی۔ یہ جسم اسے زہر لگتا تھا جب... تصور کرتی تو شرت چندر سے اسے وحشت ہونے لگتی۔

لیکن اس نے اپنی جوانی کا مہنگا سودا کیا تھا اور آج بھرت خواہش کی تمنا... تھی۔ اس نے اپنے جذبات کو دفن نہیں کیا تھا بلکہ دل کے نہاں خانوں میں پوشیدہ کر... انہیں کسی مناسب وقت پر نکالنا چاہتی تھی۔ سو آج وہ وقت آ گیا تھا نا مساعد حالات... تھا۔ کوئی اس کا مقابل نہیں تھا اب وہ آزاد تھی چنانچہ آج اس نے اپنی آرزوئیں اس... سونپ دی تھیں۔

راکیش نے اس کی خواہش کی تھی اور ایک طویل عرصے کے بعد اس نے...

بڑے بے دھڑک انداز میں راکیش کی خواہش پوری کر دی تھی۔ وہ تو چندر بدن کی خود اپنی خواہش تھی۔

وہ آج اپنی جوانی اپنے من پسند مرد کو سونپ آئی تھی۔ آج اسے ایک اور تجربہ ہوا تھا کہ بوڑھا شرت چندر تو مرد کی توہین ہے۔

اب راکیش سے دوری اس کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا شرت چندر کے ساتھ اب بھی وہ اپنی اداکاری برقرار رکھ سکے گی۔ بڑا مشکل بڑا صبر آزما کام تھا۔ یہی کیفیت تھی جیسے جنگل کے کسی شیر کو پوری زندگی گھاس پھوس اور دال کھلایا گیا ہو اور پھر اچانک اسے گوشت مل جائے۔ اس کے بعد بھوک اسے پسند تھی مگر گھاس پھوس نہیں۔

شاہی رتھ محل کے قریب پہنچ رہا تھا۔ محل میں داخل ہونے سے پہلے اسے خود کو سنبھالنا تھا اور وہ خود کو سنبھالنا جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی گھاس پھوس ہی کھانا ہوگا تاکہ گوشت کھانے کا موقع مل سکے۔ شرت چندر کے محل میں آنے سے کافی پہلے وہ محل میں پہنچ گئی تھی جہاں اس کی سکھی نینا بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

داسیوں نے اسے رتھ سے اتارا اور اندر لے چلیں۔ پھر تھکن اتارنے کے لئے ایک غسل کا انتظام کیا گیا اور پورنما غسل خانے میں چلی گئی۔ داسیوں کو اس کے غسل خانے میں آنے کی اجازت نہیں تھی سوائے نینا کے نینا کو بھی یہ اجازت شاذ و نادر ہی ملتی تھی۔ بہرحال اس وقت وہ بے چین ہو کر اندر پہنچ گئی۔

پورنما نے اسے دیکھ کر برہمی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہم جانتے ہیں نینا چنڈال۔ تجھے صبر کہاں آئے گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پانی کے دھوئیں میں چھپ گئی۔

"ہائے رانی جی! مہاراج شرت چندر کو آپ کی اتنی چنتا نہ ہوگی جتنی مجھے تھی۔ میں آپ کی واپسی کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔"

"کیوں؟" چندر بدن نے پانی میں لہریں لیتے ہوئے کہا۔

"بس پیا من کی باتیں جاننے کے لئے بے چین تھی۔" نینا نے کہا۔

"پگلی ہے تو۔ بس وہ باتیں سوچ لے جو تجھے اپنے مہندر سے پیش آئی تھیں۔" پورنما نے کہا اور پانی میں منہ چھپا لیا۔ نینا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"کیسے انوکھے بھاگ لایا ہے یہ راکیش بھی۔" اس نے لرزتے ہونٹوں سے کہا۔

"بس اب زیادہ باتیں مت بنا۔ چل باہر نکل میں کپڑے پہن لوں۔"

’’میں پہنا دوں راج رانی۔‘‘ نینا نے بڑے پیار سے کہا۔
’’تو جاتی ہے یہاں سے یا۔‘‘ پورنما نے چلو بھر پانی نینا پر اچھال دیا لیکن نینا نے اس سے بچنے کی کوشش نہیں کی۔ پورنما نے کئی بار اس پر پانی اچھالا اور وہ کھڑی بھیگتی رہی۔
’’بڑی ڈھیٹ ہے تو۔‘‘ پورنما بڑی بڑی آنکھیں نکال کر مسکرائی۔
’’تم اس بات سے مجھ ڈرا رہی ہو راج رانی۔ اس پانی میں تو ڈوب کر مر جانے کو دل کرے ہے جس میں تمہارے بدن کی خوشبو رچی ہو۔‘‘
’’بعض سمے تو میں تیرے بارے میں کچھ اور سوچنے لگتی ہوں۔‘‘ پورنما نے ہنستے ہوئے کہا۔
’’کیا راج رانی جی!‘‘
’’یہی کہ تو عورت کے بھیس میں مرد نہ ہو۔‘‘
’’عورت ہوں اسی لئے زندہ ہوں۔ مرد ہوتی تو تمہیں پانے کی آس میں اب تک جیون دے چکی ہوتی۔‘‘
’’مرد کی بچی۔ اب تو نکل جا یہاں سے ورنہ...... چل جلدی چل۔‘‘ پورنما چلائی اور نینا ہنستی ہوئی باہر نکل گئی۔ داسیاں اسے لئے ہوئے ایک خوبصورت سنگھار میز پر پہنچ گئیں اور وہاں اس کے حسن کا سنگھار کیا جانے لگا۔ پورنما من ہی من میں مسکرا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پھول کی سی شگفتگی پھیلی ہوئی تھی۔ مانو جیسے یہی اس کی سہاگ رات کا دوسرا دن ہے اور یہ سچ بھی تھا۔ یہی تو اس کی سہاگ رات کا پہلا دن یا دوسرا دن تھا۔ شرت چندر کی آغوش تو ایک کاروبار تھی۔ خوشی کا تعلق تو دل سے ہوتا ہے۔ لوگ بدبودار کھالوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کی سڑانڈ سے ان کے دماغ سڑتے ہیں۔ لیکن انہیں پیسے سے بھی محبت ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کے لئے منافع بخش ہوتا ہے۔
چنانچہ جب وہ سنگھار سے فارغ ہوئی تو اپنے آپ کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ عورت ایسی ہوتی ہے اس نے سوچا۔ مرد کی آغوش عورت کے حسن کو جلا بخشتی ہے۔ محبت بھرے بازوؤں سے گزرنے کے بعد ہی حسن اپنا اصلی رنگ پکڑتا ہے۔ پھر وہ حسن اور عشق کی رنگینیوں سے نکل کر کاروبار کی دنیا میں پہنچ گئی۔ راکیش کی بخشی ہوئی مستی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی اور وہ اپنی مستی سے ایک خاص کام لینا چاہتی تھی۔
آج جب شرت چندر اس کی خلوت میں پہنچے تو چندر بدن نے ان کا انتظار نہیں کیا۔ وہ آگے بڑھی اور شرت چندر کے چوڑے سینے کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا اور شرت چندر حیران رہ گئے۔

◈......◈......◈

چندر بدن کی اس محبت اور اس کے پیار کے انداز نے ان کے ذہن و روح کو انتہائی منزلوں تک پہنچا دیا۔ انہوں نے سوچا۔
’’ایسا کومل حسن۔ ایسی نازک لڑکی انہیں اس قدر پسند کرتی ہے۔ وہ اپنی خوش بختی پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔‘‘
انہوں نے پورنما کو بازوؤں میں بھرا۔ اٹھایا اور چھپر کھٹ پر پہنچ گئے۔
’’آج تو ہمارے بھاگ آسمان پر ہیں۔‘‘ انہوں نے چندر بدن کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔ راج دربار کے سارے خیالات ساری الجھنیں ان کے دماغ سے نکل گئی تھیں۔
’’صرف آج مہاراج؟‘‘ پورنما نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔
’’ہاں آج ہماری راج رانی نے خود ہم سے اظہار محبت کیا ہے۔‘‘ شرت چندر بولے۔
’’میں استری ہوں مہاراج! مجھے لاج آتی ہے ورنہ میرا من تو چاہتا ہے کہ آپ کو آنکھوں میں بٹھا لوں۔‘‘ پورنما نے آنکھیں بند کر کے کہا اور شرت چندر آسمان پر اڑنے لگے۔
’’پورنما! میری اپنی پورنما! میں تیرا داس ہوں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ تو مجھے اتنا چاہتی ہے۔ میں بھی تجھے سارے سنسار سے زیادہ چاہتا ہوں۔ میں تیرے لئے سنسار چھوڑنے کو تیار ہوں۔‘‘ شرت چندر نے اسے اپنی آغوش میں بھینچ لیا اور تھوڑی دیر بعد پورنما شرت چندر کی آغوش میں کسمسا رہی تھی لیکن پورنما بھی بلا کی استاد تھی۔ کیا مجال جو ایک بار بھی شرت چندر کو اس کی سرد مہری کا احساس ہوا ہو۔
پھر جب شرت چندر کو یقین ہو گیا کہ پورنما واقعی ان سے اتنی محبت کرتی ہے تو ان کی آنکھوں میں رحم کی التجا تھی کہ پورنما ان کے بڑھاپے کو نظر انداز کر کے ان سے اسی طرح پریم کئے رہے۔
اور پورنما ایسی نادان بن گئی تھی جیسے اسے دنیا میں کچھ نہ معلوم ہو۔ ایک محدود دنیا ہی اس کی آرزوؤں کا مرکز ہو۔

’’پورنما!‘‘ شرت چندر نے آنکھیں بند کیے ہوئے اسے پکارا۔

’’مہاراج!‘‘ پورنما کے لہجے میں پیار کی مٹھاس تھی جس سے شرت چندر کو ایک سکون کا احساس ہوا۔

’’رام چرن چاچا کے یہاں گئی تھیں۔ چاچی کا کیا حال ہے؟‘‘

’’ٹھیک ہیں۔‘‘ پورنما نے کہا۔

’’چاچا رام چرن نے کوئی خاص بات نہیں کی؟‘‘

’’نہیں مہاراج! ان سے میرا کوئی ناتا نہیں ہے لیکن میں نے جیون میں ایسے محبت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ سچ مچ لگتا ہے کہ میں ان کی اپنی ہوں۔‘‘

’’کھری ذات کے لوگ ہیں۔ نیکی اور شرافت تو ان کے ہاں کی لونڈی ہے۔‘‘ شرت چندر بولے۔

’’مہاراج!‘‘ پورنما نے شرت چندر کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

’’ہوں۔‘‘ مہاراج اس ہاتھ کو اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے بولے۔

’’رام چرن چاچا نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔ کیا آج تک کسی کو یہ شبہ ہوا کہ میں ان کی بھتیجی نہیں ہوں۔‘‘

’’میں کہہ چکا ہوں پورنما کہ وہ کھرے برہمن ہیں جن کی زبان ایک ہوتی ہے۔‘‘

’’ہم بھی تو کھوٹی ذات کے نہیں ہیں مہاراج! کیا ہم رام چرن چاچا کے احسان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔‘‘

’’کیوں نہیں؟ ہم نے رام چرن جی کا منہ موتیوں سے بھرنا چاہا لیکن انہوں نے کچھ لینے سے انکار کر دیا۔ کہنے لگے کہ بھگوان کا دیا سب کچھ ہے ان کے پاس۔‘‘

’’کیا ہمارے پاس انہیں کچھ دینے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے؟‘‘

’’جو چاہو انہیں دے دو۔ پورنما! تمہارا ہاتھ روکنے والا کون ہے۔ دس بیس گاؤں انہیں دے دو۔ وہاں کا راجہ بنا دو انہیں تمہارے ہاتھ کی بات ہے۔‘‘

’’وہ اسے بھی احسان سمجھیں گے مہاراج!‘‘ پورنما چالاکی سے ایک ایک قدم آگے بڑھ رہی تھی۔

’’ہاں۔ شاید پھر کیا کرنا چاہئے۔‘‘

’’میرے من میں ایک ترکیب ہے۔‘‘

’’بتاؤ۔‘‘

’’ان کا بیٹا راکیش۔ پڑھا لکھا آدمی ہے نیک اور شریف بھی ہے ہم انہیں ایسا انعام

دیں کہ انہیں خیال بھی نہ ہو کہ انہیں انعام دیا گیا ہے اور ہماری خواہش بھی پوری ہو جائے۔‘‘

’’بتاؤ کیا کریں؟‘‘ شرت چندر نے پوچھا۔

’’راکیش کو بھرت نواس کا دیوان بنا دیں۔ میرے خیال میں یہی کافی ہوگا۔‘‘

پورنما نے کہا اور شرت چندر چونک پڑے۔ ان کی آنکھیں سوچ میں ڈوب گئیں اور پھر گردن ہلاتے ہوئے بولے۔

’’ہاں ٹھیک کہتی ہو پورنما! ہمیں دیوان کی ضرورت ہے۔ رام چرن جی اونچی ذات کے ہیں۔ راکیش جوان ہے۔ ہماری ذمہ داریاں خوب سنبھال سکے گا اور پھر اپنا ہی بچہ ہے۔ بڑی اچھی بات سوچی ہے تم نے پورنما۔ ہم پریشان بھی تھے کہ کسے دیوان بنائیں۔ بہت سے لوگ ہماری نگاہوں میں تھے لیکن ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خرابی تھی۔ راکیش جوان ہے۔ بھرت نواس کو ایسے ہی آدمی کی ضرورت ہے اور پھر کھری ذات کا آدمی، ہمیں جیون کپور کی طرح بدنام بھی نہیں کرے گا۔ ویسے میں نے ہمیشہ تمہاری عقل کی داد دی ہے پورنما۔ ایک وار میں دو شکار ہو رہے ہیں۔ رام چرن کا احسان بھی اتر جائے گا اور بھرت نواس کو دیوان بھی مل جائے گا۔ ہم اس کی مدد کریں گے راج پاٹ کے زیادہ کام اسے سونپ دیں گے۔ پھر مجھے اپنی پورنما کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رہنے کا موقع مل جائے گا۔‘‘

’’مجھے بھی خوشی ہوگی مہاراج! میں بھی کسی کا احسان نہیں رکھنا چاہتی مگر کیا آپ اپنے چاچا جی سے بات کریں گے؟ اگر انہوں نے انکار کر دیا......‘‘

’’تو میں ان کی گردن اتروا دوں گا۔ میری پورنما کی تجویز سے کون انکار کر سکتا ہے۔ تم چنتا نہ کرو رانی! میں کل ہی رام چرن جی کے ہاں اپنے آدمی بھیج کر اس کے لڑکے کو بلوا لوں گا۔‘‘ شرت چندر نے کہا اور پورنما نے سکون سے آنکھیں بند کر لیں وہ دل ہی دل میں انگڑائیاں لے رہی تھی۔

راکیش اس کا محبوب اب اس کی آغوش میں ہوگا۔ ساتھ ہی اسے کچھ اور کام بھی کرنے تھے جن سے اسے اپنے محبوب سے ملنے میں آسانی ہو جائے۔

◈......◈......◈

نینوا مہاراج دل سے پورنما کے سیوک بن گئے تھے۔ انہوں نے پورنما کی طاقتوں کو پرکھ لیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی انہیں موت کی وادیوں میں دھکیل دے گا۔ ٹھیک ہے سائیکا سے انہوں نے بہت سے وعدے کیے تھے۔ سائیکا ہی انہیں یہاں لائی تھی لیکن بھان متی ایک کمزور عورت تھی اور مہاراج نینوا کے خیال میں کمزوروں کا ساتھ دینا خودکشی

کرنے کے مترادف تھا جبکہ مقابل بے حد چالاک اور طاقتور ہو۔

انہوں نے دیکھا کہ سائیکا اور لیلاوتی کا سورج غروب ہو چکا ہے اور پھر ان کی
کا سورج بھی غروب ہوگیا۔ یہ پورنما کا کارنامہ تھا گو اس میں بھی انہوں نے پورنما کی مد
لیکن وہ جانتے تھے کہ پورنما یہ مدد گندی نالی میں رینگنے والے کسی کیڑے سے بھی لے سکتی
اس نے ہی نینوا جی کو نینوا مہاراج بنایا تھا۔ اسے ان کی حقیقت معلوم تھی۔ اگر نینوا مہاراج اس
تعاون نہ کرتے تو آج نہ جانے کہاں ہوتے۔

بہرحال جو کچھ وہ چاہتے تھے انہیں مل گیا تھا۔ راج محل میں ایک خوبصورت مند
میں رکھے ہوئے مجسموں سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا۔ وہ تو صرف ان کا بھرم قائم رکھنے
آتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کی حیثیت بھی کیا تھی۔ پوجنے کے لائق تو پورنما تھی۔ جس نے
سب کچھ مہیا کر دیا تھا۔ عیش وعشرت، عزت و وقار۔ مہاراج شرت چندر جس کی دل سے
کرتے تھے اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ پورنما نے انہیں داسیوں کے حصول کی اجا
دے دی تھی۔

اور داسیاں۔ انہیں دیکھ کر نینوا مہاراج کے منہ میں پانی بھر بھر آتا تھا۔ کیا ضرور
پورنما۔ کیا ضروری تھی سائیکا۔ کیا ضروری تھی لیلاوتی۔ کیا ضروری تھی نینا۔ یہاں سب ہی
تھیں۔ ایک سے ایک سندر۔ ایک سے ایک حسین۔ سب عورتیں تھیں اور سب اپنی الگ دنیا
تھیں۔

لیکن نینوا مہاراج چالاک تھے۔ خوراک کے ڈھیر پر اس طرح نہیں گرنا چاہتے
پول کھل جائے۔ بھرم رکھنا بھی ضروری تھا چنانچہ بڑی احتیاط کے بعد بڑے غور و خوض
انہوں نے کرانتی کا انتخاب کیا۔ پھولوں کی طرح نازک و شگفتہ، موم کی بنی ہوئی کرانتی
نجانے کیوں ابھی تک مہاراج شرت چندر کی نظر نہیں پڑی تھی ورنہ وہ محفوظ نہ رہ سکتی۔ مہاراج
آزادی ضرور مل گئی تھی لیکن پورنما نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ خود ان کے لئے شکار بھیجے گی۔ شکار
خود ہی کرنا تھا۔

چنانچہ پچھلے پانچ روز سے وہ کرانتی کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے
نہایت چالاکی سے بڑی ہوشیاری سے اور اب انہیں کرانتی کے بارے میں اتنا کچھ معلوم ہو
کہ خود کرانتی کو اپنے بارے میں معلوم نہیں تھا چنانچہ اب شکار کا وقت آ گیا تھا۔ عام پوجا
کرانتی بھی آتی تھی۔ ہفتے میں ایک دن راج مندر میں عام پوجا ہوتی تھی اور تمام داسیاں
لوگوں کو اس دن مندر میں آنے کی اجازت ہوتی تھی۔

چنانچہ مہاراج کو اس دن کا انتظار تھا۔ وقت مشکل سے گزرا لیکن بہرحال گزر گیا۔

کا دن آ گیا۔ دوسری داسیوں کے ساتھ کرانتی بھی آئی۔ پھولوں سے سجی ہوئی خود بھی ایک
پھول معلوم ہو رہی تھی۔ مہاراج نے اسے دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے۔ داسیاں پوجا کر رہی تھیں
کرانتی بھی ہاتھ میں روپوں کا تھال لئے آرتی اتار رہی تھی۔ مہاراج نے پرشاد کا انتظام قائم کر
رکھا تھا اور وہ ایک دور دراز حصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس پرشاد کا پورا تھال رکھا ہوا
تھا۔ حکم تھا کہ ایک ایک آدمی آئے اور پرشاد لے کر الٹے قدموں واپس چلا جائے۔

کافی دیر بعد کرانتی کی باری آئی اور کرانتی چھن چھن کرتی ہوئی ان کے پاس پہنچ گئی۔
مہاراج آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھے تھے۔ کرانتی نے انہیں پرنام کیا اور مہاراج نے آنکھیں کھول
دیں۔ پھر انہوں نے پرشاد والا ہاتھ اٹھایا لیکن پھر کرانتی کو پرشاد دیتے ہوئے وہ چونک اٹھے۔

کرانتی عقیدت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ مہاراج کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اس نے
نظریں جھکا لیں۔

"کیا تیرا نام کرانتی ہے؟" مہاراج نے پوچھا۔

"جی مہاراج!"

"کیا تیرے باپ کا نام لکشمن داس ہے۔"

"سچ ہے مہاراج!"

"اوہ۔ بھگوان کی لیلا بھی نرالی ہے۔ کیا تیری کوکھ میں سفید تل ہے کرانتی!"

"تل۔ میں نہیں سمجھی مہاراج!"

"اگر تو وہی کرانتی ہے تو۔ تو ہم تیرے جیون کی کہانی بدل سکتے ہیں۔ سندری ہمیں
بڑے دنوں سے تیرے لئے ایک آگیا ملی ہے۔ ہم تیری امانت تجھے دینا چاہتے ہیں۔"

"کیسی آگیا مہاراج۔ کیسی امانت۔" کرانتی حیران ہو کر بولی۔

"تیرے ماتھے پر چاند کی بندیا جگمگا رہی ہے جا کرانتی! اس سمے چلی جا۔ دوسروں کو
پرشاد لینے دے۔ اگر آج چاند نکل آئے تو ہمارے پاس تین دیے روشن کر کے آ جانا۔ چاند نہ نکلے
تو تیرے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ابھی تیرا چاند روشن نہیں ہوا۔" مہاراج
نے اس کی پیشانی پر چندن تلک لگایا اور اسے پرشاد دیا اور کرانتی حیران و پریشان واپس لوٹ
گئی۔ مہاراج کی گھنی مونچھوں کے نیچے پراسرار مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ عورت کی فطرت سے بخوبی
واقف تھے۔ وہ کرانتی پر وار کر چکے تھے۔ کیا مجال جو نشانہ چوک جائے۔ کرانتی کو اب اس وقت
تک چین نہیں آئے گا جب تک وہ مہاراج سے نہ مل لے۔

لوگ آتے رہے اور پرشاد لیتے رہے اور پھر ان کی تعداد ختم ہوگئی تو مہاراج اپنی جگہ
سے اٹھ گئے۔ انہوں نے مندر کے دروازے بند کر دیئے اور پھر اپنے کمرے میں آ گئے۔ غسل

خانے میں جا کر انہوں نے اشنان کیا۔ بدن پر خوب خوشبوئیں ملیں۔ نئی دھوتی باندھی اور پھر رس تیار کرنے لگے۔ پھلوں کے رس سے تیار شراب جس کا ذائقہ خوشگوار اور دیرپا ہوتا تھا۔ انہوں نے مٹی کے ایک پیالے میں بھر کر دیوتا کے چرنوں میں رکھ دیا اور پھر وہاں سے ہٹ مندر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ دروازہ کھول کر وہ واپس آئے اور آرام کرنے لیٹ گئے۔ انہیں چاند نکلنے کا انتظار کرنا تھا۔ وقت گزرتا رہا پھر جب روشنی کی کرنیں ان کے روشن دان کمرے کے اندر آئیں تو وہ اٹھ گئے اور سیدھے مندر کے ہال میں بھگوان کی مورتی کے چرنوں میں جا بیٹھے لیکن ان کے کان دروازے کی طرف لگے ہوئے تھے۔

چاند چڑھتا رہا اور پھر انہیں دروازے پر چھن چھن کی آواز سنائی دی۔ وہ آواز جس انتظار ان کے کان بے چینی سے کر رہے تھے وہ اسی جگہ گردن جھکائے بھگوان کے چرنوں بیٹھے رہے۔ دیوں کی تھرتھرائی روشنی ان کے نزدیک آتی جا رہی تھی۔ پھر دیوں کا تھال بھگوان چرنوں میں رکھ دیا گیا اور کرانتی کی لرزتی آواز ابھری۔

''میں آ گئی ہوں مہاراج!''

اور مہاراج نے آنکھیں کھول دیں۔ انہوں نے گردن گھما کر کرانتی کی طرف دیکھا ایک شانِ بے نیازی سے بولے۔

''کون۔ تو کون ہے سندری؟''

''کرانتی ہوں مہاراج! داسی ہوں آپ کی۔ آپ کی آگیا پر آئی ہوں۔'' کرانتی نے کہا۔

''کرانتی!'' مہاراج زیر لب بڑبڑائے۔ ''وہ کرانتی جس کی کوکھ پر سفید تل ہے؟''

''مجھے وہ تل نظر نہیں آیا مہاراج۔ میری آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکیں۔''

''ابھی تیری آنکھوں میں وہ شکتی کہاں پیدا ہوئی ہے۔ پگلی ابھی تو۔ تو بھگوان کے چرنوں کا سوم رس بھی نہیں پی سکی۔'' نینوا مہاراج اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ارے تو نے دیے یہاں کیوں رکھ دیئے۔ اٹھا اس تھال کو آ میرے ساتھ۔''

اور کرانتی نے جھک کر تھال اٹھا لیا۔ وہ مہاراج کے پیچھے پیچھے اندر چلی گئی۔

''رک جا۔ کیا تو نے مندر کے دوار بند کر دیئے؟''

''نہیں مہاراج۔''

''تو انہیں بند کر آ پگلی۔ کوئی اور آ گیا تو تیری منو کامنا پوری نہ ہو سکے گی۔ جا جلدی مندر کے دوار بند کر آ۔''

اور کرانتی الٹے پیر چلی گئی۔ مہاراج اس کا انتظار کرنے لگے چند ساعت کے بعد

واپس آ گئی۔ دیوں کا تھال اس کے ہاتھ میں تھا۔ مہاراج اسے لئے ہوئے اندرونی ہال میں پہنچ گئے جہاں سیاہ رنگ کا ایک مجسمہ نصب تھا۔

''تھال رکھ دے۔ کیا تجھے رقص آتا ہے؟''

''آتا ہے مہاراج۔''

''تو برمتی کو خوش کر دے۔ اگر وہ تیرے اوپر مہربان ہو گیا تو تیری نیا پار ہو جائے گی۔''

کرانتی نے تھال برمتی کے چرنوں میں رکھ دیا اور پھر رقص کا پوز بنا کر کھڑی ہو گئی۔ مہاراج ایک سنگھاسن پر بیٹھے اور کرانتی نے رقص شروع کر دیا۔ نینوا مہاراج ہوس ناک نگاہوں سے اس کے جسم کا ایک ایک نقش دیکھ رہے تھے اور کرانتی پر مستی کی سی کیفیت طاری ہوتی جا رہی تھی اور وہ خود سے بیگانی ہوتی جا رہی تھی۔

رقص عروج پر پہنچ گیا۔ کرانتی کا لباس بے ترتیب ہو گیا اور پھر وہ تھک کر مجسمے کے چرنوں میں گر پڑی۔ اس کا سانس بے قابو تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ تب مہاراج اٹھے اور اس کے نزدیک آ گئے۔

''کرانتی!'' انہوں نے آواز دی اور کرانتی نے آنکھیں کھول دیں۔

''مہاراج!'' اس نے خشک گلے سے کہا۔

''برمتی کے چرنوں میں سوم رس تلاش کر دیکھ برمتی نے تیرے رقص سے خوش ہو کر تجھے کچھ دیا، یا نہیں۔''

اور بھولی کرانتی نے بت کے قدموں میں دیکھا۔ اس سے پہلے اس کی نگاہ اس سیاہ رنگ کے پیالے پر نہیں پڑی تھی۔ اب جو اس نے پیالہ دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ اس کے دل میں نینوا مہاراج کی عقیدت اور بڑھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر پیالہ اٹھا لیا۔

''میری طرف سے بدھائی قبول کر کرانتی! پی جا۔ پی جا۔ اس سوم رس کو جو بھگوان نے آکاش سے تیرے لئے بھیجا ہے۔''

اور کرانتی نے پیالہ منہ سے لگا لیا۔ خوش ذائقہ سوم رس اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے پیالہ رکھ کر نینوا مہاراج کی طرف دیکھا۔

''آ کرانتی میں تجھے بتاؤں کہ تیرے بھاگ میں کیا لکھا ہے۔ آ میں تجھے بتاؤں کہ بھگوان تجھے کیا دینا چاہتا ہے۔''

کرانتی سحر زدہ اٹھ گئی۔ نینوا کے افسانے وہ سن چکی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ کتنے

بڑے رشی ہیں۔ انہوں نے مہاراج کی جان بچائی تھی۔ نجانے انہوں نے کیا کیا' کیا تھا۔ پورے محل میں ان کی دھاک تھی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔

نینوا مہاراج اسے لے کر اپنی خواب گاہ میں آ گئے۔ خواب گاہ کا منظر بڑا رومانی تھا۔ چاروں طرف مرد اور عورت کے مجسمے رکھے ہوئے تھے جن میں بہت سے مناظر دکھائے گئے تھے۔ ان مجسموں کو دیکھ کر ہی دل میں اینٹھن ہونے لگتی تھی۔ کرانتی نے انہیں دیکھا اور گردن جھکا لی۔ سوم رس اثر کر رہا تھا۔ اس کے بدن میں بھی انگڑائیاں ٹوٹ رہی تھیں۔

''میں نے سپنے میں دیکھا کرانتی کہ آکاش کا سویرا پھیلا ہوا تھا۔ چند مالدار ستارے آنکھ مچولی کھیل رہے تھے اور پھر میں نے مہاراج اندر کو دیکھا۔ اپنی سبھا لگائے وہ کسی کا انتظار کر رہے تھے۔ میں ان کے دربار کا ایک داس۔ میں خاموش کھڑا تھا۔ ساز خاموش تھے۔ مہاراج اندر کا من اداس تھا۔ تب میں نے ان سے پوچھا۔

''اداس کیوں ہیں مہاراج! کس کا انتظار ہے آپ کو؟''

کرانتی نہیں آئی ابھی تک نینوا۔ نجانے وہ کہاں ہے۔ ہمیں اس کا انتظار ہے۔ وہ آ جائے تو یہ محفل خود سے سج اٹھے گی۔ ساز بج اٹھیں گے۔''

''کرانتی کون ہے مہاراج؟'' میں نے پوچھا۔

''وہ جس کی کوکھ پر سفید تل ہے۔ وہ جس کی پیشانی پر چاند کی بندیا چمکتی ہے۔ اسے تلاش کرو۔ وہ ایک دن زمین کی اپسرا کہلائے گی۔ ہم اس کے بھاگ بڑے دیکھ رہے ہیں۔''

تب میری آنکھ کھل گئی۔ کرانتی میں سادھو۔ جو ایک مندر میں پڑا ہوا ہوں بے چین ہو گیا۔ اگر تو یہاں نہ ملتی تو نہ جانے کہاں کہاں تلاش کرنا پڑتا۔''

''اس سپنے کا مطلب کیا ہے مہاراج؟'' کرانتی نے مسرور لہجے میں پوچھا۔

''تیرے بھاگ آکاش کی بلندیوں تک پہنچ جائیں گے راج۔ مہاراج تجھے اپنی رانی بنانے کے لئے بے چین ہو جائیں گے۔ تو بہت بڑی سلطنت کی رانی ہوگی۔ پوری دھرتی پر تیرا نام ہوگا۔ کیا تو یہ نہیں چاہتی۔''

''چاہتی ہوں مگر یہ سب کیسے ہوگا۔''

''میں اندر کا داس یہ سب کچھ کروں گا۔ تجھے تیس دن تک میرے پاس آنا ہوگا۔ خاموشی سے تو کسی سے اس کا ذکر مت کرنا۔ بہت سے گرہن تیری نگاہ میں آئیں گے۔ پھر تیرا چلہ پورا ہو جائے گا تو' تو خاموشی سے اس دن کا انتظار کرے گی جب کسی سلطنت کا شہزادہ تیری تلاش میں بھرت نواس آئے گا اور تجھے بیاہ کر لے جائے گا۔ ایسا اوش ہوگا کرانتی ایسا اوش ہوگا۔''

''مہاراج۔'' کرانتی خوشی سے بولی اور مہاراج اس کی پشت پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

...نہیں دیکھا۔ میں نے تجھے تیری پیشانی پر چمکتی ہوئی بندیا سے پہچانا ہے مگر تیری کوکھ کا سفید تل میں مجھے وہ دکھا دے تا کہ مجھے اطمینان ہو جائے۔''

''دیکھ لو مہاراج تم نے مجھے نیا جیون دیا ہے۔ میری برسوں کی خواہش تھی کہ میں ایک ...رانی بن جاؤں۔ کیا میں بدصورت ہوں مہاراج؟'' سوم رس اپنا کام کر رہا تھا۔

''تو تو ستاروں سے زیادہ سندر ہے کرانتی۔ تو وہ ہے جس کے لئے اِندر اداس تھا۔ ...بدن سے یہ لباس اتار دے۔ میں آخری نشانی بھی دیکھ لوں۔ جلدی کر۔'' اور کرانتی نے ...سے اپنا لباس اتار دیا۔ مہاراج اس کی مدد کر رہے تھے۔ کرانتی کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی ...اور مہاراج کے ہاتھوں کا لمس اسے نجانے کون سی دنیا کی سیر کرا رہا تھا اور پھر مہاراج اس ...جسم کا تل تلاش کرنے لگے لیکن ان کی اس تلاش سے کرانتی کی ساری جان آنکھوں میں سمٹ ...تھی اور پھر اس نے ایک سسکی سی لی اور مہاراج سے لپٹ گئی۔

اسے راجہ اندر یاد نہیں رہا تھا۔ اسے کوئی شہزادہ بھی یاد نہیں رہا تھا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

پورنما اس کے من کی رانی اور بھرت نواس کی رانی راکیش کو جیسے دنیا کی ساری خوشیاں ...گئی تھیں وہ ایک سنجیدہ نوجوان تھا۔ کئی لڑکیوں کو اس نے قریب سے دیکھا تھا۔ کئی سے اس کا ...متاثر ہوا تھا لیکن درگاوتی کو دیکھ کر اس کی زندگی ہی بدل گئی تھی۔ رام چرن جی کی اچانک ...دار ہونے والی بھتیجی کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا اور پھر وہ دل کی انتہائی گہرائیوں سے اسے ...نے لگا تھا۔ اسے یقین تھا کہ درگاوتی اسے آسانی سے حاصل ہو جائے گی۔

لیکن بعد کے حالات سے اسے سخت مایوسی ہوئی اور اس کا دل غم سے بھر گیا۔ اسے ...ہو گیا کہ درگاوتی کا لافانی حسن اس کے لئے نہیں وہ تو کوئی اور ہی ہے۔ حالات بڑے ...رار تھے۔ اسے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ رام چرن جی کیا کر رہے ہیں۔ اسے اپنے پتا کی تمام ...روائیاں عجیب معلوم ہوئی تھیں۔

یہ عقدہ آج تک حل نہیں ہو سکا تھا کہ درگاوتی کون ہے اور یہاں کیوں آئی ہے۔ پھر ...ہو کر رانی کیسے بن گئی اور پھر درگاوتی کے اظہار الفت نے تو جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔ اس ...ہونٹوں کے نازک لمس نے تو راکیش کے دل کی دنیا اتھل پتھل کر دی تھی۔ اس کا جینا حرام ہو ...تو وہ نہیں سمجھ پایا تھا کہ جب درگاوتی اسے چاہتی ہے تو اس نے رانی بننا قبول کیوں کیا تھا ...پتہ نہیں چل سکا۔

وہ سلگتا رہا۔ جلتا رہا اور درگاوتی کی یاد کو دل سے نکالنے کی کوشش کرتا رہا اور ایک

طویل عرصے کے بعد اچانک اس کے دل کے کنول پھر کھل اٹھے۔ درگاوتی واپس آ گئی تھی بن کر اور اس نے راکیش کی تمام حسرتیں پوری کر دی تھیں۔ گو وہ ایک کنواری لڑکی نہیں تھی اس کی محبت، اس کی چاہت، اس کے حسن پر سیکڑوں کنواریاں قربان کی جا سکتی تھیں۔

راکیش اس لڑکی کو دل سے چاہتا تھا۔ وہ صرف اس کے حسن کا طالب نہیں تھا اسے مجسم دل کی گہرائیوں میں چھپا چکا تھا۔ وہ اس کا دائمی قرب چاہتا تھا۔ نہ جانے یہ طلب تھی یا حقیقی۔ اس کا فیصلہ تو اس وقت ہو سکتا تھا جب اس کی آرزو پوری ہو جاتی۔ درگاوتی سراب ثابت ہوئی تھی۔ جب وہ اسے عارضی طور پر بھی نہ مل سکی تو اس کی آرزو حسرت بن گئی یہ حسرت سلگتی رہی۔ اس کے بس میں نہیں تھا کہ درگاوتی کو حاصل کر سکے۔ زندگی نے اس مقدر میں ناکامیاں لکھ دی تھیں۔

اور ایک طویل عرصہ ناکامیوں کے بعد جب درگاوتی دوبارہ اس کے پاس آئی سے زیادہ بانکا حسن لئے پہلے سے زیادہ چھب لئے تو اس کا دل تڑپ اٹھا لیکن مقدر یکسر بدل تھا۔ درگاوتی نے کھل کر اس سے اظہار الفت کیا۔ اس نے راکیش کو اس کی محبت کا خراج پیش جسے راکیش نے مال غنیمت کی طرح حاصل کیا۔ نہ جانے یہ حسین دھوکہ کب تک برقرار رہے جانے پھر یہ وقت آئے یا نہ آئے۔

لیکن درگاوتی کے جانے کے بعد وہ سوچنے لگا۔

''کیا یہ قسمت کا عارضی انعام تھا۔ کیا یہ خواب دوبارہ بھی دہرایا جائے گا یا صرف ا کی کروٹ تھی۔ پھر اس نے تجزیہ کیا اس کروٹ سے اس نے کیا پایا۔ درگاوتی کا لمس؟ ہاں اس آرزو پوری ہو گئی تھی لیکن کیا اس کی محبت اسی حد تک تھی۔ صرف اسی حد تک۔ اس نے خود کو اسے احساس ہوا کہ دل پر ایک اور زخم آ گیا ہے۔ اس سے قبل صرف درگاوتی کے ظاہری حسن آنچ اسے پگھلا رہی تھی اور اب اپنائیت کا وہ احساس اس کی جان لے لے گا جو درگاوتی ا دے گئی تھی۔

ایک آفت سے تو ہوا تھا مر مر کر جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی

''کیا درگاوتی پھر آئے گی۔ کیا وہ آتی رہے گی یا پھر ایک طویل انتظار بے کل گی؟''

لیکن قسمت کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔ اس کا ستارہ زمین کی پستیوں سے آکا بلندیوں پر پرواز کر گیا تھا۔ اب صرف محرومیاں نہیں تھیں جس کا احساس اسے دوسرے ہی دن گیا۔

پنڈت رام چرن رامائن کے پاٹھ سے فارغ ہوئے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ایک نوکر باہر نکل گیا۔ اس نے فوراً آ کر بتایا کہ مہاراج کے ایلچی آئے ہیں۔

''ارے تو بلا لے بھاگوان۔ بٹھا بیٹھک میں۔ کیا بات ہے؟'' رام چرن جی نے دھوتی سنبھالتے ہوئے کہا اور ملازم باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد رام چرن جی بیٹھک میں پہنچ گئے اور ہرکاروں نے کھڑے ہو کر انہیں پرنام کیا۔

''جے رام جی کی۔ کیا بات ہے؟''

''مہاراج کا سندیس ہے۔ انہوں نے آپ کو اور آپ کے بیٹے راکیش کو راج دربار میں بلایا ہے۔''

''اچھا۔ خیر تو ہے؟''

''ہاں۔ ہمیں نہیں معلوم کیوں بلایا ہے۔''

''ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا۔'' رام چرن جی نے کہا اور پھر ملازم سے بولا۔

''ان لوگوں کے لئے جل پانی لاؤ اور تو کوئی بات نہیں مترو؟''

''نہیں مہاراج۔'' ہرکاروں نے جواب دیا اور پھر رام چرن جی کی بیٹھک سے چلے گئے۔ ان کا دل اندر ہی اندر کانپ رہا تھا۔ اندھیری نگری چوپٹ راج سے وہ پہلے ہی واقف تھے۔ گو کانوں میں پورنما کے الفاظ گونج رہے تھے۔ اس نے کہا تھا کہ مہاراج شرت چندر کے آدمی خود ان کے پاس آئیں گے تو کیا ہرکارے اس لئے آئے ہیں۔ راکیش کو بھی بلایا ہے یا پھر...... یا پھر پانسہ الٹ گیا ہے۔ شرت چندر کو کس طرح معلوم ہو گیا کہ راکیش رانی پورنما سے پریم کرتا ہے اور۔ اور۔ رام چرن جی کا دم گھٹنے لگا۔ انہوں نے چشم تصور سے اپنی ٹانگیں بیل کے جوئے سے بندھی دیکھیں جو سڑک پر گھسٹ رہے تھے۔ ان کے پیچھے راکیش دوسرے بیل سے بندھا ہوا تھا۔ اور ڈھولکیا ڈھول بجا بجا کر ان کے ناستک ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔

''ہے رام۔'' رام چرن جی نے کانپتے ہوئے کہا۔ ان کا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا لیکن پھر ان کے سامنے تصویر کا دوسرا رخ تھا۔ ممکن ہے یہ نہ ہو۔ ممکن ہے وہی بات ہو جو پورنما نے کہی تھی۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو ضرور تھا۔ وہ اندر داخل ہوئے انہوں نے راکیش کو بلایا اور صرف اتنا کہا کہ اسے مہاراج نے بلایا ہے۔

راکیش کی حالت بھی باپ سے مختلف نہیں تھی لیکن وہ دل کا پکا تھا۔ سوچا جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اگر پورنما کے لئے یہی قربانی دینی ہے تو وہ قربانی دینے کو تیار تھا۔ دونوں باپ بیٹے تیار ہو کر راج محل کو چل پڑے۔ راستے بھر دونوں خاموش رہے تھے۔

بڑی دلچسپ سچویشن تھی تخت یا تختہ۔

لیکن راج دربار میں جس طرح شرت چندر نے ان دونوں کا استقبال کیا اس سے دونوں کی ڈھارس بندھی۔ شرت چندر نے مسکراتے ہوئے پنڈت رام چرن جی کو چاچا کہہ کر بلایا۔ راج سنگھاسن کے نزدیک معزز آدمیوں کی کرسی پر بٹھایا۔ دوسری کرسی راکیش کو دی گئی۔

پھر مہاراج راج کے دوسرے کاموں کو نپٹانے لگے۔ جب کام ختم ہو گئے تو شرت چندر نے اپنے خاص لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"مترو! تم جانتے ہو پنڈت رام چرن کھری ذات کے برہمن ہیں۔ ہمیشہ بھرت نواس حکومت کے وفادار رہے ہیں۔ گو ان کے پاس کوئی سرکاری عہدہ نہیں رہا ہے لیکن جب بھی کوئی ضرورت پڑی ہے انہوں نے خود کو حکومت کے لئے پیش کر دیا ہے۔ پنڈت جی بزرگ آدمی ہیں۔ اگر یہ جوان ہوتے اور راج کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے تو میں نیا دیوان انہیں ہی مقرر کرتا۔

بھرت نواس ایک نیک نام حکومت ہے۔ ہمیں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے جو ایمانداری سے حکومت کے کام کریں۔ پنڈت جی اس قابل نہیں ہیں لیکن ان کا سپوت نوجوان راکیش ان کا خون ہے اور کھرا خون کبھی خراب نہیں ہوتا۔ وہ بھی پنڈت جی کے نقش قدم پر ہے۔ ہے کوئی جو راکیش کے بارے میں ایسی بات بتا سکے جس سے اس پر اثر پڑتا ہے۔" شرت چندر نے رک کر ایک ایک کی شکل دیکھی۔

سب خاموش تھے۔ رام چرن جی کی سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔ وہ سمجھ گئے کہ شرت چندر کیا کہنا چاہتے ہیں اور ان کا دل پورنما زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔

"کوئی نہیں ہے۔" شرت چندر نے کہا۔

"اور ہو بھی نہیں سکتا۔ اگر کوئی راکیش پر الزام لگاتا تو میں سوچتا کہ وہ رام چرن جی کا بیری ہے۔ کیونکہ رام چرن جی اور ان کے خاندان کو میں خوب جانتا ہوں۔ ہاں تو مترو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ نیا منتری راکیش کو بنائیں اس لئے میں نے چاچا رام چرن جی اور راکیش کو دعوت دی ہے۔ کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔"

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔" درباریوں نے جواب دیا۔

"راکیش نوجوان آدمی ہے ہم سب اس سے تعاون کریں گے۔ وہ بھرت نواس کا وفادار ثابت ہوگا۔"

"شکریہ بھائیو! تو تمہارے مشورے سے اور چاچا رام چرن کی آگیا سے میں راکیش کو نیا منتری مقرر کرتا ہوں۔ کل سے ہمارا نیا منتری راکیش لال ہے۔ وہ اپنا عہدہ سنبھالے گا۔"

"راکیش لال کی جے۔" درباریوں نے نعرہ لگایا اور پھر مہاراج نے رام چرن کو مبارکباد دی۔

"بدھائی ہو چاچا جی!"

"مہاراج کی کرپا۔" رام چرن جی نے جھک کر شرت چندر کے چرن چھو لئے۔ راکیش ہکا بکا کھڑا ہو گیا۔ رام چرن جی نے اسے اشارہ کیا اور اس نے بھی جھک کر مہاراج کے چرن چھو لئے لیکن چرن تو وہ کسی اور کے چھونا چاہتا تھا کیونکہ یہ سب اسی کا دیا ہوا تھا۔ خیر اب تو موقع ملتا رہے گا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

راکیش منتری بن کر محل میں آ گیا۔ چندر بدن کی ایک اور خواہش پوری ہو گئی۔ لیکن وہ بڑی زیرک عورت تھی۔ شرت چندر نے جب اسے یہ خبر سنائی تو اس نے کسی خاص جذبے کا اظہار نہیں کیا۔ سوائے شرت چندر کی محبت کے اعتراف کے کہ وہ اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی کتنا خیال رکھتے ہیں۔

خود راکیش بھی پورنما سے ملنے کا خواہشمند تھا لیکن آدمی وہ بھی بے وقوف نہیں تھا۔ وزارت سنبھالنے کے پہلے منگل کو ان دونوں کی ملاقات مندر میں ہوئی۔ شرت چندر بھی پورنما کے ساتھ تھے۔ راکیش نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر شرت چندر کو اور پھر رانی پورنما کو پرنام کیا۔

"پورنما ہی کی خواہش تھی راکیش کہ تمہیں منتری بنایا جائے اور جب مہارانی کی خواہش ہو تو ہم کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ سچ سچ تو بھرت نواس کی مہارانی اب یہی ہیں۔ ہم تو ان کے داس ہیں۔"

"شرمندہ نہ کریں مہاراج! میں تو آپ کے چرنوں کی دھول ہوں۔" پورنما نے پیار بھری نگاہوں سے شرت چندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ دھول جسے ہم آنکھوں سے لگاتے ہیں اور ہماری آنکھوں کی جوت قائم رہتی ہے۔ اگر یہ دھول ہماری آنکھوں سے دور ہو جائے تو ہم اندھے ہو جائیں۔"

مہاراج مسکراتے ہوئے بولے۔ راکیش بھی مسکرا رہا تھا۔ پھر وہ سب نینوا مہاراج کے پاس پہنچ گئے اور نینوا مہاراج انہیں پوجا کرانے لگے۔

شرت چندر، راکیش کو لے کر دوسرے مجسموں کی زیارت کے لئے چلے گئے۔ پورنما کرشن بھگوان کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی اور نینوا مہاراج اسے پاٹھ کرا رہے تھے۔ تب پورنما مسکراتے ہوئے بولی۔

"کہئے مہاراج کیسے ہیں؟"

"گرو دیو کی کرپا ہے۔ مزے کر رہا ہوں۔"

"آپ کا کام ہو رہا ہے؟"

"بس گرو دیو کی کرپا ہے۔" نینوا مہاراج نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

"عیش کریں۔ اگر مجھے تھوڑی سی آزادی مل جائے تو آپ کا کام اور اچھی طرح بن جائے گا۔ ابھی ذرا احتیاط کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے میں آپ سے کچھ اور کام لوں۔ اس کے باوجود مہاراج میں آپ سے ڈرتی ہوں۔ اگر آپ میرے ہی خلاف سازش کرنے بیٹھ گئے تو بڑا سخت مقابلہ کرنا پڑے گا۔"

"یہ بھگوان کا گھر ہے۔ مہارانی اور یہ داس بھگوان کی سوگند کھا کر کہتا ہے کہ آپ کو دل سے گرو مان چکا ہوں۔ اگر داس پر شبہ ہو تو داس کی گردن کٹوا دیں۔ یہ کام آپ کے لئے مشکل نہ ہوگا۔ پر بھگوان کے لئے داس پر بھروسہ رکھیں۔ میں کبھی آپ سے غداری نہیں کروں گا۔" نینوا مہاراج نے کہا اور پورنما انہیں پرکھنے والی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"ہاں مہاراج! آج تک آپ نے شکایت کا موقع نہیں دیا۔ بہرحال ضرورت پڑنے پر آپ کو تکلیف ضرور دوں گی۔"

"داس کو ہمیشہ حاضر پائیں گی۔" نینوا مہاراج نے کہا اور چندر بدن گردن ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ پوجا سے واپسی پر اس نے شرت چندر کی موجودگی میں راکیش سے کہا۔

"منتری جی! آپ کا کام صرف راج پاٹ چلانا نہیں ہے۔ کچھ محل کی بھی خبر رکھا کریں کل دن میں آپ کو کس وقت فرصت ہوگی۔ میں محل کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"فرصت کی کیا بات ہے پورنما! جب کہو منتری جی آ جائیں گے۔"

"تب آپ منتری جی کل گیارہ بجے میرے پاس آئیں۔ میں محل میں کچھ تبدیلیوں کے بارے میں آپ سے مشورہ کروں گی۔"

"داس حاضر ہو جائے گا۔ راج رانی جی!" راکیش نے ادب سے کہا۔

"ہاں راکیش! تمہیں راج رانی کا خاص خیال رکھنا ہے۔ ان کی ہر آرزو پوری ہونی چاہئے۔ ان کے معاملے میں ہم سے مشورے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

"جو آگیا مہاراج۔" راکیش نے گردن جھکا کر کہا۔ اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا اور دل ہی دل میں وہ کہہ رہا تھا۔

آپ چنتا نہ کریں مہاراج میں راج رانی کی ہر آرزو بخوبی پوری کر دوں گا۔

◊ ...... ◊ ...... ◊

نینا ہنس پڑی اور پورنما اسے گھور کر دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے ری! کیوں بار بار دانت نکال رہی ہے۔" اس نے برا سا منہ بنا کر کہا نینا ہنستے ہنستے دوہری ہو گئی۔

"میں مار بیٹھوں گی تجھے۔ بتا کیوں نہیں رہی ہے؟" پورنما نے اس کی چوٹی پکڑتے ہوئے کہا۔

"راج رانی جی ناراض ہوں گی۔" نینا نے کہا۔

"کس بات پر؟"

"جو میں سوچ رہی ہوں۔"

"بتا کیا سوچ رہی ہے؟" پورنما نے اس کی چوٹی کو جھٹکے دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے راج رانی جی وعدہ کریں ناراض نہ ہوں گی۔"

"اگر تو ایسی ویسی بات سوچ رہی ہے تو میں تیری کھال ادھیڑ دوں گی۔" پورنما نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"بات تو ایسی ویسی ہی ہے پورنما جی!"

"جا میں تجھ سے نہیں بولتی۔"

"ہائے رانی جی! مر جاؤں گی بھگوان کی سوگند۔ اب میری قدر ہی کیا رہ گئی ہے۔ کاش بھگوان مجھے وہ بنا دیتا جو راج رانی کو پسند ہے۔"

"ٹھہر تو سہی نینا کی بچی۔" پورنما اسے مارنے کے لئے اٹھی اور نینا نے گردن جھکا لی۔

"تجھے ہماری سوگند بتا کیا سوچ رہی ہے۔" پورنما نے زچ ہو کر کہا۔

"میں سوچ رہی ہوں راج رانی جی کہ رانی جی نے نینوا مہاراج کی مدد سے میرے گھر والے کو بھگایا ایسا کہ اب وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئے گا۔ اب میں رانی جی کے لئے کیا کروں؟"

لیکن پورنما! نینا کی بات پر سنجیدہ ہو گئی۔ وہ عجیب سی نگاہوں سے نینا کو دیکھ رہی تھی اور نینا کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور اس کی آنکھوں میں خوف سمٹ آیا اور وہ پورنما کے قدموں میں گر کر بولی۔

"رانی جی! معاف کر دو۔ داسی کو۔ میری بات بری لگ گئی ہے؟"

"نہیں نینا ہم سوچ رہے ہیں تو نے ٹھیک ہی کہا ہے۔ وہ ہمارے اتنا قریب ہے مگر ہم ملنے کو بے کل رہتے ہیں۔ یہ پابندیاں نہ جانے کب تک چلیں گی۔ بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اگر مہاراج کے من میں ذرا بھی بال آگیا تو ہم کہیں کے نہیں رہیں گے۔" پورنما نے کہا اور نینا سوچ میں ڈوب گئی۔ اس کے پاس بھی اس الجھن کا حل نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ہی من کو ماریں گے۔ جیسے بھی بن پڑے گا اس سے ملیں گے
بھی پاپی ہمارے لئے تڑپ رہا ہے۔ ہم نے اس کے چہرے سے اندازہ لگایا ہے کہ چل
دے۔ آج وہ گیارہ بجے آرہا ہے۔ تجھے اپنا کام یاد ہے نا؟"
"بھول سکتی ہوں رانی جی! آپ بالکل چنتا نہ کریں۔" نینا نے کہا اور چندر بدن کو
ہلانے لگی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

راکیش دھڑکتے دل سے چندر بدن کے محل میں داخل ہوا۔ کافی دن کے بعد اس
درگاوتی سے تنہائی میں ملاقات ہونے والی تھی لیکن کیا وہ تنہا ہوگی۔ کیا اس سے دل کی باتیں کرنے
کا موقع ملے گا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ نینا نے اس کا استقبال کیا۔ اس کی آنکھوں کی مسکراہٹ پھوٹ
رہی تھی۔ محل میں دوسری باندیاں نظر نہ آئیں۔ راکیش کو کیا معلوم تھا کہ نینا نے پہلے ہی سب
کام سے لگا دیا ہے۔ پھر نینا نے اسے پورنما کے دوار چھوڑ دیا۔
"آپ اندر آ جائیں منتری مہاراج۔" اس نے کہا اور خود رک گئی۔ تب راکیش
دھڑکتے دل سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ ایک خوبصورت چھپر کھٹ پر پورنما دراز تھی
اس نے بال بال موتی پروئے ہوئے تھے۔ راکیش دل پکڑ کر رہ گیا۔
"آؤ راکیش۔" پورنما مخمور لہجے میں بولی اور راکیش آگے بڑھ آیا۔
"رانی جی کو پرنام کروں یا درگاوتی کو سینے سے لگا لوں؟" اس نے گمبھیر آواز میں
اور پورنما اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ برق پاش نگاہوں سے راکیش کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے بوجھل آواز
میں کہا۔
"تمہاری درگاوتی تمہارے سامنے ہے راکیش۔" اور راکیش دوڑ کر اس سے لپٹ
گیا۔
"بڑا کٹھن امتحان ہے درگاوتی۔ بڑا صبر آزما وقت گزرتا ہے مجھ پر۔ بڑا بے کل
ہوں میں۔" وہ اس کے رخسار چومتا ہوا بولا۔
"میری حالت تم سے مختلف نہیں ہے راکیش۔ میں تم سے زیادہ بے کل رہتی ہوں
احتیاط ضروری ہے۔ ہمیں وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔" پورنما نے اس کی گردن میں بانہیں ڈالتے
ہوئے کہا۔
"وقت کب آئے گا۔ وہ وقت کب آئے گا؟" راکیش نے کہا۔
"آئے گا اسی طرح۔ جیسے تم میرے سامنے ہو۔ کیا تمہیں اس بات کا یقین نہ

نے اس کے چوڑے سینے پر سر ٹکاتے ہوئے کہا۔
"نہیں درگاوتی! میں تو اپنے مقدر کا ماتم کر چکا تھا۔"
"تم مرد ہو راکیش۔ اس کے باوجود تم ہمت کو ہار کر بیٹھ گئے مگر میں عورت ہو کر کوشش
کرتی رہی۔ میں نے بھی بڑی کٹھن منزلیں طے کیں اور اتنا راستہ بنا لیا کہ تم میرے پاس ہو۔
بس اتنا ہی کافی ہے۔ راکیش ہم موقع موقع سے ملتے رہیں گے تمہیں بھی دنیا والوں کی آنکھوں
میں دھول جھونکنی ہے اور مجھے بھی۔ اس پورے محل میں میری رازدار صرف نینا ہے۔ ہم جہاں بھی
بھی مل سکیں گے ملیں گے اور میں کوشش جاری رکھوں گی اور ممکن ہے میرے اور تمہارے
درمیان کوئی دیوار نہ رہے۔
"میری درگاوتی۔" راکیش نے محبت سے اسے بھینچتے ہوئے کہا۔
"میرے راکیش!" پورنما نے بھی اسے محبت سے خود میں جذب کر لیا اور دروازے کی
سے لگی نینا کا چہرہ گلنار ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے مستی چھلکنے لگی۔
اس طرح اندر جھانکنا پاپ تھا لیکن وہ خود کو روک بھی نہ سکتی تھی۔ پورے محل میں اس
کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔
پورنما نے دروازے کی حفاظت کی ذمہ داری اس کو سونپی تھی۔ اگر اس حفاظت کے
۔ ایک بار پھر اس کی آنکھ جھری سے جا لگی اور اس نے اپنے بازو اپنے جسم کے گرد لپیٹ

◈ ...... ◈ ...... ◈

شرت چندر نے راج کھٹ پر سر رکھا اور پھر چندر بدن کی طرف دیکھا۔ چندر بدن
نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ دوڑی اور شرت چندر سے لپٹ گئی۔ شرت چندر
پیار سے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔
"کیا بات ہے پورنما! آج ہم پر بہت پیار آرہا ہے؟" انہوں نے اس کی ٹھوڑی اونچی
کرتے ہوئے کہا۔
"آج دربار نہ جائیں مہاراج!" پورنما ان کے سینے میں سر چھپاتی ہوئی بولی۔
"ارے کیوں؟"
"بس آج میرا من چاہتا ہے کہ آج دن بھر آپ کے گھٹنے پر سر رکھے لیٹی رہوں۔"
"ہم دوپہر کو دربار ختم کر دیں گے رانی اور پھر تمہارے ساتھ رہیں گے۔"
"نہیں مہاراج آپ اتنا کام کیوں کرتے ہیں۔ دن بھر میں آپ کا انتظار کرتی ہوں

آپ کو کیا معلوم میرا دن کیسے گزرتا ہے۔"

"ہم جانتے ہیں پورنما! ہماری پورنما ہم سے کتنا پیار کرتی ہے۔ مگر میری راج پاٹ کے کام بھی بہت ضروری ہوتے ہیں۔" مہاراج پیار سے اس کے بال سہلاتے ہو بولے۔

"آخر یہ راکیش کس مرض کی دوا ہے۔ کیا وہ آپ کے نہ ہونے پر راج کا کام نہیں سنبھال سکتا۔"

"نہیں نہیں وہ تو بڑا محنتی ہے۔ بڑی لگن سے کام کر رہا ہے۔ بہت سے مسئلے اس ہوشیاری سے حل کر دیئے ہیں جو جیون کپور کے زمانے سے پڑے ہوئے تھے۔"

"نہیں میں نہیں مانتی۔ بس آپ نہ جائیں کچھ دیر آرام کریں۔ دیکھئے تو کتنے ہوتے جا رہے ہیں۔" پورنما نے ٹھنکتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ تمہارا وہم ہے راج! تمہارے ہوتے ہوئے ہمیں کس بات کی ہے۔"

"مگر میں اکیلی رہتی ہوں۔"

"باندیاں ہیں تمہارے پاس۔" مہاراج بولے۔

"مجھے آپ کے بنا کچھ نہیں بھاتا۔ اچھا ایک کام کریں۔ آج سے میں بھی دربار آپ کے ساتھ بیٹھا کروں گی۔ میں دیکھوں گی کہ آپ دربار کے کام کیسے کرتے ہیں۔ اس طر میں آپ کے پاس بھی رہوں گی اور میرا من بھی اداس نہیں ہوگا۔"

مہاراج سوچ میں ڈوب گئے اور پھر انہوں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اچھا تم ایسا کرنا تھوڑی دیر کے بعد تیار ہو جانا۔ ہم تمہارے لئے بھی انتظام کرا دیں گے۔"

"صرف آج نہیں روز۔" پورنما نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ اس طرح تو ہمیں اور آسانی ہو جائے گی۔ دن بھر ہماری پورنما ہما سامنے رہے گی۔" شرت چندر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر یہ بات طے ہو گئی کہ پورنما آج مہاراج شرت چندر کے ساتھ دربار میں بیٹھا کرے گی۔

مہاراج اس سے یہ وعدہ کر کے چلے گئے اور پورنما کے ہونٹوں پر ایک پُر مسکراہٹ پھیل گئی۔ یہ اس کی طویل سوچ کے بعد کئے گئے فیصلے کی ایک کڑی تھی۔

راج دربار میں خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ رانی پورنما کے لئے ایک نفیس چق لگوایا گیا جو عام درباریوں کی نگاہوں سے اوجھل تھا لیکن پورنما' مہاراج کی آنکھوں کے

رہتی تھی۔ مہاراج کے بائیں سمت منتری جی کی نشست تھی لیکن مہاراج ایک بار بھی اندازہ نہ لگا سکے کہ پورنما کی میٹھی نگاہیں ان کے لئے ہوتی ہیں یا منتری جی کے لئے۔

راکیش بھی خوش تھا۔ اب درگاوتی اس کے سامنے رہتی تھی۔ پورنما' مہاراج کے کاموں میں پوری پوری دلچسپی لیتی تھی اور یونہی طویل عرصہ بیت گیا۔ اس دوران راکیش کی ملاقات یوں تو ہر روز ہی درگاوتی سے ہوا کرتی تھی۔ اس نے دوری دور کر دی تھی لیکن چار بار ان کی ملاقات خلوت میں بھی ہو چکی تھی۔

پہلی بار تو خود پورنما نے اسے بلایا تھا۔ دوسری بار اس وقت جب راکیش' پورنما کی خلوت میں رہا تھا۔ جب مہاراج کسی دوسری ریاست گئے ہوئے تھے وہاں انہیں ضروری کام تھا۔ آج پورنما کی طبیعت اچانک خراب نہ ہو جاتی تو مہاراج اسے بھی ساتھ لے جانے کا پروگرام بنا چکے تھے۔

لیکن پورنما کی طبیعت خراب ہو گئی اور وہ نہ جا سکی۔ مہاراج نے پورنما کی دوری میں رات کیسے بھی گزاری ہو لیکن راکیش کی وہ رات خوب گزری تھی۔ پوری رات وہ پورنما کی خواب گاہ میں رہا تھا اور اس نے دل کی ساری حسرتیں نکال لی تھیں۔ اس رات اس نے ایسے ہی محسوس کیا تھا مانو پورنما اس کی دلہن ہو۔ پورنما بھی اس رات دلہن بن گئی تھی۔ سرخ جوڑے میں ملبوس۔ بیر بہوٹی گردن جھکائے بیٹھی تھی۔ بالکل نئی نویلی دلہن کی طرح راکیش اس دلہن کو دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔ تب وہ سب کچھ ہوا جو دلوں کا ارمان ہوتا ہے اور اس رات کا نشہ ہفتوں راکیش اور پورنما پر چھایا رہا۔

پورنما کا کام البتہ مشکل تھا۔ اسے وہ رات بھلا کر ہر رات مہاراج سے جھوٹی محبت جتانی پڑتی تھی اس کے بعد کی دو ملاقاتیں۔ ایک نینا کے مکان پر ہوئی تھی اور دوسری خود رام چرن جی کے گھر جہاں پورنما پہلے پہنچ گئی تھی اور راکیش بعد میں۔

بہرحال بھرت نواس کے محل میں نئے ناٹک ہو رہے تھے۔ پورنما کے وفادار عیش کر رہے تھے۔ شطرنج کی بساط کا ہر مہرہ پورنما کے اشارے پر چل رہا تھا اور بدھو مہاراج اپنی سدھ بھول چکے تھے۔ پورنما نے ان کا پیٹ بھر دیا تھا اور اب کس کی مجال تھی کہ پورنما کو نیچا دکھا سکے۔ سندر سے سندر ناری مہاراج کی آنکھوں میں نہیں جچتی تھی۔

نینا اپنے مہندر کی دیوانی تھی۔ سیدھے سادھے مالی کو یہ لڑکی کیا ملی تھی وہ دنیا ہی بھول گیا تھا۔ گھر پر پڑا موٹا ہو رہا تھا اور عیش کر رہا تھا۔ دوسری طرف نینوا مہاراج تھے کرانتی کا تیس دن کا چلہ پورا ہو چکا تھا اور اب وہ شہزادے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے بعد جوتی، شربتی رنگ کی ایک گداز لڑکی جس کی مرمریں جوانی نینوا مہاراج سے کلیان حاصل کر چکی تھی اور اب جوتی کے

بعد سلونی تھی جو آج کل نینوا مہاراج سے گیان حاصل کر رہی تھی۔

نینوا مہاراج کا جال کبھی کمزور نہیں ہوتا تھا اور پھر گرو مہاراج کی آ گیا تھی بھلا وہ کس سے کیوں ڈرتے۔ چنانچہ خوب گلچھرے اڑا رہے تھے۔ لیکن خود پورنما بہت محتاط تھی۔ اس کا دل کب چاہتا تھا کہ راکیش لال ایک لمحے کے لئے اس سے جدا ہو لیکن اس نے مکمل طور پر خود پر کنٹرول کیا ہوا تھا۔

راج پاٹ کے کاموں میں اب وہ اتنی دخیل ہو چکی تھی۔ خود مہاراج انگشت بدنداں رہ جاتے تھے۔ وہ چٹکی بجاتے ایسے ایسے مسئلے حل کر دیتی جنہیں شرت چندر اور راکیش مل کر نہیں سلجھا سکتے تھے۔ چنانچہ اب وہ راج دربار کی ایک اہم ضرورت بن گئی تھی۔ حسب معمول روزانہ دربار جاتی تھوڑا سا پردہ تھا وہ بھی ہٹ چکا تھا اور اب مہاراج شرت چندر کے ساتھ رانی پورنما کا نام بھی لیا جاتا تھا۔

تب ایک رات راج رانی پورنما' شرت چندر کے پہلو میں تھی۔ شرت چندر نے کہا۔

''تم تو دنیا کی ایک انوکھی ناری نکلیں پورنما! ایسا لگتا ہے کہ تم راج کے لئے ہی پیدا ہوئی ہو۔ میں اور خود منتری جی تمہاری ذہانت پر حیران ہیں۔''

''نہیں مہاراج! کہاں میں اور کہاں راج۔ مجھے اپنی حیثیت معلوم ہے۔ آپ اٹھا کر سینے سے نہ لگا لیتے تو کسی گندی نالی میں پڑی ہوتی۔'' پورنما نے اداسی سے کہا اور مہاراج چونک پڑے۔

''کیسی باتیں کرتی ہوں پورنما۔ کیا تم ابھی تک اپنا ماضی نہیں بھول سکیں؟''

''ماضی کون بھول سکتا ہے مہاراج! کیا میں نے غلط کہا ہے۔ اگر میرے بھاگ نہ جاگ جاتے آپ مجھے نہ دیکھ سکتے تو کیا آج یہ عزت مجھے ملتی؟''

''ٹھیک ہے پورنما لیکن اب تو یہ سب کچھ تمہارا ہے۔ کون ہے جو تمہاری برابری کا دعویٰ کر سکے؟''

''کبھی کبھی من ڈرتا ہے مہاراج!'' پورنما نے ایک سسکی لے کر کہا۔

''کیوں ڈرتا ہے پورنما۔ بتاؤ تو سہی تمہارا من کیوں ڈرتا ہے؟'' مہاراج پریشان ہو گئے۔

''جہاں زیادہ پریم ہوتا ہے مہاراج وہاں اندیشے بھی ہوتے ہیں۔''

''مگر تمہیں کیا اندیشہ ہے۔''

''میں ڈرتی ہوں مہاراج! کبھی مجھ سے بھول ہو گئی اور مہاراج نے مجھ سے آنکھیں پھیر لیں تو میرا کیا بنے گا۔''

''کیسی باتیں کرتی ہو راج رانی! میں تم سے آنکھیں پھیر لوں گا۔ اندھا نہ ہو جاؤں گا۔'' شرت چندر نے شدتِ جذبات سے کہا۔

''بس کبھی کبھی میرے من میں خیال آ جاتا ہے مہاراج اور میں کوشش کے باوجود اسے دل سے نہیں نکال سکتی۔'' پورنما سہمے ہوئے انداز میں بولی اور پھر اس نے ڈرتے ڈرتے مہاراج کے سینے میں منہ چھپا لیا اسے بڑے زور کا لرزہ چڑھا تھا۔

''پورنما! میری پورنما ہوش میں آؤ۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا'' شرت چندر سخت پریشان ہو گئے لیکن پورنما کی حالت درست نہیں ہوئی تھی۔ اس کے دانت بھنچ گئے تھے۔ آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔ مہاراج اسے آوازیں دے رہے تھے لیکن وہ گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔

ذرا سی دیر میں۔ راج وید اور دوسرے حکیم آ گئے۔ اپنی اپنی ترکیبیں ہونے لگیں۔ سب بھاگے دوڑے پھر رہے تھے لیکن پورنما کی ایسی حالت تھی۔ دوسرے دن دربار بھی نہ لگا۔ مہاراج پورنما کو آغوش میں لئے بیٹھے تھے۔ پوری ریاست کے اچھے اچھے وید بلا لئے گئے تھے۔ نینوا مہاراج بھی آئے تھے۔ شرت چندر کے ہوش اڑے جا رہے تھے۔ پھر نینوا مہاراج نے پانی پڑھ کر پورنما پر چھڑکا اور تھوڑی دیر کے بعد پورنما نے آنکھیں کھول دیں۔

اسکا چہرہ اترا ہوا تھا۔ راکیش بھی سخت پریشان تھا۔ پورنما کی اچانک بیماری اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ بہر حال نینوا کی کوششوں سے وہ ہو گیا تھا جو بڑے بڑے حکیم بھی نہ کر سکے۔ مہاراج شرت چندر نے عقیدت سے نینوا مہاراج کے پاؤں پکڑ لئے تھے۔

''یہ کیا ہو گیا مہاراج! پورنما کی حالت ایسی کیوں بگڑ گئی؟'' اس نے پوچھا۔

''میں دیکھوں گا شرت چندری۔ تم رات کو میرے پاس آنا میں ابھی سے ایک جاپ کر کے پتہ لگا لوں گا کہ یہ سب کیا ہے؟''

''مہاراج کی بڑی کرپا ہو گی۔ پورنما میرا جیون ہے مہاراج! اسے کچھ ہو گیا تو میں زندہ نہیں رہوں گا۔''

''چنتا نہ کرو شرت چندر۔ سادھو سے جو کچھ ہو سکے گا وہ ضرور کرے گا۔''

''پورنما کی حالت سدھرتی گئی اور شام تک کافی بہتر ہو گئی۔ دوسری طرف نینوا مہاراج اپنا جاپ کر رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ پورنما کی حالت کیوں بگڑی اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اب وہ کیسے ٹھیک ہو گی۔ راج رانی تنہائی میں پہلے ہی ان سے پروگرام طے کر چکی تھی۔

شام کو جب شرت چندر ان کے پاس پہنچے تو نینوا مہاراج اپنا جاپ پورا کر چکے تھے۔ ان کے چہرے پر گہرے غور و خوض کے آثار تھے۔ شرت چندر نے اپنے ساتھیوں کو مندر کے دوار

سے ہی رخصت کر دیا تھا۔

''کیسی ہے پورنما شرت چندر؟''

''اچھی ہے مہاراج! لیکن ابھی بالکل ٹھیک نہیں ہے۔'' شرت چندر نے پریشان لہجے میں کہا۔

''ایک بات بتاؤ گے شرت چندر!''

''ضرور مہاراج۔'' شرت چندر نے کہا۔

''جس وقت راج رانی پورنما کی یہ حالت ہوئی اس وقت وہ آپ سے کیا گفتگو کر رہی تھیں؟''

شرت چندر یہ سوال سن کر الجھن میں پڑ گئے پھر انہوں نے گہری سانس لے کر کہا۔

''وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ میں نے اس سے آنکھیں پھیر لیں تو وہ کہیں کی نہ رہے گی۔''

''ہوں۔'' نینوا مہاراج کا چہرہ چمک اٹھا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ میرا جاپ کامیاب رہا۔'' اور مہاراج سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگے۔

نینوا مہاراج' شرت چندر کی آنکھوں میں دیکھتے رہے اور شرت چندر پریشانی سے نینوا مہاراج کی طرف لیکن نینوا نے ابھی تک کچھ نہیں بتایا تھا۔

''آپ خاموش کیوں ہو گئے مہاراج! بتائیے نا کیا بات ہے؟''

بالآخر شرت چندر نے پریشانی سے پوچھا۔

''بڑی کٹھن بات ہے شرت چندر! میں سوچ رہا ہوں تیرے اوپر سے یہ گرہ کیسے نکالی جا سکتی ہے۔'' نینوا مہاراج نے پریشان لہجے میں کہا۔

''آپ سوچنے سے پہلے مجھے بتائیے تو مہاراج! میں راج کے لئے سخت پریشان ہوں۔''

''ایک بات بتا شرت چندری! اگر تیرے ایک طرف پورنما کو کھڑا کر دیا جائے اور دوسری طرف بھرت نواس کا تخت ہو تو تو کس کی طرف ہاتھ بڑھائے گا؟'' نینوا مہاراج نے غور سے شرت چندر کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔ شرت چندر کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے مہاراج! پورنما کے لئے میں بن باس لے سکتا ہوں۔ راج پاٹ سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی ہے۔ آپ نہیں جانتے مہاراج! وہ کیا ہے۔ بے شمار رانیاں میرے پہلو میں رہیں۔ بہت سی دوسری لڑکیاں میرے بازوؤں میں آئیں۔ پر ان کے من

پریم نہیں تھا۔ انہوں نے ہمیں راجہ سمجھ کر خوش کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی نگاہوں میں دولت کی چمک تھی۔ وہ دولت سے پریم کرتی تھیں لیکن پورنما۔

مہاراج اس سندر ناری کی آنکھوں میں ہم نے ہمیشہ پریم جوت دیکھی۔ وہ ٹوٹ کر ہم سے پریم کرتی ہے۔ ہم اس کے پریم ہیں۔ ہم سدا کے راجہ ہیں مہاراج۔ ہمارے باپ دادا بھی تھے۔ راج پاٹ ہماری گھٹی میں پڑا ہوا ہے لیکن مہاراج اس کے ساتھ ہم مرد بھی ہیں اور ایک مرد صرف اسی سے پریم کر سکتا ہے جو اس کے پریم میں دیوانی ہو۔ پورنما نے ہمیں بھرپور پریم دیا ہے۔ وہ لوگ بھی جیون گزارتے ہیں مہاراج جو راجہ نہیں ہوتے لیکن اپنی پریمیکا کی آغوش میں وہ بڑے بڑے مہاراجوں سے زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔

کیونکہ انہیں اپنی پسند کی استری کا پریم مل جاتا ہے۔ پریم سب سے بڑا دھن ہے مہاراج! ہم پورنما کے لئے تخت چھوڑ سکتے ہیں۔'' شرت چندر نے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔

اور نینوا مہاراج دل ہی دل میں مسکرا رہے تھے۔ وہ راج رانی کے پریم سے اچھی طرح واقف تھے۔ ان کا دل چاہا کہ شرت چندر کی حماقت پر ایک زوردار قہقہہ لگائیں لیکن پھر وہ فوراً ہی خوفزدہ ہو گئے۔ یہ قہقہہ ان کی زندگی کا آخری قہقہہ بھی ہو سکتا تھا۔ پورنما کا معاملہ تھا۔ گرو مہاراج اگر ناراض ہو گئے تو پھر زندگی بچنے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔

''آخر آپ خاموش کیوں ہیں مہاراج! ہمیں جل از جلد بتائیں کہ آپ کا جاپ کیا کہتا ہے؟''

''مسئلہ حل ہو چکا ہے شرت چندر! پورنما کے من میں یہ خیال آیا ہے کہ اگر تم نے اسے ٹھکرا دیا تو اس کی دنیا کتنی تاریک ہو جائے گی اس کے من میں صرف تمہارے پریم کی جوت ہے۔''

''مگر اس کے من میں یہ خیال کیوں آیا مہاراج! ہم نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔''

''استری ہے۔ شرت چندری تم استری کے من کو نہیں سمجھتے۔ وہ جس سے سب سے زیادہ پریم کرتی ہے اس کی طرف سے پریشان بھی رہتی ہے۔ زیادہ پریم شک بھی بن جاتا ہے شرت چندر وہ سنسار میں تمہیں سب سے زیادہ چاہتی ہے۔ جب اس کے من میں خیال آیا ہے کہ تم اس سے دور ہو گئی ہے تو اس کی بری حالت ہو گئی۔''

''ہم اسے مرتے سمے بھی خود سے دور نہیں کر سکیں گے مہاراج! وہ ہمارا جیون ہے مگر آپ نے یہ کیوں پوچھا تھا کہ اگر ایک طرف بھرت نواس کا تخت اور دوسری طرف پورنما تو میں کسے پسند کروں گا۔''

''میرے من میں ایک اور خیال آ گیا تھا شرت چندر۔'' نینوا مہاراج نے پرخیال انداز

میں کہا۔
"کیسا خیال مہاراج! مجھ سے کچھ نہ چھپاؤ مجھے بتاؤ۔ میری راج رانی کے من سے
چنتا کیسے دور ہو سکتی ہے؟"
"تو سنو شرت چندر۔ میں کوئی بات چھپاؤں گا نہیں مگر تمہارے کہنے سے میں یہ
کچھ بتا رہا ہوں۔ بڑی الجھی ہوئی بات ہے۔ میں قصور وار نہ ہوں گا۔ سنو میرے متر! پورنما
ہردے میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اگر شرت چندر نے اسے ٹھکرا دیا تو وہ کتے کی موت ماری جا
گی۔ پورے سنسار میں اس کا شرت چندر کے سوا کوئی نہیں ہے۔ تم اسے دلاسہ دو گے تو پر
کرنے والی استری تمہاری محبت میں خوش ہو جائے گی۔ پر اس کے من میں یہ بات بیٹھ گئی ہے
اس کے من سے یہ بات نکالنے کے لئے تمہیں ایک سخت کام کرنا ہوگا۔"
"کیا سخت کام مہاراج! مجھے بتاؤ۔ میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔"
"کوئی ایسا کام جو ایک دم اس کے من سے یہ بات نکال دے۔"
"میں کیا کروں مہاراج! میں کہہ چکا ہوں کہ اس کے جیون کے لئے میں اپنا جیو
دینے کے لئے تیار ہوں۔" شرت چندر نے بے چینی سے کہا۔
"جیون دینے کی ضرورت نہیں ہے اسے بھرت نواس کی حکمران بنا دو۔ قانونی طور
بھرت نواس کی ریاست اسے دے دو۔ اور خود اس کے ایک مشیر بن جاؤ۔ یہ بات ایسی ہوگی
پھر پورنما کو کوئی دکھ نہیں رہے گا۔ میرا علم یہ ہی بتاتا ہے کہ اس کے بعد اسے یہ امید ہو جائے گی
وہ ایک ریاست کی خود مختار راجہ ہے اور اب اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ عورت ہے شرت چندر
کتنی ہی سمجھ دار کیوں نہ ہو عورت رہے گی۔ یہ کردار اس کی جان بھی لے سکتا ہے۔ میرا علم کہ
ہے اور تم جانتے ہو کہ میرا علم جھوٹا نہیں ہوتا۔"
شرت چندر گردن جھکا کر کچھ سوچنے لگے ان کے چہرے پر عجیب سی پریشانی کے
تھے۔
"وہ پتی ورتا ہے۔ شرت چندر ریاست حاصل کرنے کے بعد بھی وہ تمہاری داسی ر
گی۔ بس اس کے من سے یہ بات ڈھل جائے گی۔ میں جانتا ہوں تمہیں یہ بات پسند نہیں
گی۔ میرے علم نے جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ میں نے تم سے کہہ دیا۔"
"کیسی باتیں کرتے ہو مہاراج! پورنما مجھے جیون سے زیادہ پیاری ہے۔ بھرت ن
اس کے آگے کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ایسی ایسی دس ریاستیں بھی میں اس پر وار سکتا ہوں مگر
"مگر کیا شرت چندر؟"
"ریاست کے دشمن یہ بات خوب اچھالیں گے۔ ریاست میں کافی گڑبڑ ہو

گی۔"
"میرا علم کچھ اور بھی کہتا ہے شرت چندر۔" بوڑھے نینوا نے مکاری سے کہا۔
"کیا نینوا مہاراج؟"
"یہی کہ پورنما اپنی ہوشیاری سے سب ٹھیک کر لے گی۔ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے
گا۔"
"ہوں۔" شرت چندر نے ایک گہری سانس لی اور بولے۔
"ٹھیک ہے مہاراج! ہم پورنما کے من سے یہ بات نکالنے کے لئے سب کچھ کریں
گے اور پھر ہم مرتو نہ جائیں گے۔ ہم راج کے دشمنوں بھرت نواس کے دشمنوں سے نمٹنے کی پوری
ہمت رکھتے ہیں۔ ہم باز ہیں مہاراج مگر کیا ہم یہ بات پورنما سے کہہ دیں۔"
"یہ تمہاری بھول ہوگی شرت چندر! اس وقت تک پورنما سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں
ہے جب تک تم خفیہ طور پر پورا کام نہ کر لو۔ کیا وہ محبت کرنے والی عورت یہ بات برداشت کرے
گی کہ اپنے پتی کی ریاست ہتھیا لے۔"
"آپ ٹھیک کہتے ہیں مہاراج! پورنما یہ بات کبھی نہیں مانے گی۔ لیکن رانی ہے۔ اسے
راج دربار چلانے کا بھی تجربہ ہو چکا ہے میں اس کے ساتھی کی حیثیت سے کام کروں گا۔ مجھے ہر
قیمت پر راج رانی کا جیون چاہئے۔ ہر قیمت پر۔" شرت چندر نے کہا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ
گئے۔
نینوا مہاراج نے انہیں آشیرباد دی۔ اور شرت چندر مندر سے نکل آئے۔
پورنما باقاعدہ بیمار تھی ان دنوں وہ راج دربار میں بھی نہیں آتی تھی۔ وید حکیموں کی سمجھ
میں بھی اس کی کوئی بیماری نہیں آ رہی تھی لیکن شرت چندر اچھی طرح جانتے تھے کہ اسے کیا بیماری
ہے اور وہ دن رات اپنا کام کر رہے تھے۔ شرت چندر اپنے انتہائی خاص راز داروں کے ساتھ مل
کر حکومت منتقل کرنے کا کام کر رہے تھے۔ یہ راز دار ان کے پورے بھروسے کے تھے اور انہیں
یقین تھا کہ وہ وقت سے پہلے یہ بات نہیں پھیلائیں گے۔
دوسری طرف پورنما کے جاسوس بھی کام کر رہے تھے۔ نینا ایک ایک پل کی خبر رکھ رہی
تھی۔ چندر بدن کی صحبت میں یہ سیدھی سادھی مالن بھی بلا کی چالاک ہو گئی تھی۔ اس نے زندگی
گزارنے کے اصول سیکھ لئے تھے اور وہ عیش کر رہی تھی۔ وہ پورنما کو تمام خبریں دیتی تھیں کہ
مہاراج کی بیٹھک میں کون کون آیا۔ کتنی دیر رہا اور پورنما بہت خوش تھی کیونکہ اس کا خواب پورا ہو
رہا تھا۔

اور وہ ابوالہوس بوڑھا جو ایک عورت کے چرنوں میں پڑ کر اپنی عقل کھو بیٹھا تھا چند

خطرناک انسان اسے اپنے اشاروں پر چلا رہے تھے۔ خود پورنما کو بھی کچھ عرصہ محنت کرنا پڑی تھی۔ اپنی بیماری کا ثبوت دینے کے لئے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور اگر اچھے بھلے انسان کو چند روز کھانا نہ ملے تو وہ بیمار نظر آنے لگتا ہے۔ چنانچہ پورنما بھی بیمار نظر آ رہی تھی۔ وہ صرف زندہ رہنے کے لئے کچھ عرق وغیرہ پی لیتی تھی اور اسے اس بات کا انتظار تھا کہ جلدی سے مہاراج کا کام پورا ہو جائے۔

چنانچہ آٹھویں دن شرت چندر اپنے کام سے فارغ ہو گئے۔ نویں دن کے لئے انہوں نے دربارِ عام کا اعلان کر دیا اور اس دن کا دربار بھرت نواس کی تاریخ میں ایک نیا باب کھولنے والا تھا۔

تمام ایسے لوگوں کو خاص دعوت دی گئی تھی جن کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھا گیا۔ اس رات شرت چندر حسب معمول پورنما کے پاس پہنچے۔ ان کا چہرہ دمک رہا تھا۔

''کیا بات ہے ناتھ۔ آج آپ بہت خوش نظر آ رہے ہیں۔'' پورنما نے کمزور مسکراہٹ سے پوچھا۔

''اپنی پورنما کو دیکھ کر تو زمانے بھر کی خوشیاں مجھے مل جاتی ہیں۔'' شرت چندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے بھاگ مہاراج! بھگوان نے مجھے دھرتی سے اٹھا کر آکاش پر پہنچا دیا ہے۔'' پورنما نے محبت سے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

ہم تمہیں آکاش سے بھی اونچا اٹھا دیں گے پورنما! تم نہیں جانتیں ہم تم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ اگر ایک اشارہ کر دو تو ہم راج پاٹ چھوڑ کر بن باس لے لیں۔ تمہارے بنا تو ہم سورگ میں بھی نہ رہ سکیں گے۔ یہ ریاست، یہ ٹھاٹ باٹ سب تمہارے بغیر بے کار ہیں۔'' شرت چندر بڑے جذباتی لہجے میں کہہ رہے تھے۔

''مہاراج! مہاراج! میں خوشی سے دیوانی ہو جاؤں گی۔'' پورنما نے بھی جذبات کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیوں پورنما۔ کیوں اس سے پہلے تمہیں ہمارے پریم کا یقین کیوں نہیں آیا تھا۔'' شرت چندر نے کہا۔

''مجھے وشواس تھا مہاراج! بس کبھی کبھی من ڈرنے لگتا ہے۔''

''آخر کیوں۔''

''مجھے اپنی حیثیت یاد آ جاتی ہے مہاراج! آپ نے کیچڑ سے پھول اٹھا کر ماتھے کی زینت بنا لیا ہے لیکن پھول کو اپنی حیثیت یاد ہے۔''

''ہم یہ احساس ہمیشہ کے لئے تمہارے دل سے مٹا دیں گے۔ ہم تمہیں وہ حیثیت دیں گے کہ پھر کبھی تمہارے من میں یہ خیال نہ آئے۔'' مہاراج نے کہا۔

''آپ نے مجھے سب کچھ تو دے دیا ہے مہاراج! میں ہی دیوانی ہوں۔''

''ہم تمہیں ایک آخری تحفہ دینا چاہتے ہیں پورنما!'' شرت چندر نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور چندر بدن بڑی بھولی شکل بنا کر انہیں دیکھنے لگی۔

حالانکہ وہ چالاک عورت جانتی تھی کہ وہ کیا تحفہ ہے۔ وہ شرت چندر کی ایک ایک کارروائی پر نظر رکھے ہوئے تھی اور اسے علم تھا کہ کام اس کی مرضی کے مطابق ہی ہو رہا ہے۔ دل ہی دل میں وہ سوچ رہی تھی۔

''بوڑھے راجہ! میری حیثیت اس سے بھی برتر ہے جو تو سوچ رہا ہے۔ میں چندر بدن ہوں۔ اپنے وقت کی قلوپطرہ۔ میرا مقام بہت اونچا ہے۔ جس تک تو نہ پہنچ سکے گا۔ تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حسن کا خراج سمجھ کر ادا کر دے لیکن وہ میری حیثیت کے مطابق نہ ہو گا۔''

''کیا دیکھ رہی ہو پورنما۔''

''سوچ رہی ہوں ایسی کون سی چیز ہے جو مہاراج مجھے دینا چاہتے ہیں۔ سب کچھ تو دے دیا ہے مہاراج نے مجھے۔ سب سے بڑھ کر اپنا پریم جو سنسار کی ہر دولت سے زیادہ ہے۔''

''ہم تجھے اپنے پریم کا ثبوت دینا چاہتے ہیں پورنما۔'' شرت چندر نے کہا۔

''بھگوان کے لئے بتائیں تو سہی وہ کیا ہے؟ میں تو حیران ہو رہی ہوں۔''

''ایسے نہیں پورنما۔'' شرت چندر نے محبت بھرے انداز میں اسے سینے سے لگا لیا۔

''پھر کیسے؟''

''تمہیں ہماری سوگند کھانی ہو گی کہ ہم جو کچھ تمہیں دیں گے اسے لینے سے انکار نہیں کرو گی۔''

''ہائے رام یہ انوکھی بات کیسے۔ میں آپ کی سوگند کیسے کھاؤں گی جو کچھ آپ مجھے دیں گے مہاراج وہ میں لے لوں گی۔''

''نہیں پورنما تمہیں ہماری سوگند کھانا ہو گی۔'' شرت چندر نے عجیب سے انداز میں کہا اور پورنما دل ہی دل میں ہنس پڑی۔

◇......◇......◇

بیوقوف بڈھا تو سچ مچ بہت بدھو ہے۔ اس کی سوگند تو جھوٹی ہی کھانی چاہیے
جلدی سے اس سے جان چھوٹے لیکن خیر آج ایک سچی سوگند ہی سہی۔ اس نے شرت چندر
کہا۔

'' ہم آپ کی سوگند کیسے کھائیں مہاراج۔'' اس نے پریشانی سے کہا۔

'' صرف پہلی اور آخری بار۔'' شرت چندر نے کہا۔

'' آپ کی سوگند مہاراج! آپ ہمیں جو کچھ دیں گے ہم اسے اپنا جیون سمجھ کر قبول
لیں گے۔'' اس نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

'' تب۔ بھرت نواس کی راجکماری۔ تمہیں بھرت نواس کی ریاست مبارک ہو۔'' شر
چندر نے کہا اور پورنما نے آنکھیں کھول دیں۔

'' ہم سمجھے نہیں مہاراج!'' اس نے حیرانی سے کہا۔

'' ہاں پورنما! ہم نے ہمیشہ کیلئے تمہارے من سے یہ خیال مٹا دینے کا فیصلہ کیا ہے
کوئی معمولی عورت نہیں ہو۔ ہم نے بھرت نواس کی ریاست قانونی طور پر تمہارے حوالے کر
ہے۔ کل سے ہم ایک عام آدمی ہوں گے۔ صرف پرستار۔ صرف تمہارے داس۔ بھرت نو
کے سکوں پر اب تمہاری مورت ہوگی۔ تم بھرت نواس کی مہارانی کہلاؤ گی۔ تم بھرت نوا
حکومت چلاؤ گی۔''

'' مہاراج!'' پورنما چیخ پڑی۔

'' ہماری طرف سے بدھائی لو راجکماری!''

'' یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مہاراج!'' پورنما نے شدید حیرت کا مظاہرہ کیا۔

'' صرف کہہ نہیں رہے کر چکے ہیں۔ پورنما! ہم نے تمام انتظامات کر لئے ہیں
بھرت نواس کا تاج سب کے سامنے تمہارے سر پر رکھ دیا جائے گا اور ہم ریاست سے دستبر
جائیں گے۔''

''نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ مہاراج! یہ نہیں ہو سکتا۔'' پورنما شرت چندر سے لپٹ

'' کیا تم ہماری سوگند بھول جاؤ گی۔ پورنما۔''

'' یہ آپ نے کیا کیا مہاراج! یہ آپ نے کیا کیا؟'' پورنما روندھی آواز میں بولی اور
ہچکیاں لینے لگی۔

'' اپنے پریم کا ثبوت دیا ہے پورنما اور ہمیں اس کا رتی برابر خیال نہیں ہے۔ پورنما
ی ہردے کا ایک ٹکڑا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم اپنی پورنما کے پریم کا تھوڑا سا بدلہ دے
ہم تم سے دور تو نہیں رہیں گے پورنما! ہم ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے۔ ہمارے مشورے
ے ساتھ ہوں گے۔ ہم کبھی تمہیں پریشان نہ ہونے دیں گے۔''

'' مہاراج!'' پورنما شرت چندر سے لپٹی سسکتی رہی۔ اس کا دل خوشی سے بلیوں اچھل
لیکن وہ رو رہی تھی اور نجانے رات کے کون سے پہر تک یہ ڈرامہ جاری رہا۔

دوسرا دن بھرت نواس کیلئے تاریخی دن تھا۔ منہ اندھیرے ڈونڈی پیٹنے والے شہر میں
گئے۔ بھرت نواس کے ماتحت تمام راجے بھرت نواس پہنچ گئے تھے۔ یہ پورنما سے وفاداری کا
کرنے آئے تھے۔ ڈونڈی پیٹنے والے ایک اہم اعلان کی اطلاع دے رہے تھے۔

آج رات دربار کی رونق دیکھنے کے قابل تھی۔ خاص ہی موقعوں پر یہ سب لوگ جمع
تے تھے۔ چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔

نیا منتری راکیش بھی دربار میں موجود تھا اور مہمانوں سے بات چیت کر رہا تھا پھر
چوبداروں نے شرت چندر کے آنے کی اطلاع دی اور دربار میں خاموشی پھیل گئی۔

راجہ شرت چندر بڑے طمطراق سے آئے اور درباریوں نے شرت چندر کی جے کے
لگائے۔ لیکن اس کے فوراً ہی بعد چوبداروں نے رانی پورنما کے آنے کی اطلاع دی اور
پھر خاموشی چھا گئی۔

آج پورنما پھر سے دربار میں کھل کر آئی تھی۔ بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے
اس کے حسن کی تعریف سنی تھی۔ انہوں نے اسے دیکھا اور دل پکڑ کر رہ گئے۔ رانی پورنما
سنگھاسن پر بیٹھ گئی۔ شرت چندر نے منتری جی کو اشارہ کیا اور منتری جی ان کے قریب پہنچ
شرت چندر سے بات کرتے رہے پھر سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔

'' مترو! سردارو! راجو! آج کا دن بھرت نواس کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتا
مہاراج شرت چندر نے ریاست منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ کسی سیاسی دباؤ یا کسی
ہمارے نہیں کیا گیا بلکہ شرت چندر جی اب آرام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رانی

پورنما ریاست کے کاموں کو اب زیادہ خوبی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ وہ ایک اچھے ذہن کی مالک ہیں اور شرت چندر جی انہیں خوب پرکھ چکے ہیں۔ اس لئے آج سے بھرت نواس پر راجکماری پورنما کا حکم چلے گا۔ ریاست بھرت نواس رانی پورنما کو سونپ دی گئی ہے۔ وہی اب سیاہ اور سفید کی مالک ہیں۔ آپ سب کو رانی پورنما کا وفادار بننا پڑے گا۔ اس میں کسی کو اعتراض ہے؟''

منتری جی نے خاموش ہو کر درباریوں کی شکل دیکھی۔

لیکن درباری تو سکتے میں تھے۔ انہیں گمان بھی نہیں تھا کہ اتنا بڑا فیصلہ ہونے والا ہے۔ بہر حال اعتراض کسی نے نہیں کیا اور بدستور خاموشی چھائی رہی۔

''مترو! تمہیں ابھی تھوڑی دیر کے بعد رانی جی کے سامنے وفاداری کا اعلان کرنا ہوگا۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟''

''ہم تیار ہیں۔'' ایک آواز ابھری۔ ''ہم تیار ہیں۔ ہم تیار ہیں۔ مہاراجہ نے یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا ہوگا۔ ہم تیار ہیں۔'' چاروں طرف سے آوازیں ابھریں۔

پورنما کا دل کنول کی طرح کھل گیا۔ تب مہاراج شرت چندر اٹھے انہوں نے اپنے سر سے تاج اتارا اور رانی پورنما کے قدموں میں پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے رانی کو کھڑا کر کے تاج اس کے سر پر رکھ دیا۔

''مہارانی پورنما کی جے۔'' فضا زوردار نعروں سے گونج اٹھی۔ شرت چندر نے اپنی میان سے تلوار کھینچی دو زانو جھکے اور تلوار پورنما کے چرنوں میں رکھ دی اور پھر وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولے۔

''رانی پورنما کی جے۔ میں عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ رانی پورنما کا وفادار رہوں گا۔''

پورنما سینہ تانے کھڑی تھی۔ بات بن چکی تھی اور اب ضروری نہیں تھا کہ وہ کسی اور کی اداکاری کرتی۔ پھر منتری جی نے وفاداری کا عہد کیا اور پھر اس کے بعد ایک ایک کر کے امرا اور راجے آتے رہے اور عہد وفاداری کرتے رہے۔ ڈونڈی پیٹنے والے نئی اطلاع لے کر شہر میں پھیل گئے۔ جس نے سنا انگشت بدنداں رہ گیا۔

یوں پورنما بھرت نواس کی قسمت کی مالک بن گئی۔

پورنما نے حکومت شروع کر دی۔ اس نے راکیش کے ساتھ مل کر بہت سے منصوبے بنائے اور ان پر ایک ایک کر کے عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ بھرت نواس کی عوام کو مٹھی میں رکھنا چاہتی تھی۔ چند نئے محکمے وجود میں آئے۔ بھرت نواس کی منجمد دولت حرکت میں آ گئی۔ پورنما بہت کچھ کر کے دکھانا چاہتی تھی۔ شرت چندر کی طرف سے کسی روک ٹوک کا سوال ہی نہیں تھا۔ وہ دربار میں ایک مشیر کی حیثیت سے آتے اور نہایت خوشی سے مشیر کی گدی پر بیٹھتے۔ پورنما ضروری معاملات میں ان سے مشورے بھی کرتی تھی اور ان کے اچھے برے ہونے پر بحث بھی کرتی۔ کچھ عرصے کے لئے اس نے حسن و عشق کے قصے پس پشت ڈال دیئے تھے۔

ہاں راکیش کے اختیارات بہت بڑھ چکے تھے۔ اب اس کی حیثیت بھی راجہ کی سی تھی۔

منتری مہاراج کو پہلی بار مکمل اختیارات ملے تھے۔ ان کے لئے عالیشان محل تعمیر ہو رہا تھا۔ رعایا کی دیکھ بھال بھی ان ہی کے سپرد تھی۔ لیکن اس عرصہ میں انہیں پورنما کی آغوش سے دور رہنا پڑا تھا اور وہ بڑے بے چین تھے۔ پھر جب بھرت نواس کیلئے پورنما نے کام شروع کیا تو بھرت نواس کے عوام نے خلوص دل سے رانی پورنما کو بدھائی دی۔ کسانوں پر بوجھ کم کر دیا گیا اور وہ زیادہ محنت سے کام کرنے لگے۔

ضرورت مندوں کو قرضے دیئے جانے لگے۔ یہ کام بھرت نواس میں ہی نہیں ہو رہا تھا بلکہ قرب و جوار کے علاقے بھی ترقی کر رہے تھے۔ شاہی خزانے کھل گئے تھے اور عوام کی بھلائی کیلئے ہر کام ہو رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف چھ ماہ میں ہر طرف رانی پورنما کا طوطی بولنے لگا۔

ریاست کے عہدیداروں کو کسی پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہر شخص کو دربار میں آ کر اپنی بپتا سنانے کی اجازت تھی۔ کوئی سوالی ناکام نہیں جاتا تھا۔ بہت سے نئے قوانین بنائے گئے تھے۔ عوام بہت خوش تھے اور ان کی خوشی پر شرت چندر بھی بہت خوش تھے اور چاروں طرف رانی پورنما کے نام کی جے جے کار ہو رہی تھی۔

لیکن رانی پورنما کا ترکش ابھی تک خالی نہیں ہوا تھا۔ ابھی تو اسے بہت سے اہم کام کرنے تھے۔ نینوا مہاراج بھی عیش کر رہے تھے۔ نینا کے تو حواس کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس کیلئے بھی نیا محل تعمیر ہوا تھا۔ یہی لوگ تو پورنما کے خاص تھے۔ ہاں راکیش کچھ بے چین تھا۔ اس عرصہ میں اسے ایک بار بھی پورنما کا قرب نہیں ملا تھا۔ وہ پورنما کو چاہتا تھا وہ اس کی پسندیدہ عورت تھی۔ لیکن یہ اس وقت کی بات تھی جب وہ بذات خود کچھ نہ تھا۔

اب خود اس کے محل میں ہزاروں داسیاں تھیں۔ ایک سے ایک حسین اور وہ صاحب اختیار تھا۔ چنانچہ اس نے بھی پر نکالنے شروع کر دیئے۔ لیکن نہایت احتیاط کے ساتھ۔ نرملا اس کی منظور نظر تھی۔ ایک حسین داسی جس پر راکیش کی نظر پڑی تو وہ چونک پڑا اور اس نے ایک شام اسے اپنی خلوت میں بلا لیا۔ پروگرام اس طرح بنایا گیا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی اور کانپتی لجاتی اس کی خلوت میں پہنچ گئی۔

''کیا نام ہے تمہارا؟''

''نرملا!'' شرمائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہاں تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟''

''نہیں مہاراج!''

''سنو نرملا۔ ہم تمہیں پسند کرنے لگے ہیں۔ ہم تم سے پریم کرنے لگے ہیں۔ ہم نے صاف دل سے تمہیں بتا دیا۔ اگر تمہارا من چاہے تو ہمارا پریم سویکار کرلو۔ اور اگر من نہ چاہے تو صاف کہہ دو۔ ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے۔ نہ ہی تمہارے خلاف کوئی کارروائی کریں گے۔ تم جیسے رہ رہی ہو رہتی چلی آؤ گی۔''

نرملا نے نگاہیں اٹھا کر اس خوبرو نوجوان کو دیکھا جو صاحب اختیار تھا۔ لیکن جو کتنا صاف دل اور نیک تھا اور اس کے من نے اسے قبول کرلیا۔

''میں آپ کی داسی ہوں مہاراج!'' اس نے شرمائے ہوئے انداز میں کہا۔

''داسی نہیں پریمیکا۔ لیکن اس وقت جب تمہیں انکار نہ ہو۔''

''مہاراج!'' نرملا راکیش کے قدموں سے لپٹ گئی۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے ہمارا پریم سویکار کرلیا ہے۔'' راکیش نے اسے شانوں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ نرملا کے گداز اور چکنے شانوں سے پھسل گئے۔ تب اسے احساس ہوا کہ درگاوتی بے شک حسین ہے۔ لیکن نرملا کے سامنے اس کا حسن کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن وہ بھی صرف ایک عورت ہے۔ ایک راجکماری قسم کی عورت جو دوسروں پر حکم چلاتی ہے۔ جس کے انداز میں دلیری تو ہوتی ہے لیکن خودسری لئے ہوئے اور یہ خودسری مقابل کو مجبور رکھتی ہے۔ وہ کھل نہیں سکتا جس سے خود اس کی فطرت کی تکمیل نہیں ہوتی۔ عورت کی ضرورت نرملا سے بھی پوری ہو سکتی ہے پھر صرف پورنما کیلئے کیوں سلگا جائے اور اب وہ رانی بن چکی ہے۔ اس کی پرواز اور بلند ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس کی خودسری بھی بڑھ گئی ہوگی۔ خود اس کی حیثیت بھی اب کسی سے کم نہیں ہے۔ وہ مہامنتری ہے۔ ٹھیک ہے یہ سب کچھ درگاوتی کی محبت کا عطیہ ہے لیکن اس نے کچھ اور سہولتیں بھی تو دی ہیں۔ ان سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے۔

چنانچہ اس نے نرملا کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔

''ہم تجھے داسی سے کچھ اور بنا دیں گے نرملا! تو لوگوں کی نگاہوں میں داسی رہے لیکن ہماری نگاہوں میں کچھ اور ہی ہوگی۔'' اس نے نرملا کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے کہا اور نرملا اس کے بازوؤں میں پھسل گئی۔

اور پھر راکیش کو احساس ہوا کہ نرملا پورنما پر فوقیت بھی رکھتی ہے۔ پورنما نے اپنی جوانی کی قیمت وصول کرنے کیلئے پہلے اسے شرت چندر کے حوالے کیا تھا اور پھر اس کے ہاتھ لگی تھی

پورنما اسے وہ کچھ نہ دے سکی تھی جو نرملا نے دیا تھا۔ اس لئے نرملا اس کی نگاہوں میں کچھ اور حیثیت اختیار کر گئی۔

لیکن اس کے باوجود وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔ پورنما کی حیثیت اب کچھ اور تھی۔ اس کا نقصان بھی پہنچا سکتا تھا۔ گو وہ اس کے ہاتھوں میں کھلونا تھی اور اس کے راز راکیش کو معلوم تھے۔ لیکن پھر بھی وہ جانتا تھا کہ پورنما جتنی حسین ہے اتنی ہی خطرناک بھی۔ اس نے نرملا کی حیثیت بدل دی لیکن پورنما کی طرف سے وہ بہرحال ہوشیار تھا۔ اب اس کی ہر رات نرملا کی آغوش میں بسر ہوتی لیکن پورنما کے سامنے وہ اپنی آنکھوں میں پریم سجائے رکھتا اور آج کئی روز بعد اسے پورنما سے تنہائی میں ملنے کا موقع ملا تھا۔

''درگاوتی!'' اس نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''کیا بات ہے راکیش؟'' اس نے مستی بھری آواز میں کہا۔

''کیا اب میں تم سے دور چلا گیا ہوں درگاوتی۔'' راکیش نے پوچھا۔

''تم کیا محسوس کرتے ہو؟''

''یہ طویل جدائی۔ میری حالت اس پیاسے کی سی ہے جو کنویں کے قریب بیٹھا ہو لیکن پانی اس کی پہنچ سے باہر ہو۔''

''کیا تم مصلحت کے قائل نہیں ہو راکیش؟''

''مصلحت کا تو قائل ہوں پورنما! لیکن کم بخت یہ دل نہیں مانتا۔ یہ اپنی پریمیکا کو اپنے نزدیک دیکھنا چاہتا ہے۔''

''ابھی انتظار کرنا ہوگا راکیش۔ ابھی دیر لگے گی۔ ابھی بوڑھا شرت چندر زندہ ہے۔ اس کے بعد تمہارے سوا اور کون ہوگا۔ صبر سے انتظار کرو راکیش! بہت سی نگاہیں ہماری طرف ہیں۔ وہ ان واقعات کا جائزہ لے رہی ہیں۔ دھیرج رکھو۔ سب کچھ تمہارا ہی تو ہے۔'' پورنما نے کہا اور راکیش ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

''کیوں کیا سوچنے لگے؟'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ درگاوتی! میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔''

''وہ کیا؟''

''اب میں تم سے اپنے شوق کا اظہار نہیں کروں گا۔ اس وقت تک جب تک تم یہ نہ کہہ دو کہ اب سمے آ گیا ہے۔''

''یہ میرے اور تمہارے دونوں کیلئے اچھا ہے راکیش! شرت چندر کی زندگی میں اگر ہمارا راز کھل گیا تو ہم سے یہ سب کچھ چھن بھی سکتا ہے۔'' پورنما نے بے رحمی سے کہا اور راکیش

خاموش ہو گیا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ سوچ رہا تھا کہ ٹھیک ہے رانی جی تم راج کرتی رہو اور
بوڑھی ہو جاؤ۔ میں اب بے وقوفی کے دور سے نکل گیا ہوں۔

وہ پورنما کے پاس سے رخصت ہو کر آ گیا لیکن پورنما اسی کے بارے میں سوچتی رہی۔
بے شک اب اسے بھی بوڑھے شرت چندر سے گھن آنے لگی تھی۔ راج گدی سے ہٹنے کے بعد وہ
اور بھی تیزی سے بوڑھا ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے جذبات میں وہ مصنوعی گرمی بھی نہیں رہ گئی تھی۔
بس کسی بوڑھے گدھ کی طرح وہ پورنما کے جسم سے لپٹا ہوا تھا چنانچہ پورنما اب اس سے جلد از جلد
جان چھڑانا چاہتی تھی اور اس کیلئے اس کے پاس ایک بہترین سکیم موجود تھی۔

اس نے پہلے اودے چند جی! جیون کپور کو آسانی سے قتل کرا دیا تھا۔ لیکن شرت چندر کو
قتل کرانا اتنا آسان کام نہیں تھا۔ اول تو کرمو ہی دنیا میں نہیں تھا اگر وہ ہوتا بھی تب بھی شرت
چندر کو قتل کرنا آسان کام نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کی موت کا راز کھل بھی جاتا تو شرت چندر اسے
سنبھال سکتا تھا۔ لیکن خود شرت چندر اگر کسی ایسی موت مارا گیا تو سوچنے والے پورنما کی طرف بھی
دیکھ سکتے ہیں۔ چالاک دماغ کم از کم اس پر شبہ تو کر سکتے ہیں اور ہر چند کہ پورنما نے رعایا کو اپنی
مٹھی میں لے رکھا تھا۔ اس کے باوجود شرت چندر ریاست بھرت نواس کا راجہ تھا اور اس کے
پرکھے بھی یہاں حکومت کرتے چلے آئے تھے چنانچہ پورنما اپنے خلاف کسی نفرت کو جنم دینا نہیں
چاہتی تھی۔ شرت چندر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس نے ایک بہت گہری سکیم بنائی تھی
جو معمولی بات نہیں تھی لیکن پورنما اس سکیم پر عمل کرنا چاہتی تھی۔

چنانچہ آج راکیش سے گفتگو کرنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ بے شک وہ اپنی جوانی
کو بوڑھے شرت چندر کے ہاتھوں پامال کرا رہی تھی۔ جلدی سے جلدی اس بوڑھے کوے سے پیچھا
چھڑایا جائے تا کہ راکیش کی گرم آغوش جلد از جلد حاصل ہو جائے۔ کافی غور و خوض کے بعد اس
نے ایک داسی کے ہاتھ نینا کو بلا بھیجا اور تھوڑی دیر میں نینا اس کے پاس پہنچ گئی۔

نینا نے اسی محبت سے پورنما کی گردن میں بانہیں ڈال دیں اور بولی۔

''خیر تو ہے راج رانی جی! یہ داسی کیسے یاد آ گئی۔''

''کیسی ہو نینا؟''

''رانی کے راج میں نینا کو کوئی روگ ہو سکتا ہے۔'' نینا نے محبت سے کہا۔

''میں دیکھ رہی ہوں کہ تم کچھ موٹی ہوتی جا رہی ہو۔''

''موٹی۔'' نینا نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ اور موٹی ہو گئیں تو تمہارے حسن کو گھن لگ جائے گا۔''

''رانی جی! کوئی کام بھی تو نہیں بتاتیں۔'' نینا نے پورنما کا مطلب سمجھ کر کہا۔

''کام تو بتا دوں لیکن اس بار جو کام تمہارے سپرد کرنا ہے وہ بڑا کٹھن ہے۔''

''کتنا کٹھن ہے۔'' نینا نے پوچھا۔

''اتنا کہ شاید تم گھبرا جاؤ۔''

''اپنی رانی کے کام سے گھبراؤں گی۔ کیا رانی جی کو اپنی نینا سے یہ ہی امید ہے؟''

''نہیں۔ میری پیاری سکھی! مجھے تیرے اوپر وشواس ہے۔ مگر کام واقعی کٹھن ہے۔''

''میں تمہارے لئے اگنی کے سمندر میں بھی چھلانگ لگا سکتی ہوں۔ راج رانی جی!''

''اگر میں تجھے ایک سال کیلئے بن باس دے دوں تو؟''

''میں خوشی سے قبول کر لوں گی۔''

''میں تیرے مہندر کو تجھ سے جدا کر دوں تو؟''

''میں خوشی سے جیون دے دوں گی۔''

''اتنی مضبوط ہے؟''

''ہاں۔'' نینا نے خود اعتمادی سے کہا۔

''پھر خود کو ٹٹول لے۔''

''ٹٹول لیا۔ راج رانی جی! تم کہہ کر تو دیکھو۔'' نینا نے کہا۔ اور پورنما کچھ سوچنے لگی۔
پھر اس نے دھیمے لہجے میں نینا کو اپنی سکیم سنائی اور نینا کے چہرے کے رنگ بدلتے رہے۔ کبھی اس
کے چہرے پر زردی کھنڈ جاتی اور کبھی وہ مطمئن ہو کر گردن ہلانے لگتی تھی۔

''سوچ لے نینا یہ کام ایسا نہیں ہے جیسے کہ تو آج تک انجام دیتی آئی ہے۔''

''میں تیار ہوں راج رانی جی!'' نینا نے ایک عزم سے کہا۔

''مہندر تیار ہو جائے گا۔''

''کیسے نہیں تیار ہو گا۔ وہ میرے اشاروں سے باہر ہو سکتا ہے؟'' نینا نے خود اعتمادی
سے کہا۔

''تو پھر تیاریاں کراؤں۔''

''فوراً۔ راج رانی! نینا تیار ہے۔'' نینا نے کہا اور پورنما نے اس وفادار لڑکی کو گلے لگا
لیا۔

◈......◈......◈

تا حدِ نگاہ ویران پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ چلچلاتی دھوپ میں پرندوں تک نے
کھوؤں میں بسیرا کر لیا تھا لیکن وہ دونوں چلے جا رہے تھے۔ برے حال چہرے دھول میں اٹے

ہوئے۔ پیروں میں آبلے پڑے ہوئے' زبان پیاس سے خشک' ایسا کٹھن امتحان پہلے کسی نے نہ دیا ہوگا۔''

''نینا!'' مہندر نے لڑکھڑاتے قدموں کو سنبھالتے ہوئے ڈوبی آواز میں کہا اور نینا اسے دیکھنے لگی۔

''کیا بات ہے مہندر۔'' اس نے خشک ہونٹوں کو خشک زبان سے تر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''اب نہیں چلا جاتا نینا! اب تو۔ اب۔'' مہندر نے جملہ پورا کرنے میں بھی نقاہت محسوس کی۔

''تم تو مرد ہو مہندر! مجھے دیکھو۔ میں عورت ہوں مگر ابھی میرے اندر ہمت ہے۔ ہم منزل کے قریب ہیں مہندر! تھوڑی سی ہمت اور کرو۔ بس تھوڑی سی۔''

''تمہارا خیال ہے مجھے اور مارے ڈال رہا ہے۔ نینا تمہارے روپ کو گہن لگ رہا ہے۔''

''میری چنتا مت کرو۔ مہندر! میں ٹھیک ہوں۔ رانی نے ہمارے اوپر بہت بڑا بھروسہ کیا ہے۔ ہمیں یہ کام کرنا ہی ہوگا۔''

اور مہندر خاموش ہوگیا لیکن اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اب وہ بے جان ہو چکا ہے اور اب اس میں مزید ہمت نہیں رہی تھی۔ یوں بھی وہ ایک دبلا پتلا بانکا چھریرا جوان تھا۔ اس کے بعد وہ کافی دیر تک چلتے رہے اور پھر اچانک مہندر گر پڑا۔

نینا رک گئی۔ مہندر کی بہ نسبت وہ کافی سخت جان تھی۔ اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں مہندر کو دیکھا اور پھر چاروں طرف دیکھنے لگی۔

لیکن یہ۔ نہ جانے اس کی نگاہوں کا دھوکہ تھا یا درحقیقت کچھ گھوڑے سوار اس طرف آ رہے تھے۔ وہ کانوں کو بھی استعمال کرنے لگی یقیناً گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز بھی موجود تھی۔ اس کی قسمت جاگ گئی تھی۔ آنے والے کھنڈالی کی سرحد کی طرف سے ہی آ رہے تھے۔ وہ کھڑے ہو کر زور زور سے ہاتھ ہلانے لگی۔ ایسی بری حالت کے باوجود وہ اپنا کام کرنے کیلئے تیار ہوگئی۔ آٹھ گھوڑے سوار چند ساعت کے بعد اس کے قریب پہنچے اور گھوڑوں سے اتر پڑے۔ وہ ان دونوں کے چاروں طرف کھڑے ہوگئے۔

نینا نے بے ہوش مہندر کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا تھا۔

''کون ہو تم لوگ؟'' ایک آدمی نے آگے بڑھ کر پوچھا۔ یہ ایک معمر لیکن نرم دل آدمی معلوم ہوتا تھا۔

''مہاراج! میرا گھر والا مہاراج! بچاؤ۔ اسے بچاؤ۔'' نینا پھٹی ہوئی آواز میں بولی اور اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

''دیکھو اسے۔'' معمر آدمی نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ اور وہ سب کے سب آگے بڑھ آئے۔ نینا' مہندر کو چھوڑ کر ہٹ گئی تھی۔ وہ لوگ مہندر کی دیکھ بھال کرنے لگے۔ چھاگلوں سے مہندر کے منہ پر پانی ٹپکایا گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس کا منہ زبردستی کھول کر اسے پانی بھی پلایا تھا۔ دوسری طرف معمر آدمی نینا سے کہہ رہا تھا۔

''تیرے اوپر کیا بپتا پڑی ہے بیٹی۔ کہاں سے آ رہی ہو؟''

''بھگوان کیلئے مجھے پانی پلاؤ۔ میں مر جاؤں گی۔'' نینا نے التجا کی اور معمر آدمی نے جلدی سے ایک آدمی سے چھاگل لے کر اسے پانی پلایا۔ نینا نے تھوڑا سا پانی اپنے چہرے پر بھی ملا اور کسی قدر پرسکون ہوگئی۔

''دکھیاری ہوں مہاراج! بھرت نواس کے راجہ کی ستائی ہوئی ہوں۔ بھگوان کیلئے میری مدد کرو۔ میرے گھر والے کو بچالو۔''

''تمہارا تعلق بھرت نواس سے ہے؟'' معمر آدمی نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں مہاراج!''

''تب ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ بھرت نواس کے ایک ایک آدمی سے ہماری دشمنی ہے۔''

''مگر میں تو وہاں سے نکالی گئی ہوں مہاراج! مجھ دکھیاری کیلئے تو کوئی جگہ نہیں ہے۔'' نینا روتے ہوئے بولی۔

''تم جانتی ہو اس طرف کون سی ریاست ہے۔''

''میں کچھ نہیں جانتی مہاراج! میری تو بپتا ہی انوکھی ہے۔'' نینا بدستور روتے ہوئے بولی۔

''ہوں۔ خیر تمہاری حالت خراب ہے۔ میں تم پر رحم کھا کر تمہیں ساتھ لے چلتا ہوں لیکن تمہیں فوراً یہ جگہ چھوڑنی ہوگی۔''

''میرے گھر والے کو بچالو مہاراج۔ پھر جو تم کہو گے کروں گی۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا تو میں بھی چلی جاؤں گی۔'' نینا نے عاجزی سے کہا اور معمر آدمی نے گردن ہلا دی۔ پھر اس نے آدمیوں کو اشارہ کیا اور بے ہوش مہندر کو گھوڑے پر ڈال لیا گیا۔ نینا کو خود معمر آدمی نے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور پھر وہ اسی طرف چل پڑے جدھر سے آئے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ کھنڈالی کی سرحدی چوکی میں داخل ہوگئے جہاں ان کی قیام گاہ

تھی۔ مہندر کو ایک بستر پر لٹا دیا گیا اور اسے کچھ دوائیں دی گئیں۔ نینا کو بھی پینے کیلئے دودھ دیا گیا
اور دونوں کی حالت درست ہو گئی۔

میرا نام ٹھاکر گیان سنگھ ہے۔ کھنڈالی اور بھرت نواس کی سرحد پر نگرانی کرنے والوں کا
افسر ہوں۔ مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا لڑکی! مہاراج جگندر ناتھ' بھرت نواس والوں کو
پسند نہیں کرتے۔ وہ مجھے اس بات کی سزا بھی دے سکتے ہیں کہ میں نے بھرت نواس کے کسی منش
کی مدد کیوں کی۔''

''کھنڈالی۔ یہ کھنڈالی ہے مہاراج؟'' نینا نے پوچھا۔

''ہاں۔'' گیان سنگھ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''رانی لیلاوتی کا میکا۔'' نینا نے عجیب انداز میں بولی۔

''اس کا نام لے کر ہمارا من مت دکھا لڑکی۔''

''آہ مہاراج! میرے اوپر یہ بپتا رانی کی وجہ سے ہی تو پڑی ہے۔ ہائے میں مظلوم
لیلاوتی کی داسی ہوں۔ لیلاوتی مجھے چندر مکھی کہتی تھیں۔''

نینا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

''تو۔ تو رانی بٹیا کی داسی ہے۔'' گیان سنگھ چونک کر بولے۔

''ہاں مہاراج! رانی جی پر ہونے والے مظالم کی آنکھوں دیکھی گواہ۔ میرے اوپر کیا
کیا ظلم نہ توڑے گئے۔ صرف اسی لئے کہ مجھے سب کچھ معلوم تھا۔ میں سب کچھ جانتی تھی۔ میرا
جیون نرکھ بن گیا۔ پر زندگی تھی جو میں اپنے گھر والے کو لے کر نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔'' نینا نے
بدستور روتے ہوئے کہا۔

''تب تو تو مہاراج جگندر ناتھ کے کام کی لڑکی ہے۔ مہاراج تجھ سے ملنا پسند کریں
گے۔ تو چنتا نہ کر بیٹی! ہم تیری پوری سہائتا کریں گے۔ ہم تجھے مہاراج کے چرنوں میں پہنچا دیں
گے۔''

''تمہاری بڑی کرپا ہو گی۔ مہاراج میں ٹھاکر جگندر ناتھ کو رانی کی بپتا سناؤں گی۔
انہیں بتاؤں گی کہ رانی لیلاوتی پر کیا کیا مظالم توڑے گئے۔ مجھے ان کے پاس پہنچا دو۔''

''آج رات انتظار کر۔ یہاں تجھے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ تیرے گھر والے میں بھی
جان آ جائے گی۔ کل تجھے روانہ کر دیا جائے گا۔'' گیان سنگھ نے تسلی دی اور نینا مان گئی۔ اس کی
سکیم کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا تھا۔

گیان سنگھ نے خود اسے جگندر ناتھ کے محل میں پہنچا دیا۔ کھنڈالی کے راجہ جگندر ناتھ کا
محل بھرت نواس جیسا خوبصورت تو نہیں تھا بہرحال وہ بھی راج محل تھا۔ مہندر اور نینا کو ایک

کمرے میں پہنچا دیا گیا حالانکہ راج دربار کا دن تھا لیکن گیان سنگھ نے جس انداز میں نینا کے
بارے میں بتایا تھا اسے سن کر جگندر ناتھ نے فوراً دربار ملتوی کر دیا اور نینا اور مہندر کو اپنی پرائیویٹ
نشست گاہ میں طلب کر لیا جہاں اس کا نوجوان بیٹا سروندر ناتھ بھی موجود تھا۔

چندر بدن کی تربیت یافتہ نینا اطمینان سے اندر داخل ہو گئی۔ وہ اپنا کام صحیح طور پر انجام
دینے کیلئے تیار تھی۔ نشست گاہ پر اس کی پہلی نظر سرندر ناتھ پر پڑی اور سرندر کو دیکھ کر وہ دنگ رہ
گئی۔ سرندر چھ فٹ لمبا بانکا نوجوان تھا۔ اس کا چوڑا سینہ، مدھ بھری آنکھیں، ہر ناری کا دل موہ
لینے کیلئے کافی تھیں۔ اس کے چہرے پر لیلاوتی کی جھلک بھی مارتی تھی۔ بہرحال اس کے سامنے
بڑے بڑے بانکے مات تھے۔

نینا اس کو دیکھتی رہ گئی۔ مہندر اور خود پورنما کا محبوب راکیش تو اس کے چرنوں کی دھول
بھی نہیں تھا۔ اس سجیلے نوجوان کی بات ہی نرالی تھی۔ بہرحال وہ بہت جلد سنبھل گئی۔ اسے اپنا کام
یاد آ گیا تھا۔ جگندر ناتھ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ نینا کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے۔

''کیا نام ہے تیرا پتری؟'' جگندر ناتھ نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

''میرا نام نوری ہے مہاراج۔ اور یہ میرا گھر والا گوپی ہے۔'' نینا نے بتایا۔

''بیٹھ جا۔ کیا تو بھرت نواس سے آئی ہے۔'' جگندر ناتھ نے کہا اور نینا مہندر کے ساتھ
نیچے قالین پر بیٹھ گئی۔

''پہلے میں وہیں رہتی تھی مہاراج!''

''تو ہماری لیلاوتی کی داسی تھی؟''

''لیلاوتی مجھے اپنی سکھی کہتی تھی۔'' نینا نے ایک سسکی لیکر کہا۔

''ہم بھی تجھے اپنی بیٹی سمان سمجھتے ہیں مگر تیری یہ حالت کیوں ہو گئی؟''

''بڑی لمبی کہانی ہے مہاراج۔''

''ہم سنیں گے تو بے فکر ہو کر کہہ۔'' اس بار سرندر ناتھ اپنی پاٹ دار آواز میں بولا اور
نینا اسے دیکھنے لگی اور پھر اس کی سسکیاں جاری ہو گئیں۔

''کیا مہاراج لیلاوتی رانی کے بھائی ہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں۔ تو کیسے پہچان گئی۔''

''میری لیلاوتی رانی کی شکل ان سے ملتی جلتی تھی۔'' نینا نے آنسو بہاتے ہوئے کہا اور
جگندر ناتھ کی آنکھوں کے ساتھ سرندر ناتھ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔

''ہم اس کے بھائی ہیں نوری۔'' سرندر ناتھ نے بھاری آواز میں کہا اور نینا نے گردن
ہلا دی۔

"ہماری لیلاوتی کی موت کے بارے میں تو کیا جانتی ہے۔" بالآخر سرندر ناتھ نے کہا۔

"پہلے یہ بتا بیٹی کہ تیرے ساتھ برا سلوک کیوں ہوا؟" جگندر ناتھ نے کہا۔

"لیلاوتی رانی مر گئیں۔ مہاراج میں محل کی داسی تھی۔ مجھے رانی سائیکا کے حوالے کرنے کی کوشش کی گئی مگر میں رانی لیلاوتی کو کیسے بھول سکتی تھی اور نہ ہی ان کے سوا کسی کی داسی بننا چاہتی تھی میں نے محل چھوڑ دیا اور صاف صاف منع کر دیا کہ میں کسی اور کی داسی نہیں بنوں گی۔ میں اپنے گھر والے کے ساتھ محل سے نکل آئی لیکن کسی دن مہاراج شرت چندر کو بھنک مل گئی کہ میں لیلاوتی رانی کی موت کی حقیقت جانتی ہوں۔ بس مجھے جلادوں کے حوالے کر دیا گیا۔ انہیں حکم دیا گیا کہ مجھے جنگل میں لے جا کر مار ڈالیں مگر جلادوں میں سے ایک کو مجھ پر رحم آ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں بھرت نواس سے فوراً نکل جاؤں اسی سے میری جان بچ گئی۔ سو میں چل پڑی۔ مہاراج اور بھاگ مجھے یہاں لے آئے۔"

"لیلاوتی کی موت کی کیا حقیقت ہے؟ جلدی بتا۔" سرندر ناتھ نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں بتا دوں گی مہاراج مگر میرا پورا کنبہ بھرت نواس میں ہے۔ اگر وہاں پتہ چل گیا تو میرے ماتا پتا بہن بھائی سب کو ختم کر دیا جائے گا مہاراج!"

"تو بے فکر رہ۔ تیرا پتہ نہ چل سکے گا۔"

"رانی لیلاوتی کو قتل کیا گیا تھا۔"

"آخر کیوں؟"

"مہاراج کا من بھر گیا تھا۔ وہ چالاکی سے نئی رانی کے من میں گھر کرنا چاہتے تھے۔"

"نئی رانی کون؟"

"پورنما۔"

"اوہ۔ تو اس عورت کی وجہ سے شرت چندر نے میری بہن کو قتل کیا۔" سرندر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

ہاں مہاراج مگر بے چاری پورنما بے قصور تھی۔ اس کا کوئی دوش نہیں تھا۔ اسے تو جب رانی لیلاوتی کی موت کا علم ہوا تو اس نے تین دن تک کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ بہت معصوم ہے۔ یہ تمام چالاکی تو مہاراج شرت چندر کی تھی۔ وہ ادھک رانیوں کو خوش نہ رکھ سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے پہلے لیلاوتی اور پھر سائیکا کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

"اوہ۔ اوہ شرت چندر۔ ظالم! ہتھیارے!" سرندر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے گرجدار

آواز میں کہا۔

"اب بے چاری پورنما کا جیون خطرے میں ہے مہاراج! شرت چندر نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے بھرت نواس کی حکومت اس کے حوالے کر دی ہے۔ آج کل ایک نئی لڑکی پر ڈورے ڈال رہے ہیں۔"

"پتا جی میں اپنی بہن کا بدلہ ضرور لوں گا۔ اب آپ مجھے نہیں روک سکتے۔ میں نے بہت صبر کیا ہے۔ پتا جی! میں اس کنیا کی جان بھی بچاؤں گا۔ میں شرت چندر کو ایسا سبق دوں گا کہ وہ مرنے کے بعد بھی یاد رکھے گا۔"

"دھیرج رکھ سرندر ناتھ! میرے من میں بھی بدلے کی آگ سلگ رہی ہے۔ مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ کھنڈالی بھرت نواس سے بہت چھوٹا ہے۔ ہم بھرت نواس سے بہت کمزور ہیں۔ ہم اس پر چڑھائی نہیں کر سکتے۔"

"میں ہر طاقت سے ٹکرا جاؤں گا پتا جی۔ میں۔ میں۔"

"دھیرج رکھو سرندر! دھیرج رکھو۔ لیلاوتی بٹیا کی بپتا سن کر ہمارے من میں بھی آگ لگ گئی ہے۔ مگر ہمیں سمجھداری سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔"

"اگر آپ بھرت نواس پر چڑھائی نہیں کریں گے پتا جی تو مجھے آگیا دیں میں شرت چندر سے بدلہ لوں گا۔ مجھے آگیا دیں پتا جی! ورنہ میں آپ کا حکم ماننے سے بھی انکار کر دوں گا۔"

"کوئی ایسا قدم مت اٹھاؤ میرے سپوت! جس سے ہمیں نقصان پہنچے۔ ہم سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ ہم اس لڑکی سے پوری پوری مدد لیں گے۔" جگندر ناتھ نے کہا اور پھر نینا کی طرف منہ کر کے بولا۔

"نوری۔"

"مہاراج!" نینا نے گردن جھکا کر جواب دیا۔

"کیا تو لیلاوتی کی سچی سکھی ہے؟"

"اگر لیلاوتی زندہ ہوتیں تو وہی اس بات کا صحیح جواب دیتیں مہاراج!" نینا نے گردن جھکا کر کہا۔ ویسے وہ من ہی من میں حیران تھی۔ وہی سب کچھ ہو رہا تھا جو کچھ پورنما نے بتایا تھا۔ پورنما تو سچ مچ جادوگرنی ہے۔

"تب پھر تجھے وفاداری کا ثبوت دینا ہوگا۔"

"میں تیار ہوں مہاراج!"

"تجھے جان جوکھوں میں ڈال کر ہمارے لئے کام کرنا ہوگا۔"

"اگر لیلاوتی کا بدلہ لینے میں میری جان بھی چلی جائے تو مجھے چنتا نہ ہوگی۔"

''ہوں۔'' جگندر ناتھ نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ بولا۔
''بس ٹھیک ہے بیٹی! اب تو اپنے گھر والے کے ساتھ آرام کر۔ ہم بہت جلد تجھے تکلیف دیں گے۔''
نینا نے گردن ہلائی اور اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔
''ہمیں حالات کا پوری طرح جائزہ لے کر کام کرنا ہوگا۔ سرندر! تو کیا سمجھتا ہے کہ کیا ہمارے دل میں لیلاوتی کے ساتھ ہونے والی اتیا کا داغ نہیں ہے۔'' جگندر ناتھ نے سرندر کو گھورتے ہوئے کہا۔
''مگر میں اپنے من کی آگ کو مصلحت کی آگ سے ٹھنڈا نہیں کر سکتا۔ مہاراج! میں شرت چندر کا خون پی لینا چاہتا ہوں۔'' سرندر نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔
''میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں میرے بچے لیکن ہمیں حالات کو بھی سامنے رکھنا ہوگا۔ ہماری فوجیں ابھی اتنی طاقتور نہیں ہوئی ہیں کہ بھرت نواس کی فوجوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر ہمیں بھرت نواس سے جنگ کرنی ہے تو ہمیں اس کیلئے زبردست جنگ کرنا ہوگی۔''
''میں برداشت نہیں کر سکتا۔'' سرندر نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔
''ہم بھی صبر نہیں کر سکتے۔ اسی لئے ہم نے ایک دوسری ترکیب سوچی ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ اب بھرت نواس پر شرت چندر کی نہیں بلکہ اس کی چہیتی رانی کی حکومت ہے۔ نوری نے بتایا ہے کہ وہ ہماری لیلاوتی سے پریم کرتی تھی۔ ہمیں اس سے شکایت نہیں ہے۔ اگر وہ رانی بن گئی ہے تو وہی رہے گی۔ ہم تو صرف شرت چندر کو کتے کی موت ماریں گے۔''
''مگر کیسے پتا جی! مجھے بتائیے؟''
''نوری کی مدد سے۔''
''نوری؟ وہ ہماری کیا مدد کرے گی؟''
''اگر وہ لیلاوتی کی سچی سکھی ہے تو وہ ضرور ہماری مدد کرے گی۔ ہم ایک بار پھر اسے بھرت نواس بھیجیں گے۔ وہ چالاکی سے کسی طرح پورنما کو تیار کرے گی کہ وہ شرت چندر کو شکار کھیلنے کیلئے سرحدی جنگلات میں لے آئے اور ان جنگلات میں تو اپنے بہادروں کے ساتھ چھپا ہوا ہوگا اور پھر شرت چندر اس شکار سے واپس نہ جا سکے گا۔''
''اوہ۔ مگر کیا نوری یہ کام کر سکے گی مہاراج؟''
''اسے کرنا ہوگا۔ ضرور کرنا ہوگا۔ اگر وہ اس پر تیار نہ ہوئی تو پھر کچھ اور سوچیں گے۔''
''مگر میں ظالم شرت چندر کو دھوکے سے نہیں مارنا چاہتا۔ میں اس سے اپنی بہن کا بدلہ
... کا۔

''شکار کھیلنے اس کے ساتھ فوج نہیں آئے گی۔ اس کے ساتھ جتنے آدمی ہوں گے تو بھی تجھے ہی آدمیوں کو لے کر اس پر حملہ کرنا۔ اسے مقابلے کی دعوت دینا اور پھر اسے ہلاک کر دینا۔''
سرندر کسی سوچ میں گم ہو گیا۔ پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔
''ٹھیک ہے مہاراج! لیکن یہ کام نوری کی کامیابی سے ہی ہو سکتا ہے اگر وہ ناکام ہو گئی؟''
''تو پھر کچھ اور سوچیں گے۔ سرندر ہمیں چالاکی سے ہی کام لینا ہوگا۔''
''میں تیار ہوں مہاراج! لیکن نوری کا جیون خطرے میں پڑ جائے گا۔'' سرندر نے کہا۔
''بہت سے جیون خطرے میں ہوں گے لیکن لیلاوتی کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔'' جگندر ناتھ نے غراتے ہوئے کہا اور سرندر خاموش ہو گیا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

''آپ نے مجھے بیٹی کہا ہے مہاراج۔ لیلاوتی مجھے بہن سمان سمجھتی تھیں میں اور میرا گھر آپ پر جیون وارنے کیلئے تیار ہیں۔ میں بھرت نواس واپس جاؤں گی لیکن آپ کے آدمی سرحد دوسری طرف کیسے جائیں گے۔''
''یہ ہمارے اوپر چھوڑ دو نوری۔ ہم ایسے راستے اختیار کریں گے جدھر سے سرحد پار کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ تمہیں بھی آرام سے سرحد پار کرا دی جائے گی۔ یہ ہمارا کام ہے۔ تم بس اپنی حامی بھرو۔''
''میں تیار ہوں مہاراج!'' نینا نے چالاکی سے گردن جھکا کر کہا۔
''لیلاوتی ظلم کا شکار ہو چکی ہے نوری! میری اور کوئی بیٹی نہیں ہے۔ میں تجھے اپنی بیٹی بناؤں گا اور اس کام کے بعد تو کھنڈال کے محل میں رہے گی۔'' جگندر ناتھ نے متاثر ہو کر کہا۔
''مہاراج کی دیا ہے۔'' نینا نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔
''بس تو چند روز آرام کر ہم تیاریاں مکمل کر لیں۔'' جگندر نے کہا اور نینا مہندر کے ساتھ اپنے محل میں آ گئی۔ مہندر کسی قدر پریشان تھا اور اس نے کمرے میں آ کر کہا۔
''کیا یہ سب کچھ رانی پورنما کی اچھا کے مطابق ہے نینا؟''
''ہاں مہندر! پورنما تو مانو جادوگرنی ہے۔ اس نے یہی سب کچھ سوچا تھا جو یہ لوگ کر رہے ہیں میں تو حیران ہوں۔''
''مگر ہم کب تک گھٹنا میں پڑے رہیں گے۔''

''تم اسے گھٹنا کہتے ہو مہندر! کیا رانی پورنما نے ہمارے اوپر احسانات نہیں کئے۔ اس نے ہمیں نالی کے کیچڑ سے اٹھا کر کمخواب میں نہیں رکھ دیا۔ اگر اس کے کانوں میں یہ بات پہنچے گی تو وہ کیا سوچے گی۔ ارے پگلے!

ہمیں تو اس کے چرن دھو دھو کر پینے چاہئیں وہ اگر مدد نہ کرتی تو ہم کبھی ایک نہ ہوتے۔''

''ارے تو وہ کہاں سن رہی ہے۔ میں تو بس یونہی پریشان ہو رہا تھا۔'' مہندر نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور نینا! ہنسنے لگی۔

''تو بڑا بھولا ہے رے بڑی جلدی گھبرا جائے ہے۔ یہ تو سوچ کہ ہم رانی کے ہاں رہے ہیں۔ اپنی رانی کے۔''

''جب تو میرے ساتھ ہے تو مجھے کیسی گھبراہٹ۔'' مہندر نے نینا! کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے چمٹاتے ہوئے کہا اور پھر بولا۔

''مگر اس کام سے فارغ ہوتے ہی ہم رانی سے کہیں گے کہ وہ ہمارے پھیرے کرا دے۔''

''پھیرے نہ ہونے سے تجھے کون سی کمی ہے۔'' نینا! نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی کیا تو یہ نہیں چاہے ہے۔''

''کیوں نہیں میری تو دلی خواہش ہے اور اگر میں تیرے بچے کی ماں بن گئی تو دنیا تھوتھو کرے گی۔ وہ پاپی تو اب کبھی بھرت نواس لوٹ کر نہیں آئے گا۔''

''اسے تو تو نے نجانے کیا گھول کر پلا دیا تھا۔'' مہندر نے ہنستے ہوئے کہا اور نینا! بھی ہنسنے لگی۔

پورا ایک ہفتہ مہندر اور نینا! عیش کرتے رہے۔ انہیں دنیا بھر کی آسائشیں مہیا کر دی گئی تھیں۔ ٹھیک ایک ہفتے کے بعد جگندر ناتھ نے انہیں طلب کیا۔ سرندر ناتھ بھی موجود تھا۔ تب جگندر ناتھ نے کہا۔

''نوری۔ ہماری تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ کیا تم تیار ہو؟''

''میں تیار ہوں مہاراج!''

''لیکن تم بھرت نواس میں خود کو پوشیدہ کیسے رکھو گی۔''

''اس وقت مہاراج جب میں وہاں سے نکلی تھی تو میرا کوئی سہارا نہیں تھا۔ ہاتھ بڑے خالی تھے۔ ہم نراش تھے۔ مہاراج لیکن اب ہمارا سہارا موجود ہے اور پھر میں کمزور بھی نہیں

ان کا بدلہ کیسے لے سکتی تھی میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن اب میرے من میں چمک ہے۔ پورے وشواس سے اپنی سکھی کا بدلہ لینے کیلئے کام کر سکتی ہوں۔ ہم دونوں بھیس بدل کر بھرت نواس میں جائیں گے۔ میلے کچیلے کپڑوں میں۔ ایسے کوئی ہمیں پہچان نہ سکے اور پھر میں پورنما سے ملوں گی۔ اسے اپنی بپتا سناؤں گی اور اس سے رحم کی بھیک مانگوں گی۔ اس کام میں کچھ دن لگ جائیں گے۔ مہاراج پر مجھے وشواس ہے کہ میں ایسا کر لوں گی۔''

''دھنے ہو نوری۔ تیرے جیسے سکھی ہماری نظروں سے کبھی نہیں گزری۔ پر تو چنتا نہ کر ہمارے دو جوان تیری رکھشا کریں گے۔ وہ روز رات کو تجھ سے ملیں گے اور جب تیرا کام ہو جائے تو انہیں بتا دینا۔ وہ پہاڑوں میں چھپے ہوئے سرندر کو ہوشیار کر دیں گے۔''

''یہ ٹھیک ہے مہاراج!'' نوری نے خوش ہو کر کہا۔

اور پھر دوسرے دن ایک کٹھن راستے سے گزر کر وہ بھرت نواس کی سرحدوں میں داخل ہو گئے۔ سرندر کے ساتھ تیس جوان تھے اور سب کے سب چھٹے ہوئے جوان تھے جن میں سے ہر ایک دس دس پر بھاری تھا۔ جن راستوں کو انہوں نے استعمال کیا تھا یہ گہری کھائیوں اور تنگ دروں پر مشتمل تھے۔ اس طرح سے کسی فوج کے گزرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اس طرح سے سرحدیں زیادہ مضبوط نہیں کی گئی تھیں اس پر خطر راستے کو عبور کرتے ہوئے مہندر کا دل ہولتا رہا تھا لیکن نینا! اس نازک اندام محبوب کی ہمت بندھاتی رہی تھی۔ بالآخر بڑے سخت راستوں سے گزر کر وہ بھرت نواس کے گھنے جنگلات میں داخل ہو گئے یہ جگہ بھی بڑی خوفناک تھی مگر سرندر ناتھ کو کسی چیز کا خوف نہیں تھا۔

بہرحال اس نے جنگلات میں گھری پہاڑیوں میں ایک غار تلاش کر لیا اور وہیں رکنے کا پروگرام بنایا پھر اس نے دو نوجوان نینا! کے ساتھ کر دیئے جو انہیں حفاظت اور چالاکی سے لے کر بھرت نواس میں داخل ہو گئے۔

''ہم اس سرائے میں رہیں گے نوری رانی۔ آپ ہر روز ہمیں یہاں مل سکتی ہیں۔ اگر ہم آپ کا انتظار کریں گے۔ گوپی بھی جب چاہیں یہاں آ کر ہمیں حالات بتا سکتے ہیں۔ ان میں اگر کوئی خطرہ ہو تو آپ چنتا نہ کریں ہم جیون کی بازی لگا کر آپ کی جان بچائیں گے۔''

''ٹھیک ہے۔ تم چنتا نہ کرو۔ میں اپنا بچاؤ خود کر لوں گی۔'' نینا! نے کہا اور پھر وہ مندر محل کی طرف چل پڑی۔

پورنما نے اسے گلے لگا لیا۔

''تیرے بنا من بہت اداس تھا نینا۔ یوں سمجھ لے کہ تو اتنے غائب رہی تو مجھے ایسا لگا

جیسے میری سب سے قیمتی چیز گم ہو گی ہو۔ کسی کام میں من ہی نہیں لگتا تھا۔"
"بھگوان نے میرے بھاگ بہت اچھے بنائے ہیں راج رانی کہ وہ سب کو میری چاہ
ہے۔ ادھر جگندر ناتھ مہاراج نے بھی مجھے اپنی بیٹی بنالیا ہے۔"
"تو ہے ہی اسی قابل، مگر اب جلدی سے بتا کہ کیا کیا؟"
"تمہاری داسی کبھی ناکام رہی ہے؟" نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ میری نینا۔ مجھے تیرے اوپر ناز ہے۔ مگر کر کیا آئی جلدی بتا مجھے۔" پورنما نے اسے
بازوؤں میں بھینچتے ہوئے کہا اور نینا! نے اس کی آنکھیں چوم لیں۔ پھر اس نے شروع سے لے کر
آخر تک تمام کہانی پورنما کو سنا دی۔ پورنما کا چہرہ خوشی سے گلنار ہو رہا تھا۔ نینا! نے اپنی کہانی ختم کی
تو ایک بار پھر پورنما نے اسے سینے سے لگا لیا۔
"دھنے ہو نینا! تو نے کچھ زیادہ ہی کام کر دکھایا۔ بس کام بن گیا نینا! بالکل کام بن
گیا۔ میں بھی زیادہ وقت ضائع نہیں کروں گی۔ آج ہی مہاراج شرت چندر سے بات کروں گی۔"
"ایک بات بتاؤ رانی جی!"
"ضرور۔"
"سرندر کو کبھی دیکھا ہے؟"
"میں کہاں سے دیکھ لیتی ری۔" پورنما بولی۔
"میں نے دیکھا ہے رانی جی! ہائے بس کیا بتاؤں کیسا گبھرو جوان ہے۔ یہ چوڑا سینہ
بڑی بڑی سندر آنکھیں جن میں غصہ ہوتا ہے تو من کرتا ہے کہ انہیں سینے میں رکھ لوں دودھ جیسا گورا
رنگ، کشمیری سیب جیسے گال بڑی شان کا جوان ہے راج رانی! ایسا جسے دیکھ کر ہر ناری کا دل
ڈولے۔"
"ہوں۔" پورنما مسکراتے ہوئے بولی۔
"تو اب مہندر جی کے دن پورے ہو گئے۔"
"بھگوان نہ کرے رانی جی! میرا مہندر اب بھی لاکھوں میں ایک ہے بس وہ میرے
من کو بھا گیا تھا۔"
"اس کی کیا رائے ہے۔" پورنما نے اسی انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"وہ تو سندر ہے رانی جی! میرا خیال ہے کہ پورے کھنڈالی کی ناریاں اس پر مرتی
ہوں گی۔ وہ میری طرف کیسے متوجہ ہوتا؟ اس نے تو مجھے نگاہ بھر کر دیکھا بھی نہیں۔"
"اچھا ہی کیا ورنہ اس کی موت بھی قریب آ جاتی۔ بہر حال وہ ہمارا دشمن ہے لیکن
بہادر بھی ہے؟"

"بڑا ہی جیالا معلوم ہوتا ہے راج رانی جی!"
"خیر جانے دے۔ تو مہندر کو نہیں چھوڑنا چاہتی تو اس کا ذکر ہی بیکار ہے اور پھر اسے
ترک کرنا مصلحت کے خلاف بھی ہے۔ اس سے ہمارا کیا ناطہ۔" پورنما نے کہا۔
"اپنے راکیش مہاراج کیسے ہیں۔" نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پورنما کے چہرے پر
ایک رنگ سا آ گیا۔ اس نے نینا! کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ نینا! نے اسے غور سے
دیکھا اور کہا۔
"کیا بات ہے رانی جی؟"
"ابھی نہیں نینا! ابھی ہمیں دوسرے کام کرنے ہیں۔" پورنما نے عجیب سے لہجے میں
کہا۔
"میں نہیں سمجھی رانی جی!"
"ابھی کچھ سمجھنے کی کوشش بھی نہ کرو نینا۔ خاموش رہ۔"
"میں رانی جی! کو مجبور نہیں کروں گی۔ مگر بات میرے من میں کھٹکتی رہے گی۔" نینا
نے اداسی سے کہا۔
"ارے تو تو اداس ہو گئی۔" پورنما چونک کر بولی۔ اور پھر نینا! کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔ "دو
ہی باتیں ہیں نینا! یا تو راکیش ہم سے ناراض ہو گیا ہے یا پھر اس نے ہمیں اپنے من سے نکال دیا
ہے۔"
"میں نہیں سمجھی راج رانی جی!"
"شاید اس نے سوچا ہو کہ ہم اب اسے نہ مل سکیں گے۔ مگر وہ پاپی ہماری مجبوریاں
نہیں سمجھتا۔ وہ وقت آنے کا انتظار کیوں نہیں کرتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ راج پاٹ کے کاموں میں
ہم اس سے نہیں مل سکے مگر یہ تو ایسی بات نہیں ہے کہ وہ ہمیں اپنے من سے نکال دے۔"
"آپ کو اس کا اندازہ کیسے ہوا رانی جی!"
"راج دربار میں وہ ہمیں روز ملتا ہے نینا۔ ہم انسان کی نگاہ پہچانتے ہیں۔ ہمیں دیکھ کر
اس کی نگاہوں میں اب وہ دیئے روشن نہیں ہوتے۔ جو اس کے پریم کا احساس دلاتے تھے۔ اب
وہ ہم سے صرف رانی سمجھ کر بات کرتا ہے۔ عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے نینا! بس یہ
...
"لیکن اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے رانی جی! کہ وہ آپ کے نہ ملنے پر بگڑ گیا ہو۔"
"اسے صرف انتظار کرنا چاہئے۔ انتظار۔ ہم نے اسے وشواس دلایا ہے پھر وہ بے قرار
ہے۔ بہر حال یہ اب کی باتیں نہیں ہیں نینا! سمے آنے پر ہم اس بارے میں بھی تجھے تکلیف

دیں گے۔ پہلے ہم دوسرے کام کر لیں۔'' پورنما نے کہا اور نینا! خاموش ہو گئی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

''پورنما۔'' شرت چندر نے مسکراتے ہوئے پورنما کی ٹھوڑی کو اونچا اٹھایا اور پھر اس کے خوبصورت چہرے پر نظریں جمائے رہے۔ ''تم آج کل اداس نظر آتی ہو۔'' انہوں نے جملہ پورا کیا۔

''ہاں مہاراج میں اداس ہوں۔'' پورنما نے دھیمی آواز میں کہا۔

''مگر کیوں۔ کیا بات ہے راج رانی ہمیں نہ بتاؤ گی۔ شرت چندر بے چین ہو کر بولے۔

''میں آپ کی طرف سے فکر مند ہوں مہاراج!''

''ہماری طرف سے کیوں؟'' شرت چندر حیرانی سے بولے۔

''آپ کی صحت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔ نجانے آپ کو کیا ہو رہا ہے پورنما نے ایک سسکی لے کر کہا۔

''ارے یہ صرف تمہارا وہم ہے راج! ورنہ ہم تو بہت خوش ہیں۔ سچ پوچھو تو حکومت کے بوجھ سے ہلکا کر کے تم نے تو ہماری عمر بڑھا دی ہے۔ راج! تمہیں حکومت کرتے دیکھ کر ہمارا من خوشی سے ڈول جاتا ہے۔''

''پھر بھی مہاراج میں آپ کی پتنی ہوں۔ داسی ہوں۔ داسی اپنے سوامی کا خیال نہ رکھے تو کون رکھے گا۔ میری ایک بات مان لیں مہاراج!''

''ہاں ہاں کہو۔ ہم تمہاری سو باتیں مانیں گے۔''

''حکومت کے کاموں میں میرا من بہت الجھ گیا ہے مہاراج! تھوڑے دن کیلئے سیر سپاٹے کیے جائیں۔ جنگل میں شکار کھیلا جائے۔ راج پاٹ کے کاموں سے کچھ دن کیلئے فرصت مل جائے۔''

''یہ کون سی بڑی بات ہے راج رانی! حکم دے دو کہ سیر و شکار کا بندوبست کر دیا جائے۔ مہامنتری راکیش ہمارے پیچھے راج کے کام سنبھال لیں گے۔'' شرت چندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سچ مہاراج!'' پورنما نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تم راج رانی ہو پورنما۔ کس کی مجال کہ تمہارا کہا ٹال سکے۔''

''پر میں تو آپ کی داسی ہوں مہاراج! آپ کی آگیا کے بنا کوئی کام کیسے کر

ہوں۔'' پورنما نے مہاراج کے شانے پر منہ رکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں خوفناک چمک جھلک رہی تھی لیکن شرت چندر اسکی محبت میں سرشار تھے۔ پورنما کی محبت سے ان میں ہمیشہ نئی زندگی پیدا ہو جاتی تھی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

شکار پر جانے کیلئے پچیس آدمیوں کا بندوبست کیا گیا جن میں چودہ شکاری تھے۔ باقی نوکر وغیرہ تھے۔ مہاراج شرت چندر تھے۔ پورنما تھی۔ نینا! تھی اور چند اور ملازمائیں تھیں۔ بڑی شان سے اہتمام کیا گیا تھا۔ اس دوران راکیش کو راج کے کام سنبھالنے تھے۔ راکیش بھی خوش تھا۔ چند روز کیلئے بے کھٹکے نرملا سے ملاقات رہے گی۔

بہرحال شکاری قافلہ بڑے کروفر سے چل پڑا۔

پورنما رتھ پر بیٹھنے کے بجائے گھوڑے پر سوار ہو گئی تھی۔ ہاں شرت چندر بھی رتھ پر ہی تھے اور اپنی حسین رانی کو دیکھ کر پھولے نہیں سما رہے تھے۔ پورنما کے شکاریوں کو پہلے ہی سمجھا دیا گیا تھا کہ کون سے علاقے میں شکار کھیلا جائے گا۔

دوسری طرف نینا! نے اپنے دونوں محافظوں یعنی سرندر کے آدمیوں سے کہہ دیا تھا کہ ''اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئی ہے اور فلاں وقت شکاری روانہ ہو رہے ہیں۔ نینا! نے شکاریوں کی تعداد وغیرہ سب کچھ بتا دیا تھا۔ اور یہ اطلاع آسانی سے سرندر تک پہنچ گئی۔

قافلہ رواں دواں رہا۔ بھرت نواس کے قرب و جوار کے مناظر بے حد خوبصورت تھے چندر بدن نے اپنا گھر دیکھا تھا یا پھر بھرت نواس کا محل۔ اس سے باہر کی دنیا اس کیلئے بھی دلکش تھی لیکن حسین ماحول میں من چاہا محبوب ساتھ ہو تبھی ماحول کا اصل حسن سامنے آتا ہے اور اس کے ساتھ اس کا بوڑھا شوہر تھا۔ جس کی محبت کا اقرار بھی چندر بدن کو مذاق معلوم ہوتا تھا۔ اس کے نئی جسم کو مضبوط بانہوں کی ضرورت تھی لیکن اس طلب کے جواب میں بوڑھے شرت چندر کے جھریوں پڑے ہاتھوں کے حلقے، اس کی دنیا کو زیر و زبر کر دیتے تھے۔ وہ خود کو بے حد تنہا محسوس کرتی تھی۔ اس سے قبل اسے راکیش کا سہارا تھا۔ وہ راکیش کے تصور سے خود کو مگن رکھتی تھی۔

لیکن پچھلے کچھ دنوں سے اس کی چھٹی حس نے اسے راکیش کی طرف سے بدگمان کر دیا تھا۔ وہ محسوس کرنے لگی تھی کہ راکیش کی محبت میں اب وہ شدت نہیں رہی تھی۔ ممکن ہے اس کی وجہ چندر بدن کا اجتناب ہو لیکن وہ احمق حالات کو کیوں نہیں سمجھتا۔ اسے معلوم ہے کہ چندر بدن اپنی شہرت حاصل کرنے میں لگی ہوئی ہے وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہی ہے۔ اس کا ہر قدم منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر اسے راکیش سے پریم نہ ہوتا تو منتری بننے کیلئے راکیش ہی رہ

گیا تھا۔ یہ اس کے پریم کا ثبوت ہے۔ پھر وہ چندر بدن کی راہ میں مشکلات کیوں پیدا کر رہا ہے؟ وہ اس سے تعاون کیوں نہیں کرتا؟

اور اگر اس سے تعاون کرنے کے بجائے اس نے بے وقوفی میں کوئی اور قدم اٹھایا تو۔ تو کیا اس کی چشم پوشی کا مستحق ہوگا۔ ایسے آدمی کو کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔ درگاوتی نے اسے زمین سے اٹھا کر آکاش پر بٹھا دیا ہے۔ وہ ایک معمولی انسان تھا۔ اس نے اسے دیوان بنانے کی کتنی کوشش کی اور پھر اسے اپنا سب کچھ سونپ دیا۔ جواب میں اس نے ابھی تک راکیش سے کیا مانگا۔ کیا وہ تھوڑا سا صبر بھی نہیں کر سکتا۔ اسے تو ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو قدم قدم پر اس سے تعاون کرے۔ اس کی امید کے سہارے جیون بتا دے۔ راکیش خودسری کیوں کر رہا ہے۔

''اور اگر اس نے خودسری کی تو اس کی سزا بھگتے گا۔''

فاصلے طے ہوتے رہے۔ نینا رہنمائی کر رہی تھی اور پھر نینا! کے اشارے پر پورنما نے شکار کیلئے ان پہاڑوں کا دامن پسند کیا جس کے غاروں میں سرندر روپوش تھا۔ خیمے لگا دیئے گئے اور جنگل میں منگل ہوگیا۔ بھرت نواس کی رانی شکار کھیلنے کیلئے آئی تھی کوئی معمولی بات نہیں تھی۔

بہرحال شکار کے انتظامات ہوتے رہے۔ یہ جگہ آبادیوں سے دور تھی اس کا انتخاب اس لئے کیا گیا تھا کہ قرب و جوار سے کسی قسم کی مدد کا امکان نہ رہے۔ شام ہو چکی تھی۔ اس لئے آج صرف سیر و تفریح رہی اور گھوڑوں پر قرب و جوار کی سیر کی گئی۔ رات ہونے پر سب خیموں میں واپس آ گئے۔ پورنما اور شرت چندر کا خیمہ ایک تھا اس کے ساتھ ہی نینا! کا خیمہ تھا لیکن آج مہندر اس کے ساتھ نہ تھا۔ اس لئے وہ دوسری داسیوں کے ساتھ اس خیمے میں تھی۔ ان دونوں خیموں کو شکاریوں اور ملازموں کے خیموں نے گھیرا ہوا تھا تاکہ کوئی آفت آئے تو پہلے وہ اس سے نمٹیں۔

رقص و شراب کا انتظام تھا۔ داسیوں میں دو رقاصائیں موجود تھیں چنانچہ دوسری ضروریات سے نمٹنے کے بعد محفل شراب و رقص شروع ہوگئی۔ داسیاں رقص کرنے لگیں اور شرت چندر نے شراب کا پہلا جام پیا۔ یہ جام اسے پورنما نے پیش کیا تھا۔ باہر چاندنی چٹکی ہوئی تھی اور چند شکاری پہرہ دے رہے تھے۔ دوسرے شکاری بھی رقص کی یہ محفل دیکھنے کے آرزومند تھے لیکن کس کی مجال تھی کہ خیموں کے نزدیک پھٹک جائے وہ دور ہی دور سے موسیقی کی آواز سن رہے تھے اور حسرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ محفل رقص و سرود عروج پر پہنچ گئی۔ پورنما نے شرت چندر کو زیادہ نہیں پلائی تھی تاکہ وہ نشے میں بالکل ہی بدمست نہ ہو جائے لیکن بہرحال شراب اور ماحول نے شرت چندر پر اثر کیا اور اس کی بوڑھی امنگوں نے مڑ کر جوانی پر نگاہ ڈالی تھی چنانچہ اس

نے ہاتھ اٹھایا۔

''بس ناچنے والیو۔ آرام کرو۔ ہم بھی سونا چاہتے ہیں۔''

اور رقص رک گیا۔ ساز خاموش ہو گئے۔ ناچنے والیوں نے گردنیں جھکائیں اور باہر نکل گئیں۔ اب خیمے میں صرف شرت چندر اور پورنما رہ گئے تھے۔ شرت چندر نے محبت بھری نگاہوں سے پورنما کو دیکھا اور پورنما نے شرما کر نظریں جھکا لیں۔

تب شرت چندر اٹھے، انہوں نے پورنما کا بازو پکڑا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔

''راج رانی!'' انہوں نے پورنما کی تھوڑی کو انگلی سے اونچا کرتے ہوئے اسے پکارا۔

''مہاراج!'' پورنما نے جذبات کی پوری اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''ہم بھگوان کا کس طرح شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں تم جیسی پریمیکا دے دی۔ سچ جانو پورنما! ہم برے آدمی نہیں ہیں ہمیں صرف اس بھرپور پریم کی تلاش تھی جو ہمارا ہو۔ اس پریم کی تلاش میں ہم نے بہت سی عورتوں کو آزمایا لیکن وہ صرف عورتیں نکلیں۔ پریمیکا ایک بھی نہیں تھی۔ انہوں نے ہمیں صرف مہاراج سمجھا۔ ان کی آنکھوں میں ہمارے لئے پریم کی جوت پیدا نہ ہوئی۔ وہ اپنے آپ سے پریم کرتی تھیں اور ہم سے ڈرتی تھیں۔ تب ہم جھنجھلا جاتے تھے اور کسی دوسری لڑکی کی تلاش میں مصروف ہو جاتے تھے لیکن پورنما آخر بھگوان کو ہمارے اوپر رحم آ ہی گیا۔ اس نے ہمیں پورنما دے دی جو صرف ہم سے پریم کرتی ہے۔ ہاں پورنما ہم نے تمہاری آنکھوں میں پریم جوت پا لی ہے۔ اب ہمیں کچھ اور نہیں چاہئے بھگوان اب ہمیں نشٹ بھی کر دیں تو ہمیں کوئی دکھ نہیں ہوگا۔ پورنما نے جلدی سے شرت چندر کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

''ایسی باتیں نہ کریں مہاراج!'' اس نے کہا۔ لیکن دل ہی دل میں اس نے ایک قہقہہ لگایا تھا۔ بوڑھے کو شاید موت کی دستک سنائی دے گئی ہے۔ اس نے زندگی کے اختتام کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ وہ سوچ رہی تھی۔

''نہیں پورنما!'' ہم ابھی مر نہیں رہے۔ ہم تو من کی بات کہہ رہے ہیں۔'' شرت چندر نے اسے بازوؤں میں بھرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس وقت باہر سے زور زور سے بولنے کی آواز سنائی دی۔ پہرہ دینے والوں کا انداز تقریباً چیخنے کا تھا۔

شرت چندر چونک پڑے۔ پورنما بھی چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

''یہ کیسا شور ہے؟'' شرت چندر بڑبڑائے۔

''پتہ نہیں مہاراج!''

''پہریداروں کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ بلاوجہ چیخیں۔'' شرت چندر بولے۔

"میں دیکھوں مہاراج!" پورنما جلدی سے کھڑی ہوگئی۔

"تم نہیں ہم دیکھیں گے۔ تم رانی ضرور ہو پورنما مگر ہم تمہارے پتی ہیں۔ اور یہ راج دربار نہیں یہ جنگل ہے۔" شرت چندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ خیمے کے دروازے تک پہنچے بھی نہ تھے کہ باہر پہریداروں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ شرت چندر کو پکار رہے تھے۔

"کیا بات ہے مورکھو؟" شرت چندر باہر نکل کر غرائے۔

"مہاراج پہاڑوں کی طرف سے بہت سی مشعلیں اس طرف دوڑ رہی ہیں۔"

"مشعلیں دوڑ رہی ہیں؟" شرت چندر نے پہریدار کو گھورتے ہوئے کہا۔

"جی مہاراج! گھوڑوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی ہیں اور سب اسی طرف آرہے ہیں۔" پہریدار نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔ اس اثناء میں پورنما بھی دروازے پر آکر کھڑی ہو گئی تھی۔ رات کا وقت تھا اس لئے اس کے چہرے کے تاثرات سے شرت چندر کو کوئی واقفیت بھی نہیں تھی۔

"اوہ چلو۔ میں دیکھوں کیا بکواس کر رہے ہو۔" شرت چندر نے کہا اور پہریداروں کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔ خود پورنما بھی ان کے پیچھے چل پڑی تھی۔ شکاریوں اور نوکروں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے تھے اور آنے والوں کا انتظار کر رہے تھے۔ گھوڑے برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے اسی سمت آرہے تھے۔ سواروں نے ہاتھوں میں مشعلیں اٹھائی ہوئی تھیں اور پھر ان میں انتشار پیدا ہوا۔ ایک لمبی قطار بن گئی۔ اس قطار نے چاروں طرف سے حلقہ کر کے خیموں کو دائرے میں لے لیا۔ مہاراج شرت چندر کو شدید خطرے کا احساس ہو چکا تھا۔

چنانچہ وہ برق رفتاری سے پلٹے اور خیمے سے اپنی تلوار اٹھا لائے پورنما اب بھی سکون سے کھڑی ہوئی تھی۔ اب گھوڑے خیموں کے بالکل نزدیک پہنچ گئے تھے۔

"خبردار کوئی حملہ مت کرنا۔ میں پہلے ان لوگوں سے معلوم کرلوں یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔" شرت چندر نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ خیمے سے تھوڑے فاصلے پر نکل آئے۔ سفید رنگ کا ایک قوی ہیکل گھوڑا شرت چندر کے عین سامنے آکھڑا ہوا تھا۔ اس پر موجود سوار کا گو چہرہ صاف نظر نہیں آرہا تھا پھر بھی انداز سے وہ بڑا شاندار جوان معلوم ہوتا تھا۔

"شرت چندر سامنے آؤ۔" سوار کی آواز گونجی اور شرت چند قدم آگے بڑھ آئے۔

"مجھے پہچانو۔ میں کون ہوں۔" سوار نے مشعل اپنے چہرے کے نزدیک کر لی اور پورنما کی آنکھوں میں بجلی سی کوندگئی۔ ایسا سندر چہرہ ایسا گبھرو جوان، اس نے اپنے جیون میں نہ

دیکھا تھا۔ ایسی موہنی صورت تو اس کے سپنوں میں بھی کبھی نہ آئی تھی۔

"ہے رام۔ ہے رام۔" اس کے منہ سے بڑبڑاہٹ نکلی اور وہ ٹکٹکی باندھ کر اس جوان کو دیکھتی رہ گئی۔ اس کے ذہن میں صرف ایک خیال گونجا۔

"راکیش تو اس کے چرنوں کی دھول بھی نہیں ہے۔"

"ارے سرندر تم؟" شرت چندر کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"ہاں۔ میں" سرندر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مگر تم اس طرح کیوں آئے ہو۔ سرندر!" شرت چندر نے سنبھل کر کہا۔

"لیلاوتی۔ اپنی بہن کا بدلہ لینے۔ تو نے جس طرح میری بہن کو مارا تھا شرت چندر میں اس سے کہیں زیادہ اذیت دے کر تیرا خون کروں گا۔"

"کیا بک رہا ہے سرندر! میں کھنڈالی کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔" شرت چندر نے غصے میں کہا۔

"بدقسمتی سے تجھے اس کا موقع نہیں ملے گا شرت چندر۔ یہ رات تیرے جیون کی آخری رات ہے میں بہت دنوں سے تیری تاک میں تھا۔"

"کیوں۔ کیا کھنڈالی نے سورما پیدا کرنے بند کر دیئے ہیں۔ کیا کھنڈالی کے لوگ اب چوروں کی طرح بدلہ لیتے پھرتے ہیں؟"

"کھنڈالی شانتی چاہتا ہے شرت چندر۔ ہم کسی سے جنگ نہیں کرنا چاہتے لیکن سرندر اپنی بہن کے قاتل کو معاف نہیں کر سکتا۔ یہ تیرا اور میرا جھگڑا ہے۔"

"جا۔ کھنڈالی کو جنگ کے میدان میں لے آ۔ سرندر تیرا ہمارا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔"

"تو جانتا ہے شرت چندر کہ کھنڈالی بھرت نواس سے چھوٹا ہے۔ ہم لوگ شانتی سے رہنا پسند کرتے ہیں لیکن جب کوئی ہمارے سینے میں خنجر بھونکتا ہے تو ہم اس کا بدلہ بھی لے سکتے ہیں۔ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ جھگڑا بھرت نواس اور کھنڈالی کا نہیں بلکہ شرت چندر اور سرندر کا ہے اور پھر اب تیری حیثیت کیا ہے تو کس حیثیت سے کھنڈالی سے جنگ کی بات کرتا ہے۔ تو اب بھرت نواس کا راجہ نہیں ایک معمولی آدمی ہے۔"

"تجھے اس بدتمیزی کی سزا بھگتنا ہوگی سرندر۔ کھنڈالی کا برا وقت آگیا ہے۔" شرت چندر نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"برا سمے۔ نہ کھنڈالی پہ آیا ہے نہ بھرت نواس پر۔ برا سمے صرف تجھ پر آیا ہے شرت چندر لیکن میں تجھے بہادروں کی طرح قتل کروں گا فیصلہ کر لے دن کی روشنی میں مرنا چاہتا ہے یا رات کی تاریکی میں۔" سرندر نے کہا۔

"میں تیرا مطلب نہیں سمجھا۔"

"سن۔ تیرے ساتھ جتنے آدمی ہیں میں صرف اتنے آدمیوں کے ساتھ تجھ سے جنگ کروں گا۔ ایک آدمی بھی زیادہ نہ ہوگا۔ تو میرا شکار ہے۔ میں تجھے اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔ اگر اسی وقت مرنا ہے تو ابھی جنگ شروع ہو جائے اور اگر صبح کی روشنی میں تجھے موت پسند ہے تو میں صبح کا انتظار کروں گا۔"

"اگر تو اتنا ہی سورما ہے تو صبح کا انتظار کر۔"

"میں انتظار کروں گا شرت چندر!" سرندر نے کہا۔ "رات بھر میں تو خوب تیاریاں کر لے۔" سرندر نے کہا اور گھوڑے کو واپس موڑ لیا۔ اس کے آدمیوں نے بھی حلقہ اٹھا لیا تھا۔

پورنما عجیب سی آنکھوں سے سرندر کو واپس جاتے دیکھ رہی تھی۔ اس پوری گفتگو کے دوران وہ صرف سرندر کا چہرہ دیکھتی رہی تھی۔ اس کی آواز سنتی رہی تھی اور جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ پھر اس نے دلچسپ نگاہوں سے شرت چندر کا چہرہ دیکھا جو بظاہر غصے سے سرخ ہو رہا تھا لیکن اس کے نیچے چھپی ہوئی زردی کی تہہ بھی گہری نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔

اور پھر وہ شرت چندر کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

پورے کیمپ میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر شخص خوف و ہراس میں ڈوبا ہوا تھا۔ شرت چندر خیمے میں داخل ہو گئے۔ تب پورنما سنبھلی اور پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"یہ کون تھا ناتھ، پاپی ہتھیارا کہیں کا؟" پورنما نے کہا۔

"جگندر ناتھ کا بیٹا۔ لیلاوتی کا بھائی سرندر ناتھ۔" شرت چندر نے جواب دیا۔

"مگر۔ مگر۔ مگر ناتھ۔"

"ہمیں کچھ سوچنا ہے رانی! حالات بہت سنگین ہیں۔"

"ہم اس سے جنگ کریں گے مہاراج! کیا ہمارے آدمی ان کے آدمیوں سے کمزور ہیں۔"

"نہیں پورنما! ہمارے آدمیوں کی مقدار بہت معمولی ہے ہم سے بڑی غلطی ہوئی ہمیں زیادہ آدمی لانے چاہئے تھے۔"

"پھر اب کیا ہوگا مہاراج!" پورنما نے پوچھا۔

"یہی سوچ رہا ہوں۔ اگر ہم راتوں رات بھی یہاں سے نکل جانے کی کوشش کریں تو یہ ناممکن ہے۔ سرندر احمق نہیں ہے۔ اس نے ہمارے اوپر نگاہ رکھی ہوگی۔"

"نہیں مہاراج! یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ہم اس بدمعاش کے ڈر سے میدان چھوڑ کر

بھاگ جائیں۔ کیا بھرت نواس کا مہاراج اتنا ڈرپوک ہے۔ ریاست بدنام ہو جائے گی۔"

"میں میدان نہیں چھوڑ رہا۔" مہاراج کسی قدر جھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔ "میں صرف یہ سوچ رہا ہوں کہ کیا کیا جائے۔" وہ گردن جھکائے ہوئے بولے اور پھر چند منٹ کے بعد انہوں نے گردن اٹھائی۔

"ایک ترکیب سمجھ میں آئی ہے۔"

"کیا مہاراج؟"

"دو آدمیوں کو چپکے سے یہاں سے نکال دیا جائے۔ وہ اپنے گھوڑوں کی باگیں پکڑے ہوئے یہاں سے پیدل جائیں اور برق رفتاری سے بھرت نواس پہنچیں۔ وہاں وہ راکیش کو صورتحال بتا کر جتنی جلدی ہو سکے ایک فوجی دستہ تیار کروائیں۔ جب تک وہ یہاں پہنچیں ہم سرندر کو باتوں میں لگائے رکھیں اور ان کے آتے ہی حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا جائے۔"

"مگر مہاراج!" پورنما چونک کر بولی۔

"کچھ نہیں راج رانی! اس سے اچھی اور کوئی ترکیب نہیں ہو سکتی کسی کو بلاؤ۔" مہاراج نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور پھر فوراً ہی باہر نکل گئے۔

پورنما کی آنکھوں میں تشویش کے آثار نظر آنے لگے تھے۔

اس کا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس وقت اچانک ایک نئی صورتحال پیدا ہو گئی تھی جس سے نمٹنا بہت مشکل نظر آ رہا تھا۔ اگر شرت چندر کی ترکیب کامیاب ہو گئی تو بڑا نقصان ہو جائے گا۔ اس نے ٹھنڈے دماغ سے غور کیا۔ جتنا فاصلہ طے کر کے وہ یہاں آئے تھے اگر برق رفتاری سے وہ فاصلہ طے کیا جائے تو کتنا وقت لگ جائے گا۔ پھر راکیش سے بات کی جائے اس کے بعد اگر فوجی تیاری میں تین چار گھنٹے بھی صرف ہوئے تب بھی فوج صبح سات بجے سے پہلے نہ چل سکے گی۔ اس کے بعد یہاں تک کا راستہ...... گویا گیارہ اور بارہ بجے سے پہلے فوج نہیں پہنچ سکتی اگر اس سے پہلے کام ہو جائے۔

"ہاں اس سے پہلے ہی کام ہو جائے گا۔" وہ بڑبڑائی اور اس کے ذہن میں ایک بات آ گئی۔ تب اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ٹھیک ہے مہاراج! تم اپنا جیون بچانے کی کتنی ہی کوشش کر لو۔ میرا نام چندر بدن ہے میں تمہاری ایک بھی ترکیب کامیاب نہ ہونے دوں گی اور میں اس سنہری موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دوں گی۔ اور پھر سرندر، سندر رتنا کا دیوتا، وہ تمہارے ہاتھوں نہیں مرے گا۔ مہاراج کیونکہ چندر بدن اسے پسند کرنے لگی ہے۔ وہ اس گبھرو نوجوان کو کسی قیمت پر مرنے نہ دے گی۔ جب تم اسے باتوں میں لگا کر اپنی فوج کا انتظار کر رہے ہو گے تمہارے سپاہی اس پر حملہ کر

دیں گے اور جنگ چھڑ جائے گی اور جب جنگ چھڑ جاتی ہے تو......تو کسی کے انتظار کیلئے بند نہیں ہوتی۔ یہ کام بھی میں ہی کروں گی مہاراج! یہ کام میں کروں گی۔

اس کے ہونٹوں پر ایک پرسکون مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''مہاراج واپس آ گئے اور ان کے آنے کے چند منٹ کے بعد دو جوان شکاری اندر آ گئے۔ انہوں نے مہاراج کو پرنام کیا۔

''سنو ہم سخت مصیبت میں گھر گئے ہیں۔ کیا تم میرے لئے جان کی بازی لگا سکتے ہو؟'' مہاراج نے پوچھا۔

''داس حاضر ہیں مہاراج!''

''تب تمہیں چالاکی سے یہاں سے نکل کر بھرت نواس جانا ہے۔ اس طرح کہ سرندر کے ساتھیوں کی نگاہ تم پر نہ پڑے۔ تم کالے رنگ کے گھوڑے لے کر نکل جاؤ تاکہ انہیں دیکھا نہ جا سکے اور پہاڑوں کے اس طرف جا کر تم جتنی بھی رفتار سے ہو سکے بھرت نواس پہنچ جاؤ۔ راکیش کو جگاؤ اور اسے صورتحال بتا دو۔ اس سے کہہ دو کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے تیاری کر کے راتوں رات چل پڑے اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے یہاں پہنچ جائے۔ بولو۔ یہ کام کر سکو گے؟''

''ہم جیون دان کرنے کیلئے تیار ہیں مہاراج!'' دونوں سواروں نے بیک وقت جواب دیا۔ ممکن ہے انہوں نے سوچا ہو کہ اس طرح یہاں سے نکل بھاگنے کا موقع مل جائے گا۔

''تب پھر جلدی کرو مترو! اگر تم اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں بڑے بڑے عہدے دیئے جائیں گے۔''

''ہم جا رہے ہیں مہاراج!''

''جاؤ میں تمہاری کامیابی کا انتظار کر رہا ہوں۔'' شرت چندر نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے باہر نکل گئے۔ پورنما نے چہرے پر پریشانی کے آثار پیدا کر لئے تھے۔

تب مہاراج نے اسے دیکھا اور اس کے قریب پہنچتے ہوئے بولے۔

''کیوں راج رانی تم ہماری کوشش سے مطمئن ہو؟''

''بھگوان کرے ہمیں کامیابی ہو۔''

''ہمیں کامیابی ہو گی پورنما! تمہارے پیار کی جوت مجھے زندہ رکھے گی۔ تم چنتا نہ کرو۔'' مہاراج نے اسے آغوش میں لیتے ہوئے کہا اور پورنما نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔

ٹھیک ہے بوڑھے سانپ! ایک بار اور تیرے یہ منحوس ہاتھ برداشت کر لوں جن سے مجھے گھن آتی ہے جو میرے بدن سے لپٹے ہوئے ایسے لگتے ہیں جیسے کوئی مکڑا مخمل پر چڑھ آیا ہو۔ اس نے دل میں سوچا رات بڑی بے کلی میں گزر رہی تھی۔

اس وقت صبح کے تقریباً پانچ بج رہے تھے جب اچانک پہرہ دینے والے چیخ پڑے۔ [پو]رنما بظاہر گدے پر سوئی ہوئی معلوم ہو رہی تھی لیکن وہ بھی شرت چندر کی طرح جاگ رہی تھی۔ [ش]رت چندر تو زندگی بچانے کے بارے میں سوچ رہے تھے اور پورنما کی آنکھوں میں سرندر کی موہنی [مو]رت بسی ہوئی تھی۔ اس کے دل کی دنیا اتھل پتھل ہو رہی تھی کہ راکیش تو اس کے قدموں کی [دھو]ل بھی نہیں ہے۔ بلاوجہ اس نے خود کو راکیش کے حوالے کر کے اپنا شریر خراب کیا ہے مگر اس [و]ن سرندر نظر کہاں آیا تھا۔

اور راکیش! وہ اس کے پریم کے قابل بھی نہیں ہے۔ گندی نالی کے کیڑے کو اٹھا کر [مح]ل میں رکھ دیا گیا ہے۔ اس کے مزاج ہی نہیں ملتے۔ اس کو راکیش سے سخت نفرت محسوس [ہو]ئی۔ ناکارہ مجہول انسان، سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔ اسے صرف غلامی کرنی چاہئے تھی۔ اسے [جر]أت کیسے ہوئی کہ اپنی آنکھوں کے دیئے بجھا لے۔ کمینہ کہیں کا۔ نیچ، برہمن۔

شور کی آواز اس کے کانوں میں بھی پڑی اور پھر وہ چونک پڑی۔ شرت چندر تو اٹھ کر [کھ]ڑے ہو گئے تھے۔

''ارے۔ ارے راج رانی۔ اٹھو شاید سرندر نے حملہ کر دیا ہے۔''

پورنما بھی جلدی سے اٹھ گئی۔ مہاراج نے اپنی تلوار اٹھائی اور باہر نکل آئے پورنما بھی [ا]ن کے پیچھے پیچھے آئی تھی۔

''کیا بات ہے کیوں چیخ رہے ہو؟'' شرت چندر نے پہرے داروں سے پوچھا جو [ا]یک جگہ جمع تھے۔ پورے کیمپ کا ایک آدمی بھی نہیں سویا تھا۔

''مہاراج! مہاراج! یہ۔ یہ'' ایک پہریدار نے لرزتی آواز میں کہا۔ اور شرت چندر ان [...]وں کے قریب پہنچ گئے۔

مہاراج کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ پھر وہ خشک ہونٹوں سے زبان کو تر کرتے ہوئے [بو]لے۔

''یہ سر۔ یہ سر کہاں سے آئے۔''

''کسی نے دور سے پھینکے ہیں۔ ان کے گرنے کی آواز سن کر ہی ہم ان کی طرف آئے [ہیں]۔''

''ہوں۔'' مہاراج نے گردن ہلائی۔ ان کی آنکھوں میں موت کی سیاہی اترتی آ رہی [تھی پھ]ر انہوں نے مایوسی سے پورنما کی طرف دیکھا اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

''ہماری یہ ترکیب بھی بے کار ہو گئی پورنما!''

''اب کیا ہو گا مہاراج!'' پورنما نے پوچھا۔

’’کچھ نہیں ہمیں سرندر سے جنگ کرنا ہوگی۔‘‘ مہاراج عجیب سے لہجے میں بولے اور پورنما ان کی شکل دیکھنے لگی۔ اس نے اس جنگ کا نتیجہ مہاراج کے چہرے پر دیکھ لیا تھا۔ اب مہاراج کے سامنے اور کوئی چارہ نہیں تھا سوائے جنگ کے۔ چنانچہ باقی وقت انہوں نے جنگی طیاروں میں گزارہ یہاں تک کہ دن نکل آیا۔

دن کی روشنی میں مہاراج شرت چندر کے بہادروں کے چہرے صاف نظر آ رہے تھے اور ان کے چہروں پر بارہ بج رہے تھے۔ نینا! اور پورنما بھی ایک خیمے میں تھیں۔ تقریباً آٹھ بجے تھے کہ مہاراج' پورنما کے خیمے میں آئے۔ انہوں نے نینا! کی طرف دیکھا اور نینا! باہر نکل گئی۔ تب مہاراج پورنما کی طرف مخاطب ہوئے۔

’’اس ناگہانی سے نمٹنا ہی ہوگا پورنما۔ ممکن ہے میں زندہ واپس نہ آ سکوں لیکن تمہارے پریم کی شکتی میرے ساتھ ہے۔ میرے لئے بھگوان سے پرارتھنا کرنا۔‘‘ انہوں نے کہا۔
پورنما پتھر کے بت کی طرح خاموش کھڑی رہی۔ مہاراج اسے چھوڑ کر باہر نکل آئے اور نینا! جو خیمے کے پیچھے کھڑی تھی پورنما کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے پورنما کا چہرہ دیکھا اور پورنما ہنس پڑی۔

’’سنا نینا! بوڑھے مہاراج کیا کہہ رہے تھے؟‘‘

’’کیا کہہ رہے تھے رانی جی؟‘‘ نینا! نے پوچھا۔

’’کہہ رہے تھے کہ تمہارے پریم کی شکتی میرے ساتھ ہے۔ میرے لئے بھگوان سے پرارتھنا کرنا۔‘‘ پورنما نے مہاراج کی سی لرزتی آواز میں کہا اور نینا! بھی ہنس پڑی۔

’’وہ میرے پتی دیو ہیں نینا! مجھے ان کیلئے پرارتھنا ضرور کرنی چاہئے۔ تم بھی پرارتھنا کرو۔ نینا۔ ہے بھگوان! میرے بوڑھے پتی کو مرتے ہوئے زیادہ تکلیف نہ ہو۔ بھگوان ایک ہی وار میں ان کی گردن سر سے الگ ہو جائے تاکہ انہیں موت کے بارے میں غور نہ کرنا پڑے۔‘‘
نینا! ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوگئی۔ اس کے پیٹ میں پورنما کی اداکاری پر ہنستے ہنستے درد ہونے لگا۔

’’چلو نینا! جنگ کا منظر دیکھیں۔ دیکھیں بوڑھے راجہ سے تلوار بھی اٹھتی ہے یا نہیں۔‘‘
پورنما نے کہا اور نینا! کو لے کر باہر نکل آئی۔ وہ دونوں خیمے سے دور ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں اور شرت چندر کے مختصر سپاہیوں کو دیکھنے لگیں۔ جو سہمے۔ ڈرے آگے بڑھ رہے تھے اور پھر سب ایک ہموار میدان میں پہنچ گئے۔

دوسری طرف پہاڑوں سے سرندر نکل رہا تھا۔ بانکا سجیلا جوان۔ راجوں کا راجہ، پورنما اس کی سج دھج دیکھنے لگی۔ نینا! نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور اسے اس قدر محو پا کر مسکرا دی۔

’’کیا دیکھ رہی ہیں راج رانی؟‘‘ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پورنما چونک پڑی۔
...نے عجیب سی نگاہوں سے نینا! کو دیکھا اور پھر ایک گہری سانس لے کر کہا۔

’’تجھ سے گہری سکھی اور کون ہے ہماری نینا۔ ہم اس سے من ہار بیٹھے ہیں۔‘‘

’’سرندر سے؟‘‘ نینا! نے اچھل کر کہا۔

’’ہاں۔ نینا! رات بھر ہم اس کے خیال میں ڈوبے رہے ہیں۔‘‘

’’میں نہ کہتی تھی راج رانی جی! ایسا سندر جوان میں نے جیون بھر نہیں دیکھا۔‘‘

’’تو ٹھیک کہتی تھی نینا۔ ہم اس کے بنا نہ جی سکیں گے۔ ہم اسے اپنائے بغیر نہیں رہیں ...‘‘

’’مگر یہ کیسے ممکن ہوگا راج رانی جی؟‘‘ نینا! نے فکرمندی سے کہا۔

’’ہمیں اپنے پروگرام میں فوری تبدیلی کرنا ہوگی۔ نینا! پہلے ہمارا خیال تھا کہ ہم صاف ...کھنڈالی کے راجکمار کا نام لے دیں گے۔ اس پر اگر بھرت نواس والے زیادہ شور مچائیں گے ...ڈالی سے جنگ کر کے اس پر قبضہ کر لیں گے اور کھنڈالی کو بھرت نواس میں ضم کر لیں گے مگر ...ہم اپنے پریمی پر ظلم کیسے کر سکتے ہیں۔ اب ہم بھرت نواس والوں کو بتائیں گے کہ وہ کالے ...ں میں لپٹے ہوئے ڈاکو تھے جو راتوں رات آ پڑے۔ اور انہوں نے سب کو ہلاک کر دیا۔ ...سرندر کا نام نہیں آنا چاہئے۔‘‘

’’مگر یہ داسیاں جو زندہ رہیں گی۔‘‘ نینا! نے دوسری لڑکیوں کی طرف اشارہ کر کے ...جو ان لوگوں کے ساتھ آئی تھیں۔ کیا یہ سب کچھ بتا نہ دیں گی۔ راج رانی جی؟‘‘

’’انہیں زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے کیا تو انہیں گہری کھائیوں میں دھکا بھی نہیں ...تی؟‘‘

نینا! کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے وہ سنبھل گئی۔ خود اس کی زندگی ہی کیا ...کتی تھی۔ پورنما کی زبان کی ایک جنبش اس کا جیون بھی چھین سکتی تھی چنانچہ وہ جلدی سے ...

’’ہاں۔ ہاں کیوں نہیں راج رانی جی! میں تمہارے اشارے پر سنسار کا سب سے کٹھن ...کر سکتی ہوں۔‘‘

’’ذرا دیکھ نینا! کیسا بانکا جوان ہے مگر بیوقوفی کی حد تک بہادر ہے۔ اس نے گن کر ...نے جوانوں کو لڑانے کا فیصلہ کیا ہے جتنے شرت چندر کے ساتھ ہیں۔ باقی الگ کھڑے ...ہوئے ہیں۔‘‘

’’مگر تم چنتا مت کرو رانی جی! اس کے ساتھ چھٹے ہوئے جوان ہیں جبکہ خود مہاراج

کے ساتھیوں کا رات سے حال پتلا ہے۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر جنگ شروع ہوگئی۔ سرندر کے آدمیوں نے مہاراج کے آدمیوں پر حملہ کر دیا اور خود سرندر مہاراج کے مقابل آ گیا۔ شرت چندر کسی زمانے میں لڑاکے ہوں گے لیکن اب تو صرف حسینوں کے ناز اٹھاتے تھے۔ تلوار کا بوجھ ان کے بازوؤں کے بس کی بات کہاں تھی۔

''شرت چندر سنبھل کر وار کرو۔ اور کرتے رہو۔ جب تک تھک نہ جاؤ کیا تمہارے بازو صرف مظلوم لڑکیوں پر ہی قابو پا سکتے ہیں۔ میری بہن نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟'' سرندر شرت چندر کے کمزور وار کو روکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ سرندر! میں تجھے......''

''اوہ۔ ہاں ہاں۔ مہاراج! اپنے آدمیوں کا حشر دیکھو سب تمہاری طرح نکمے ہیں۔'' سرندر نے کہا اور شرت چندر پلٹ کر دیکھنے لگے اور پھر ان کا دل کانپ کر رہ گیا۔ سرندر کے آدمیوں نے تو ان کے آدمیوں کا صفایا ہی کر ڈالا تھا۔ انہیں ایسی بدترین شکست کی امید نہیں تھی۔ اس دوران اگر سرندر چاہتا تو آرام سے شرت چندر کی گردن اڑا سکتا تھا لیکن وہ ان کے سنبھلنے کا انتظار کرتا رہا۔ جس کا احساس شرت چندر کو بھی ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ سنبھلے اور اس بار سرندر کو غافل پا کر انہوں نے تلوار کا ایک بھرپور وار کیا تھا لیکن سرندر ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اچھا مہاراج شرت چندر آپ کے ساتھی نرکھ میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ بھی روانہ ہو جایئے۔'' اور اس نے اپنی لمبی تلوار سنبھال کر شرت چندر پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے۔ شرت چندر کی آنکھوں میں موت ناچ گئی۔ نہ جانے کس طرح اس نے سرندر کے چند حملے روکے اور پھر سرندر نے جھکائی دے کر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا اور مہاراج شرت چندر کی گردن ان کے شانے سے دور جا گری۔ تب ہی سرندر آگے جھکا۔ اس نے شرت چندر کی گردن تلوار میں اڑسی اور اسے بلند کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے خوشی کے نعرے لگائے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کچھ شرت چندر کے بچے کھچے ساتھیوں کا صفایا بھی کر دیا۔

سرندر نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائیں اور اس کے بعد وہ ان خیموں کی طرف بڑھا جہاں اب سہمی ہوئی داسیاں تھیں اور ان کے علاوہ کوئی مرد موجود نہیں تھا۔

''آؤ نینا۔'' پورنما نے کہا اور نینا! کا ہاتھ پکڑ کر ٹیلے سے اتر آئی۔ نینا! کا شریر ہولے ہولے کانپ رہا تھا لیکن پورنما چونکہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی اس لئے وہ خود کو سنبھال رہی تھی۔ سرندر نے دور سے ان دونوں کو دیکھ لیا تھا چنانچہ وہ اسی طرف چل پڑا۔

وہ ان دونوں کے پاس پہنچ گیا۔ پھر اس کی نگاہ پورنما پر پڑی اور وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔

برے لمحے اس نے گھوڑا روکا اور نیچے اتر گیا

''میں اپنے بھیا کو اس کی کامیابی کی بدھائی دیتی ہوں۔'' نینا! نے کہا لیکن سرندر نے ی بات سنی بھی نہیں تھی۔ وہ تو پاگلوں کی طرح پورنما کو گھور رہا تھا۔ اس کی تلوار والا ہاتھ نیچے گیا تھا اور شرت چندر کی گردن اس سے نکل کر دور جا گری تھی۔

''بھیا۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے اسے آواز دی اور وہ چونک پڑا۔

''ہاں نوری۔'' اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔

''میں نے بدھائی دی تھی۔''

''شکریہ نوری۔ مگر۔ مگر یہ کون ہیں؟'' اس نے پورنما کی طرف اشارہ کیا۔

''راج رانی پورنما۔ بھرت نواس کی رانی۔''

اور سرندر بری طرح چونک پڑا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ کئی منٹ تک وہ سکتے کے میں رہا پھر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''آپ جانتی ہیں راج رانی جی! شرت چندر نے میری بہن پر انیائے کیا تھا۔ میں لینے کیلئے دیوانہ ہو رہا تھا۔ پھر بھی مجھے افسوس ہے۔''

''افسوس کیسا بھیا۔ راج رانی نے تو ہماری مدد کی ہے۔'' نینا! جلدی سے بولی۔

''مدد۔'' سرندر چونک پڑا۔

''ہاں خود راج رانی اس دن سے شرت چندر سے نفرت کرنے لگی تھیں جب انہوں لیلاوتی دیدی کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ وہ کہتی تھیں کاش کوئی لیلاوتی کا بدلہ لے سکے۔'' نے جلدی سے کہا اور پورنما نے اطمینان کی گہری سانس لی۔ نینا! نے انتہائی ہوشیاری کی بات

''کیا یہ سچ ہے۔ راج رانی!'' سرندر نے براہ راست پورنما سے پوچھا۔

''ہاں۔'' پورنما اداس لہجے میں بولی۔ ''شرت چندر پاپی تھا۔ اس نے تینوں رانیوں پر تھا۔ چوتھی میں تھی۔ میں ایک مظلوم لڑکی مجھے بتاؤ سرندر! مجھ میں اور اس ابوالہوس بوڑھے فرق تھا۔ میرے ماتا پتا جب مر گئے تو میرے ایک رشتے دار مجھے اپنے گھر لے آئے۔ وہ پنڈت تھے۔ سچے اور کھرے برہمن لیکن ان کے من میں بھی پاپ پل رہا تھا۔ وہ مجھے شرت چندر کے ہاتھ فروخت کر کے لکھ پتی بننا چاہتے تھے انہوں نے مجھ دکھیاری کو شرت سامنے پیش کر دیا اور بوڑھا لالچی میرا دیوانہ ہو گیا۔ اس کی ہی مہربانی تھی کہ اس نے مجھ کرلی۔ اگر ایسے ہی ڈال لیتا تو میں کیا کرتی۔ لیلاوتی مجھ سے بڑا پریم کرتی تھی۔ میرا کے لئے روتا تھا لیکن پاپی شرت چندر نے ان سے جیون چھین لیا۔ کہنے کو اس نے بھرت

نواس کی ریاست مجھے سونپ دی تھی۔

لیکن میں بھی ڈرتی تھی کہ میرا بھی لیلاوتی جیسا انجام نہ ہو۔ میرا من ڈرتا تھا پھر جب نوری پر ظلم توڑا گیا تو میرا من رو پڑا۔ اس کو بھرت نواس سے نکال دیا گیا تھا۔ تب نوری ایک رات اپنے گھر والے گوپی کو ساتھ لے کر میرے پاس آئی تو میں حیران رہ گئی۔ مجھے تو پتہ تھا کہ نوری کو بھرت نواس سے نکال دیا گیا ہے تب نوری نے اپنی کہانی مجھے سنا دی اور میں بھی لیلاوتی کا بدلہ لینے پر تیار ہوگئی۔ میں نے نوری کا پورا پورا ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور پھر بوڑھے شیطان کو یہاں لے آئی۔ اسے لانا نوری کے بس کا روگ نہیں تھا۔

''اوہ۔ اوہ رانی پورنما! آپ نے تو میری بڑی مدد کی ہے۔ آپ تو میری مح ہیں۔''

''میں لیلاوتی کی گہری سکھی تھی۔ مجھے ان سے بڑا پریم تھا۔'' پورنما کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

''میں۔ میں آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ بہر حال اس پاپی سے آپ کو بھی نجات مل گئی۔'' سرندر نے کہا۔

''اور لیلاوتی کا بدلہ بھی لے لیا گیا لیکن آپ کو معلوم ہے سرندر جی کہ میرے لئے کچھ الجھنیں بھی پیدا ہوگئی ہیں۔''

''وہ کیا راج رانی جی! مجھے بتایئے۔ میں آپ کے کس کام آ سکتا ہوں۔''

''آپ کو علم ہے کہ بھرت نواس کی حکومت اب میں چلا رہی ہوں۔''

''ہاں۔''

''بھرت نواس کے لوگ مجھ سے اس بارے میں پوچھیں گے کہ شرت چندر کو کس نے مارا؟''

''اوہ تو آپ سرندر کا نام لے سکتی ہیں۔''

''نہیں۔ سرندر جی! میں نہیں چاہتی کہ کھنڈالی کے بارے میں نفرت پیدا ہو اور مجھے کھنڈالی پر چڑھائی کرنا پڑے۔ کیا آپ مجھ سے جنگ کریں گے؟''

''دوستوں سے صرف پیار کیا جا سکتا ہے رانی جی!'' سرندر نے نہ جانے کس جذبے کے تحت کہا اور پورنما کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ نینا! مسکرانے لگی۔

''میں معافی چاہتا ہوں۔'' سرندر جلدی سے بولا۔

''کوئی بات نہیں۔ بہر حال میری خواہش ہے سرندر کہ آپ بھی اس بات کو مشہور کریں کہ آپ نے شرت چندر کو مارا ہے۔ میں خود سنبھال لوں گی۔''

''اب تو میری بھی یہ ہی خواہش ہے کہ بھرت نواس سے ہمارے تعلقات خوب بڑھیں۔'' سرندر بے ساختہ بولا اور ایک بار پھر پورنما شرمانے کی اداکاری کرنے لگی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ پنچھی جال میں پھنس گیا ہے لیکن اسے ہر قدم ہوشیاری سے اٹھانے کی عادت پڑ گئی تھی چنانچہ وہ جلدی سے بولی۔

''آپ تو بس چپ سادھ لیں۔ آپ کے من کی آگ تو ٹھنڈی ہوگئی ہے۔ آپ اس بات کا چرچا بھی نہ کریں۔ باقی کام میں خود سنبھال لوں گی۔''

''جو حکم راج رانی!''

''بس آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں سے چلے جائیں۔''

''میں جا رہا ہوں۔ راج رانی جی! لیکن پھر کب درشن ہوں گے؟'' سرندر نے اداسی سے کہا۔

''ضرور ہوں گے۔ لیکن حالات سنبھلنے کے بعد۔ آپ کو انتظار کرنا ہوگا سرندر جی!''

''میں جیون بھر انتظار کروں گا۔'' سرندر نے کہا اور گھوڑا واپس موڑ لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑوں میں روپوش ہو گیا۔ پورنما اب بھی اسی طرف گھور رہی تھی جدھر سرندر گیا تھا۔ تب نینا! کھنکاری۔

''میں نے کہا راج رانی جی!'' اور پورنما چونک پڑی۔

''ہوں۔'' اس نے چونک کر کہا۔

''وہ جیون بھر آپ کا انتظار کریں گے۔ پھر فکر کی کیا بات ہے۔''

''شریر کہیں کی۔'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چونک کر بولی۔

''اری تو میری کیسی سکھی ہے میرا سہاگ لٹ گیا اور تو ہنس رہی ہے؟''

''ہونہہ۔ سہاگ بھگوان نہ کرے آپ کا سہاگ لٹے۔'' نینا! نے کہا اور پھر ہنس پڑی۔

''دنیا کو دکھانا ہی پڑے گا نینا! ہاں ان داسیوں سے چھٹکارا پانا تو ضروری ہے۔ اب ...کی تیاری کرو۔ ہمیں اکیلے یہ سفر کرنا ہے۔ رات ہونے سے پہلے ہمیں بھرت نواس پہنچنا ...''

''ہاں یہ تو میں بھول گئی۔'' نینا! نے کہا اور دونوں خیمے کی طرف چل پڑیں۔ تینوں ...خوف سے دبکی ہوئی تھیں۔ پورنما نے ان سے تیار ہونے کے لئے کہا۔ خیمے کا کوئی سامان ...ضرورت نہیں تھی۔ سوائے گھوڑوں کے چنانچہ داسیوں کے ساتھ وہ چل پڑیں۔

◇......◇......◇

بھرت نواس میں کہرام مچ گیا۔ دیئے بجھ گئے۔ کیونکہ بھرت نواس کا چراغ گل ہو گیا
تھا۔ شرت چندر گو اب راجہ نہیں تھے لیکن ریاست کے لوگ اب بھی ان پر جان دیتے تھے اور انہیں
ریاست سے الگ سمجھنا تو حماقت تھی۔ وہ نہ تھے لیکن ان کی چہیتی رانی ریاست کی حکمران تھی چنانچہ
ریاست بھر میں زبردست سوگ منایا جا رہا تھا۔ بڑے بڑے سورما ان ہتھیارے ڈاکوؤں کی تلاش
میں نکل گئے تھے جنہوں نے شرت چندر اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا تھا۔ شرت چندر اور ان
کے ساتھیوں کی لاشیں بھرت نواس لے آئی گئی تھیں اور تیسرے دن انہیں نذر آتش کر دیا گیا تھا۔

شرت چندر تو مرے ہی تھے۔ پورنما بھی ان کی موت مر گئی تھی۔ وہ نیم دیوانی ہوگئی تھی
اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگی تھی اور اس نے شرت چندر کی ارتھی سے لپٹ کر وہ بین کیے تھے کہ
دیکھنے والوں کے دل ہل گئے تھے۔ وہ شرت چندر کی چتا میں کودنے کو تیار تھی۔ اگر لوگ اسے
روک نہ لیتے تو وہ ان کے ساتھ ہی جل کر بھسم ہو گئی ہوتی۔ بہرحال اب لوگوں کے علم میں یہ
بات آ گئی تھی کہ آخر کار شرت چندر پورنما کو اتنا کیوں چاہتے تھے اور کیوں انہوں نے اپنی ریاست
اسے دے دی تھی۔ جو استری اپنے پتی سے اس قدر پریم کرے اس پر تو سب کچھ وارا جا سکتا
ہے۔

راکیش کی مصروفیتیں بھی سخت ہو گئی تھیں۔ ان دنوں ریاست کا سارا بوجھ اس کے
کندھوں پر آن پڑا تھا۔ بغاوتوں کا بھی خطرہ تھا لیکن پورنما نے بھرت نواس والوں کے ساتھ وہ
سلوک کیا تھا کہ بھرت نواس کے عوام اس پر جان چھڑکتے تھے۔ اس لئے کوئی بغاوت کرتا بھی تو
کس کے سہارے؟ چنانچہ ایسی کوئی الجھن سامنے نہیں آئی۔

البتہ راکیش دل ہی دل میں حیران تھا۔ پورنما کی حالت مصنوعی بھی نہیں کہی جا سکتی تھی
لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ پورنما تو اسے چاہتی تھی۔ وہ تو خود کو شرت چندر سے آزاد
ہونے کی خواہشمند تھی۔ تو...... تو پھر یہ سب بناوٹ ہے اگر بناوٹ ہے تو اب اس کی قسمت کھلنے
کے دن ہیں۔ لیکن اب پورنما اسے کیا حیثیت دے گی۔ کیا وہ اسے اپنا پتی بنا لے گی۔ اگر ایسا ہو
گیا تو وہ ریاست کا راجہ بن جائے گا۔ ممکن ہے پورنما نے یہ تمام چکر اسی لئے چلایا ہو کہ اس طرح
ریاست شرت چندر سے لے کر اسے ہلاک کرا دے اور اس کے بعد راج گدی راکیش کے
حوالے کر دے۔

اوہ یہ بات ہو سکتی ہے۔ پورنما جتنی چالاک تھی یہ راکیش جانتا تھا لیکن بے وقوف
عورت آخر عورت ہی ہے۔ میں اس کا جسم حاصل کر چکا ہوں۔ ایسا جسم جو صرف میرا ہی نہیں تھا
وہ لاکھ خوبصورت ہے لیکن بوڑھے شرت چندر نے اس کے بدن سے ریاست کی پوری پوری
قیمت وصول کر لی ہے۔ اب کسی نوجوان کے لئے اس کے جسم میں کوئی کشش باقی نہیں رہ گئی

ہے۔ خاص طور سے میرے لئے۔ اس کے برعکس نرملا...... وہ صرف میری ہے۔ جوان امنگوں
ہری۔ برابر کی ساتھی۔ پھر پورنما کے دل میں ہمیشہ یہ خیال رہے گا کہ اس نے مجھے کچھ بنایا ہے
نہ بذات خود کچھ بھی نہیں تھا۔

ٹھیک ہے۔ پورنما! تم مجھے راجہ بنا دو۔ میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو تم نے
رت چندر کے ساتھ کیا ہے۔ یہ تو بدلہ ہے۔ اس ہاتھ لے اس ہاتھ دے لیکن اس سے ملنا تو
ہیے۔ کیا سوچے گی اپنے من میں جس کیلئے سب کچھ کیا اس نے پلٹ کر خبر بھی نہیں لی۔

اور اس رات وہ خاموشی سے راج محل کے اندرونی حصے میں چل پڑا۔ محل پر سوگ
اری تھا اس کے محل میں آ جانے پر کوئی پابندی نہیں تھی بہرحال وہ منتری تھا۔ پورنما کے دروازے
ہنچ کر اس نے پہریدار سے پوچھا کہ اندر کون ہے۔

''صرف نینا! دیوی۔'' پہریدار نے جواب دیا۔

''میرے آنے کی اطلاع دو۔'' پہریدار اطلاع دینے کی غرض سے اندر چلا گیا۔ چند
لات کے بعد واپس آ کر اس نے کہا کہ نینا! دیوی نے آپ کو بلایا ہے۔''

راکیش اندر داخل ہو گیا۔ پورنما حسب معمول مسہری پر دراز تھی اور نینا! اس کی پائنتی پر
ٹھی ہوئی تھی۔

''راج رانی جی!'' راکیش نے محبت سے اسے آواز دی اور پورنما نے ویران نظروں
ے اسے دیکھا۔ ''نینا! تم باہر جاؤ۔ مجھے راج رانی سے ریاست کے بارے میں بات کرنی ہے۔''

''جو آ گیا منتری جی۔'' نینا! نے معنی خیز انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا اور باہر نکل
ا۔ جب وہ چلی گئی تو راکیش نے پورنما کی پائنتی بیٹھتے ہوئے اسے آواز دی۔

''درگاوتی!'' اور پورنما نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

''یہ تم نے کیا حالت بنا لی ہے درگاوتی۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟''

پورنما اسے عجیب انداز میں گھور رہی تھی۔

''ٹھیک ہے تم دوسروں کو باور کرانا چاہتی ہو کہ تمہیں بوڑھے شرت چندر کا غم ہے لیکن
کیلئے اپنی صحت تو برباد نہ کرو۔''

''راکیش!'' پورنما نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں میری درگاوتی! کہ تم نے میرے لئے کس قدر مصیبتیں جھیلی ہیں۔ میں
تھوں درگاوتی تم نے یہ ناٹک میرے لئے ہی کھیلا ہے لیکن بھگوان کیلئے اپنی صحت مت خراب
ا۔ میں اپنی درگاوتی!''

''کیا بکواس کر رہے ہو راکیش۔ ناٹک......؟ کیسا ناٹک؟'' پورنما غصے سے اٹھ بیٹھی۔

"میں۔مم۔میرا مطلب ہے۔" راکیش بوکھلا گیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں نے مہاراج کو مروایا ہے کیوں یہ ہی نا۔"

"مم۔مم میرا خیال تھا۔مم مگر۔" راکیش نروس ہو گیا تھا۔

"تم پاپی ہو دیوانے ہو۔ میں۔ میں اپنے پتی دیو کو کیسے مروا سکتی ہوں۔ میں اس کی موت کے بعد محسوس کر رہی ہوں کہ مجھے ان سے کتنا پریم تھا۔ ان کے مر جانے کے بعد مجھے ان کے پریم کا احساس ہوا ہے۔"

"درگاوتی!" راکیش شدت حیرت سے گنگ ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے۔تت۔تت تو کیا؟"

"مجھے پریشان مت کرو راکیش! اس وقت چلے جاؤ۔ میں پھر تم سے بات کروں گی۔ جاؤ۔اس وقت چلے جاؤ۔" اور راکیش جلدی سے واپسی کیلئے مڑ گیا اور پھر وہ باہر نکل گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد پورنما نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"مریل فکر مت کر۔ ابھی تو میں تیرے لئے بہت کچھ کروں گی۔" اور پھر اس نے نینا! کو بلانے کیلئے گھنٹہ بجا دیا۔ نینا! اندر آ گئی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی لیکن پورنما کو سنجیدہ دیکھ کر وہ بھی سنجیدہ ہو گئی۔ پورنما کچھ سوچ رہی تھی۔

"نینا۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"راج رانی جی!"

"ہمیں منتری بدلنا ہو گا۔ راکیش۔ راکیش۔ راکیش اب ہمارے دل سے اتر چکا ہے۔ ہم نے جیون میں ایک سب سے بڑی غلطی کی ہے۔" وہ پرخیال انداز میں بولی۔

"وہ کون سی؟"

"راکیش کو اتنے زیادہ اختیارات دے کر۔"

"وہ کیا کہہ رہا تھا رانی جی؟" نینا! کا لہجہ اب راکیش کے بارے میں بدل گیا۔ وہ رنگ دیکھ کر بات کرنے کی عادی تھی۔

"کہے گا کیا پاپی۔ غلط فہمیوں میں مبتلا ہے۔ ہماری بہت سی باتوں کا رازدار ہے۔ یہ نہیں جانتا کہ ہم بنا سکتے ہیں تو بگاڑ بھی سکتے ہیں۔ اور ایسے بگاڑ سکتے ہیں کہ نام ونشان مٹ جائے۔ نینا! تو ہی بتا ہم نے کتنا طویل صبر کیا تھا۔ ہم نے اسے محل میں بلانے کیلئے کیا کیا جتن نہ کئے۔ ہم نے کیچڑ میں پڑے ہوئے پتھر کو محل میں سجا دیا اور اب وہ ہم سے اتنی بے اعتنائی برتتا ہے۔ ہمیں یقین ہے نینا! کہ وہ کسی سے پینگیں بڑھا رہا ہے اور تو ہمارے اس یقین کی تصدیق کرے گی۔"

"حکم دیں راج رانی جی!" نینا! بھلا کس کام کو منع کر سکتی تھی۔

"تو سن نینا! ہم راستے کے کانٹے ایک ایک کر کے صاف کرنے کے عادی ہیں تو چالاکی سے راکیش سے پینگیں بڑھا۔ اس کے من کا بھید لے اگر وہ کسی اور کے چکر میں پڑ گیا ہے تو تو اسے اپنے حسن کے جال میں پھانس لے تاکہ میں اسے درپن دکھا سکوں کہ قصور اس کا ہے۔" پورنما نے کہا اور نینا! گردن ہلانے لگی۔

"آپ چنتا نہ کریں مہارانی جی! آپ چنتا نہ کریں۔" نینا! نے کہا اور پورنما نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔

"ہمارا من سرندر کیلئے بہت بے چین ہے نینا! ہائے کیسا سندر جوان تھا لیکن ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ انتظار۔"

نینا! کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ یہ اجنبی بات نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی کہ راکیش پر یہ عتاب کیوں نازل ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ صرف سرندر تھا۔ صرف سرندر۔

لیکن اسے ان باتوں کی کیا پڑی اپنا جیون اپنی عزت بچانے کا بہترین طریقہ یہ ہی تھا کہ پورنما جو کہے اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے۔

نینا! خاموشی سے راکیش کی خوابگاہ پہنچ گئی اور پہریدار اسے روکنے کی جسارت کیوں کر کر سکتے تھے۔ وہ اکثر راکیش کیلئے پیغام لاتی رہتی تھی چنانچہ وہ اطمینان سے خوابگاہ میں پہنچ گئی۔ اس وقت رات کا پہلا پہر تھا۔ آرام کا وقت...... اس لئے راکیش کو بھی کسی کے آنے کا اندیشہ نہیں تھا۔

اس کی خوابگاہ میں نرملا موجود تھی۔ دونوں ایک دوسرے میں اس قدر مگن تھے کہ راکیش کو نینا! کے آنے کا احساس بھی نہ ہوا لیکن نینا! کی نگاہ جونہی مسہری پر پڑی اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے راکیش کے ساتھ کسی عورت کو صاف دیکھ لیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ ایک بڑے ستون کی آڑ میں ہو گئی۔ اس کا دل دھاڑ دھاڑ کر رہا تھا۔ راکیش اور نرملا بات چیت کر رہے تھے۔ وہ ان کی گفتگو غور سے سننے لگی۔

"تو نے میرا من جیت لیا ہے نرملا! یہ حقیقت تھی کہ کسی اور کا گھائل ہوں لیکن میرا شکاری اس قابل نہیں ہے کہ میں اس کیلئے تڑپتا رہوں۔ تو اس سے کہیں بہتر ہے نرملا کہ تو نے صرف میری آغوش میں پناہ لی ہے۔ لیکن وہ۔ چھوڑو ان باتوں کو اور سن تیرا وقت بدلنے والا ہے۔ ممکن ہے میں اس سلطنت کا راجہ بن جاؤں گا۔ ہاں نرملا تو یوں سمجھ لے کہ اب میں بھرت نو اس کا راجہ بن جاؤں گا۔ یہ حکومت میری ہو گی اور وہ جو میرے لئے سب کچھ کر رہی ہے میرے رحم و کرم پر اور پھر میں تجھے رانی بناؤں گا۔ بھرت نو اس کی پوری تاریخ بدل جائے گی۔"

نینا! کے بدن سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر راکیش کو اس وقت اس کی موجودگی کا علم ہو جائے تو وہ اسے ضرور قتل کر دے گا۔ جو گفتگو اس نے نرملا کے سامنے کی ہے وہ کبھی نہ چاہے گا کہ پورنما کے کانوں تک پہنچ جائے۔ چنانچہ اس وقت جس قدر خاموشی سے یہاں سے نکل جایا جائے بہتر ہے۔ وہ انتہائی احتیاط سے پلٹ پڑی اور کسی نہ کسی طرح راکیش کی رہائش گاہ سے نکل آئی۔ باہر اس نے پہریداروں کی طرف دیکھا بھی نہیں اور جب وہ راکیش کے محل سے نکل آئی تو اس نے سکون کی سانس لی۔

''افوہ۔ آج تو ماری ہی گئی تھی۔''

لیکن راکیش۔ یہ راکیش...... پورنما کا خیال کس قدر درست تھا۔ اور اب تو نینا! بھی یہ سوچنے پر مجبور تھی کہ پورنما درحقیقت کوئی بری روح ہے کہ اسے تمام بھید گھر بیٹھے معلوم ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اب پورنما کے محل پر جانے کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی چنانچہ وہ سیدھی پورنما کے محل میں داخل ہو گئی۔

اور تھوڑی دیر کے بعد وہ پورنما کی خوابگاہ میں تھی۔ پورنما ابھی تک سوئی نہیں تھی۔ وہ ایک باریک سے خوبصورت لباس میں ملبوس تھی۔ اور بے حد حسین معلوم ہو رہی تھی۔ نینا! کے قدموں کی آہٹ پر وہ اس کی طرف مڑی اور نینا! کا چہرہ دیکھنے لگی۔ اس وقت پورنما کے چہرے پر ایک عجیب سی حسرت تھی' اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور لب لرز رہے تھے۔

''کیا بات ہے راج رانی جی!'' نینا! نے نزدیک ہوتے ہوئے پوچھا۔

''نینا! آج ہمیں اپنی ایک انوکھی محرومی کا احساس ہو رہا ہے۔'' وہ آہستہ سے بولی۔

''محرومی؟'' نینا! نے تعجب سے پوچھا۔

''ہاں نینا۔ میرا چہرہ' دیکھ میرا روپ دیکھ۔ کیا یہ اس قابل نہیں کہ مرد اسے دیکھ کر دیوانے ہو جائیں۔''

''آپ مرد کی بات کر رہی ہیں رانی جی! بھگوان کی سوگند میں عورت ہوں لیکن آپ کو دیکھ کر میرا من سوچتا ہے کہ کاش میں مرد ہوتی۔''

''تب نینا! ہم اس قدر پیاسے کیوں ہیں۔ اب تک ایک بوڑھا گدھ ہمیں نوچتا رہا اور اب ہمارا کوئی خریدار نہیں ہے۔''

''کیسی باتیں کر رہی ہیں رانی جی! آپ کے ایک اشارے پر لوگ اپنی گردنیں کاٹ کر آپ کے چرنوں میں پھینک دیں گے۔ بس لوگوں کو مجال نہیں ہوتی کہ وہ آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں۔''

''ہم نے اپنے حسن، اپنے پندار کی قیمت وصول کر لی ہے نینا! اب ہمیں پریم

چاہئے۔ اب ہمیں پریم کی تلاش ہے۔''

''آپ بھول رہی ہیں راج رانی جی! آپ کا پریمی سرندر کانٹوں کے بستر پر ہو گا۔ اسے کسی پل چین نہ ہو گا۔ یقین نہ آئے تو کسی طرح معلوم کرا لیں۔ میں نے اس کی آنکھیں اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ وہ بری طرح گھائل ہو گیا تھا۔'' نینا! نے کہا اور پورنما اس کی شکل دیکھنے لگی پھر وہ دوڑ کر نینا! سے لپٹ گئی۔

''تو ہماری سچی سکھی ہے۔ اب سنسار میں ہم تجھ سے زیادہ بھروسہ کسی پر نہیں کر سکتے۔ ہم تجھے دنیا کا ہر ایک سکھ دینا چاہتے ہیں۔ مانگ نینا! مانگ بول کیا چاہتی ہے؟''

''بس راج رانی کی محبت۔ اس کے علاوہ نینا! کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔''

پورنما کی گردن میں نینا! نے بانہیں ڈالتے ہوئے کہا اور پورنما نے اسے سینے سے بھینچ لیا۔ وہ زور زور سے نینا! کو دبانے لگی اور آج نینا! کو اس نازک نظر آنے والی لڑکی کی قوت کا احساس ہوا۔ اس کی پسلیاں ٹوٹی جا رہی تھیں۔ پورنما نے اسے بستر پر لٹا دیا اور اس کے منہ پر منہ رکھتے ہوئے بولی۔

''راکیش کے بارے میں کیا کیا؟''

''اسی کے پاس سے آ رہی ہوں رانی جی! دیکھو دل ابھی تک زور زور سے دھڑک رہا ہے۔'' نینا! نے اس کا ہاتھ عین دل پر رکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں کیا بات ہے؟'' پورنما سنبھل گئی۔

''یہ مرد بڑے پاپی ہوتے ہیں راج رانی جی! جو کچھ آپ کو بتاؤں گی اس سے آپ کو دکھ ہو گا مگر میں سچی بات کہے بنا رہ بھی نہیں سکتی۔''

''کیا بات ہے؟ نینا! صاف صاف کہہ۔'' پورنما نے کہا اور پھر نینا! نے الف سے ے تک تفصیل سنا دی۔ پورنما کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ نینا! کے خاموش ہونے کے بعد وہ کافی دیر تک خاموش رہی پھر نینا! نے ہی اسے مخاطب کیا۔

''کیا سوچنے لگیں رانی جی؟''

''کچھ نہیں نینا۔ ہم صرف یہ سوچ رہے تھے کہ چالاک سے چالاک انسان بھی زندگی میں ایک ٹھوکر ضرور کھا جاتا ہے اور ہم نے راکیش کے بارے میں ٹھوکر کھائی ہے۔ یوں سمجھ لو وہ ہماری پہلی نادانی تھی لیکن حالات کو سنبھالنا ہم خوب جانتے ہیں۔ راکیش خود کو جو کچھ سمجھتا ہے وہ ہمارے ایک وار کی تاب بھی نہ لا سکے گا۔''

''میں جانتی ہوں راج رانی جی!''

''تو کچھ نہیں جانتی نینا! لیکن اب جاننے کیلئے تیار ہو جا۔ سن آج کل ہمیں کرمو کی کی

بری طرح محسوس ہو رہی ہے۔ کرمو تو دیوان بننے کی آرزو میں پرلوک سدھار گئے لیکن اس جیسے کئی دوسرے لوگوں کی کمی تو نہیں ہے؟''

''بالکل نہیں راج رانی جی!''

''تو سن ہمیں نرملا کی ضرورت ہے۔ نرملا کو ہمارے قبضے میں ہونا چاہئے۔ مگر ٹھہرو اس سے پہلے ہمارے نینوا مہاراج بہت دن سے آرام کر رہے ہیں ان سے کہو مہاراج آرام کا سمے بیت گیا ہے اب کچھ کام بھی کر لیں۔''

''میں نینوا مہاراج سے ملوں راج رانی؟''

''ہاں۔ کل صبح ان کے پاس جا اور انہیں پیغام دے کہ راج رانی پورنما ان سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔''

◈......◈......◈

نینوا مہاراج صحیح معنوں میں عیش کر رہے تھے۔ گرو مہاراج نے اجازت دے دی تھی اب کون تھا جس کا خطرہ ہوتا۔ شرت چندر کے قتل کی خبر بھی ان کے کانوں تک پہنچی تھی لیکن انہیں شرت چندر سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ مرگیا مر جائے ایک دن تو مرنا ہی تھا۔ پورنما جیسی ناگن کو پالا تھا شرت چندر نے کوئی ہنسی کھیل نہیں تھا۔

نینوا مہاراج کو یقین تھا کہ شرت چندر کو پورنما کے علاوہ کسی اور نے قتل نہیں کرایا۔ کس کی مجال ہو سکتی تھی سوائے پورنما کے۔ شرت چندر اب اس کے کام کا نہیں رہا تھا۔ لیکن ان باتوں سے انہیں کیا سروکار وہ تو تہہ دل سے گرو مہاراج کے وفادار تھے۔ انہیں کوئی پروا نہیں تھی۔ چنانچہ شرت کی موت پر بھی انہوں نے کسی قسم کا تردد نہیں کیا۔ اور پھر آج کل انہیں فرصت ہی کہاں تھی۔

اب تو پوجا پاٹ بھی ذرا کم ہی ہوتی تھی خاص ہی خاص دنوں میں مندر عام پوجا کے لئے کھلتا تھا۔ ہاں پرائیویٹ پوجا اکثر ہوا کرتی تھی اور یہ پوجا صرف حسین خوبصورت اور نوعمر داسیوں کے لئے مخصوص تھی۔ اس پوجا میں کون تھا جو مہاراج نینوا کی خواہش کا احترام نہ کرے۔

بہرصورت نینوا مہاراج کے بھاگ میں عیش ہی عیش لکھے تھے۔ راج محل میں کچھ بھی ہو انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ ہاں اگر کبھی گرو دیو کوئی حکم دیں تو اسے ٹالنا ان کے بس سے باہر تھا کیونکہ گرو مہاراج کے ہی کرم سے یہ سب کچھ تھا۔ ورنہ بس کریا کرم۔

چنانچہ آج جب نینا! بہت دنوں کے بعد انہیں نظر آئی تو وہ چونک پڑے۔ وہ جانتے تھے کہ نینا! گرو مہاراج کا ہرکارہ ہے اس کی آمد بے مقصد نہیں ہو سکتی۔

''آؤ نینا! رانی کیسے آنا ہوا؟''

''بس مہان مہاراج کے درشن نہیں ہوئے تھے بہت روز سے۔ سو چلی آئی۔'' نینا! نے شرارت سے کہا۔

''ہمارے ایسے بھاگ کہاں ہیں نینا! کہ تم صرف ہمارے لئے آؤ۔ ہم جانتے ہیں مہاراج نے ہی تمہیں بھیجا ہے۔'' نینوا مہاراج ایک گہری سانس لے کر بولے۔

''مہاراج بڑے گیانی ہیں۔ من کی باتیں بھی جان لیتے ہیں۔'' نینا! بدستور شرارت سے بولی اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ نینوا مہاراج بھی جھینپے ہوئے انداز میں بولے۔

''کیا آگیا دی ہے رانی پورنما نے؟''

''آپ بڑے کٹھور ہیں مہاراج! بھرت نواس پر اتنی بری بیت گئی۔ راج رانی کی مانگ اجڑ گئی اور آپ انہیں تسلی دینے بھی نہیں آئے۔'' نینا! نے کہا۔

نینوا مہاراج اسے غور سے دیکھنے لگے۔ پھر ایک طویل سانس لے کر بولے۔

''مانگ اجڑ گئی۔ ہم گرو دیو مہاراج سے پوری طرح واقف ہیں نینا۔''

''کیا کہنا چاہتے ہیں مہاراج!'' نینا! نے کڑے لہجے میں کہا اور نینوا مہاراج سنبھل گئے۔ نادانستگی میں وہ بڑی خطرناک بات کہہ گئے تھے۔

''رانی پورنما بڑے دل گردے کی مالک ہیں۔ وہ اس صدمے کو برداشت کر لیں گی۔ بھگوان نے انہیں بہت بڑا دل اور بہت بڑا دماغ عطا کیا ہے۔ تم کیسے آئی ہو نینا! صاف صاف کہو۔'' نینوا مہاراج گھبرا گئے۔ وہ جانتے تھے کہ پورنما کی یہ منہ چڑھی داسی شیطان کی خالہ ہے۔ کہیں اس کی باتوں میں کہیں اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو پورنما کی مرضی کے خلاف ہو اور نینوا کی موٹی گردن پھانسی کے پھندے میں پھنس جائے۔ یہ عیش و عشرت، یہ آرام دہ زندگی جہنم بن جائے۔

''بس رانی کا سندیس لے کر آئی تھی مہاراج!''

''کیسا سندیس ہے؟''

''راج رانی نے آپ کو طلب کیا ہے۔''

''کب۔ کس وقت؟''

''شام کو آٹھ بجے کے بعد۔ وہ اپنے محل میں آپ کا سواگت کریں گی۔''

''گرو مہاراج کو ہمارا پرنام کہہ دینا۔ ہم وقت پر پہنچ جائیں گے۔''

''جو حکم مہاراج!'' نینا! ہنستی ہوئی واپس مڑ گئی اور باہر نکل گئی۔ نینوا مہاراج گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے۔

نہ جانے پورنما نے انہیں کیوں طلب کیا ہے۔ کوئی بھول تو نہیں ہو گئی۔ انہوں نے

گزرے ہوئے دنوں پر نگاہ ڈالی کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ بہر حال ان کا دن بڑی بے چینی سے گزرا۔ اس وقت تک سکون نہیں مل سکا جب تک گرومہاراج سے ملاقات نہیں ہوگئی۔

رات کو آٹھ بجے وہ تیار ہو کر راج محل کی طرف چل پڑے اور تھوڑی دیر کے بعد وہ پورنما کے دوارے تھے۔ اندر آنے کی اجازت مل گئی اور وہ گرومہاراج کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پورنما نرم مخمل کے بستر پر دراز تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ لمبے لمبے سیاہ بال کھلے ہوئے تھے۔ چہرہ ہر قسم کی آرائش سے بے نیاز تھا لیکن اس کے کومل بدن کی لطافتیں پھٹی پڑ رہی تھیں۔ اس حال میں وہ اور حسین نظر آ رہی تھی۔ مہاراج جب بھی اسے دیکھتے دل پکڑ کر رہ جاتے۔ ان کے دل و دماغ میں ہلچل مچ جاتی تھی اور حسرت کرنے لگتے تھے کہ صرف ایک بار جیون میں صرف ایک بار یہ کومل بدن اسے مل جائے تو وہ جانیں گے کہ انہوں نے جیون جوت پا لی ہے۔

لیکن جب عقل دماغ کو ٹھوکے دیتی تو دل ہی دل میں لرز جاتے کہ کہیں ان کے خیال کی پرچھائیاں ان کے چہرے پر تو نہیں آگئیں۔ کہیں گرودیو نے ان کے من کا راز تو نہیں پا لیا۔ اگر ایسا ہو گیا تو چنانچہ پورنما کے سامنے پہنچتے ہوئے انہوں نے نگاہیں جھکا لیں۔

نینا۔ پورنما کے پاس ایک تپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ پورنما نے پاؤں سکوڑ لئے۔

''داس حاضر ہے رانی جی!'' نینوا مہاراج بولے۔

''کیسے ہیں مہاراج؟'' پورنما نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''راج رانی کی کرپا ہے۔ بہت اچھی گزر رہی ہے۔''

''ہوں۔ بیٹھ جائیے مہاراج! نینا! تم باہر جاؤ۔ اور تمہیں معلوم ہے نا کہ اس وقت ہمارے کمرے کے نزدیک کسی پرندے کو بھی پر مارنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے؟''

''میں جانتی ہوں مہارانی جی!'' نینا! نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے ایک مسکراتی ہوئی نگاہ نینوا مہاراج پر ڈالی اور باہر نکل گئی۔ اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ نینوا مہاراج اسی تپائی پر بیٹھ گئے جس سے نینا! اٹھ کر گئی تھی۔ پورنما کچھ سوچ رہی تھی پھر اس نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔

''سہاگ اجڑ گیا ہے مہاراج اور ہم اکیلے رہ گئے ہیں۔''

''میں جانتا ہوں رانی جی!''

''اور مہاراج دکھ کی بات یہ ہے کہ شرت چندر کے قاتل ابھی تک آزاد پھر رہے ہیں۔'' پورنما نے معنی خیز لہجے میں کہا اور مہاراج گہری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔ ''کھوجی ابھی تک کچھ معلوم نہیں کر سکے راج رانی جی؟'' نینوا مہاراج نے پوچھا۔

''یہ کام کھوجیوں کے بس کا نہیں ہے مہاراج!''

''داس حاضر ہے رانی جی!'' نینوا مہاراج نے سکون کی گہری سانس لی۔ وہ اپنا کام سمجھ گئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ پورنما نے انہیں اس وقت کیوں طلب کیا ہے۔ پھر کسی کی شامت آئی تھی۔ پھر کوئی پورنما کی آنکھ سے اتر گیا تھا لیکن یہ کام ان کیلئے مشکل نہیں تھا۔ وہ اپنا کام بخوبی سمجھتے تھے۔

''آپ کافی سمجھدار ہیں مہاراج! لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ شرت چندر کا قاتل کون ہے؟''

''گرومہاراج ہی راستہ دکھائیں گے۔'' نینوا مہاراج نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

''ہم تمہیں شرت چندر کے قاتلوں کا نام بتا سکتے ہیں مہاراج لیکن انہیں سامنے لانے کیلئے آپ کو بہت کچھ کرنا ہوگا۔''

''داس جیون دان کر کے بھی آپ کا کام کرنے کیلئے تیار ہے۔'' نینوا مہاراج نے مستعدی سے کہا۔

''تو پھر سنئے۔ مہاراج! غور سے سنئے اور ہمارے شبد دل کی گہرائیوں میں اتار لیجئے۔ خبردار آپ کے شریر کا کوئی بال بھی اس راز کو افشاء نہ کرے۔''

''راج رانی! وشواس رکھیں۔''

''شرت چندر کا قاتل راکیش ہے۔ مہامنتری راکیش پنڈت جی کا لڑکا۔'' پورنما نے کہا اور نینوا مہاراج کے جسم میں سناٹے دوڑ گئے۔ ان کے کان سن ہو گئے اور ہونٹ خشک ہو گئے۔ راکیش کی پوزیشن بہت مضبوط تھی اور نینوا مہاراج بھی جانتے تھے کہ راکیش کو خود پورنما نے ہی منتری بنایا ہے۔

''آپ سمجھ گئے نا نینوا جی؟''

''خوب سمجھ گیا راج رانی جی! اچھی طرح سمجھ گیا۔''

''خاک سمجھ گئے نینوا جی!'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''آپ بتا سکتے ہیں کہ اس نے یہ پاپ کیوں کیا؟''

''یہ بھی آپ ہی بتا دیں گرومہاراج!'' نینوا مہاراج گڑگڑاتے ہوئے بولے اور پورنما ہنس پڑی۔

''گندی نالی کے اس کیڑے کو اٹھا کر ہم نے مخمل میں رکھ دیا۔ تو اس کے ہوش بگڑ گئے۔ اس نے انگلی پکڑتے پکڑتے پہنچے تک ہاتھ پہنچانے کی کوشش شروع کی۔ جانتے ہیں مہاراج! ہم نے اسے دیوان بنا دیا مگر یہاں آ کر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے اپنا اور شرت

چندر جی کا موازنہ شروع کر دیا اور خیال کیا کہ وہ خود بہت عقل مند ہے۔ جوان ہے۔ سندر ہے اور شرت چندر کی جگہ اسے ملنی چاہئے۔ اس پاپی نے ہماری طرف بری نگاہ سے دیکھا اور پھر اس نے سوچا کہ اگر شرت چندر جی اس دنیا سے اٹھ جائیں تو اس کی دال گل سکتی ہے اور اس ظالم نے گہری سازش کی اور شرت چندر کو قتل کرا دیا۔“

پورنما کی آواز دردناک ہو گئی۔

”آپ جانتے ہیں مہاراج! میں کچھ بھی ہوں لیکن میرے کردار میں خرابی نہیں ہے۔ مجھے اپنے پتی سے پریم تھا۔ اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے میں نے بڑے بڑے جتن کئے ہیں لیکن شرت چندر جی کیلئے آپ نے میرے من میں کوئی کھوٹ پائی؟“ اور نینوا مہاراج گردن جھکا کر غور کرنے لگے۔ ان کے خیال میں کم از کم یہ بات پورنما سچ کہہ رہی تھی۔ اس نے چالاکی سے کام لے کر کئی رانیوں کو مروایا اور بھی بہت سے کام کئے لیکن نہ تو نینوا مہاراج نے اس کے اندر لچک دیکھی اور نہ ہی اس نے بظاہر کوئی کام شرت چندر کے خلاف کیا۔

چنانچہ انہوں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں رانی پورنما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔“

”اس مورکھ نے ہمارا سہاگ اجاڑ دیا ہے لیکن یہ کام اس نے بہت چالاکی سے کیا ہے بس ہمیں اس کا پتہ چل ہی گیا ہے مگر ہم چاہیں بھی تو اس کی گردن نہیں پکڑ سکتے۔“

”داس کو آ گیا دیں رانی جی!“

”معمولی کام نہیں ہے مہاراج! بہت بڑا ناٹک کھیلنا ہوگا۔“ پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تیار ہوں رانی جی! آپ آگیا دیں میں سب کچھ کر لوں گا۔“ اور پورنما اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ دھیرے دھیرے نینوا مہاراج کو کچھ سمجھانے لگی۔ نینوا مہاراج کا منہ پھیلا ہوا تھا وہ بہت غور سے پوری سکیم سن رہے تھے پھر انہوں نے آخر میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ نے یہ کام جس داس کو سونپا ہے بھروسہ رکھیں اسی طرح انجام پائے گا۔ بس آپ اس کام کی طرف سے اطمینان رکھیں۔ داس سب ٹھیک کرے گا۔“

”ہمیں بھروسہ ہے نینوا مہاراج ہمیں بھروسہ ہے۔“ پورنما نے گردن ہلا کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نینوا مہاراج اس سے اجازت لے کر اٹھ گئے۔ پورنما کی آنکھوں میں مسکراہٹوں کے چراغ جل رہے تھے پھر اس نے گردن ہلا کر مسکراتے ہوئے نیتا! کو آواز دی۔

”نیتا۔ اری او۔ نیتا۔“

اور نیتا! مسکراتی ہوئی اندر آ گئی۔

راکیش شدت حیرت سے دیوانہ ہو رہا تھا۔ یہ عورت اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی اس نے کتنے جتن کئے تھے راکیش کو محل میں بلانے کیلئے۔ اس وقت جب وہ درگاوتی کی آگ میں جل رہا تھا۔ اس وقت جب دنیا اس کی نظروں میں اندھیر تھی۔ اس وقت جب اس نے عورت کی چاہت کا تجزیہ نہیں کیا تھا۔ درگاوتی نے اسے سہارا دیا اتنا بڑا منصب عطا کر دیا کہ وہ خوشی سے پاگل ہو گیا۔ درگاوتی نے بھی اپنی چاہت کا بھرپور اظہار کیا اور اب وہ ہمیشہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھی۔ بات یہیں تک محدود نہ رہی۔ درگاوتی نے اپنا جسم بھی اسے سونپ دیا اور راکیش نے خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان تصور کیا۔ اسے عزت، دولت اور شہرت بھی ملی تھی اور اپنی پسند اپنی چاہت بھی، پورا سنسار اسے مل گیا تھا۔

پھر رانی پورنما رانی بن گئی اور بھرت نواس سے شرت چندر کا اقتدار ختم ہو گیا۔ تب راکیش نے سوچا کہ حقیقتاً درگاوتی بہت گہری ہے۔ اور وہ اپنے پریمی کو بھرت نواس کی ریاست تحفے میں دینا چاہتی ہے اور وہ خوشی سے جھوم اٹھا۔ پھر اس نے اور پورنما نے مل کر بھرت نواس کے عوام کیلئے کام کیا اور ان کے دل جیت لئے سب کچھ راکیش ہی کیلئے ہو رہا تھا۔ لیکن چند روز کے بعد راکیش نے محسوس کیا کہ پورنما کی چاہت اب اس قدر پرجوش نہیں تھی جتنی ابتدا میں۔ اس ایک رات کے بعد اس نے ایک بار بھی راکیش کو موقع نہیں دیا تھا حالانکہ راکیش کا خیال تھا کہ بوڑھے شرت چندر کی آغوش سے نکل کر وہ ہر رات راکیش کی آرزو کرے گی۔ اس کے بازوؤں میں آنے کیلئے بے چین ہو گی لیکن یہ سب کچھ نہ تھا۔ پورنما تو جیسے اسے بھول ہی گئی تھی حالانکہ اب شرت چندر کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی تھی لیکن اب بھی اس بوڑھے سے اسی چاہت کا اظہار کرتی تھی۔

اور یہ بات راکیش کو پسند نہ آئی۔ نئی زندگی کے ساتھ وہ نئے جذبوں سے بھی آشنا ہوا تھا۔ اب اسے عورت کی ضرورت تھی چنانچہ نرملا اس کے من کو بھا گئی اور نرملا کو حاصل کر کے اسے احساس ہوا کہ درگاوتی لاکھ حسین سہی لیکن فروخت شدہ مال ہے۔ بوڑھے شرت نے اس سے اپنی چکائی ہوئی قیمت وصول کی ہے۔ شوکیس میں سجے ہوئے اس ہیرے کی چمک دمک تو ہے لیکن وہ استعمال شدہ ہے اور وہ نیا ہیرا اس سے بہتر ہے جو دھیرے دھیرے چمک رہا ہے۔ نرملا ایسا ہی بے بہا ہیرا تھی۔

تب راکیش نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اپنے دریافت شدہ ہیرے کو جلا بخشے اور اسے اس قدر نکھار کر دے کہ ایک دن اس کی چمک دمک بے مثال ہو اور اس نے پورنما کو دل سے اتار دیا لیکن وہ جانتا تھا کہ ابھی اسے پورنما کی ضرورت ہے۔ ابھی وہ اس قدر مضبوط نہیں ہوا کہ پورنما سے براہ راست ٹکر لے۔ ابھی وہ اتنا پکا نہیں تھا۔ ہاں آہستہ آہستہ وہ کام کرنا چاہتا تھا۔

اور اب۔ اب اسے ایک سنہری موقع ملا تھا۔ پورنما نے اپنے آپ کو بندشوں سے آزاد کرنے کیلئے شرت چندر کو چالاکی سے مروایا تھا۔ راکیش کا یہی خیال تھا چنانچہ راکیش نے بڑی گہرائی سے سوچا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ یہ موقع کام کرنے کے لئے بہترین ہے۔ پورنما کی راہ میں اب کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس لئے اب وہ اس سے کھل کر اظہار محبت کرے گا کہ اس نے یہ سب اسی کیلئے کیا ہے تاکہ اسے بھرت نواس کے تخت پر بٹھا دے۔ یہی تصور لے کر وہ اس کے پاس گیا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ پورنما کے اقرار کے بعد وہ اسے دلاسے دے گا اور پھر یہی اقرار ایک دن وہ ایسے لوگوں کے سامنے کرائے گا جو پورنما کو ڈبونے میں معاون ثابت ہوں گے اور پھر اس کا راستہ صاف ہوگا۔ وہ منتری کی حیثیت سے بھرت نواس کی عوام کو بتائے گا کہ پورنما کیسی سازشی ہے۔ اس نے بھرت نواس کا تاج چھین لیا ہے اور چونکہ پورنما اقرار کر چکی ہوگی اس لئے یہ کام کرنا مشکل نہ ہوگا۔ بہت سے معززین گواہی دیں گے چنانچہ پورنما کو معزول کر کے گرفتار کیا جائے گا اور پھر اسے پھانسی دے دی جائے گی۔ ایسی شکل میں بھرت نواس کی راج گدی کیلئے راکیش سے عمدہ شخص اور کون ہوگا۔ عوام کا ہمدرد اور سچا منتری اور پھر نرملا اس ریاست کی رانی ہو گی۔ یہی وعدہ اس نے نرملا سے کیا تھا۔

لیکن پورنما نے اس کے سارے سپنے توڑ دیئے تھے۔ وہ جس انداز سے اس سے پیش آئی تھی وہ عجیب تھا۔ راکیش کی سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا تھا۔ وہ تو شرت چندر سے ایسا اظہار عشق کر رہی تھی کہ جیسے زمانے بھر کی ساوتری ہو۔ آخر تنہائی میں یہ ڈھونگ کیسا۔ وہ راکیش کو کیا باور کرانا چاہتی تھی۔

احمق نوجوان نے ابھی چندر بدن کے تلووں کی خاک بھی نہ پائی تھی۔ وہ سپنے میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ چاند کی طرح چمکدار آنکھوں والی، ہیرے کی طرح دمکتی پیشانی والی اس ناگن کے انگ انگ میں زہر بھرا ہوا ہے۔ راکیش جیسے گدھوں کو تو وہ صرف ایک پھنکار مار کر ختم کر سکتی ہے اور اب خود راکیش کا جیون خطرے میں ہے۔ اپنے دل سے اترنے والوں کیلئے وہ زندگی ضروری نہیں سمجھتی۔

پورنما کے بارے میں سوچتے سوچتے وہ الجھ گیا تو اس نے نرملا کو طلب کر لیا۔ نرملا اس کے لئے سکون کی دنیا لاتی تھی۔ اس کی خوبصورت اور سادہ آنکھوں میں وہ کائنات کا سارا حسن دیکھ لیتا تھا۔ اور اس کے بعد اس کی طبیعت اس قدر سیر ہو جاتی تھی کہ اسے کسی اور چیز کی طلب نہیں رہتی تھی۔

نرملا اس کی آغوش میں مچلتی رہی۔ اس نے اپنے بازوؤں میں نرملا کو جکڑتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھوں گا کس قدر چالاک ہے۔ میں اس کا طلسم توڑ دوں گا۔ میں اس کا غرور خاک میں ملا دوں گا نرملا۔"

"کس کی بات کر رہے ہو راکیش؟" نرملا نے پوچھا۔

"پورنما کی۔ ناگن پورنما کی۔ ابھی بہت سے لوگوں کو راستے سے ہٹانا ہوگا بہت سے لوگوں کو۔"

"یہ آج کیسی باتیں کر رہے ہو راکیش۔ کسے راستے سے ہٹاؤ گے۔" نرملا گھبرا کر

"پورنما کو رانی پورنما کو۔"

"مگر کیوں۔ اس نے کیا کیا ہے؟"

"بھرت نواس شہنشاہ میں بنوں گا نرملا۔ بوڑھے شرت کو راستے سے ہٹا دیا گیا۔ اب ...ی رکاوٹ باقی ہے۔" راکیش جنون میں بولا۔

"ہائے رام تو۔ تو کیا مہاراج شرت چندر کی ہتھیا تم نے کی ہے۔" نرملا گھبرا کر بولی

راکیش چونک پڑا۔ اسے اس سادہ سی لڑکی کے سامنے اس قدر بے قابو نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ...ل گیا۔

"یہ باتیں تمہارے سوچنے کی نہیں ہیں نرملا! بس اب تم جاؤ اور آرام کرو۔ میری ...ن خراب ہے۔" راکیش نے اس کے ہونٹ چومتے ہوئے کہا۔ لیکن نرملا کا تو خون خشک ہو ...۔ راکیش کی موت اسے گھیر رہی تھی۔ اس نے شرت چندر کے قتل کی تردید بھی ضروری نہیں ...ی۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ نرملا کے دل پر کیا گزری ہے۔ اس کا پریمی ایک ہتھیارا ...نے بھرت نواس کے راجہ کو قتل کیا ہے اور مہارانی کے قتل کا سوچ رہا ہے۔

وہ خاموشی سے راکیش کے محل سے نکل آئی۔ وہ بری طرح سہمی ہوئی تھی۔ راکیش کو ...وہ ایک سچا پریمی سمجھتی تھی لیکن پریم کرنے والے کسی کی جان نہیں لیتے۔ وہ تو صرف جان ...تے ہیں۔ راکیش نے اگر شرت چندر کی ہتھیا کی ہے تو وہ کسی بھی وقت کسی کی بھی جان ...ہے۔

اپنے مکان کی طرف بڑھتے ہوئے وہ یہ ہی سوچ رہی تھی۔ رات کافی گزر چکی تھی۔ ...طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ابھی وہ اپنے مکان سے تھوڑی ہی دور تھی کہ اچانک ہی عقب ...سے ایک آہٹ سنی اور اس سے قبل کہ وہ پلٹ کر دیکھے اچانک ایک سیاہ سی شے اس کے ...۔ نرملا کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا۔ سیاہ شے نے اسے لپیٹ لیا اور اس کا دم گھٹنے لگا۔ ...ٹھا کر اسے کندھے پر ڈالا اور چل پڑا۔ نرملا اتنی سہمی ہوئی تھی کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ مار

سکی وہ کمبل میں لپٹی ہوئی تھی اور اسے کسی طرف سے ہوا نہیں مل رہی تھی چنانچہ چند ساعت کے بعد اس کے حواس جواب دے گئے۔

نجانے کتنی دیر کے بعد اس کی آنکھ کھلی۔ وہ کسی چھپر کھٹ پر لیٹی ہوئی تھی۔ سامنے ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دروازے کی دوسری طرف کوئی سادھو کرشن بھگوان کی مورتی کے چرنوں میں سر جھکائے بیٹھا تھا۔

کافی دیر تک اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر اس نے کمرے کا جائزہ لیا جس میں وہ موجود تھی۔ دیواروں پر سادھوؤں اور دیوتاؤں کی تصویریں آویزاں تھیں۔ ہنومان کا بہت بڑا بت رکھا ہوا تھا۔ بڑا پاکیزہ ماحول تھا۔

لیکن وہ یہاں کہاں سے آ گئی۔ اسے تو کمبل ڈال کر اٹھا لیا گیا تھا۔ وہ دہشت زدہ ہرنی کی طرح اٹھ گئی۔ اس کے پورے جسم میں سرد لہریں دوڑ رہی تھیں۔ وہ یہاں سے بھاگ جانے کی سوچ رہی تھی۔ دبے قدموں وہ اٹھی اور چوروں کی طرح دروازے کی طرف بڑھی اور پھر وہ دروازے سے باہر نکل آئی۔

سادھو مہاراج بھگوان کے چرنوں میں جھکے ہوئے تھے۔ قریب سے دیکھ کر نرملا نے پہچان لیا یہ تو نینوا مہاراج تھے۔ مہان سادھو جن کی عظمت کا سکہ پورے بھرت نواس پر بیٹھا ہوا تھا۔

لیکن۔ لیکن وہ اسے یہاں کیوں لائے ہیں اور اس طرح یہ تو راج مندر ہے۔ وہ دبے پاؤں دروازے کی طرف بڑھی اور اسی وقت نینوا مہاراج کی آواز گونجی۔

”جا رہی ہو نرملا؟“

اور نرملا کے پاؤں من من بھر کے ہو گئے۔ اس کے چہرے پر خوف تھا۔

”مہاراتن بھگوان کے چرنوں میں ہے لیکن من کے دوار کھلے ہوئے ہیں نرملا۔ اگر جا رہی ہو تو باؤ۔ ہم بھگوان سے تمہارے جیون کی پرارتھنا کریں گے۔“

نرملا ایک انچ آگے نہیں بڑھی۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے۔ بھلا نینوا مہاراج کو کیا پڑی تھی کہ وہ اسے اٹھا کر لاتے اور پھر اس کا شبہ دور ہو گیا۔

وہ واپس پلٹ آئی۔

”سلابو“ نینوا مہاراج نے پر رعب آواز میں کہا اور بھگوان کے چرنوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر انہوں نے نرملا کو گہری نظروں سے دیکھا اور بولے۔

”تم نے یہ بھی نہ پوچھا نرملا کہ تم یہاں کیسے آ گئیں؟“

”مجھ سے بھول ہوئی تھی مہاراج میں۔ میں ڈر گئی تھی۔“

”تمہارا خوف بجا ہے نرملا۔ مگر بھگوان کے گھر میں من کی کھوٹ کام نہیں آتی۔ تمہیں یاد ہے تم کہاں سے آ رہی تھیں۔“

”میں۔ میں مہاراج! میں۔“ نرملا کانپنے لگی۔

”آؤ میرے ساتھ۔ آؤ۔ پریم پاپ نہیں ہے لیکن ٹٹول لینا چاہئے کہ پریمی کیسا ہے۔ غلط آدمیوں سے پریم کرنا جیون بھر کا روگ بھی بن سکتا ہے اور کبھی کبھی یہ پریم جیون لے ڈوبتا ہے۔“ مہاراج اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اندر لے آئے۔ نرملا کا شریر اب بھی کانپ رہا تھا۔

”بیٹھ جاؤ۔ نرملا۔ یہ بھگوان استھان ہے یہاں خوف بیکار ہے۔ تمہارے دشمن تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔“

نرملا کا دل آہستہ آہستہ قابو میں آنے لگا۔ پھر وہ بیٹھ گئی۔ نینوا مہاراج اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئے تھے۔

”اب تم بتاؤ۔ تم کہاں سے آ رہی ہو؟“

”منتری جی کے محل سے۔“

”میرا بھی یہی خیال تھا۔ کل رات ہی بھگوان کے بیروں نے مجھے اطلاع دی تھی کہ منتری راکیش بھرت نواس پر تباہی لا رہا ہے۔ وہ راکھشس بھرت نواس کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی سوچ رہا ہے۔ کیا وہی تمہارا پریمی ہے؟“ نینوا مہاراج نے پوچھا۔

”ہاں مہاراج!“ نرملا کے منہ سے لرزتی ہوئی آواز نکلی۔

”تو نے بڑی بھول کی ہے نرملا! بھلا تیرا اور اس کا کیا جوڑ۔ وہ منتری اور تو داسی۔ ضرور اس نے تجھے سبز باغ دکھائے ہوں گے۔ ممکن ہے تجھے اس نے یہ بھی کہا ہو کہ وہ تجھے محل کی راج کماری بنا دے گا۔“

”آپ مہان ہیں مہاراج! اس نے یہی کہا تھا۔“ نرملا نے عقیدت سے کہا۔

”کتنی بھولی ہوتی ہو تم لڑکیاں۔ سب کی باتوں میں آ جاتی ہو۔ اس نے تمہیں بے وقوف بنایا ہے تم بن گئیں اور اب وہ تمہارا جیون ختم کر دینا چاہتا ہے۔“

”میرا جیون۔ مگر کیوں؟“ نرملا گھبرا کر بولی۔

”کیونکہ تم اس کے ایک راز سے واقف ہو۔“ نینوا مہاراج نے غور سے نرملا کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔

”کون سا راز مہاراج! کون سا راز؟“

”یہ تو تم ہی بتاؤ گی نرملا۔ سنو میرا علم مجھ سے بہت کچھ کہتا ہے۔ مگر پہلے میں تمہیں یہ

بتا دوں کہ اس کے آدمی تمہیں کمبل میں لپیٹ کر اٹھالے جا رہے تھے۔ انہیں حکم ملا تھا کہ تمہیں کسی اندھے کنویں میں ڈال دیا جائے۔ اتفاق سے وہ مندر کے سامنے سے گزرے۔ میں اس وقت بھگوتی کا پاٹھ کر رہا تھا۔ تب بھگوتی نے مجھے آگیا دی کہ میں ایک سندری کا جیون بچاؤں اور میں باہر نکل آیا۔ میں نے انہیں للکارا اور وہ ڈر کے مارے تمہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مگر میں نے ان میں سے ایک کو پکڑ ہی لیا اور اسی سے اٹھوا کر تمہیں اندر لے آیا۔ بھگوان کے گھر میں جھوٹ بولنا آسان نہیں ہے۔ میں نے اس سے سچ معلوم کرلیا۔ اس نے بتایا کہ اسے یہ آگیا راکیش نے دی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ پاپی ہتھیارے ایک کنیا کی جان لینے پر تمہیں شرم نہ آئی۔ اور پھر میرے کہنے سے اس نے اسی وقت محل چھوڑ دیا۔

نرملا بلک بلک کر رونے لگی۔ اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا۔ راکیش نے اسے اسی لئے ہلاک کرانے کی کوشش کی ہوگی کہ وہ اس کے راز سے واقف ہوگئی ہے۔ اس نے بھولے سے بتا دیا ہے شرت چندر کا قاتل وہی ہے۔

''رونے سے کام نہیں بنے گا سندری! میں تیری سہائتہ کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے من کے سارے راز بتا دے۔''

''مہاراج!'' نرملا روتے ہوئے بولی۔

''تو نہیں بتا سکتی تو مجھ سے سن۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ راکیش ہی مہاراج کا قاتل ہے۔''

''ہاں مہاراج اس نے بتایا تھا۔''

''اور کیا کہہ رہا تھا وہ؟''

''وہ کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے راج رانی بنائے گا اور پورنما کو ایسی سزا دے گا کہ وہ جیون بھر یاد رکھے۔''

''اوہ۔'' نینوا مہاراج کا چہرہ چمک اٹھا۔

''اس نے تجھ سے یہ بھید کہہ دیا نرملا! مگر پھر اسے یہ خیال ہوا کہ تو اس کا بھید کھول نہ دے چنانچہ اس نے فوراً اپنے آدمیوں کو تیرے پیچھے دوڑایا کہ وہ تیرا خاتمہ کر دیں۔ اسے اپنی بھول کا احساس ہوگیا تھا۔ پر تجھے اپنی بھول کا احساس ہوا یا نہیں؟''

''میری کون سی بھول مہاراج؟'' نرملا نے معصومیت سے کہا۔

''یہ ہی کہ تو نے ایسے ہتھیارے سے پریم کیا تھا۔''

''مجھ سے بھول ہوئی تھی مہاراج!''

''اور اب وہ تجھے پاتال میں بھی تلاش کر کے ختم کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ تو اس

کا بھید جانتی ہے۔''

''ہائے بھگوان۔ میں کیا کروں۔'' نرملا پھر رونے لگی۔

''رونے کی ضرورت نہیں ہے نرملا! اب تو بھگوان کے گھر میں ہے۔ لیکن یہ بتا کہ تیرے من میں شرت چندر کا پریم بھی تھا یا نہیں؟''

''وہ ہمارے مالک تھے مہاراج!''

''کیا تو اس ہتھیارے کے مکھ سے پردہ نہیں اٹھائے گی۔''

''میں۔ میں مہاراج!''

''سب کچھ میرے اوپر چھوڑ دے۔ جب تک میں اس کا کچا چٹھا نہ کھول دوں تو کہیں نہ جا۔ یہیں رہ۔ اور جب اس کے کرتوت سب کے سامنے آجائیں تو پھر تو آزاد ہوگی۔''

''میں وہی کروں گی مہاراج جو آپ کہیں گے۔''

''وعدہ کرتی ہے؟''

''ہاں میں وعدہ کرتی ہوں مہاراج!''

''تو پھر آ۔ میں تجھے ایسی جگہ پہنچا دوں جہاں کوئی تجھے تلاش نہ کر سکے۔'' اور مہاراج نرملا کو لے کر ایک تہہ خانے کی طرف بڑھ گئے۔ اسے دوسروں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا بھی ضروری تھا کیونکہ بہرحال وہ پورنما کیلئے ایک اہم مہرے کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس کے علاوہ نینوا مہاراج اسے اپنے کاموں میں حارج کرنا بھی نہیں چاہتے تھے۔

وہ اپنے کالے کرتوت طشت ازبام تو نہیں کر سکتے تھے۔ نرملا بھی بری نہ تھی جب تک وہ یہاں رہتی نینوا مہاراج کو اور کسی کی ضرورت نہیں تھی لیکن ابھی وہ پورنما کے کام کا مہرہ تھی اور اس مہرے کو نینوا مہاراج کسی بھی سمت سے خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے نرملا کی شرمیلی جوانی کو حاصل کرنے کا خیال انہوں نے دل سے نکال دیا۔

دوسرے دن وہ پورنما کے دربار میں پہنچ گئے۔ پورنما نے حسب معمول مسکراتے ہوئے سواگت کیا تھا اور انہیں بیٹھنے کی پیشکش کی۔ نینا! کہے بغیر ہی کھسک گئی تھی۔

''کیا رپورٹ ہے مہاراج؟'' پورنما نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''گرو مہاراج کا داس بھلا ناکام رہ سکتا ہے۔'' نینوا مہاراج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم جانتے ہیں نینوا مہاراج! اسی لئے ہم نے آپ کا جیون بچائے رکھا۔ ورنہ مہاراج آپ اس سنسار میں نہ ہوتے۔ لیکن اب تو آپ ہمارے خاص آدمی ہیں۔ ہم نے دو آدمیوں کا انتخاب کیا ہے ایک نینا! اور دوسرے آپ۔ ہماری آشا ہے کہ آپ دونوں جیون بھر ہمارے ساتھ رہیں گے۔''

"گروجی کی جے۔" نینوا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"آپ ہماری طاقت سے واقف ہیں مہاراج!"

"جانتا ہوں راج رانی!"

"آپ کچھ نہیں جانتے۔ وہ کل کا چھوکرا راکیش ہمارے سامنے آنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم چاہیں مہاراج تو بھرت نواس نرکھ کا نمونہ بن جائے۔ پورے محل میں خونریزی شروع ہو جائے۔ لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں۔ اگر کبھی ضرورت پڑی تو ہم اپنے دعوے کو سچ کر دکھائیں گے۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ بتاؤ کہ نرملا سے کیا رہی؟"

"بھولی فاختہ اب میری مٹھی میں ہے اور وہی کہنے اور کرنے کو تیار ہے۔"

"خوب نینوا مہاراج! کیا انعام مانگتے ہیں۔"

"انعام؟" نینوا مہاراج ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولے۔

"ہاں۔ آپ ہمارے لئے بہت کام کرتے ہیں ہم سے انعام بھی لیں۔"

"مل نہ سکے گا راج رانی۔" نینوا مہاراج نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"بتائیں تو سہی۔"

"میری۔ میری آشا۔ آپ تھیں۔ راج رانی جی! شما کر دیں۔ آپ نے پوچھا میں نے بتا دیا۔ پرنتو آپ مہان ہیں۔ میں آپ کو گرو سمجھتا ہوں۔ چیلا یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ اگر دینا چاہتی ہیں رانی جی! تو نینا! کی ایک رات دے دیں۔" نینوا بولے۔

پورنما کو ہنسی آ گئی۔ اس کی آنکھوں میں سرور لہرا رہا تھا۔ آج وہ عجیب سے موڈ میں تھی۔ ایک مہان سادھو اس سے خیرات حسن طلب کر رہا تھا۔ وہ اسے تڑپانا چاہتی تھی۔ وہ خود کو اتنا سستا نہیں سمجھتی تھی کہ نینوا جیسے ابوالہوس کتے اس کے پاس پھٹک سکیں۔ اس نے اپنے بدن کی قیمت تو بہت اونچی رکھی تھی لیکن نینوا مہاراج کی دوسری بات تھی بہت دلچسپ تھی۔ نینا! تو بھڑوں کا چھتہ تھی۔ وہ تو نینوا مہاراج کی وہ درگت بناتی کہ وہ بھی یاد رکھتے چنانچہ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے انعام نہیں نینوا مہاراج بلکہ موت مانگی ہے۔ نینا! ناگن ہے اور آپ نے اس پر نظر ڈالی تو وہ پلٹ کر ایسا ڈسے گی کہ جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ اس لئے اس کا خیال چھوڑ دیں۔ محل کی دوسری داسیاں اس سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔ میں نے آپ کو اس کے لئے تو نہیں روکا۔ عورتیں سب ایک جیسی ہوتی ہیں اس کے علاوہ کچھ اور طلب کریں مہاراج!"

"بس یہ ہی آشا تھی۔ گروجی کی آگیا نہیں ہے تو نہ سہی۔ باقی سب کچھ موجود ہے۔"

"کتنی داسیاں آپ کے پاس آ چکی ہیں مہاراج؟"

"بس گروجی کی کرپا ہے۔" نینوا مہاراج ہنستے ہوئے بولے۔

"آپ نے ہم جیسی بھی کوئی پائی۔"

"خوشامد نہیں راج رانی جی! بھگوان نے آپ کو اکیلا ہی بنایا ہے۔" نینوا مہاراج تے ہوئے بولے۔

اور پورنما ہنس پڑی۔ وہ دیر تک ہنستی رہی۔ پھر ایک طویل انگڑائی لیتی ہوئی بولی۔

"بس اب جائیے مہاراج اور جلد ہی باقی کام بھی کر ڈالئے۔"

"بس گروجی کی آگیا کا انتظار کروں گا۔"

"چنتا نہ کریں بہت جلد ہم دربار جائیں گے۔" پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور نینوا ہاراج اٹھ گئے۔

پورے ایک مہینے کے سوگ کے بعد رانی پورنما کی حالت اس قابل ہو سکی کہ وہ دربار آئیں۔ اور آج ان کا پہلا دربار تھا۔ بھرت نواس کے کاموں میں کوئی دقت نہیں تھی۔ منتری ب کچھ سنبھالے ہوئے تھے۔ کسی کام میں کوئی گڑبڑ نہیں تھی۔ راج رانی بھی آج اتنے دن دربار آئی تھیں اس لئے آج صرف تعزیت کرنے والے آئے تھے۔

کالے لباس میں مہاراج پورنما آسمان سے اترتی ہوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔ لوگوں کی آنکھیں عقیدت سے جھکی ہوئی تھیں اور راکیش سوچ رہا تھا کہ بلاشبہ یہ عورت اپنے رنگ میں تا ہے۔ نرملا تو اس کے قدموں کی دھول بھی نہیں ہے۔ نہ جانے پاپن ہتھیاری کہاں چلی گئی ہے۔

شہر کے امراء نے ایک مشترکہ تعزیت نامہ پیش کیا جسے ایک آدمی نے پڑھ کر سنایا۔ پھر ان کی طرف سے ایک درخواست بھی کی گئی۔

"کیا ہے یہ۔ پڑھ کر سنایا جائے۔" راج رانی نے حکم دیا۔

درخواست میں لکھا تھا کہ شرت چندر کے قاتلوں کو تلاش کیا جائے اور انہیں ایسی سزا جائے کہ بھرت نواس کے عوام کے تڑپتے ہوئے دل ٹھنڈے پڑ جائیں۔ پوری درخواست نے کے بعد رانی پورنما کھڑی ہو گئیں۔

"بھرت نواس کے مترو۔ مہاراج شرت چندر کے وفادارو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم ہاراج شرت چندر کے قاتلوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں گے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کے لوں کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی جا رہی۔ سنو۔ بھرت نواس والو شرت چندر جی میرا سہاگ نہیں عوام کے راجہ اور اپنے پتی کی موت کا ایسا بدلہ لوں گی کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جائیں میرے آدمی کام کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ بہت جلد ہی مہاراج کے قاتل پکڑے جائیں گے۔ میں وچن دیتی ہوں۔"

اور پورے محل میں رانی پورنما کی جے جے کار ہونے لگی۔ پھر کچھ دوسری کارروائیاں ہونے لگیں اس کے بعد دربار برخاست ہو گیا۔

غم زدہ رانی زیادہ دیر تک کام نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی حالت بہتر ہوتی گئی۔ اور وہ دربار کے کاموں میں دلچسپی لینے لگی۔ عوام کی بھلائی کے کام ہونے لگے۔ یوں ہی وقت گزرتا رہا لیکن ابھی تک مہاراج کے قاتلوں کے بارے میں کوئی انکشاف نہیں ہو سکا تھا۔

اس دوران راکیش نے دو تین بار پورنما سے رجوع ہونے کی کوشش کی تھی لیکن پورنما نے ہمیشہ اس سے یہی کہا تھا کہ شرت چندر کی اچانک موت نے اس کے دل کو بہت صدمہ پہنچایا ہے۔ اب وہ کسی اور کی آغوش میں جا کر سورگباشی کی آتما کو تکلیف نہیں دے سکتی۔

راکیش اس جواب سے سخت جھنجھلایا تھا۔ نجانے کیوں نرملا کہاں جا مری تھی۔ اس کا سراغ بھی نہیں ملتا تھا۔ بہرحال اب وہ زیادہ صبر نہیں کر سکتا تھا اور اس کی دوسری نگاہ انتخاب سنیناں پر پڑی۔

سنیناں محل ہی میں رہنے والے ایک سرکاری عہدیدار کی خوبصورت لڑکی تھی۔ راکیش کو درمیانے قد کی یہ حسین لڑکی پسند آ گئی اور اس نے ہردیپ چند سے پینگیں بڑھانا شروع کر دیں۔ پہلے اس نے ہردیپ چند کے محکمے کو اچانک چیک کیا اور اس کے کام کی بے پناہ تعریفیں کر کے اس کی تنخواہ میں بھاری اضافہ کر دیا۔

ہردیپ چند سیدھا سادھا آدمی تھا وہ راکیش کا ممنون ہو گیا اور پھر جب اسے راکیش کے محل سے مع اہل وعیال کے دعوت ملی تو وہ نہال ہو گیا۔ اس دیالو منتری نے اس کی بہت عزت افزائی کی تھی چنانچہ اپنی تینوں بیٹیوں اور بیوی کے ساتھ وہ راکیش کے محل میں پہنچ گیا۔ راکیش نے ان کی خوب خاطر کی پھر وہ سنیناں کو لے کر محل دکھانے چل پڑا۔ دوسرے لوگوں کو اس نے چالاکی سے کاٹ دیا تھا اور رام چرن اور اپنی ماں کے سپرد کر دیا تھا۔ سنیناں پڑھی لکھی لڑکی تھی اور پھر عورت' مرد کے معاملے میں بہت چالاک ہوتی ہے۔

اس نے بھی سوچا کہ خوبصورت وزیر اگر اس کی زلف کا اسیر ہو جائے تو لطف آ جائے گا چنانچہ اس نے ناز و ادا کے ہتھیار تیار کر لئے اور جب راکیش پھولوں کے ایک کنج کے پاس سے گزرا تو اس نے ایک پھول توڑ لیا۔ راکیش رک گیا تھا۔

''منتری مہاراج!'' سنیناں شرمائے ہوئے لہجے میں بولی۔

''اونہہ۔ سنیناں دیوی! یہ آپ نے میرے نام کی مٹی کیوں خراب کر دی۔ منتری مہاراج تو دربار ہی میں اچھا لگتا ہے۔ میرا نام راکیش ہے اور آپ صرف راکیش کہیں گی سمجھیں۔''

''ایک شرط پر۔'' سنیناں نے شرمائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شرط بھی بتا دو۔'' راکیش اس کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔ اسے سڈول جسم والی یہ حسینہ بہت پسند آئی تھی۔

''آپ بھی مجھے سینی کہیں گے۔''

''سینی۔'' راکیش منہ ہی منہ میں مزہ لیتے ہوئے بولا۔

''ہاں گھر والے پیار سے مجھے اسی نام سے پکارتے ہیں۔''

''تب ٹھیک ہے ہم بھی پیار سے تمہیں سینی ہی کہیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کب کہا کریں گے۔ صرف آج یا آج کے بعد بھی۔''

''میں نہیں سمجھی راکیش صاحب۔''

''یہ ایک دن کی ملاقات صرف ایک سپنا بن جائے گی یا اور بھی ملاقاتیں ہوں گی؟''

''داسی ہوں راکیش صاحب جی کی۔ جب حکم دیں گے حاضر ہو جاؤں گی۔''

''وعدہ کرتی ہیں۔''

''ہاں۔ وچن دیتی ہوں۔'' سنیناں نے اسے ہوشربا نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر پھول آگے بڑھاتی ہوئی بولی۔

''آ گیا ہو تو آپ کے لباس میں لگا دوں۔''

''اوہ۔'' راکیش آگے بڑھ آیا اور سنیناں نے اس کے لباس میں پھول لگا دیا۔

پھر راکیش نے ایک پھول توڑا اور اسے سنیناں کے بالوں میں سجا دیا اور پھر وہ گہری نگاہوں سے سنیناں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''پھولوں کی اپنی زبان ہوتی ہے سنیناں کیا آپ اس زبان کو سمجھتی ہیں۔''

اور سنیناں نے ایک ادا سے سر ہلا دیا۔

''بڑی میٹھی اور بڑی انوکھی زبان ہوتی ہے یہ۔ بڑے گہرے بندھن ہوتے ہیں اس کے۔ تم نے میرے لباس میں پھول سجایا ہے۔ ایک پریمیکا کی طرف سے یہ تحفہ ہو تو پریمی کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا اور اگر پریمی اپنی پریمیکا کے بالوں میں پھول سجا دے تو مانو اس نے اسے جیون بھر کا ساتھ دے دیا۔''

''راکیش جی!'' سنیناں جذبات بھری آواز میں بولی۔ ''کیا میں اس پھول کے قابل ہوں۔''

''ہم نے اسے سوچ سمجھ کر ہی تمہارے بالوں میں سجایا ہے۔'' راکیش نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

اور سنیناں نے آنکھیں بند کر لیں۔ مہینوں کا کام منٹوں میں ہو گیا۔ وہ واپس پلٹے تو نشے میں چور تھے۔ سنیناں کی آنکھوں سے کامیابی کی شراب برس رہی تھی اور راکیش شکار کے قابو میں آ جانے سے خوش تھا۔

''اب کب ملاقات ہو گی۔ سنینی؟'' اس نے پوچھا۔

''جب آ گیا ہو۔''

''کل رات۔ میں باغ میں اسی جگہ انتظار کروں گا۔''

''میں آ جاؤں گی۔'' سنیناں نے شرماتے ہوئے کہا۔

اور دونوں خوشی خوشی اندر داخل ہو گئے۔ دونوں کے چہرے اپنی کامیابی پر دمک رہے تھے۔

اور آج دربار خاص تھا۔

شہر کے سارے معززین شرت چندر کے سارے جاں نثار جمع تھے۔ راج رانی بھی آنے والی تھیں۔ وہ آئیں اور دربار میں احترام پھیل گیا۔ درباری مؤدب ہو گئے۔ راج رانی ایک دیوی کی حیثیت رکھتی تھیں ان کے لئے۔ کون تھا جسے انہوں نے نہال نہ کر دیا ہو۔ سب کی تمنائیں پوری کی تھیں انہوں نے۔ ایسی راج رانی کی جتنی عزت کی جاتی کم تھی۔ پورنما دربار میں بیٹھ گئی اور راکیش نے حسب معمول خاص مقدمات پیش کرنے شروع کر دیئے۔ پورنما نے چند مقدمات نمٹا لئے۔ اس کے انداز میں ایک اضطراب کا اظہار ہو رہا تھا۔ پھر ایک درباری نے اس کی مشکل کسی حد تک کم کر دی۔

''میں راج رانی سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔'' اس نے کھڑے ہو کر کہا۔

اور پورنما نے سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

''گستاخی کی معافی چاہتا ہوں راج رانی جی! میں جاننا چاہتا ہوں کہ مہاراجہ شرت چندر کے قاتل کہاں گم ہو گئے۔ ابھی تک ان کے بارے میں پتہ کیوں نہیں چل سکا؟'' راج رانی کے چہرے پر اداسی پھیل گئی۔

اس نے غمگین نگاہوں سے دربار ہال میں بیٹھے ایک ایک شخص کا چہرہ دیکھا اور راکیش کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

''راکیش۔ سوال کا جواب دو؟''

اور راکیش بوکھلا گیا۔ اس کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے عجیب نظروں سے پورنما کا چہرہ دیکھا اور کچھ نہ سمجھ سکا۔ تاہم جواب تو دینا ہی تھا چنانچہ اس نے گلا صاف کیا اور بولا۔

''میرے مترو! سورگباشی شرت چندر کی یاد ہمارے دلوں سے مٹی نہیں ہے۔ ہم پوری پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے قاتلوں کو کھوج لیا جائے۔ ہمارے کھوجی دن رات اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن قاتل بہت چالاک معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا۔ پھر بھی ہم بہت جلد انہیں گرفتار کر لیں گے۔''

بھیم چند جی! میں بھرت نواس کی رانی ہوں۔ مہاراج کی موت نے میری کمر توڑ دی ہے۔ میرے جیون میں اب کچھ باقی نہیں رہا۔ سوائے اس کے کہ مہاراج کے قاتلوں کا کھوج لگا کر انہیں سزا دوں۔ اس سے میری آتما کو شانتی ملے گی۔ لیکن اس کے باوجود عورت ہوں۔ میں نے راکیش کو پورے اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ شرت چندر جی کے ہتھیاروں کا کھوج نکالیں۔ باقی کا راکیش کا ہے۔''

''میں راج رانی کی آگیا کا پالن کروں گا۔'' راکیش دیال آہستہ سے بولا اور اسی وقت دربار ہال کے دروازے پر نینوا مہاراج نظر آئے اور پورنما کے چہرے پر مسرت کے آثار دوڑ گئے۔

''اوہ نینوا مہاراج!'' اس نے کہا اور تخت سے کھڑی ہو گئی۔ دوسرے درباری بھی چونک کر کھڑے ہو گئے۔ صرف پورنما تھی جو نینوا مہاراج کی حیثیت سے واقف تھی ورنہ پورے بھرت نواس کے لوگ انہیں ایک پہنچا ہوا سادھو رشی سمجھتے تھے اور سب ہی ان کی عزت کرتے تھے۔

دربار ہال میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ نینوا مہاراج پُر رعب انداز میں چلتے ہوئے راج سنگھاسن کے قریب پہنچ گئے اور انہوں نے پورنما اور دوسرے درباریوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''اوم شنکر۔'' انہوں نے بھاری آواز میں کہا اور پھر درباریوں کی طرف متوجہ ہو کر بولے۔

''مہان رانی پورنما اور معزز درباریو۔ تم جانتے ہو کہ ہم بھگوان کے داس ہیں اور ہماری اس دنیا سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ مہاراجہ شرت چندر نے کہا کہ ہم ان کے پاس رہیں۔ ہم رہ پڑے ورنہ ہمارا ٹھکانہ تو جنگل ہے۔ جہاں بھگوان سے لو لگا کر ہم جیون گزار دیتے۔ مترو! ہم بھگوان کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور دیوتاؤں کے اشارے پر جیون وار دینے کو تیار رہتے ہیں۔ مہان رانی! یوں سمجھو کہ اس وقت بھی ہم ایک اوپری اشارے پر یہاں آئے ہیں۔''

''میں نینوا مہاراج کے استھان کو پہچانتی ہوں۔ سورگباشی شرت چندر آپ کا بہت مان کرتے تھے۔ مہاراج!'' پورنما نے کہا۔

''ہمیں تجھ سے ایک شکایت ہے پورنما! تو نے اپنی راجدھانی کے سارے کھوجیوں کو شرت چندر کے قاتلوں کی تلاش میں لگا دیا مگر ہم سے بات نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتی کہ سنسار کی نگاہوں سے چھپے ہوئے چہرے ہماری نگاہوں سے دور نہیں ہوتے۔''

پورے دربار میں ایک عجیب سی بھنبھناہٹ گونج اٹھی۔ پورنما کے چہرے پر بھی حیرت کے نقوش نظر آ رہے تھے جنہیں دوسرے لوگوں نے بھی محسوس کیا۔

''ہاں ہمیں اس کا اعتراف ہے مہاراج! ہم نے اس طرح نہیں سوچا تھا۔''

''تیری راجدھانی کے کھوجی جیون بھر کوشش کرتے رہیں تب بھی قاتلوں کا پتہ نہیں لگا سکیں گے کیونکہ قاتل اتنے سیانے ہیں کہ ان تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ پرنتو بھگوان کے اشاروں کو کون روک سکتا ہے۔''

''اگر آپ نشاندہی کر سکیں مہاراج! تو ہم جیون بھر آپ کے احسان مند رہیں گے۔''

''ہم اسی لئے آئے ہیں پورنما۔ ورنہ بھگوان کے چرنوں کو چھوڑ کر تیرے دربار میں آنا ہماری شان کے خلاف ہے۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ ان سیانوں کے چہروں سے پردے سرکا دیں جو یہ سوچے بیٹھے ہیں کہ وہ بھگوان کے ہاتھوں سے بھی بچ جائیں گے۔''

''ہم بے چین ہیں۔ مہاراج!'' درباری بیک وقت بول پڑے۔

''سنو مترو! سادھو سنت اس لئے سنسار میں آتے ہیں کہ سنسار کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ ہم سچ بولتے ہیں اور کبھی کبھی اس کی سزا پاتے ہیں مگر ہمارا مشن یہی ہوتا ہے۔ میں قاتلوں کا چہرہ دکھانے آیا ہوں۔ اگر رانی جی! کو یہ چہرہ پسند نہ آئے تو بے شک ہماری گردن اتروا دے۔ مجھے کوئی شکایت نہ ہوگی۔''

''نینوا مہاراج! آپ مہان ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے دل میں بدلے کا نرکھ سلگ رہا ہے۔ اگر قاتل میرے سامنے آ جائے تو میں اس کی چندھیاں اتروا دوں۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن کاٹ دوں۔''

''کیا تمہیں میرے اوپر وشواس ہے دوستو۔'' نینوا مہاراج نے درباریوں کی طرف دیکھا۔

''ہمیں آپ کے اوپر پورا پورا وشواس ہے۔ مہاراج!'' سب نے بیک وقت جواب دیا۔

''تو قاتل تو تمہارے سامنے ہے پاگلو۔ دیکھو منتری راکیش کا چہرہ۔ پہچانو اس اپرادھی کو۔ جس نے جس کا کھایا اسی کے سینے میں خنجر گھونپ دیا۔ یہی ہے مہاراج شرت چندر کا قاتل۔ یہی ہے ہتھیارا۔ جس نے تخت کے لالچ میں اپنے مالک کو ہلاک کر دیا۔''

''مہاراج!'' راکیش چیخ پڑا۔ اس کا چہرہ انگارے کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ یہی کیفیت پورنما کی تھی اور اس کی یہ حالت مصنوعی نہیں تھی۔ حالات اس وقت کلائمکس پر آ گئے تھے ایک بڑا فیصلہ ہونے والا تھا۔

''اور زور سے چیخ راکیش! مگر تیری آواز ہم سے اونچی نہیں ہو سکتی۔ تو گھر کا بھیدی ہے۔ تو لالچی ہے مورکھ تو نے اسے قتل کیا جس نے تجھے گندی نالی سے اٹھا کر محل میں رکھ دیا تھا۔ منتری بننے کے بعد تیری ہوس بڑھ گئی۔ تو نے اپنے من میں خوبصورت رانی پورنما کو حاصل کرنے کے لئے دیئے جلائے۔ تو چاہتا تھا کہ شرت چندر مر جائے اور تو نہ صرف راجدھانی پر قبضہ کر لے بلکہ راج رانی بھی تجھے مل جائے۔ اس لئے جب رانی پورنما مہاراج شرت چندر کے ساتھ شکار کو گئی تو نے چوری سے آدمیوں کو تیار کیا اور تیرے سورماؤں نے ان کا پیچھا کیا۔ پھر ایک رات موقع پا کر انہوں نے حملہ کر دیا اور مہاراج کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔''

''یہ جھوٹ ہے۔ بکواس ہے۔ رانی جی! آپ میری گواہی دیں۔'' راکیش نے غصے سے کہا۔ اسے یقین تھا کہ رانی پورنما کتنی ہی بدل گئی ہو لیکن آخر کار وہ اس کا محبوب ہے وہ اس کی طرفداری ضرور کرے گی۔

لیکن رانی پورنما کے چہرے سے تو آگ برس رہی تھی۔ وہ شاید غصے کے عالم میں کھڑی ہوئی تھی اس کے پورے بدن پر لرزہ طاری تھا اور پھر وہ غرائی ہوئی آواز میں بولی۔

''اگر یہ سچ ہے راکیش! اگر یہ سچ ہے۔ اگر تو نے ہماری مانگ اجاڑی ہے تو تو ہم تیری گردن اپنے ہاتھوں سے اڑا دیں گے۔''

''یہ بالکل سچ ہے راج رانی! پوچھو راکیش سے۔ میری اس سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے اس سے کبھی نہیں ملا۔ پھر میں اس کا دشمن کیوں بن جاتا۔ مجھے اوپر سے اشارہ ملا اور میں سچ بولنے آ گیا اور ایک اور سچ بولنے والے کو بھی ساتھ لے آیا۔'' مہاراج دروازے کی طرف بڑھے اور زور سے بولے۔

''آ جاؤ۔'' اور دروازے سے نرملا اور راکیش کے محل کے چند ملازم اندر آ گئے۔ نرملا کو دیکھ کر راکیش کا چہرہ زرد ہو گیا وہ بلاوجہ مجرم بن گیا تھا۔

نرملا اندر آ گئی تو نینوا مہاراج نے پورنما کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

''یہ راکیش کی پریمیکا نرملا ہے۔ پہریدار کیا تم گواہی نہ دو گے کہ یہ اکثر راکیش کی راتوں میں اس کے ساتھ ہوتی تھی۔''

''یہ سچ ہے مہاراج!'' پہریداروں نے کہا۔

''اب تو بول سندری! پرواہ مت کر' تیرے جیون کی رکھشا کی جائے گی۔ کیا ایک

رات راکیش کے آدمیوں نے تجھے ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔''

''کی تھی مہاراج!'' نرملا نے کانپتے ہوئے بولی۔

''کیوں؟''

''یہ پاپی' یہ پاپی بھول میں مجھے یہ بتا بیٹھا تھا کہ اس نے شرت چندر کو قتل کیا ہے۔ پھر اسے خیال آیا تو اس نے مجھے بھی قتل کرنے کی ٹھانی۔''

''اس نے تیرے سامنے اقرار کیا تھا؟''

''ہاں مہاراج! اس نے بار بار مجھے رانی بنانے کے وعدے کئے تھے۔ اس نے کہا تھا ایک دن پورنما کو بھی تخت سے ہٹا دیا جائے گا اور پھر اس کا راج ہوگا اور یہ مجھے رانی بنا دے گا۔ اس نے کہا تھا۔ شرت چندر راستے سے ہٹ گئے ہیں اب صرف پورنما باقی ہے۔''

''نرملا۔'' راکیش دیوانہ ہو کر چیخا۔

''تمہارے کرتوت کھل گئے ہیں منتری جی! اب تم خود کو نہ چھپا سکو گے۔ تم نینوا مہاراج کا بھی اپمان کر رہے ہو۔ ہم تو انسان ہیں بھگوان تک تمہیں معاف نہیں کریں گے۔'' درباریوں میں سے ایک نے کہا۔

''یہ جھوٹ ہے بکواس ہے۔ پورنما جھوٹی ہے۔ وہ۔ وہ۔''

''مان لے راکیش۔ مان لے اب تیری جان نہیں بچ سکتی۔'' نینوا مہاراج بول پڑے۔

اور راکیش نے اپنی پیٹی سے خنجر کھینچ لیا۔ وہ غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔

''میں تجھے نشٹ کر دوں گا جھوٹے سادھو۔'' وہ خنجر لے کر نینوا مہاراج کی طرف لپکا۔

لیکن غصے سے بے قابو درباری اس پر ٹوٹ پڑے اور راکیش کو نیچے گرا دیا گیا۔ درباری اس قدر طیش میں آ گئے تھے کہ انہوں نے راکیش کا خنجر چھین کر اس کے سینے میں بھونک دیا اور دربار ہال میں اس کی چیخیں گونجتی رہیں۔ خنجروں کے متعدد وار ہوئے تھے وہ چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

پورنما نے سکون کی سانس لی تھی۔

اس نے آگے بڑھ کر راکیش کی لاش پر تھوک دیا۔ ''تو اسی قابل تھا راکیش! تو اسی قابل تھا۔'' پھر وہ نینوا مہاراج کے چرنوں میں جھک گئی۔ ''آپ مہان ہیں مہاراج! آپ نے ہمارے من کو شانت کر دیا ہے۔''

''یہ سب بھگوان کی لیلا ہے۔ راج رانی! ہم سادھو سنت تو اس کے اشاروں پر کام کرتے ہیں۔ ہمیں آگیا دو۔'' اور نینوا مہاراج پلٹ کر واپس چل پڑے۔ پھر وہ ہال سے نکل

گئے۔

''تو نے ہماری سہائتا کی ہے نرملا تو کسی بات کی چنتا نہ کر تیرا کوئی دوش نہیں ہے۔ درباریو اس پاپی کی لاش کو شہر بھر میں گھسیٹو پھر وہ یہ ہمارے سہاگ کا قاتل ہے۔ یہ اپنے مہاراج کا قاتل ہے۔ اس کے پورے گھرانے کو بھسم کر دو۔ اس کے خاندان کا ایک آدمی بھی بچنے نہ پائے۔ جلدی کرو۔ اسی طرح ہمارے من کو شانتی ملے گی۔

''آپ کی آگیا کا پالن ہوگا راج رانی۔'' بپھرے ہوئے درباریوں نے کہا۔

اور دربار برخاست ہو گیا۔ پورنما کے ہونٹوں پر شیطان ناچ رہا تھا۔ شاید ڈر کے مارے۔ شاید وہ بھی اس سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

بھرت نواس میں ایک طوفان اٹھا تھا۔ بپھرے ہوئے لوگوں نے راکیش کے خاندان کو جلا دیا تھا ان کی کوئی بات نہیں سنی گئی تھی۔

بھرت نواس کے عوام شرت چندر سے اس قدر محبت کرتے تھے۔ بہرحال تین چار روز ہنگامے جاری رہے۔ راکیش کا بے قصور گھرانہ حرام موت مارا گیا تھا اور اس میں بھی چندر بدن کی چال تھی۔ راکیش کی موت کے بعد اس کے شیطانی ذہن نے ایک پروگرام بنا لیا۔ یہ پروگرام پورنما جیسی عورت کیلئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا لیکن اس سے بھرت نواس کی قسمت وابستہ تھی۔ اور بھرت نواس اب پورنما کے ہاتھ میں تھا۔ ایک بھری پری ریاست جسے اس کے آباد کرنے والوں نے نجانے کون کون سے جتن کر کے آباد کیا ہوگا۔ اب ایک عورت کے قبضے میں تھی اور وہ بھرت نواس کی قسمت کو ایک نئے موڑ پر لا رہی تھی۔

پورنما بھرت نواس کی خوبصورت لیکن خطرناک ناگن جس کا ہر سانس زہر آلود ہوتا تھا۔ جس کا براہ راست شیطان سے رابطہ تھا۔ جس کی ہر چال سیاست سے بھرپور ہوتی تھی۔ رام چرن ہی نے تو شرت چندر کے کہنے پر چندر بدن کو اپنی بھتیجی درگاوتی بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا لیکن چندر بدن کئی دن ان کے یہاں رہی تھی۔ انہیں خود بھی ان سے انسیت ہو گئی تھی اور پھر بھتیجی ہی کی حیثیت سے اسے وداع کیا تھا۔

لیکن ناگن بہرحال ناگن ہوتی ہے۔ خواہ اسے زندگی بھر دودھ پلاؤ اس سے محبت کرو اس کا کام ڈسنا ہے۔ سو وہ کسی بھی وقت ڈس لے گی۔ راکیش نے اس کی توجہ کھو کر موت کو دعوت دے دی تھی۔ وہ اس کے جسم کا رازدار تھا۔ اگر وہ پوری زندگی کیلئے چندر بدن کی غلامی قبول کر لیتا صرف اس کے آگے دم ہلاتا اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتا تو شاید زیادہ فائدے میں رہتا۔

لیکن منتری بننے کے بعد اس نے سوچا کہ چندر بدن اس کی زرخرید ہے اور اس کی محبت میں اس قدر گرفتار ہے کہ اب بھرت نواس پر صرف راکیش چرن کا سکہ چلتا ہے اور پھر اس

نے اپنی پریمیکا کی طرف سے زیادہ توجہ نہ پائی تو وہ ناراض ہو گیا۔ اس نے بے رخی کا انتقام لینے کیلئے دوسری عورت سے پینگیں بڑھائیں اور یہ ہی اس کی بھول تھی۔ اس نے اپنی غلط سمت متعین کی تھی وہ اس قدر قیمتی نہیں تھا کہ اسے ناراض ہونے کا حق ہوتا۔

چنانچہ وہ چندر بدن کے دل سے اتر گیا اور اس کے بعد اس کی موت پر سرندر نے مہر لگا دی۔ پورنما سرندر سے دل ہار بیٹھی تھی۔ اس تر و تازہ قوی ہیکل جوان کے سامنے راکیش چرن تو ایک مریل بکرے کی حیثیت رکھتا تھا۔ تو اب چندر بدن راکیش کا وجود کیسے برداشت کر سکتی تھی اور وہ تو ایک تیر سے کئی شکار کھیلنے کی مہارت رکھتی تھی چنانچہ سرندر کی ہمدردیاں بھی اسے حاصل ہو گئیں۔ شرت چندر سے بھی جان چھوٹ گئی اور مہامنتری راکیش چرن جو ایری غیری لڑکیوں کو بھرت نواس کی رانیاں بنانے کے دعوے کر رہے تھے کتے کی موت مارے گئے۔

پورنما اگر چاہتی تو رام چرن کے گھرانے کو بخش سکتی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ راکیش کا باپ رام چرن اس کی حقیقت سے واقف ہے اور وہ اپنے بیٹے کی موت کی تاب نہیں لا سکتا تھا۔ گو اس کی آواز زیادہ جاندار نہ ہوتی لیکن بہرحال وہ کچھ لوگوں کو اپنی بپتا سناتے ہوئے اس بات کا بھی انکشاف کر سکتا تھا کہ شرت چندر نے ایک گندی نالی کی اینٹ اٹھا کر اسے محل کی زینت بنا لیا تھا۔ چنانچہ رام چرن کا گھرانہ ایک نیکی کے عوض نذر آتش ہو گیا اور اب ناگن سکون کے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ شیطان کی شاگرد بلکہ استاد لیٹی ہوئی آرام کر رہی تھی اور اس کے دماغ کے دروازے سوچ کیلئے کھلے ہوئے تھے۔

شرت چندر، بوڑھا اور گھناؤنا سانپ' جو اس کے کومل بدن سے لپٹتا تو اس کو گھن آتی تھی۔ کہاں اس کا خوبصورت سراپا اور کہاں شرت چندر جیسا بوڑھا کھوسٹ جس کے بدن پر جھریوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا جس کی روح تک میں جھریاں پڑ گئی تھیں۔

لیکن بھرت نواس کی قیمت پر بدن کا سودا مہنگا نہیں تھا۔ پورنما نے اپنے بدن کی مانگ مٹی میں ملا دی تھی۔ وہ اس کی پوری پوری قیمت وصول کرنا چاہتی تھی۔ وہ حسن کی دولت کو بے حقیقت نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ لاکھوں کی طلب بن سکتی ہے۔ ابتدا ہی سے وہ اس کی خواہش مند تھی کہ اسے دیکھ کر لوگ سسکیں، آہیں بھریں اور اس کے فراق میں جان دے دیں۔ ہر ایک کی آرزو وہ تھی۔ اور وہ سب کی تڑپ کا تماشہ دیکھتی رہی اور وہ طویل عرصے تک اس پر عمل کرتی رہی تھی لیکن پھر شرت چندر نے اس کے جسم کی پوری پوری قیمت چکا دی اور اس نے اپنے حسن کو دو آتشہ کرنے کے لئے یہ سودا منظور کر لیا۔

اور اب وہ بھرت نواس کی مطلق العنان ملکہ تھی۔ ایک عالم اس کے زیر نگیں تھا اور انسان کو جب اس کی حیثیت سے زیادہ مل جاتا ہے تو اس کی سوچ کے دھارے بدل جاتے ہیں۔

چندر بدن کی سوچ بھی بدل گئی تھی۔ اس کی وحشت نے نئے انداز اختیار کر لئے تھے۔

وہ اب بھی پرستش کی خواہش مند تھی لیکن اب وہ پرستش کرانے کے اختیارات رکھتی تھی۔ اس نے کوئی مقابل نہیں رہنے دیا تھا۔ شرت چندر سے اسے کوئی محبت نہیں تھی۔ وہ بوڑھے گدھ سے بہت نفرت کرتی تھی لیکن اس کی دوسری رانیوں کو اس نے کافی کوشش کے بعد ختم کر لیا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ ان سے رقابت رکھتی تھی بلکہ وہ کسی کو اپنے اقتدار کا ہم پلہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

یہی صورت راکیش چرن کی تھی۔

راکیش نے ٹوٹ کر اس سے محبت کی تھی۔ عشق میں نیم پاگل ہو گیا تھا۔ پورنما کو بھی یہ بھولا بھالا نوجوان پسند آیا تھا۔

لیکن اس کی مجال کہ پورنما کے بجائے کسی اور کی مالا جپے۔ پورنما نے اس پر کیا کم مہربانی کی تھی؟ اس نے اسے اپنا جسم سونپ دیا تھا۔ راکیش کو تو چاہئے تھا کہ اس ایک رات کے عوض اپنا پورا جیون تیاگ دیتا۔ اسے تو اس رات کے بعد خودکشی کر لینی چاہئے تھی۔ اس کے بعد اور کیا آرزو ہو سکتی تھی۔

لیکن اس دیوانے نے تو پورنما کے حسن کی توہین کی تھی۔ اور نتیجے میں زندگی کھو بیٹھا تھا۔ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے پورے خاندان کا دشمن بن گیا۔ پاپی کہیں کا۔

بہرحال آج کل اس کے من میں سرندر سمایا ہوا تھا۔ سرندر۔ مردانہ حسن کا شاہکار۔ کھنڈالی کا راجکمار۔ وہ ہر طرح چندر بدن کی محبت کا مرکز تھا۔ ہر صورت میں اس قابل تھا کہ اسے چاہا جائے۔ وہ راکیش کی طرح مجہول نہیں تھا۔ رانی پورنما کا دست نگر نہیں تھا۔ جگندر ناتھ کی موت کے بعد وہی کھنڈالی کا راجہ ہوتا گویا وہ ہر لحاظ سے مکمل تھا۔

شرت چندر کے ساتھ الٹی سیدھی راتیں گزرتی تھیں۔ بہرحال عورت کی انا کو کسی حد تک سکون ضرور مل جاتا تھا۔ راکیش بھی مارا گیا تھا اور پورنما جوان تھی اور اس کی صحیح قیمت لگانے کیلئے اس نے جذبات کی گردن دبا رکھی تھی لیکن کب تک۔

بالآخر ایک دن مجبور ہو کر اس نے نینا! سے حال دل کہہ دیا۔

''نینا!'' وہ ریشمی بستر پر مچلتے ہوئے بولی۔

''پورنما!'' نینا! نے پیار سے اس پر جھکتے ہوئے کہا۔

''جا میں تجھ سے نہیں بولتی۔'' پورنما نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

''اس کے بجائے میری گردن پر کٹار پھیر دو۔ میں زیادہ سکھی رہوں گی۔'' نینا! نے اس کے سینے پر ٹھوڑی رکھتے ہوئے کہا۔

اور پورنما نے اس کے بال دونوں مٹھیوں میں پکڑ لئے۔

''باتیں بنانا تو کوئی تجھ سے سیکھے۔'' وہ نینا! کے بالوں کو جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔

''میری رانی! کوئی آگیا تو دو۔ نینا! جان وار دے گی۔''

''اب میں ہر بات کی تجھے آگیا دیتی رہوں۔ کیوں؟''

''مجھے سمجھاؤ۔ میری رانی۔''

''ہاں۔ ہاں ہر بات تجھے سمجھاؤ۔ جیسے تو خود تو جانتی نہیں۔ کیا میں پورا جیون اسی طرح ہی گزار دوں گی۔ کیا میں اسی لئے پیدا ہوئی تھی کہ جوانی، بڑھاپے کی آغوش میں ڈال دوں؟ پھر ودھوا ہو کر بوڑھی ہو جاؤں۔''

''بھگوان نہ کرے۔'' نینا! نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

''بھگوان تو کر چکا ہے نینا۔ اب اور کیا کرے گا؟'' پورنما نے اداسی سے کہا۔

''آج آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ راج رانی میں پریشان ہو جاؤں گی۔''

''ایک تو ہی تو میری رازدار سکھی ہے نینا۔ ورنہ میں سنسار میں کس قدر تنہا ہوں۔''

''اوہ۔ میں سمجھی۔ راجکمار سرندر کی یاد ستا رہی ہے۔'' نینا! مسکراتے ہوئے بولی۔

''سرندر۔ شاید ہم اسے متاثر کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔''

''ناممکن ہے راج رانی! میں نے بھیا کی شکل دیکھی تھی اور میری نگاہیں دھوکا نہیں کھا سکتیں۔ لیکن کھنڈالی کا معمولی سا راجکمار بھرت نواس کی راج رانی اور آسمانی حسن کی ملکہ کے سامنے دوبارہ آنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے۔''

''اگر اسے بھی ہم سے لگاؤ ہوتا نا نینا! تو وہ ہم سے دوبارہ ملنے کی کوشش ضرور کرتا۔''

''ہمت نہ کر سکا ہوگا راج رانی!''

''پھر اسے ہمت کون دلائے گا؟''

''تمہاری داسی۔''

''ہمیں تم سے یہ ہی تو گلہ ہے۔ تو نے اب تک ہمارے من کا بھید نہیں پایا حالانکہ تو ہماری سکھی ہے۔''

''داسی شما چاہتی ہے اور اس کے ساتھ ہی آگیا بھی چاہتی ہے۔'' نینا! نے کہا۔

''کہاں جا رہی ہے؟''

''کھنڈالی۔''

''ابھی۔''

''ابھی جا کر تیاریاں کروں گی۔ اور کل صبح مہندر کے ساتھ چلی جاؤں گی۔''

''مگر سن تو جلد باز۔ کہے گی کیا؟'' پورنما نے سنبھل کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''سکھی کا کام سکھی جانے جو من میں آیا کہہ دوں گی۔''

''ہمیں اس کی نظروں سے گرا نہ دینا۔'' پورنما آہستہ سے بولی۔

''ایسا نے سوچو راج رانی جی! اپنی نینا! سے ایسی امید رکھتی ہو۔'' نینا! نے اس کی نکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔'' پورنما نے کہا اور پھر مسکراتے ہوئے نینا! کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

''کیا سوچ رہے ہو مہندر۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں بھاگوان۔'' مہندر! نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں محسوس کر رہی ہوں تم کچھ بوڑھے ہوتے جا رہے ہو۔ ہر وقت سست رہنے لگے و اور رنگ بھی پیلا ہو رہا ہے۔''

''ایسی بات نہیں ہے نینا! بیکار بیٹھا کھا کھا کر خوب موٹا تو ہو رہا ہوں۔'' مہندر نے نے ہوئے کہا۔

اور نینا! نے جانے کیا سوچ کر اسے دیکھا۔ سچ ہی تو تھا مہندر اپنی حس کھو بیٹھا تھا۔ کے جسم پر چربی چڑھنے لگی تھی۔ گردن لٹک آئی تھی۔ گو شکل و صورت اب بھی موہنی تھی مگر اس نقوش میں ایک بیزاری سی جھلکنے لگی تھی۔

تب نینا! کی نگاہیں رتھ میں لگے ہوئے آئینے کی طرف اٹھ گئیں۔ آئینہ اس کا انگ چوم رہا تھا۔ اس نے نینا! کے پورے پورے پیکر کو خود میں سمو لیا تھا اور اس کی جو تصویر پیش ہا تھا قابل دید تھی۔ گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ چہرہ رخساروں پر یہ ناچتی جوانی کی سرخی، ہونٹ، صراحی دار گردن، پتلی کمر، رنگ دودھ کی طرح سفید، چہرے پر ایک بھی داغ نہیں سنگ مرمر کی طرح سڈول۔

بڑا فرق ہے مجھ میں اور مہندر میں۔ مہندر۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔ یہ زیادہ دیر ساتھ نہ دے سکے گا۔ اب اس کی محبت بھی بوڑھی ہوئی جا رہی تھی۔

اور اسے پورنما یاد آئی۔ چاندنی سے تشکیل پائی ہوئی عورت لیکن جو حسن کی صحیح قیمت ۔ اونہہ۔ اس موئے مہندر سے اب جان چھڑا ہی لینی چاہئے۔

اس نے رتھ چلاتے ہوئے مہندر کو دیکھ کر ایک گہری سانس لی۔

دونوں کھنڈالی جا رہے تھے۔ پہلے کی طرح نہیں بلکہ بڑے اطمینان اور سکون سے۔

اعلیٰ درجے کے رتھ میں سوار ہو کر۔ سرندر نے اسے بہن بنایا تھا اور وہ بھائی کے گھر جا رہی تھی۔ سرندر اسے بھی بے حد پسند تھا لیکن پورنما کی پسند پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے اس نے فوراً سرندر کو بھائی بنا لیا تھا تا کہ پورنما کے دل میں کوئی بدگمانی پیدا نہ ہو۔ وہ اس خطرناک عورت کو خوب جانتی تھی جس کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا تھا۔

بہر حال اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنا بھی کوئی مناسب بندوبست کرے گی۔

رتھ بھرت نواس کی طرف دوڑ رہا تھا۔ بیلوں کے گلے کی گھنٹیاں مترنم آواز میں بج رہی تھیں۔ پھر وہ بھرت نواس کی سرحد سے نکل کر کھنڈالی کی سرحد میں داخل ہو گئے۔

اور کھنڈالی کی سرحد کے رکھوالوں نے رتھ روک لیا۔

''میں راجکمار سرندر کی منہ بولی بہن ہوں۔ اسے میری آمد کی اطلاع دو۔'' اور سرحدی محافظ اسے بڑے احترام سے محل لے گئے۔ سرندر کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ جگندر نے اس کی آؤ بھگت کی۔ اس نے بھی نینا! کو بیٹی کا درجہ دیا تھا۔

سرندر بھیا کب تک آئیں گے پتا جی۔'' نینا! نے پوچھا۔

''شام کو آ جائے گا بیٹی۔ میں نے سپاہی دوڑا دیا ہے۔ قریب کے شہر گیا ہوا ہے۔'' جگندر نے کہا اس نیک آدمی نے لیلاوتی کی طرح نینا! کو سمجھا۔

نینا! سرندر کا انتظار کرتی رہی۔

نینا! کے آنے کی اطلاع سن کر سرندر آندھی طوفان کی طرح آیا تھا۔ اس نے نینا! سے ملاقات کی اور محبت سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

''ہم نے تو سوچا تھا کہ تم ہمیں بھول ہی گئی بہن!''

''واہ۔ کوئی سرندر جیسے بھائی کو کیسے بھول سکتا ہے۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سرندر کی آنکھوں میں بہت سے سوال مچل رہے تھے لیکن وہ پوچھنے کی جرأت نہیں کر پا رہا تھا لیکن رات کے بھوجن کے بعد نینا! نے اس کی مشکل خود ہی حل کر دی تھی۔ وہ اس کے محل کے پائیں باغ میں ملی تھی۔

''کیسی گزر رہی ہے سرندر بھیا؟'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سنگ مرمر کے سنگھاسن پر بیٹھ گئی۔ جو ایک خوبصورت حوض کے کنارے بنا ہوا تھا۔ اس وقت ان دونوں کے علاوہ پائیں باغ میں کوئی نہیں تھا۔ مہندر بے چارے کی کیا مجال تھی کہ وہ نینا! کے کسی معاملے میں مداخلت کر سکتا۔

''ٹھیک ہے۔ دن رات کاموں میں مشغول رکھتا ہوں اپنے آپ کو۔ تنہائی سے ڈر لگتا ہے۔ تم تو سناؤ۔ کیسے اتنے دن کے بعد بھیا کی یاد آ گئی۔''

''بھیا کو بھولی کب تھی۔ بہن تو مجبور تھی لیکن کبھی بھیا نے بھی خبر نہیں لی۔''

''ہمت نہیں پڑی تھی۔'' سرندر نے کہا۔

''کیوں؟ کیا بھرت نواس والوں سے ڈرتے ہو؟''

''بھرت نواس سے نہیں۔ بس۔ رانی پورنما سے ڈر لگتا ہے۔''

''ارے کیوں؟'' نینا! نے حیرت سے کہا۔

''رانی جی! بڑے دل گردے کی مالک ہیں۔ انہوں نے انصاف پر اپنا سہاگ وار دیا۔ میرے من میں ان کی بڑی عزت ہے لیکن اس کے باوجود میں خود کو ان کے سہاگ کے قابل نہیں سمجھتا۔ گو شرت چندر نے بھی میری بہن کے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔''

''تمہیں نہیں معلوم بھیا! رانی پورنما بھی بڑی دکھیاری ہے۔ تم نے اسے دیکھا کیا وہ سندر نہیں ہے؟''

''آکاش کی اپسراؤں سے زیادہ۔''

''کیا وہ جوان نہیں ہے؟''

''تاروں بھری رات کی طرح۔'' سرندر بے خودی سے بولا۔

''کیا وہ اس لائق تھی کہ بوڑھے شرت چندر کی ہوس کی بھینٹ چڑھ جائے۔''

''ہرگز نہیں۔ اسے تو کسی شاخ پر اگنا چاہئے تھا۔''

''وہ مجبور تھی۔ شرت چندر نے اسے زبردستی اپنایا تھا۔ وہ بے سہارا تھی۔ اس کے چچا نے اس کی پرورش کی اور پھر اقتدار حاصل کرنے کیلئے اسے شرت چندر کے حوالے کر دیا۔ وہ بے چاری ارمان بھری تو سدا کی دکھیاری تھی اور اب وہ جوانی میں ودھوا ہو گئی۔

سرندر سر جھکائے بیٹھا رہا۔ نینا! غور سے اس کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھی پھر اس نے دردناک لہجے میں کہا۔

''اکثر تنہائیوں میں وہ خود سے باتیں کرتی ہے۔ وہ بھرت نواس کی رانی! سرندر سرندر بھیا۔ لیکن اس کے ساتھ وہ ایک عورت بھی ہے۔ اور وہ عورت جسے جیون بھر پیار نہیں ملا۔''

''کاش۔ کاش میں اس کے لئے کچھ کر سکتا۔'' سرندر نے لرزتی آواز سے کہا۔

''تم۔ تم تو اس سے دوبارہ ملنے بھی نہیں آئے بھیا۔''

''کیا وہ مجھ سے ملنا پسند کرے گی؟'' سرندر چونک کر بولا۔

''ہوں۔ کئی بار پوچھ چکی ہیں راج رانی! کہ سرندر کی بھی کوئی خیر خبر ملی۔ نہ جانے وہ کیسے ہیں؟''

اور سرندر بے اختیار ہو گیا۔ وہ بے ساختہ بول پڑا۔

''میں تو خود اس کیلئے دن رات بے کل ہوں۔ میری آنکھوں میں تو ہر وقت ان کی موہنی صورت رہتی ہے۔ میں نے تو جس دن سے انہیں دیکھا ہے میرا سکون چھن گیا ہے۔ میں سخت پریشان ہوں۔ میری بہن! میں سخت پریشان ہوں۔ میرے من کو شانتی نہیں ملتی۔ لاکھ خود کو سمجھاتا ہوں مگر مگر......''

نینا! نے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا کر لئے اور پھر اس نے سرندر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ من سے تم نے مجھے اپنی بہن نہیں مانا بھیا!''

''نہیں یہ تو میرا من جانتا ہے۔''

''تب پھر تم نے مجھ سے من کی بات کیوں نہیں کہی؟ بتاؤ تم نے مجھے اپنا بھید کیوں نہیں بتایا؟''

''میں تجھے کیا بتاتا۔ کیا کہتا میں تجھ سے؟ اور تو مجھے کہاں ملتی؟''

''جب من چاہے آدمی بھیج کر بلا لو۔''

''اوہ ہاں۔ یہ میری غلطی ہے۔''

''کیا تم اسے پسند کرتے ہوئے بھیا۔ صاف صاف بتاؤ۔''

''ہاں۔ میں شرمندہ ہوں میں اس سے من ہار گیا ہوں۔''

''بہت بڑا بھید اچانک کھل گیا ہے بھیا! میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اوہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ راج رانی کی اداسی کا یہ کارن بھی ہو سکتا ہے۔''

''راج رانی کی اداسی؟''

''میری بات مان لو بھیا! میری بات مان لو۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ میں نے اسی دن سے راج رانی کو کھویا کھویا دیکھا ہے۔ جس روز سے وہ تم سے مل کر گئی ہے۔ پورنما میری سکھی ہے۔ اس نے میرا نام بدل کر نینا! رکھ لیا ہے۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ پہلے میں پریشان تھی۔ وہ شرت چندر سے بھی ذرا پریم نہیں کرتی تھی اس لئے اس کی موت کا اسے کیا دکھ ہوتا۔ گو سمجھنے والے یہی سمجھ رہے تھے میری سمجھ میں بھی اس کا دکھ نہیں آیا تھا۔ یہ آج میں سب کچھ سمجھ گئی۔ آج میں سب کچھ جان گئی بھیا۔''

''کیا کہہ رہی ہو نینا؟'' سرندر حیرت سے بولا۔

''میں عورت ہوں بھیا! عورت کے من کا روگ جانتی ہوں۔ کبھی کبھی سوچتی تھی کہ رانی جی! کی یہ کیسی حالت ہے ایسی حالت تو پریم میں ہی ہو جاتی ہے۔ مگر وہ رانی ہیں اور میں ان کی ایک معمولی داسی۔ گو رانی پورنما بہت دیالو ہیں۔ وہ بھی مجھے بہن سمان جانتی ہیں لیکن میں ان سے بات پوچھنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔ میں نہیں جان سکتی تھی کہ ان کے من کو کس کا روگ ہے۔ پر تم نے میری یہ مشکل حل کر دی۔''

''مگر کیا یہ ضروری ہے کہ وہ مجھ سے پریم کرتی ہوں؟''

''سرندر کی خبر ملی نینا!'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''مطلب یہ کہ سرندر انہیں ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔''

''نینا۔ نینا! میری بہن! میری پیاری بہن! اگر یہ سچ ہے تو میں تیرا منہ موتیوں سے بھر دوں گا۔ اب میں تجھ سے کیا چھپاؤں نینا! میں اسی دن سے سخت پریشان ہوں۔ دل ہی نہیں لگتا۔ کہیں بھی چلا جاؤں اس کی موہنی صورت نگاہوں میں رہتی ہے۔ پتا جی اور ماتا جی بھی کئی بار میری پریشانی کے بارے میں پوچھ چکے ہیں۔ میرے لئے کچھ کر دو نینا۔ میرے لئے کچھ کرو۔''

''اپنے بھیا کیلئے کچھ نہیں کروں گی تو کس کیلئے کروں گی۔ لیکن ایک شرط ہے بھیا۔''

''کیا شرط؟''

''جو میں کہوں وہی کرنا پڑے گا۔''

''میں تیار ہوں۔ تن من سے تیار ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔ تب کسی رات بھرت نواس آ جاؤ۔''

''ایں۔ وہ کس طرح؟''

''راجکمار بن کر نہیں۔ پریمی بن کر۔'' نینا! نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

''میں کچھ نہیں سمجھا نینا!'' سرندر نے بے بسی سے کہا۔

''ہائے رام۔ پریم نے تو میرے بھیا کی سدھ بدھ ہی کھو دی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے بھیا کہ خاموشی سے بھرت نواس آ جاؤ۔ ایک عام آدمی کے روپ میں۔ اسی راستے سے جس سے پہلے بھرت نواس میں داخل ہوئے تھے۔ پھر یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں رانی پورنما سے تمہاری ملاقات کرا دوں گی۔''

''سچ نینا!'' سرندر خوش ہو کر بولا۔

''بالکل سچ۔'' نینا! نے کہا۔

اور سرندر نے بے اختیار اسے سینے سے لگا لیا۔ اس کے جوان اور چوڑے سینے سے لگ کر نینا! ایک لمحے کیلئے کھو گئی۔ اس کا بدن ٹوٹنے لگا۔ ہائے کیسا کڑیل جوان ہے اور مہندر۔ مہندر کو تو اب بن باس لے لینا چاہئے۔

''تو میری سچی بہن ہے نینا۔ میں تیرا شکر گزار ہوں لیکن نینا! میں کہاں آؤں؟''

"اپنی نینا! کے پاس۔ تمہارا متر میرا گھر جانتا ہے۔"

"تو راج رانی سے کیا کہے گی۔"

"لو۔ اور لو۔ میں تو کچھ بھی نہ کہوں گی۔ ہوا بھی نہ لگنے دوں گی ان باتوں کی بس اچانک دونوں کا سامنا کرا دوں گی اور اس کے بعد کی گتھیاں تم خود نپٹ لینا۔"

"مگر میں اس سے کیا کہوں گا۔" سرندر نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اے لو۔ یہ بھی میں ہی بتاؤں۔ میں کوئی مرد ہوں۔ یہ تو مرد ہی جانتے ہیں کہ انہیں اپنی پریمیکاؤں سے کیسی گفتگو کرنی چاہئے۔" نینا! نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے نینا! لیکن۔ لیکن مجھے یہ کیسے معلوم ہوگا کہ...... کہ پورنما بھی مجھ سے پریم کرتی ہے۔ میرا مطلب ہے اگر اس نے میری بات کا برا منایا تو۔"

"بھیا تم بھی نرے بدھو ہو۔ کوئی جاتے ہی اس سے پریم جھاڑنا شروع کرو گے۔ حالات دیکھنا، اندازہ کرنا، اور پھر اب تمہیں تو ایک ایک بات بتانی پڑ رہی ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں بولوں گی۔ ہاں یہ میرا ذمہ کہ کام نہیں بگڑے گا۔ اگر بات بگڑی تو میں سنبھال لوں گی۔"

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے تو میں پھر کب آؤں۔"

"جب من چاہے۔ من چاہے تو ابھی چلے جاؤ۔"

"من تو یہی چاہ رہا ہے مگر خیر ابھی تو تم یہاں ہو۔"

"میں بس تم سے ملنے چلی آئی تھی بھیا! کل چلی جاؤں گی۔ اور پھر تم ایسا کرنا منگل کی رات کو پہنچ جانا۔ کیسا رہے گا؟"

"بالکل ٹھیک۔ میں پہنچ جاؤں گا۔" سرندر نے کہا۔

"اچھا۔ مجھے آگیا دو۔" نینا! نے کہا۔

اور سرندر نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

نینا! واپس اپنی قیام گاہ کی طرف چل پڑی۔ وہ دل ہی دل میں ہنس رہی تھی۔ سرندر مہاراج! کام تو پہلے ہی بنا ہوا ہے۔ کیوں اتنے بدحواس ہو رہے ہو لیکن تم جیسے اتنا بھولا اور الہڑ بچہ رہے ہو وہ نہ جانے کیا ہے۔ چنتا مت کرو ابھی تو تمہارے اچھے دن ہیں۔ ابھی تو تم رانی پورنما کے چہیتے ہو۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ کسی سے تم بھی اس کی نگاہوں سے اتر جاؤ اور تمہارا حشر بھی راکیش چرن سے مختلف نہ ہو اور پھر یہ ٹھیک بھی ہے۔ ایک مرد جی کا جنجال بن جاتا ہے۔ پہلے تو پریم دیوانہ ہوتا ہے خوب دل کی گرمی نکالتا ہے اور اس کے بعد بھوندو بن کر رہ جاتا ہے۔ جیسے اپنا مہندر۔

سوچتی ہوئی وہ اپنی قیام گاہ میں داخل ہوگئی۔ مہندر کو وہ سوتا چھوڑ گئی تھی لیکن اس وقت مہندر بستر پر موجود نہیں تھا۔ وہ اس کھڑکی کے پاس کھڑا تھا جو پائیں باغ میں کھلتی تھی۔

"جاگ کیسے گئے۔" وہ بستر میں گھستے ہوئے بولی۔

لیکن مہندر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"مہندر۔" نینا! نے آواز دی۔

اور مہندر پلٹ پڑا لیکن اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

"تمہیں کیا ہوگیا مہندر؟" وہ حیرت سے بولی۔

"مجھے صرف ایک بات پر حیرت ہے نینا۔" وہ چیختے ہوئے لہجے میں بولا۔

"کون سی بات؟"

"اگر تم یہاں رنگ رلیاں منانے آئی تھیں تو اکیلی ہی کیوں نہ آگئیں۔ مجھے ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی۔"

"رنگ رلیاں؟ کیا کہہ رہے ہو مہندر!"

"عورت کبھی سمجھ میں نہیں آسکتی نینا! نہ جانے وہ کیا شے ہے۔ نہ جانے وہ مرد کو کیسے کیسے طریقے سے پاگل بناتی ہے۔ بظاہر وہ خوبصورت نازک اور کمزور سی لگتی ہے لیکن اس کے من کی گہرائیوں کی تھاہ مشکل ہے۔ میں نے تمہارے ساتھ کیا برا کیا ہے نینا! کیا تمہارا من مجھ سے بھر گیا ہے؟"

"کیسی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو مہندر؟ ہوا کیا؟"

"مجھے نہیں معلوم تھا نینا! کہ تم ایک بار یہاں کیوں آئی تھیں۔ میں جانتا ہوں تم پورنما کی سکھی ہو اور تمہارے ساتھ رہ کر مجھے پورنما کے بارے میں بھی خوب معلوم ہو چکا ہے۔ اگر تم اپنے پریمی سے ملنے آئی تھیں تو مجھے ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی؟"

"کیا بک رہے ہو مہندر۔" نینا! بگڑ کر بولی۔

"آواز اونچی مت کرو نینا! میں جانتا ہوں کہ تم بڑی سیانی ہو لیکن غیرت مند مرد جان دیتے ہیں۔ اگر میں ابھی گنڈاسے سے تمہاری اور سرندر کی گردن اڑا دوں تو زیادہ سے زیادہ یہ ہی ہوگا ناں کہ جگندر میری لاش گھوڑوں سے باندھ کر گھوڑے دوڑا دے گا لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں ایک آوارہ عورت کے لئے اپنی جان کیوں دوں۔ سنو بس تم اپنا پریم ناٹک ختم کرو۔ اور مجھے صاف صاف کہہ دو کہ تمہیں میری ضرورت نہیں ہے۔"

نینا! چونک پڑی اور گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ یہ مہندر تو اب کافی حد تک خطرناک ہو

گیا ہے۔ اس کی سوچ بہت اونچی چلی گئی تھی۔ اب تو اس کا فوری انتظام ضروری تھا لیکن پورنما سے مشورہ کئے بغیر کچھ کرنا مناسب نہیں تھا اور بہرحال وہ پورنما کی ساتھی تھی۔ گہری سوچ اور ذہانت ہی کی وجہ سے پورنما نے اسے یہ درجہ دیا تھا۔ وہ یہ بھی سوچنا جانتی تھی اس وقت بارود کے ڈھیر پر چنگاری ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ اس وقت تو مٹی ہی ڈالنی پڑے گی۔

چنانچہ اس نے فوراً ہی موڈ بدل لیا اور شکایتی انداز میں مہندر کو دیکھتے ہوئے بولی۔

''مجھے میرا قصور بھی نہ بتاؤ گے مہندر؟''

''قصور میں اپنی زبان سے کچھ نہیں کہوں گا نینا! اس کھلی کھڑکی سے باہر دیکھو اور خود فیصلہ کرلو۔ آؤ۔ دیکھو۔ غور کرو۔ یہاں سے کون سی جگہ نظر آتی ہے۔''

مہندر اس کا بازو پکڑ کر اسے کھڑکی تک دھکیل کر لے گیا اور نینا! نے وہاں سے باہر کا منظر دیکھا۔ وہ جگہ صاف نظر آتی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے نینا! اور سرندر کھڑے تھے۔ نینا! نے تھوڑی دیر پہلے کے مناظر کو یاد کر کے ایک گہری سانس لی۔

''مہندر!'' اس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''کیا تم سرندر سے میری ملاقات پر خفا ہو؟''

''میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر سرندر......''

''سوچ سمجھ کر بات کرو مہندر! تم بھی ہندو ذات سے تعلق رکھتے ہو کیا بہن بھائی کا رشتہ بھی گندا ہوسکتا ہے۔''

''ہونہہ۔ دنیا کیلئے بہن بھائی لیکن......''

''اور کچھ نہ کہو مہندر! میں جھوٹی ہوں لیکن سرندر کو مندر میں لے جاؤ۔ اسے کرشن بھگوان کے چرنوں میں کھڑا کر کے اس سے سوگند لو کہ کیا اس کے من میں میرے لئے بہن کے علاوہ کوئی اور رشتہ ہے؟''

''مگر میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں اس کے سینے سے لگا دیکھا ہے۔''

''وہ ایک محبت کرنے والا بھائی ہے بس میں اور کچھ نہیں کہوں گی۔'' نینا! منہ لپیٹ کر پڑ گئی۔

اور مہندر نجانے کب تک اپنے خیال پر غور کرتا رہا اور پھر اس نے سوچا کیا درحقیقت اسے غلط فہمی ہے۔ سرندر صاحب اختیار ہے۔ نینا! بھی گئی گزری نہیں ہے اگر وہ دونوں ایک ہونا چاہتے ہیں تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ کیا وہ سچ مچ ایک دوسرے کو بہن بھائی مانتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اس سے بڑی بھول ہوئی ہے۔ اس نے اٹوانٹی کھٹوانٹی لئے پڑی تنہا نینا! کو دیکھا اور اسے افسوس ہونے لگا۔ اس کا دل چاہا کہ نینا! سے معافی مانگ لے پھر اس نے سوچا کہ ابھی وہ گرم ہے اس نے نینا! کو بھی برا کہا ہے۔ یہاں سے واپسی کے بعد سہی۔

لیکن وہ بے وقوف کیا جانتا تھا کہ وہ اپنے لئے کیا بیج بو چکا ہے۔ نینا! کے ذہن میں اب اس کے خلاف نفرت کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ اور نینا! پورنما کی سکھی تھی۔ صاحب اقتدار تھی۔ آنے والا وقت نہ جانے مہندر کیلئے کونسی مصیبتیں لانے والا تھا۔ بہرحال نینا! نے اس وقت مصلحت سے کام لیا تھا لیکن مہندر کو اس کی بکواس کی مناسب سزا دینا چاہتی تھی۔ یہاں رکنے کا اب کوئی کام نہیں رہ گیا تھا چنانچہ دوسرے دن اس نے روانگی کا فیصلہ کرلیا۔

دوسری صبح جب وہ جاگی تو مہندر ٹھیک تھا۔ شاید اسے اپنی بے وقوفی کا احساس ہوگیا تھا۔ نینا! نے سوچا کیا پھر وہ بھی چالاکی سے کوئی کام لے کر کچھ کرنا چاہتا تھا۔ نینا! نے اس سے ہوشیار رہنے کا فیصلہ کرلیا۔

سریندر اور جگندر ناتھ نے اسے اپنے ہاتھوں سے رتھ میں سوار کرایا تھا۔ جگندر ناتھ نے اسے اشرفیوں کی ایک تھیلی اور کچھ زیورات بھی دیئے تھے اور سرندر نے بھی تحائف دیئے تھے۔

جب رتھ روانہ ہونے لگا تو سرندر نے آہستہ سے کہا۔

''میری منتظر رہنا نینا!''

''میں انتظار کروں گی بھیا۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا اور رتھ آگے بڑھ گیا۔ سرندر کے سپاہی نینا! کو پورے احترام سے چھوڑنے آئے تھے۔

◈......◈......◈

پورنما بے چینی سے اس کی منتظر تھی۔ اسے نینا! کے آنے کی اطلاع مل گئی تھی لیکن ابھی نینا! اس کے پاس پہنچی نہیں تھی۔ پورنما نے اس دوران تنہائی حاصل کرلی تھی۔ وہ نینا! کی منتظر تھی۔

نینا! کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

''ہائے نینا! زندگی میں پہلی بار اتنی شدت، اتنی بے چینی سے کسی کا انتظار کیا ہے۔ سمے تھا کہ ٹلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔'' پورنما نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

نینا نے دونوں آنکھیں بند کرلیں اور پورنما کی سمت جھک گئی۔

''میری آنکھوں کو چوم لیں رانی جی! ان آنکھوں نے آپ کے پریمی کو دیکھا ہے۔ تسلی ہوجائے گی۔''

اور رانی پورنما نے سچ مچ اس کی آنکھیں چوم لیں پھر اس کے گال پر پیار سے ایک چپت رسید کرتے ہوئے بولی۔

"بس اب زیادہ ناٹک نہ کرو نینا۔ تجھے میری بے چینی کا احساس نہیں ہے۔"

"مجھے پورا پورا احساس ہے رانی جی! پر جو کچھ میں آپ کو سناؤں گی وہ آپ کی ساری بے چینی دور کر دے گا۔"

"بڑی کٹھور ہو نینا۔ جلدی بتا بھگوان کیلئے جلدی بتا۔ کیا سرندر سے ملاقات ہوئی۔"

"کیوں نہ ہوتی۔" نینا! آنکھیں مٹکا کر بولی۔

"کیا گفتگو ہوئی کیا ملاقات تنہائی میں ہوئی تھی؟"

"ہاں۔"

"میرا ذکر ہوا؟"

"آپ کے علاوہ اور کس کا ذکر ہوتا۔ بڑی خوش نصیب ہیں آپ رانی جی! آپ کا پریمی بھی آپ کی آگ میں جل رہا ہے۔"

"کیا بات ہوئی ان سے نینا؟"

اور نینا! نے مزید اداکاری مناسب نہ سمجھی۔ پورنما کا پارہ چڑھ بھی سکتا تھا چنانچہ اس نے شروع سے لے کر آخر تک ہونے والی پوری گفتگو سنا دی۔

پورنما بڑی محویت سے یہ باتیں سن رہی تھی اسے نینا! کی ذہانت پر خوشی ہوئی تھی۔ نینا! نے پورنما کے دل کا بھید نہیں کھولا تھا بلکہ خود سرندر کے دل کا حال معلوم کر آئی تھی۔ اور اس طرح پورنما کا مان بھی رہ گیا تھا۔

"پرسوں وہ میرے پاس آئیں گے اور پھر۔ میں انہیں آپ کے پاس پہنچا دوں گی۔"

پورنما خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ نینا! کے خاموش ہونے کے بعد بھی وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔ تب نینا! گھبرا کر بولی۔

"کیا بات ہے رانی جی! کیا میں نے کچھ غلط کر دیا ہے؟"

پورنما چونکی۔ مسکرائی اور پھر اس نے آگے بڑھ کر نینا! کو سینے سے لگا کر بھینچ لیا۔

"نینا! اب تو ہماری سکھی ہی نہیں رہی بلکہ تو نے ہم پر احسان بھی کیا ہے۔ ہم تیرے اس احسان کو یاد رکھیں گے اور کبھی اس کا بدلہ بھی دیں گے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسی بات نہ کریں رانی جی! نینا کا من گھائل ہو جائے گا۔ نینا! تو آپ پر جان بھی وار کر اپنا فرض پورا نہ کر سکے گی۔ سچ مانو رانی جی! میں آپ کے کام صرف اس لئے نہیں کرتی ہوں کہ آپ کی داسی ہوں یا آپ نے میرے اوپر بہت سے احسانات کئے ہیں بلکہ میرے من کی گہرائیوں میں آپ کا عشق ہے۔ میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ آپ سے پریم کرتی ہوں۔ آپ کو خوش دیکھ کر میرے من کو شانتی ملتی ہے۔"

"ہمیں یقین ہے نینا۔" پورنما نے اسے بھینچے بھینچے کہا۔ اور پھر کافی دیر تک وہ سرندر کی پراسرار آمد کے بارے میں گفتگو کرتی رہیں۔ پورنما کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو گیا تھا۔

"اب کیا آ گیا ہے راج رانی جی!" نینا! نے پوچھا۔

"نینا۔ اب تو ہمیں تیرے مہندر پر غصہ آنے لگا ہے۔" پورنما نے کہا۔

"کیوں۔" نینا! چونک کر بولی۔

"بس ہمارا من چاہتا ہے کہ تو ہمارے پاس ہی سویا کرے مگر یہ مہندر اس کی وجہ سے تجھے جانا پڑتا ہے۔"

"اس خوشی کے سمے راج رانی جی! میں آپ سے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کہنا چاہتی تھی جس سے آپ کے من کو دکھ ہوتا۔ پر آپ نے اس کا نام لے لیا ہے تو میں باز نہیں رہ سکتی۔" نینا! نے سنجیدگی سے کہا۔

اور پورنما چونک پڑی۔

"ارے کیا بات ہے؟ کوئی خاص بات ہی معلوم ہوتی ہے۔ تو تو بڑی سنجیدہ ہو گئی۔"

"ہاں بات تو خاص ہی ہے رانی جی!"

"پر بتا تو سہی پہیلیاں کیوں بجھوا رہی ہے؟"

"یہ مہندر ہاتھ سے نکل رہا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"نیچ ذات ہے، مخمل راس نہیں آ رہی۔ دماغ اونچے ہو گئے ہیں خود تو مردوں کی سی ایک شان بھی پیدا نہ کر سکا۔ دوسروں کو دیکھ کر جلتا ہے۔ بات میری حد تک ہوتی تو کوئی بات نہیں تھی لیکن رانی دیدی میں تمہارے لئے کوئی بات نہیں سن سکتی۔"

"کھل کر بتا نینا۔" پورنما بھی سنجیدہ ہو گئی تھی۔

"بس کھل کر ہی بتا رہی ہوں کہ مہندر کا کچھ انتظام ضروری ہے۔ اس نے کھنڈالی میں مجھے اور سرندر کو یکجا دیکھا اور پھر اس نے جو گفتگو کی وہ بہت خراب تھی۔"

"کیا گفتگو تھی؟" پورنما نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اور نینا! نے اپنی اور مہندر کی گفتگو سنا دی۔ اس نے کچھ نمک مرچ بھی لگایا۔ بالآخر ہزار بدن کی سکھی تھی پورنما کا چہرہ سپاٹ تھا۔ اس پر کوئی خاص تاثر پیدا نہیں ہوا تھا۔ نینا! کی کہانی پر چند ساعت خاموش رہی پھر بولی۔

"تیرا کہنا ٹھیک ہے نینا۔ وہ گھوری ہمارے کچھ رازوں سے بھی واقف ہے۔"

"ہاں۔ راج رانی جی! اور پھر نیچ ذات ہے۔"

"اسے کوئی تکلیف پہنچے تو تجھے دکھ تو نہ ہوگا؟"

"میں تو اب اس پاپی کی صورت سے بھی نفرت کروں ہوں۔ میرا پریمی تھا۔ میرے لئے کچھ کہہ لیتا لیکن۔"

"چنتا مت کر نینا۔ وہ کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا انتظام ہو جائے گا۔" پورنما نے کہا اور نینا! اس کی شکل دیکھنے لگی۔

پھر پورنما مسکرائی تو وہ خود بھی مسکرا دی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

سرندر کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔ وہ کٹھن راستوں کا سفر کر رہا تھا لیکن اس کی بدحواسی راستے کی صعوبتوں کی وجہ سے نہیں تھی۔ محبت کرنے والے تو تمام پریشانیوں کا پہلے سے اندازہ کر لیتے ہیں۔ عشق کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے تلی پٹھے مضبوط کرنے ہوتے ہیں۔ خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔

سرندر کی بدحواسی کی وجہ پورنما سے اچانک ملاقات ہونے کی سبیل نکل آنا تھی اور پھر نینا! نے اسے جو کچھ سنایا تھا اس نے سرندر کو نئی زندگی دی تھی۔ غیور راجکمار اپنی بہن کی موت سے بہت دلبرداشتہ ہوا تھا۔ اس کے دل میں طوفان اٹھا تھا اور اس نے باپ سے اجازت مانگی تھی کہ شرت چندر سے بدلہ لینے دیا جائے لیکن جگندر جہاندیدہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ شرت چندر کی قوت بہت ہے۔ کھنڈالی بھرت نواس کے فوجیوں سے مقابلہ نہ کر سکے گا جوش کے عالم میں فوجوں کو کٹانا مناسب نہیں۔ اس نے بمشکل تمام سرندر کو روکا تھا۔ جگندر اسے نہ روکتا تو سرندر جوش جوانی میں بھرت نواس پر چڑھ دوڑتا۔ انجام کچھ بھی ہوتا۔

لیکن اس کے دل میں بھرت نواس کی طرف سے شدید نفرت تھی۔ بھرت نواس کے ایک ایک فرد سے وہ نفرت کرتا تھا۔ نینا! ایک خوبصورت لڑکی تھی لیکن اس کا تعلق بھرت نواس سے تھا یہ معلوم کر کے سرندر بھڑک اٹھا تھا لیکن پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ اس کی بہن کی سکھی ہے تو اس کے دل میں اس کے لئے ہمدردی جاگی۔ اور اس نے اسے بہن بنا لیا پھر اس کے ذریعے وہ کام ہوا جس سے سرندر کو سکون مل گیا۔ اس نے اپنی بہن کے قاتل سے بدلہ لے لیا تھا۔

اور ہاں اس کی ملاقات پورنما سے ہوئی۔ اس حسین لڑکی کو دیکھ کر سرندر حواس کھو بیٹھا تھا۔ وہ اچنبھے میں پڑ گیا تھا اور پھر یہ سوچ کر اس کا دل ڈوبنے لگا کہ اس نے اس ارمان بھری کا سہاگ اجاڑ دیا ہے اور اب وہ ودھوا ہے۔ یقیناً وہ اس سے نفرت کرتی ہوگی۔

لیکن یہاں بھی نینا! نے اسے سنبھالا تھا۔ جب اس نے بتایا کہ پورنما تو شرت چندر

گدھ کے پنجے میں پھنسی ہوئی چڑیا تھی اور اس سے آزاد ہو کر وہ خوش ہے تو اسے بھی خوشی ہوئی۔ پورنما اس کے دل میں چمکی تھی اور پھر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھی لیکن اس کی موہنی صورت سرندر کے دل پر نقش ہو گئی تھی اور اس دن سے آج تک وہ تڑپ رہا تھا۔ دن کے ہنگاموں میں دوسروں کے سامنے وہ خود کو سنبھالے رہتا لیکن رات آہوں کی رات ہوتی تھی۔ بستر اس کی بے چینیوں کا راز دار ہوتا تھا۔ پریم بھی کیا تھا تو کس سے۔ کوئی قابل حصول شے نہیں تھی۔ اس کی راجدھانی کھنڈالی سے بڑی تھی۔ وہ وہاں کی مطلق العنان ملکہ تھی۔ پھر وہ ودھوا تھی۔

اس کے حصول کا کوئی ذریعہ نہ تھا اور اپنی حسرت نصیبی پر وہ بہت کڑھتا تھا۔ مایوسی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ اب وہ ایک نگاہ دیکھنے کیلئے ترس رہا تھا۔ ناقابل حصول شے نظر ہی آ جائے۔ تو دل کی پیاس کسی حد تک جائے۔

اور پھر شاید یہ اس کی آہوں کا اثر ہی تھا کہ اچانک نہ صرف پورنما سے ملاقات کی سبیل نکل آئی بلکہ نینا! نے ایک ایسی بات کہی جسے سن کر سرندر کا من ڈول گیا۔

کیا نینا! نے ٹھیک کہا تھا۔ کیا دوسری طرف بھی آگ کے شعلوں کی گرمی پہنچی ہے؟ اگر یہ درست ہے تو دنیا کی ہر ریت توڑ دی جائے گی۔ ہر رسم ٹھکرا دی جائے گی اور پورنما کو اپنانے کے لئے پوری دنیا سے مخالفت مول لے لی جائے گی۔ پورنما۔ پورنما۔

ان کا دل یہ ہی گردان کر رہا تھا اور اس کا قوی ہیکل گھوڑا دشوار گزار راستوں کو طے کرتا ہوں منزل کی طرف جا رہا تھا۔ وہ اپنے مالک کو کامیاب کرانے کیلئے بے چین تھا اور اس نے کٹھن راستے آسان بنا لئے تھے۔ سرندر پہلے بھی ایک بار ان راستوں پر سفر کر چکا تھا لیکن اس وقت اس کے دل میں کچھ اور خیال تھا۔ اس وقت انتقام کی آگ سینے میں بھڑک رہی تھی اور اس وقت وہ محبت کی آنچ میں دھیمے دھیمے سلگ رہا تھا۔

لیکن خیال محبوب دوسرے خیالات کی گنجائش کہاں چھوڑتا ہے اور منزل آسان سے آسان تر ہوتی جاتی ہے۔ شام ڈوب رہی تھی جب سرندر بھرت نواس میں داخل ہوا۔ اس نے جو راستہ اختیار کیا تھا یہاں اسے دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔

اس راستے کو پشت سے طے کرتے ہوئے وہ بھرت نواس میں شاہی محلات تک بھی جا سکتا تھا اور نینا! نے اسے اپنا پتہ خوب بتا دیا تھا۔ اس وقت وہ ایک عام آدمی کے لباس میں تھا۔ گھوڑے پر ایک معمولی زین کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ہاں البتہ گھوڑے اور اس پر بیٹھے ہوئے سوار کی شان دیکھ کر لوگ اس کے بارے میں شبہے میں پڑ سکتے تھے۔

لیکن جھٹپٹا ہو چکا تھا اور بازاروں میں رونق کم ہونے لگی تھی۔ سرندر سکون سے سفر کرتا ہوا ایک سرائے میں پہنچ گیا۔ سرائے کی مالکہ نے اس کی آؤ بھگت کی اور سرندر نے اپنا گھوڑا

سرائے کے اصطبل میں باندھ دیا۔ سرائے کی مالکہ کو اس نے اچھی خاصی رقم دے کر اپنے رہنے کیلئے جگہ حاصل کی اور پھر اس نے اپنے ساتھ لائی ہوئی پوٹلی کھول لی۔ اس میں دوسرا لباس تھا جو اس نے منہ ہاتھ دھونے کے بعد پہن لیا تھا اور پھر دل کی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہوا باہر نکل گیا۔

بھرت نواس کے بازاروں میں گھومتے ہوئے اس نے وقت گزارہ اور پھر راج محل کی طرف چل دیا۔

نینا! نے اسے پوری پچویشن بتا دی تھی چنانچہ چور راستوں سے راج محل میں داخل ہونے میں اسے کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ یہ چور راستے بڑے محفوظ تھے لیکن بشرطیکہ ان کے بارے میں کسی کو معلوم ہو۔

بالآخر وہ نینا! کے ذاتی محل میں پہنچ گیا جو پورنما نے اسے دیا تھا۔ نینا اس کی منتظر ہی تھی۔ مہندر کو اس نے ایک ضروری کام بتا کر دوسرے گاؤں بھیج دیا تھا۔

سرندر کو دیکھ کر وہ خوشی سے کھل گئی۔ اس نے لپک کر سرندر کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

''آ گئے بھیا۔'' وہ خوشی سے چیخ پڑی۔

''میری پیاری بہن!'' سرندر نے اسے سینے سے بھینچتے ہوئے کہا۔

''عموماً بہنوں کی مشکلات دور کرنا بھائیوں کا کام ہوتا ہے لیکن میں بڑا بدنصیب ہوں کہ میری مشکلات میری بہن کے کندھوں پر آن پڑی ہیں۔''

''کیسی باتیں کرتے ہو بھیا!'' نینا! اس کی گردن کو قریب کرتے ہوئے بولی۔ ''میں اپنی جان بھی تم پر وار سکتی ہوں۔ میں نے تمہارے لئے کیا کیا ہے؟''

''اگر وقت نے میرا ساتھ دیا تو میں رشتہ نبھا کر دکھاؤں گا۔''

''تمہاری محبت ہی کافی ہے بھیا۔ آؤ۔'' اور نینا! اسے لے کر نشست کے کمرے میں چلی گئی۔ اس کے انگ انگ میں سرندر کے بدن کی گرمی سمائی ہوئی تھی اور وہ بے خودی سی ہو رہی تھی لیکن یہ اعلیٰ معیار کا معاملہ تھا سرندر کو پورنما پسند تھی اور مجبوراً اسے بھیا بنانا پڑا تھا۔ چنانچہ اب زبان کے اس رشتے کو نبھانا ہی تھا۔

''رانی جی! کیسی ہیں؟''

''ٹھیک ہیں بھیا!''

''تجھ سے کچھ باتیں ہوئی ہوں گی۔''

''بڑے مزے کی۔'' نینا! ہنس پڑی۔

''کیا؟ مجھے بھی تو بتاؤ؟'' سرندر نے اشتیاق سے کہا۔

''کرید کرید کر کھنڈالی کی باتیں پوچھی گئیں۔ جگندر ناتھ چاچا کے بارے میں۔ محلات کے بارے میں۔ کھنڈالی کی جنتا کے بارے میں۔ بس ایک نام لیتے ہوئے زبان لڑکھڑائی تو وہ سرندر ہی تھے۔''

''اوہ۔ میرے بارے میں کیا پوچھا گیا؟'' سرندر کا دل خوشی سے ناچنے لگا۔

''یہی کہ ان سے بھی ملاقات ہوئی تھی؟ میں نے پوچھا کس سے تو کئی بار زبان لڑکھڑائی۔ تب کہیں جا کر میرے بھیا کا نام لیا گیا۔''

''اوہ۔ پھر؟ تم نے کیا کہا؟''

''میں نے بھی خوب چھیڑا۔ میں نے کہا ہاں ملاقات ہوئی تھی۔ اور آپ کو نمسکار کیا گیا ہے اور پھر میں نے چھیڑنے کے لئے کہا کہ سرندر بھیا کہہ رہے تھے کہ اب کبھی راج رانی سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ تو عجیب سی نظروں سے میری طرف دیکھنے لگیں۔ اور میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔''

''بڑی کٹھور ہو نینا! تم نے میرے آنے کے بارے میں بتایا؟''

''لو۔ کیوں بتاتی؟''

''تو پھر۔ تو پھر اب۔ اب کیا ہوگا؟''

''تم اچانک ان کے سامنے جاؤ گے بھیا۔ اور میں چھپ چھپ کر دیکھوں گی۔ دیکھتی ہوں کیسا لگتا ہے۔'' نینا! ہنستے ہوئے بولی۔

''مگر نینا! اگر میں اس طرح رانی پورنما کے سامنے گیا تو...... تو وہ ناراض بھی ہو سکتی ہیں۔'' سرندر نے کہا۔

''بھیا۔ یہ میری ذمہ داری تم چنتا مت کرو۔ مجھے بھی تو اپنی جان پیاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسی کوئی بات نہ ہوگی۔ پورنما آپ کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گی۔''

سرندر گردن جھکا کر کچھ سوچنے لگا۔ وہ کٹھن منزلیں طے کر کے یہاں تک آیا تھا چنانچہ دل کا حال کہہ ہی دیا جائے۔ اسے بھی دیکھ لیا جائے گا۔ کنویں کے پاس آ کر پیاسا لوٹ جانا تو حماقت ہے۔ اگر پورنما نے اس کی آمد پسند نہ کی تو پھر دل سے اس کے خیال کو نکالنے کی کوشش کرے گا۔ یہ نینا! تو معصوم اور الہڑ ہے اس کا کیا ہے؟''

''کیا سوچ رہے ہو بھیا؟'' نینا! نے کہا۔

''خود پر ہنسی آ رہی ہے۔''

''کیوں؟''

"سرندر جس کے نام سے بڑے بڑے سورما کانپتے ہیں۔ جو شیروں کی کچھار میں گھسنے میں تامل نہیں کرتا ایک حسین لڑکی کے سامنے جاتے ہوئے کس قدر خوفزدہ ہے۔"

"ڈر من سے نکال دو سرندر بھیا۔ اپنی نینا! کی بات مان لو۔"

"نکال دیا پگلی! ٹھیک ہے۔"

"تو پھر جاؤ۔ گول باغ میں جاؤ۔ چاندنی رات ہے۔ پورنما محل کے پچھلے دروازے سے نکل کر حوض کے کنارے بنچ پر بیٹھ جاتی ہیں۔ اکثر یہاں رہتی ہیں خاص طور سے چاندنی راتوں میں اور یہ کیفیت اس وقت سے ہے جب سے وہ آپ سے مل کر واپس آئی ہیں۔"

"مجھے گول باغ کا پتہ بتا دو۔" سرندر نے کہا۔

"میں تمہیں پہنچا دوں گی۔ چنتا نہ کرو۔ جل پانی کر لو۔"

"میری اچھی بہن! اس سمے اس کیلئے نہ کہو۔ بس مجھے گول باغ پہنچا دو۔ میں اپنے بھاگ آزمانا چاہتا ہوں۔" سرندر نے بے قراری سے کہا۔

اور نینا! مسکرانے لگی۔

پھر اس نے پیار سے سرندر کا ہاتھ پکڑا اور مکان کے عقبی حصے پر پہنچ گئی۔ گول باغ بھی اس عمارت کے پیچھے تھا دوسرے کنارے پر پورنما کا محل تھا۔ جس کے عقبی دروازے بھی گول باغ میں کھلتے تھے۔ یہ پروگرام پہلے سے طے تھا اور نینا! کو یقین تھا کہ پورنما اس وقت گول باغ کے عقبی حصے میں حوض کے کنارے موجود ہوگی اور سرندر کا انتظار کر رہی ہوگی۔

وہ سرندر کو لے کر درختوں کی اوٹ میں ہوتی ہوئی اس جگہ پہنچ گئی جہاں سے دوسری سمت حوض تھا اور سرندر کا دل دھڑک اٹھا۔ اسے حوض کے کنارے بنچ پر کوئی نظر آ رہا تھا۔ نینا! نے اس کی کوکھ میں چٹکی لی۔

"جاؤ بھیا رام بھلی کرے۔"

"شریر۔ لیکن دیکھو۔ بھاگ میں کیا لکھا ہے۔" سرندر نے کہا اور دبے پاؤں آگے بڑھ گیا۔

نینا! نے دل ہی دل میں قہقہہ لگایا۔ بھگوان کرے اچھا ہی لکھا ہو مہاراج! اور اگر برا لکھا ہوا تو سمجھو آج ہی سے سورگباش ہو گئے۔ اس نے سوچا اور واپس مڑ گئی۔ یہ پورنما کی ہدایت تھی۔ اس وقت کے بعد سے سرندر کا چارج اس نے سنبھال لیا تھا۔

◇ ...... ◇ ...... ◇

سرندر پورنما کی پشت پر پہنچ گیا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ ہونٹ خشک ہو

ہے تھے۔ جس انداز میں وہ پورنما کے سامنے جا رہا تھا اس میں کسی بہانے کی گنجائش نہیں تھی۔ ...سی بات یہ تھی کہ وہ یہاں صرف پورنما کے پاس آیا تھا۔ وہ پورنما کی پشت پر پہنچ گیا۔ پورنما ...وقت چاندنی کی مادی تصویر معلوم ہو رہی تھی۔ سفید براق ساڑھی، کسی قسم کی پرکاری سے بے ...چہرہ، سیدھی مانگ، موٹی موٹی سیاہ آنکھوں سے وہ پانی میں جھانک رہی تھی۔ نہ جانے کیا دیکھ ...رہی تھی۔

سرندر نے پانی میں جھانکا اور اس کی شکل صاف پانی میں نمایاں ہو گئی۔ تب پورنما نے ...گہری سانس لی اور سرگوشی کے عالم میں بولی۔

"اوہ۔ سرندر! یوں میرے سامنے نہ آیا کرو۔ میرا جیون نشٹ ہو جائے گا۔ میں کہیں ...نہ رہوں گی سرندر! چلے جاؤں بھگوان کیلئے۔ میرے سامنے سے چلے جاؤ۔ تمہارے خیالوں ...تو میری راتوں کی نیندیں لوٹ لی ہیں۔ مجھ سے تو یہ پانی ہی اچھا ہے۔ جو تمہارے خیال سمیٹے ...ہے ہے۔"

سرندر نے حیرت سے اس کی گفتگو سنی سمجھی اور اس کے دل میں مسرت کے کنول کھل ...گئے۔ اس نے سمجھ لیا کہ پانی میں اس کی شکل نظر آ رہی ہے جسے پورنما صرف ایک تصور سمجھ رہی ...ہے۔ تو نینا! کا خیال درست تھا۔ وہ خوشی سے بے قابو ہونے لگا لیکن اس نے بمشکل تمام اپنے ...آپ کو سنبھالا اور پھر دھیمے سے بولا۔

"پورنما۔"

"ہاں۔ سرندر! میں پورنما ہی ہوں۔ میرا نام پورنما ہے مگر۔ مگر......"

"پورنما۔" سرندر نے کانپتے ہاتھ اس کے نرم و گداز شانوں پر رکھ دیئے اور پورنما اچھل ...پڑی۔

اس نے پلٹ کر سرندر کی طرف دیکھا اور کیسی سندر آنکھیں تھیں یہ۔ کیسی انوکھی حیرانی ...تھی ان میں۔ شبنم کی طرح پاکیزہ اور شرمائی ہوئی آنکھیں۔ جوش مسرت سے دمکتی ہوئی آنکھیں۔

وہ سرندر کو گھور رہی تھی اور سرندر کے دماغ میں سناٹے چھا رہے تھے۔

"سرندر! کیا۔ کیا یہ حقیقت ہے۔ کیا یہ تم ہی ہو۔ سرندر؟" وہ بے خودی سے بولی۔

"ہاں۔ میں نے۔ میں نے ہی یہ جسارت کی ہے۔" سرندر نے جواب دیا۔

اور پورنما اچھل پڑی۔ اسکے چہرے پر بے پناہ خوشی کے جذبات ابھر رہے تھے۔

"آپ۔ آپ۔ سرندر! آپ یہاں کیسے آئے؟"

"اپرادھی ہوں راج دانی! سزا پانے آیا ہوں۔" سرندر بے اختیار ہو گیا۔ "پاپی دل ...پاگل کر دیا ہے۔ آپ کے بنا جیون سونا ہو گیا ہے۔ مرنا چاہتا ہوں۔ بھگوان کیلئے میرے سینے

میں خنجر بھونک دیں۔'' اس نے پورنما کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور پھر اپنی جسارت پر سن ہو کر رہ گیا۔

لیکن پورنما نے ہاتھ نہیں ہٹائے تھے۔ اس کے چہرے کے نقوش بھی نہیں بگڑے تھے۔

''آپ۔ آپ آئے کیسے؟'' وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

''بس چوروں کی طرح آیا ہوں۔ دیوانوں کی طرح آیا ہوں۔ راج رانی جی! میرے سوچنے سمجھنے کی قوت ختم ہو گئی ہے۔ میں تم سے پریم کرتا ہوں۔ میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ اگر میرا پریم سویکار نہ ہوا تو میں۔ میں کسی ندی میں گر کر جان دے دوں گا۔''

''بھگوان نہ کرے۔'' پورنما نے جلدی سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ آپ کے دشمن مریں سرندر۔''

اور محبت کی اس ادا پر سرندر کو جنت مل گئی۔ وہ وفورِ جذبات سے بے خود ہو گیا اور نیچے بیٹھتا چلا گیا۔ ''تو۔ تو آپ نے مجھے شما کر دیا راج رانی؟''

''کیسی باتیں کرتے ہیں سرندر جی! آپ ہمارے مہمان ہیں۔ یہاں کیوں بیٹھے ہیں بنچ پر بیٹھئے۔'' اس نے سرندر کے شانے پکڑے اور اسے بنچ پر بٹھا دیا اور پھر وہ خود بھی شرمائی شرمائی بیٹھ گئی۔

''آپ میرے اس طرح آنے سے ناراض تو نہیں ہیں راج رانی!''

''آپ مجھے راج رانی نہ کہیں۔ میرا نام پورنما ہے۔''

''اگر میں آپ کو صرف پورنما ہی کہوں؟''

''مجھے اعتراض نہ ہوگا۔''

''شکریہ پورنما۔ شکریہ۔ میں کیا بتاؤں مجھے کیا مل گیا ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ تم ناراض ہو گی۔ غصے میں آ کر سپاہیوں کو بلواؤ گی اور میری گردن اتار دی جائے گی۔ مگر تم بہت دیالو ہو پورنما۔''

''نہیں سرندر۔ تم مرد ہو۔ من کے بھید کہنے کی ہمت رکھتے ہو۔ میں کس قدر مجبور تھی۔ میں کس قدر پریشان تھی۔ اگر۔ اگر تم سچ مانو۔ میرے من کی پکار ہی تمہیں یہاں لے آئی ہے سرندر! تم ایسے اچانک ملے ہو کہ میں پاگل ہوئی جا رہی ہوں۔ میں نہیں جانتی تم یہاں کیسے آئے ہو۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔ ابھی تھوڑے سے پہلے میں تمہارے ہی بارے میں سوچ رہی تھی۔''

''میں نے تمہارے شبد سنے تھے پورنما۔''

''ہائے رام۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟'' پورنما نے شرمائے ہوئے انداز میں دونوں ہاتھ

چہرے پر رکھ لئے۔

لیکن اب سرندر شیر ہو گیا تھا۔ پورنما بھی اس سے اظہار محبت کر چکی تھی گو کھل کر نہیں ہوا تھا لیکن جس قدر گفتگو ہوئی تھی کم نہ تھی۔ اس نے پورنما کے قریب کھسک کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور چہرے سے ہٹا دیئے۔

''پورنما!'' اس نے آہستہ سے اسے پکارا۔

اور پورنما پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی آغوش میں آ گری۔ اس نے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں ڈال دیئے۔

سرندر! میں تم سے۔ پریم کرتی ہوں۔ اسی روز سے میرا من بے کل تھا۔ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا۔ کہنے کو میں رانی ہوں سرندر! پر میرا من کتنا سونا ہے تمہیں کیا بتاؤں۔ سرندر میں دکھیاری ہوں۔ مجھے زبردستی ایک بوڑھے کے پلے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ میں نے کانٹوں پر جیون گزارا ہے۔ تم میرے متر ہو سرندر۔ تم نے مجھے اس بوڑھے کے جنجال سے نجات دلائی۔ میں تمہاری احسان مند ہوں۔'' پورنما نے اس کے سینے سے سر ٹکا دیا۔

''اب بتاؤ۔ سرندر! میں کیا کروں۔ میرے پیروں میں کتنی زنجیریں ہیں۔ میں اپنے پریمی کو کیسے پاؤں سرندر!''

''سرندر زندہ ہے پورنما! تمہیں چنتا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تمہارے لئے راج پاٹ چھوڑ سکتا ہوں۔ تمہیں حاصل کرنے کے لئے میں سنسار کے سارے بندھن توڑ دوں گا۔''

''سرندر! سچ کہہ رہے ہو؟'' پورنما نے مدھ بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیول۔ مرد ہوں۔ اور مرد کا قول ایک ہوتا ہے۔'' سرندر نے اس کے ہونٹوں چکھتے ہوئے کہا۔

''میں جیون بھر تمہارا ساتھ دوں گی۔ سرندر! تم مرد ہو سرندر! میں بھی عورت ہوں میں تمہارے لئے سب کچھ تیاگ سکتی ہوں۔ ہاں سرندر میں ایسا ہی کروں گی۔''

''میں اپنے بھاگ پر پھولا نہیں سما رہا ہوں پورنما! کیسا اچھا وقت تھا جب میں نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا۔''

''آؤ سرندر! اندر چلیں۔ کچھ جل پانی۔''

''نہیں پورنما، کچھ نہیں۔ بس تمہیں دیکھ لیا من کو شانتی مل گئی۔'' سرندر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ عقبی راستے سے محل میں داخل ہو گئے۔ کسی کی مجال تھی جو محل کے آس پاس

پھٹکتا۔ یہاں تک کہ اس وقت نینا! کو بھی اجازت نہیں تھی۔ ایک خوبصورت کرسی پر بٹھا کر پورنما نے اسکے سامنے پھلوں کی تھالی رکھ دی اور اسے ہاتھ سے کھلانے لگی۔

سرندر کا چہرہ خوشی سے سرخ تھا۔

''اب کیا ہوگا سرندر! مجھے بتاؤ تو سہی۔''

''میں جلد ہی کوئی فیصلہ کروں گا پورنما!''

''کیا فیصلہ کرو گے مجھے بھی تو بتاؤ؟''

''کیا یہ نہیں ہوسکتا پورنما کہ ہم راج پاٹ کی دنیا چھوڑ دیں اور کسی پرسکون کونے میں آرام سے رہیں۔''

''ضرور ہوسکتا ہے سرندر! مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔''

''کیوں؟''

''جگندر ناتھ میرے بھی بزرگ ہیں۔ بیٹی کے گھاؤ نے انہیں توڑ دیا ہوگا۔ اب اگر تم نے ایسا قدم اٹھایا تو ان کے من کو بہت دکھ ہوگا۔''

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ پورنما۔''

''اس کے علاوہ میں ودھوا ہوں۔ کیا جگندر ناتھ جی تمہیں آگیا دیں گے کہ تم مجھے اپنا لو۔''

''میں ان سے آگیا مانگوں گا پورنما۔ اگر وہ مان گئے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں ان سے کہہ دوں گا کہ میں اپنی مرضی کا مختار ہوں۔ میں انہیں بتا دوں گا پورنما! کہ تم کتنی اچھی ہو۔ کتنی دکھی ہو۔''

''میرے من میں ایک اور بھاونا ہے سرندر۔'' پورنما نے انگور کے دانے کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا۔

''مجھے بتاؤ پورنما۔''

''غور سے سنو سرندر میں نے بڑے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔''

''کیا فیصلہ ہے؟''

''میں اپنے پریمی کو۔ میں اپنے سرندر کو بھرت نواس کا راجہ بنانا چاہتی ہوں۔ اگر میں سیدھے سادے انداز میں یہ کوشش کروں گی تو بھرت نواس کے لوگ اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لئے میں نے ایک ترکیب سوچی ہے؟''

''کیا ترکیب ہے پورنما۔'' سرندر نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم بھرت نواس فتح کرلو۔ تم لیلاوتی کے بدلے کا اعلان کرو۔ اور اپنی فوجوں کے

ساتھ بھرت نواس پر چڑھائی کردو اور پھر فاتح بن کر محل پر قبضہ کرلو۔ اس کے بعد کس کی مجال ہو گی کہ ہمیں ایک ہونے سے روک سکے۔''

اور اس انوکھی تجویز سے سرندر حیران رہ گیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔

''یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے پورنما کہ میں اپنی پریمیکا سے جنگ کروں۔''

''یہ مصلحت ہے سرندر۔ تم اس کی گہرائی پر غور کرو۔ یہ ضروری ہے۔ دوسری صورت میں بہت سے فتنے سر اٹھائیں گے۔ میں شاہی نسل سے نہیں ہوں۔ اپنی مرضی سے بھرت نواس کی قسمت کا فیصلہ نہیں کرسکتی۔ اگر میں کسی اور طریقے سے یہ اعلان کردوں کہ میں ریاست بھرت نواس کو کھنڈالی میں ضم کر رہی ہوں تو بھرت نواس کے عوام میری تکا بوٹی کردیں گے لیکن اگر تم بھرت نواس کو فتح کرلیتے ہو اور پھر مجھ سے صلح کرکے مجھے اپنی داسی بنا لیتے ہو تو کسی کی مجال ہے کہ کچھ کہہ سکے کوئی شک کرسکے۔''

سرندر کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔ پورنما بھرت نواس کی تقدیر کی مالک تھی۔ وہ یہاں کی راج رانی تھی اور بڑے آرام سے اتنی بڑی ریاست پر حکمرانی کر رہی تھی۔ اسے کیا ضرورت تھی کہ کسی کی محکوم بن کر رہے لیکن وہ ریاست ہی۔ سرندر کے حوالے کرنے کو تیار تھی۔ وہ اپنے پریمی پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھی۔ اس سے بڑی قربانی اور کیا ہوسکتی ہے۔ بہت کم واقعے ایسے ہوتے ہوں گے جب کسی نے اپنے محبوب کو اتنا عظیم تحفہ دیا ہو۔

سرندر بے پناہ متاثر ہوگیا تھا۔ اس نے پورنما کے دونوں ہاتھ آنکھوں سے لگا لئے اور پھر انہیں سینے پر رکھ کر بولا۔

''پورنما! میں اس دنیا کا سب سے بڑا بھاگیا وان ہوں۔ جو مجھے پہلی ہی کوشش میں میری پریمیکا مل گئی اور پریمیکا بھی ایسی جس کی مثال نہ مل سکے۔ تم نہیں جانتیں پورنما تمہاری ان باتوں نے مجھے آکاش پر پہنچا دیا ہے۔ لیکن میرے سامنے کچھ اور باتیں بھی ہیں۔''

''وہ کیا؟''

''کیا کھنڈالی کی فوجیں بھرت نواس کی فوجوں سے لڑسکتی ہیں۔''

''میں جانتی ہوں کھنڈالی کمزور ہے۔ لیکن ہم کھنڈالی کو بھرت نواس پر فتح دلا سکتے ہیں۔'' پورنما نے کہا۔

''وہ کس طرح؟''

''یہ میرے اوپر چھوڑ دو۔ اسکا بندوبست میں کروں گی۔ تم جا کر پتا جی سے گفتگو کرلو اور ان سے کہو کہ اب کھنڈالی کی سلطنت وسیع کرنے کا سمے آگیا ہے۔''

"بہت سیانی بات ہے پورنما! پتا جی کے من میں یہ خیال کبھی نہیں آیا لیکن لیلاوتی کی موت کے بعد انہوں نے کئی بار مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ کاش وہ بھرت نواس سے بدلہ لے سکتے۔"

"من موہن سندر تمہاری پورنما! تمہیں اپنے پریم کا تحفہ دینا چاہتی ہے اور یہ تحفہ حقیری ریاست بھرت نواس ہے۔ اسے سویکار کرو۔ میں چاہتی ہوں میرا پریمی ایک وسیع سلطنت کا مالک ہو اور شہنشاہوں کا شہنشاہ کہلائے۔" پورنما نے اس کے سینے پر منہ رگڑتے ہوئے کہا۔

"میں واپس جا کر پتا جی سے بات کروں گا پورنما۔ مگر مجھے یہ تو بتاؤ یہ کیسے ممکن ہے۔"

"تم پہلے پتا جی سے بات کرلو۔ اس کے بعد مجھ سے ملو۔ تب میں بتاؤں گی کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔"

سندر اس کے دونوں شانے پکڑے اسے دیکھتا رہا اور پھر اسے سینے سے لگا لیا۔

"اب تم ہر پندرھواڑے کی رات کو میرے پاس آیا کرو گے۔ میں تمہارا انتظار کیا کروں گی۔" پورنما نے کہا۔

"میں آؤں گا پورنما۔ میری پورنما اب تو تیرے بنا جیون ادھورا ہے۔ میں ضرور آؤں گا۔" اس نے پورنما کی ٹھوڑی اونچی کی اور پورنما نے اپنی کنول جیسی آنکھیں بند کر لیں۔

◇ ...... ◇ ...... ◇

جگندر کا بیٹا سندر ہوا کے گھوڑے پر سوار کھنڈالی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ سنہری ناگن نے اسے سنہرے خواب دکھائے تھے۔ بلاشبہ وہ چڑھتے سورج کا ساتھی تھا۔ ابھی اس کا ستارہ بلند تھا لیکن وہ جس جال میں پھنسا تھا اس کا اسے کوئی اندازہ نہیں تھا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ سنہری ناگن زہر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اس کے چمکدار بدن سے آگ کی لپٹیں اٹھتی ہیں جو سلطنتوں کو بھسم کر دیتی ہیں۔

لیکن سندر کے دماغ میں اس وقت کوئی بات نہیں آسکتی تھی۔ بھرت نواس سے کھنڈالی تک کا وہ خطرناک راستہ جسے اس کی دشوار گزار گھاٹیوں کی وجہ سے ناقابل عبور سمجھا جاتا تھا اور جہاں سے گزرنے کا تصور بھی پیشانی پر پسینہ لانے کے لئے کافی ہوتا تھا اس وقت سندر کے قوی ہیکل گھوڑے کے قدموں تلے بری طرح روندا جا رہا تھا۔ سندر کو اس راستے کی کسی دشواری کا احساس نہیں تھا۔ وہ تو خیال محبوب سے سرشار تھا۔ وہ اپنے آپ کو بے حد خوش بخت تصور کر رہا تھا۔

بھلا یوں بھی کبھی ہوا ہے۔ وہ انتقام کی آگ میں سلگتا ہوا گیا تھا۔ اس نے بھرت نواس کا سورج غروب کر دیا اور بھرت نواس کی راج رانی سے دل ہار دیا۔ بھلا یوں بھی کبھی ہوا ہے کہ سہاگ اجاڑنے والے کو کسی نے دل دیا ہو۔ اس نے راجکماری کی مانگ سونی کر دی تھی اور

اب اس کی یاد میں تڑپ رہا تھا۔

لیکن غیر متوقع طور پر نینا! پہنچی اور اس نے ایک نئی کہانی سنائی۔ سندر نے سپنوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ جس کا اس نے سہاگ اجاڑا ہے وہ بھی ان کے پریم کی آگ میں جل سکتی ہے۔ نینا! نے اسے بہت سے دلاسے دیئے تھے لیکن اسے کچھ یقین نہیں آیا تھا۔ کچھ یقین آیا تھا تاہم وہ ایک امید کے سہارے چوروں کی طرح بھرت نواس گیا تھا اسے کیا معلوم تھا کہ اس کے دل کا گلشن اس طرح کھل جائے گا۔

لیکن بھرت نواس میں خوش نصیبی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اندر سبھا سے اتری ہوئی اپسرا بھی اس کے پریم میں اس قدر جل رہی تھی جس قدر وہ خود اور پریم کا یہ ملاپ کیسا انوکھا تھا۔ کوئی منزل طے کرنی پڑی کوئی کٹھن راستہ درمیان میں نہیں آیا اور عشق کے مدارج طے ہو گئے۔

سندر اپنے عشق میں سچا تھا لیکن پورنما؟ اس کے موڈ کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے نہ جانے سندر کا عروج کتنا ہو اور نہ جانے اس کی تقدیر میں کون سی کہانی لکھی ہو۔

لیکن اس وقت تو وہ صرف اس بات سے خوش تھا کہ حسین رانی اس سے پریم کرتی ہے اس کے دل میں سینکڑوں خیالات آ رہے تھے۔ سنجیدہ خیالات۔

یہ تو طے ہے کہ اب وہ پورنما کے بنا نہیں جی سکتا۔ جیون گزار سکتا ہے تو پورنما کے ساتھ۔ کیا ہوا جو وہ ودھوا ہے تو پریم تو ایسی باتیں نہیں دیکھتا اور پھر وہ تو مجبور تھی۔ پاپی شرت چندر نے زبردستی اس ارمان بھری کو قید کر رکھا تھا۔ وہ پریم پیاسی تھی جبھی اس کے من میں شرت چندر کی کوئی عزت نہیں تھی۔ اور اب جب اسے اس بوڑھے گدھ سے نجات مل گئی ہے تو وہ کتنی خوش نصیب ہے۔

اور۔ اور۔ اور اب اس نے اپنے پریمی پر سب کچھ نچھاور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیسی انوکھی بات ہے اور کیسا انوکھا تحفہ ہے جو کسی پریمیکا نے اپنے پریمی کو نہیں دیا ہوگا لیکن کیا پتا جی اس کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ کیا وہ اس بات کی اجازت دے دیں گے کہ سندر ایک ودھوا سے شادی کرے۔

بڑی سخت بات ہو گی لیکن بھرت نواس کی فتح کے بارے میں وہ کیا کہیں گے۔ یہ ان کی پرانی بھاونا ہے۔ کیا وہ کھنڈالی کو وسیع کرنے کے خیال سے خوش نہ ہوں گے۔

اور اگر وہ سچ مچ نہ مانے تو۔ تو پھر خود سری کرنا ہو گی۔ اس فیصلے کا اعلان کرنا ہو گا کہ مہاراج جگندر تیار ہوں یا نہ ہوں سندر پورنما سے شادی ضرور کرے گا۔ انہیں بیٹے کو چھوڑنا ہو گا۔ کچھ بھی ہو مہاراج کو ہر قیمت پر تیار ہونا ہی پڑے گا اور اگلے پندرھواڑے پورنما کو یہ خوشخبری سنانی ہی ہو گی۔

سرندر بہادر تھا لیکن اس کے ساتھ ہی جوان بھی تھا اور پورنما کے تیر اتنے کمزور نہیں ہوتے تھے کہ شکار میں کوئی جان باقی رہ جائے۔ سرندر پر بھی اس نے بھرپور وار کیا تھا اور کیا مجال تھی کہ اب سرندر ادھر ادھر ہو جائے۔

طویل راستہ طے کر کے وہ کھنڈالی کی حدود میں داخل ہو گیا۔ کھنڈالی میں اس نے کسی کو کچھ نہ بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے اس کی اس اچانک گمشدگی پر جگندر ناتھ بہت پریشان تھے۔

اس کی اطلاع اسے محل میں داخل ہوتے ہی ملی۔

''مہاراج کمار جی! مہاراج آپ کے لئے پریشان ہیں۔ انہوں نے بھوجن بھی نہیں کیا ہے۔'' ایک خادمہ نے کہا۔

''مہاراج کو اطلاع دے دو کہ میں آ گیا ہوں اور ٹھیک ہوں۔ ابھی اشنان کر کے ان کے پاس آتا ہوں۔'' سرندر نے کہا اور غسل خانے میں داخل ہو گیا۔ غسل کرتے ہوئے بھی اس نے بہت سی باتیں سوچیں۔

بہادر سیاستدان نہیں ہوتے۔ اس نے کوئی سیاسی چال نہ سوچی بس فیصلہ کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ مہاراج جگندر کو سب کچھ صاف صاف بتا دے گا۔ حقیقت ایک بار سامنے آ جائے تو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور یہی بہترین پالیسی تھی۔

اشنان کر کے اس نے ایک خوبصورت لباس پہنا اور اپنے ماتا پتا کے چرنوں میں حاضر ہونے چل دیا۔

جگندر اور اس کی دھرم پتنی اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر دونوں کو پرنام کیا اور پھر دونوں کے چرن چھوئے۔

''دسکھی رہو سرندر! کہاں چلے گئے تھے۔ بیٹے ہم تو سخت پریشان ہو گئے تھے۔''

''شما چاہتا ہوں ماتا جی۔ میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی۔''

''مگر تم چلے کہاں گئے تھے؟''

''بتاتا ہوں ماتا جی ابھی بتاتا ہوں۔'' سرندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جگندر اور ان کی دھرم پتنی اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ بیٹے کے چہرے پر خوشی دیکھ کر انہیں اطمینان ہوا کہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔

''کوئی خاص بات ضرور ہے۔ سرندر کی ماں اس سے پوچھو یہ کہاں گیا تھا۔'' جگندر ناتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بتا رہا ہے دم تو لینے دو۔'' رانی دیوی بولیں اور سرندر بھی مسکرانے لگا پھر تھوڑی دیر بعد وہ سنجیدہ ہو کر بولا۔

''پتا جی میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو سب کچھ سچ سچ بتا دوں گا۔ اول تو میں آپ کے سامنے جھوٹ بولنے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا اور پھر میں جانتا ہوں کہ اس میں آپ کا اپمان ہے۔''

''بات کیا ہے سرندر میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم مجھ سے جھوٹ بولو گے۔ اس کے علاوہ میں نے تیرے اوپر پورا وشواس کیا ہے۔ میرا دھرم ہے کہ میرا بیٹا سچا ہے۔'' جگندر ناتھ نے کہا۔

''بات کیا ہے۔ تو ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے؟'' مترالی دیوی نے گھبرا کر پوچھا۔

''گھبرانے کی بات نہیں ہے ماتا جی۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں بھرت نواس گیا تھا۔''

''بھرت نواس۔'' جگندر اور سرالی نے بیک وقت کہا۔ دونوں کے چہرے حیرت زدہ نظر آنے لگے تھے۔

''ہاں بھرت نواس۔'' سرندر نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''لیکن کیوں سرندر۔ تو دشمن کے علاقے میں کیوں گیا تھا؟''

''اس لئے پتا جی کہ اب وہ علاقہ دشمنوں کا نہیں دوستوں کا ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''دشمن کو میں نے اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اور دوستوں نے اس بات کو پورے راز سے چھپا دیا ورنہ بھرت نواس کے لوگ شرت چندر کا بدلہ مانگتے۔''

''دوست کون ہیں؟'' جگندر ناتھ نے حیرت سے پوچھا۔

''نینا! اور پورنما۔''

''پورنما؟ بھرت نواس کی رانی؟''

''ہاں مہاراج!''

''لیکن وہ ہماری دوست کیسے ہو سکتی ہے؟''

''وہ ہماری متر ہے مہاراج! میں نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے پتی کا خون کیا لیکن اس کے چہرے پر کرودھ نہ ابھری۔ وہ خود بھی ایک ستائی ہوئی ناری ہے۔''

''پورنما؟'' جگندر ناتھ اب بھی حیرت سے بولے۔

''ہاں مہاراج اسی کی بات کر رہا ہوں۔ میں پوری بات آپ کو بتاؤں گا۔ بھگوان کیلئے اپنے بیٹے کو بے شرم نہ سمجھیں۔ میں ہر بات سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ آپ میرے ماتا پتا ہیں آپ سے کوئی بات چھپاؤں گا تو پھر کس سے کہوں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ لیلاوتی کی موت کے بعد میں

شرت چندر اور بھرت نواس کا سب سے بڑا دشمن تھا ہم کسی وجہ سے خاموش تھے لیکن میرے من میں بھرت نواس کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ پھر نینا! ملی اور اس کے ذریعے ہم شرت چندر سے بدلہ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ شرت چندر کے ساتھ اس کی رانی پورنما بھی تھی جس کے بارے میں نینا! نے بتایا کہ وہ تو ایک مظلوم لڑکی ہے جسے شرت چندر نے زبردستی رانی بنا لیا ہے اور اسے خوش کرنے کیلئے بھرت نواس کی حکومت اس کے سپرد کر دی ہے۔

لیکن پتا جی عورت کو صرف راج پاٹ ہی نہیں چاہئے وہ خود بھی کچھ ہوتی ہے۔ پورنما۔ شرت چندر سے نفرت کرتی تھی اس نے کسی سے میرا نام نہ لیا اور پتا جی میں اس سے پریم کرنے لگا۔ سچا پریم پتا جی! میں اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور پتا جی من کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں اس کے پاس چلا گیا۔ نینا! نے مجھے اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ میں اس سے ملا اور اس نے میرا سواگت کیا۔ تب اس سے بہت سی باتیں ہوئیں۔ وہ ہماری لیلاوتی کی سکھی تھی اور اس سے بہت پیار کرتی تھی۔ لیلاوتی کی مظلومیت پر وہ خوب روئی اور پتا جی اس نے بتایا کہ اسے راج پاٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

تب پتا جی۔ میں نے اس سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔''

''سرندر!'' اس کی ماں چیخی۔

''ہاں ماتا جی۔ مجھے شما کر دیں۔ میں نے اس سے وواہ کرنے کا اٹل فیصلہ کر لیا ہے۔''

''لیکن وہ ودھوا ہے۔''

''ودھوا کہاں ہے ماتا جی! اس کے من نے تو شادی قبول ہی نہیں کی۔ وہ تو ایک زندہ لاش تھی جس کے ساتھ جو چاہا سلوک کیا گیا۔ پھر ہم اسے ودھوا کیسے کہہ سکتے ہیں۔''

''تیرا دماغ پھر گیا ہے رے؟'' سرندر کی ماتا جی پریشان ہو کر بولیں۔

''دھیرج رکھو سرندر کی ماں۔ اس سے بات تو کرنے دو۔'' جگندر ناتھ نے نرمی سے کہا اور سرندر چونک پڑا۔ اسے جگندر ناتھ سے نرمی کی توقع نہیں تھی۔ اس کا حوصلہ بڑھ گیا اس نے پرامید نگاہوں سے جگندر ناتھ کی طرف دیکھا۔

''سرندر کیا تو اس کا خیال اپنے من سے نکال سکتا ہے؟''

''پتا جی اگر میں یہ کر سکتا تو آپ تک اپنے من کا بھید نہ پہنچاتا بلکہ اس خیال کو من ہی من میں دبا لیتا۔ میں نے ایمانداری سے آپ کو سب کچھ بتا دیا ہے۔''

''تو نے ان تمام مشکلات کے بارے میں غور کیا ہے جو تیرے راستے میں ہوں گی۔''

''میں نے خوب غور کیا ہے مہاراج!''

''کیا پورنما تجھ سے وواہ کرنے کو تیار ہو جائے گی۔ وہ اتنی بڑی ریاست کی رانی ہے۔

ریاست کی پوری ذمہ داری اس پر ہے۔ ریاست کے بڑے اسے ایسا کرنے سے نہ روکیں گے۔''

''پورنما تیار ہے پتا جی؟''

''اوہ۔ وہ کس طرح سرندر! کیا وہ ریاست چھوڑ دے گی۔''

''نہیں پتا جی۔ بلکہ اس نے ایک اور پیشکش کی ہے۔''

''وہ کیا؟''

''وہ ریاست بھرت نواس ہمارے حوالے کرنے کو تیار ہے۔''

''کیا مطلب؟'' جگندر ناتھ بری طرح اچھل پڑا۔

''ہاں پتا جی! وہ ہم سے اتنا پریم کرتی ہے۔ اس نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر کھنڈالی کی فوجیں بھرت نواس پر چڑھائی کر کے اسے فتح کر لیں اور جب بھرت نواس فتح ہو جائے تو پورنما ہماری رعیت ہو گی۔ پھر ہمیں وواہ سے کون روک سکتا ہے۔'' سرندر نے بتایا اور جگندر ناتھ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اور تو اب بھی نہیں سنبھلا۔ تو نے اس بات سے کچھ نہیں سوچا۔''

''کیا پتا جی؟'' سرندر حیرت سے بولا۔

''کیا یہ بات کر کے اس نے ہمارا مذاق نہیں اڑایا۔ کھنڈالی بھرت نواس سے ٹکر لے سکتا تو کیا ہم لیلاوتی کی موت پر یوں آنسو بہا کر بیٹھ جاتے۔''

''کھنڈالی کی فتح کا انتظام بھی وہ کرے گی پتا جی؟''

''کیا مطلب۔ کیا پہیلیاں بھجوا رہا ہے رے۔ صاف صاف بات کر۔'' جگندر کے لئے یہ بات بے حد دلکش تھی۔ جہاندیدہ انسان تھا اور اپنی حکومت وسیع کرنے کی خواہش بھی دل میں رکھتا تھا لیکن وسائل سے مجبور تھا۔ سرندر کے ان الفاظ کے بعد اس نے سنجیدگی سے اس موضوع پر غور کیا۔ اس نے سوچا کہ شاید آگ برابر لگی ہوئی ہے۔

''ہاں پتا جی! میں نے پورنما سے کہا کہ کھنڈالی بھرت نواس کے مقابلے میں کمزور ہے۔ وہ بھرت نواس سے جنگ نہیں کر سکتا۔ تو پورنما نے کہا کہ یہ اس کا کام ہے۔ وہ ایسے حالات پیدا کر دے گی کہ کھنڈالی کی فتح یقینی ہو جائے۔''

''اوہ۔ اوہ کیا اس نے یہ بات دل سے کہی ہے۔''

''وہ جھوٹ نہیں بولتی مہاراج!''

''مگر اس کیلئے اس نے کیا ترکیب سوچی ہے؟''

''ابھی یہ بات نہیں ہوئی۔ اس نے کہا ہے کہ اس بارے میں مہاراج جگندر سے بات کر لی جائے۔''

''اگر ایسا ہو جائے۔ اگر ایسا ہو جائے لیکن اس نے یہ بات کیوں کہی۔ کیا سوچا ہے اس نے؟''

''اس نے مجھے بتایا ہے مہاراج کہ اول تو کھنڈالی اور بھرت نواس کے اچھے تعلقات نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہ شاہی خاندان سے نہیں ہے جو اپنی مرضی کے فیصلے کر سکے اس لئے اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے کہ کھنڈالی بھرت نواس کو فتح کرے اور پھر پورنما مجھ سے وواہ کرے۔''

''ہوں۔ سرندر اگر ہم اس بات کیلئے تیار ہو جائیں تو۔''

''تو میں اس کو اطلاع دے دوں گا مہاراج!'' سرندر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''کس طرح؟''

''جس طرح میں اب اس سے مل کر آ رہا ہوں۔''

''اس میں خطرہ نہیں ہے؟''

''نہیں مہاراج! پورنما کی راجدھانی میں میرے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔'' سرندر نے مسرور لہجے میں کہا۔

''تو ہم نے فیصلہ کر لیا۔'' جگندر ناتھ نے کہا۔

''کیا مہاراج؟'' سرندر نے خوشی سے بے قابو ہو کر کہا۔

''تو پورنما سے کہہ دے کہ ہم تیار ہیں۔''

''کیا کہہ رہے ہو ناتھ؟'' سرندر کی ماں گھبرا کر بولیں۔

''کیوں؟ کیا تم اپنے سرندر کے لئے بہو نہیں لاؤ گی۔ اور پھر پورنما سے اچھی بہو اور کون مل سکے گی۔ وہ جہیز میں ایک بہت بڑی راجدھانی لائے گی۔'' جگندر ناتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر وہ ودھوا ہے۔''

''وہ مجبور تھی اور اگر پھیرے مجبوری میں ہوئے ہوں تو ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ٹھیک ہے سرندر بیٹے! تم آرام کرو ہماری طرف سے آ گیا ہے۔ ہم تیار ہیں۔''

اور سرندر خوشی کے مارے اپنے باپ سے لپٹ گیا۔ جگندر اس کے شانے پر تھپکیاں دے رہا تھا پھر سرندر نے ماں کے چرن چھوئے اور باہر نکل گیا۔ سرندر کی ماں پریشان بیٹھی تھی۔ پھر ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

''ہائے رام۔ یہ کیسا انیائے ہے۔ کیا یہ برا شگون نہیں ہے مہاراج! میں اپنے بیٹے کا وواہ ایک ودھوا سے کروں گی۔ یہ نہ ہو سکے گا مہاراج!''

''ہوش سے کام لو سرندر کی ماں۔ تم تو بالکل بچی بن گئیں۔ اول تو پورنما بھرت نواس کی رانی ضرور ہے لیکن کیا وہ اس قدر صاحب اختیار ہو سکتی ہے کہ بھرت نواس کی فوجوں کو شکست دلا دے۔ فرض کرو وہ ایسا کام کر بھی لیتی ہے تو کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں ہوگی کہ کھنڈالی کی حکومت کس قدر وسیع ہو جائے گی۔ پھر کون ہوگا جو ہم سے ٹکرانے کی ہمت کر سکے گا۔ اس کے علاوہ یہ سوچو کہ جوان بیٹے سے اگر سختی کرو گی تو کیا وہ ہاتھ سے نہ نکل جائے گا؟ کیا تم اسے روک سکتی ہو؟

''مگر۔ مگر میں اپنے سرندر کا وواہ کسی ودھوا سے تو نہ ہونے دوں گی۔''

''عورتیں پیٹ کی ہلکی ہوتی ہیں۔ سرندر کی ماں۔ اس لئے من کی بات تم سے کرتے ہوئے ڈر رہا ہوں لیکن تمہاری پریشانی بھی سامنے ہے۔ اس لئے تمہیں بتا دوں کہ پورنما کا وواہ سرندر سے کبھی نہ ہو سکے گا۔'' جگندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں سمجھی مہاراج؟'' سرندر کی ماں حیرت سے بولیں۔

بھرت نواس فتح کرنے کے بعد پورنما کی کیا حیثیت ہوگی؟ اسے مروا دینا مشکل نہ ہوگا اور یہ کام میرے ذمہ۔ اس طرح بڑا کام بن جائے گا۔ مگر تم نے یہ بات کہیں منہ سے نکال دی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔''

''ہائے رام میری تو جان ہی ہلکان ہو گئی تھی۔ میں تو سمجھی تم بھی بیٹے کی باتوں میں آ گئے۔'' سرندر کی ماں بولی۔

''جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا خیال رکھنا۔ کہیں سارے کام چوپٹ نہ کر دو۔''

''چنتا نہ کرو مہاراج! میں کسی سے کچھ نہ کہوں گی۔'' رانی جی! نے کہا اور جگندر ناتھ مسکرانے لگے۔

پورنما کے سامنے قید خانوں میں قید، خطرناک قیدیوں کی فہرست پڑی ہوئی تھی۔ ان سب کی حیثیت کی تفصیل بھی اس کے سامنے تھی۔ اور وہ ایک ایک تفصیل کو غور سے پڑھ رہی تھی۔ اس وقت وہ اتنی مصروف تھی کہ اسے نینا! کے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی تھی۔ نینا! اسے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ کافی دیر کے بعد پورنما نے سر اٹھایا اور نینا! کو دیکھ کر چونک پڑی۔

''ارے نینا!''

''راج رانی میں تو بڑی دیر سے آپ کو دیکھ رہی تھی۔''

''ہاں۔ میں اتنی مصروف تھی کہ تجھے تیرے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی۔''

''اتنے کام مت کیا کرو۔ راج رانی جی! دیکھو تو چاند جیسا چہرہ کیسے کملا گیا ہے۔'' نینا! نے پیار بھرے انداز میں کہا۔

''کام نہ کروں گی تو جیون کیسے گزاروں گی نینا! چھوڑو ان باتوں کو۔ تو سنا تیرے مہندر کا کیا حال ہے۔''

''روٹھا پڑا ہے کلموہا کہیں کا۔ مجھے تو اس سے نفرت ہوگئی ہے رانی جی!''

''کچھ اور روز رک جا نینا! تیرا کام بھی ہو جائے گا۔ پر کوئی دوسرا پسند آیا کہ نہیں؟''

''ابھی نہیں رانی جی! پر کسی نہ کسی کو تلاش کر ہی لوں گی۔''

''ہوں۔'' پورنما نے ایک گہری سانس لی اور نینا! مسکرانے لگی۔

''کہو۔ کیوں ہنس رہی ہے ری؟''

''یہ ٹھنڈی سانس کوئی یاد آ گیا؟'' نینا! نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔

''اس کی یاد من سے جاتی کب ہے جو آئے گی۔ وہ تو ہر سمے من میں رہتا ہے نینا۔'' پورنما نے پر خیال انداز میں کہا۔

''چھ دن باقی ہیں ابھی صبر سے کام لو رانی جی! ورنہ سمے گزارنا مشکل ہو جائے گا۔''

''ہاں۔ اپنے بھاگ میں تو صبر ہی لکھا ہے۔ من بڑا اداس ہے نینا۔ مگر کیا کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے کام کر رہی تھی۔''

''کیا کام کر رہی ہیں رانی جی؟''

''نینا! بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ کرمو مارا گیا۔ اس پاپی کو عیش کی زندگی راس نہ آئی۔ اور وہ فوراً دیوان بننے کے خواب دیکھنے لگا۔ زندہ رہتا تو خود بھی عیش کرتا رہتا ہمارے بھی کام آتا رہتا۔''

''ہاں یہ تو ہے راج رانی۔''

''بہرحال اب اس کے بدلے کے کسی آدمی کی ضرورت ہے۔ لیکن آدمی ایسا ہو جو بھگوان داس سے زیادہ چالاک' اس سے زیادہ خطرناک اور ہمارے کام کا ہو۔''

''اوہ۔ تو ان کاغذوں میں تلاش کر رہی تھیں؟''

''ہاں۔'' پورنما اس کی نادانی پر مسکرائی۔

''مل گیا؟''

''ہاں کسی حد تک لیکن بشرطیکہ وہ ہمارے کام آنے پر تیار ہو جائے؟'' پورنما پر خیال انداز میں بولی۔

''ارے کون ہے وہ؟''

''سردار جوالہ چند کھوڑانہ۔''

''کھوڑانہ۔ یہ نام سنا ہے راج رانی جی!'' نینا! نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ششیندرہ کا باغی سردار جس نے بھرت نواس کے ساتھ بغاوت کی تھی۔ مگر ناکام رہا تھا اور پھر گرفتار ہوگیا تھا۔ اب دس سال سے جیل میں سڑ رہا ہے نامراد کہیں کا۔''

''مجھے یاد آ گیا راج رانی جی! وہ تو بڑا پاپی تھا۔ بڑا ظالم۔ اس نے تو انسانوں کو گاجروں کی طرح کاٹ کر رکھ دیا تھا۔'' نینا! خوفزدہ انداز میں بولی۔

''ہاں۔ نینا! ایسا ہی آدمی ہمارے کام کا ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اسے شیشے میں اتارنے میں کامیاب ہو گئے۔''

''ہم خطرناک آدمیوں سے کام لینا جانتے ہیں نینا!'' پورنما نے بڑے اعتماد سے کہا۔

''اسے جیل سے رہا کرانے کی تدبیر سوچنا ہے۔ تو نہیں جانتی نینا! بڈھا تنہا نہیں ہے آج بھی ششیندرہ میں اس کے سینکڑوں آدمی موجود ہیں اور اگر وہ ہمارے ہاتھ آ جائے تو ہم نہ صرف اس سے بلکہ اس کے ساتھیوں سے بھی کام لے سکتے ہیں۔''

''آپ بہتر سمجھتی ہیں راج رانی جی!'' نینا! نے کہا اور پورنما خاموش ہوگئی۔ کافی دیر تک سوچتی رہی پھر گردن ہلا کر بولی۔

''جیل کے منتظم کو رات کے کھانے پر مدعو کر لو نینا! میرا سندیس لے جاؤ اور مہندر کے ہاتھ بھجوا دینا۔''

اور اسی رات جیل کا منتظم پورنما کے سامنے کھڑا کانپ رہا تھا۔

''حکم کریں مائی باپ! داس کو اتنی عزت کیوں دی گئی ہے۔''

''ہمیں معلوم ہوا ہے شنکر داس کہ تم ہمارے وفادار ہو۔ ہم دیکھنا چاہتے تھے۔''

''میرے بھاگ راج رانی جی! میں تو نمک خوار ہوں۔''

''ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے عہدے میں ترقی ہو جائے۔ جیل خانے سنبھالتے ہوئے آپ کو کتنا سمے بیتا۔''

''چودہ سال ہو گئے راج رانی جی!''

''اب تمہاری ترقی ہونی چاہئے لیکن کیا تم وفاداری کا ثبوت دینے کو تیار ہو؟''

''گردن کاٹ دوں گا راج رانی کے لئے کہہ کر تو دیکھیں۔''

''ہمیں یہ ہی اطلاع ملی تھی کہ تم نے ہمیشہ بھرت نواس کی بہتری کا خیال رکھا ہے اور بڑی محنت سے سورگباش شرت چندر کے احکامات کی تعمیل کی ہے۔''

''داس کا جیون بھی کسی کام آ جائے تو داس اسے اپنے بھاگ سمجھے گا؟''

''ہم آپ کی ترقی پر غور کریں گے شنکر داس لیکن آپ کو معلوم ہے کہ حکومت کے راز بڑے اہم ہوتے ہیں؟''

''داس جانتا ہے راج رانی جی!''

''تو شنکر داس جی۔ آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ حکومت بھی بعض معاملات میں ایسے کام پر مجبور ہو جاتی ہے جو پہلے سمجھ میں نہ آئیں لیکن بعد میں ان کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔''

''داس جانتا ہے کہ حکومت کے راز گہرے ہوتے ہیں۔''

''کیا یہ بات ضروری ہے شنکر داس کہ اگر کوئی بات تمہیں الٹی لگے تو آپ اس کا کھوج لگانے بیٹھ جائیں۔''

''اگر راج رانی کی آگیا ہو تو داس کو سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔''

''رازداری شرط ہے شنکر داس!''

''داس کی زبان کاٹ دی جائے اگر کوئی پاپ ہو جائے تو۔''

''بے شک آپ وفادار ہیں اور ہم وفاداروں کو نظرانداز نہیں کرتے۔ نینا! شنکر داس کا انعام لاؤ۔''

اور اشرفیوں کی کئی تھیلیاں شنکر داس کے سامنے رکھ دی گئیں۔ شنکر داس تھیلیوں کو دیکھ کر بالکل ہی حواس باختہ ہو گیا تھا۔

''ہماری طرف سے یہ معمولی سا انعام رکھو شنکر داس! اور بڑے انعام کا انتظار کرو۔''

''راج رانی آپ بڑی دیالو ہیں۔'' شنکر داس کانپتے ہوئے بولا۔

''ہم آپ سے ایک خاص کام لینا چاہتے ہیں۔ شنکر داس!''

''آگیا دیں راج رانی جی!''

''ہوں۔'' پورنما چند لمحات سوچتی رہی پھر بولی۔

''ششیشند رہ میں ایک شخص نے مہاراج کے خلاف بغاوت کی تھی۔ کیا نام تھا اس کا؟''

''جوالہ چند کھوڑانہ۔'' شنکر داس نے جلدی سے کہا۔

''وہ جیل بھگت رہا تھا۔ کیا وہ زندہ ہے؟''

''ہاں۔ راج رانی جی! اور وہی دم خم ہیں۔ بڑا خطرناک انسان ہے۔'' شنکر داس نے بتایا۔

''ہم اس سے ملنا چاہتے ہیں شنکر داس۔ ہمیں اس سے کچھ معلومات حاصل کرنا ہیں۔''

''جو آگیا راج رانی جی!''

''لیکن اس طرح کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔''

''کیا راج رانی جیل خانے میں ملیں گی؟''

''کہاں قید ہے وہ؟''

''پھانسی گھر والے قید خانے میں۔''

''وہاں کوئی ایسی جگہ موجود ہے جہاں اسے جیل خانے سے نکال کر لایا جا سکے؟''

''پھانسی گھر کی عمارت موجود ہے راج رانی جی!''

''تب شنکر داس! آپ اسے نہایت احتیاط سے پھانسی گھر کی عمارت میں لے آئیں۔ ہم آج رات ہی اس سے ملیں گے۔ ہم عام عورتوں کی حیثیت سے وہاں پہنچیں گے۔ آپ کسی کو کچھ نہ بتائیں۔ یہاں تک کہ سپاہیوں وغیرہ کو بھی کچھ معلوم نہ ہو۔ آپ بالکل خاموشی سے انتظار کریں۔''

''داس پر بھروسہ رکھیں' راج رانی جی! اتنی خاموشی سے کام ہو گا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی۔'' شنکر داس نے کہا۔ اس کے ہاتھ پاؤں مسرت سے پھول رہے تھے۔ پوری زندگی غلامی میں گزار دی تھی کبھی ایسا موقع نہ ملا تھا کہ مہاراج شرت چندر کے درشن ہو جاتے۔ بس تنخواہ ملتی اور گزارہ چلاتے۔ اتنی بڑی دولت ہاتھ آئی تھی کہ بھاگ کھل گئے تھے اور اب وہ اسے لے کر یہاں سے رفو چکر ہونا چاہتے تھے ممکن ہے کوئی افتاد آ پڑے۔

بھوجن کرنے کے بعد وہ ہانپتے ہانپتے رخصت ہو گئے اور پورنما نے مسکراتے ہوئے نینا! کو دیکھا۔

''کیا خیال ہے نینا! کیا آدمی بھروسے کا ثابت ہو گا؟''

''اب تو جیون بھر بھروسہ کرے گا پاپی۔ مال لے گیا ہے مال۔''

''نینا! تو اپنے مہندر کو کہہ کہ ایک معمولی سے رتھ کا بندوبست کرے۔ ہم دونوں چور دروازے سے چلیں گے۔ مہندر سے کہنا کہ بڑے چوک پر ہمارا انتظار کرے۔''

نینا! کے چہرے پر ایک لمحے کیلئے تردد کے آثار ابھرے۔ پھر اس نے گردن ہلا کر کہا۔

''ٹھیک ہے راج رانی جی!''

''کیوں کیا سوچنے لگی تھی؟''

''مہندر کے بارے میں سوچ رہی تھی راج رانی جی! آج کل اس کا تو بڑا چڑھا ہوا ہے۔ مشکل ہی سے راضی ہو گا اور اب اسے زیادہ معاملات میں رازدار بنانا ٹھیک بھی تو نہیں ہے۔''

''چنتا مت کر نینا۔ پورنما ابھی اتنی کمزور نہیں ہوئی ہے کہ مہندر جیسے گدھے اس کے سامنے آ سکیں۔ ویسے مہندر کا انتظام جلد سے جلد ہو جائے گا اور تو کیسی عورت ہے نینا! کہ تو ایک گدھے کو گدھا نہیں بنا سکتی۔ اپنے کام نکال لے اس کے بعد اسے دیکھ لیں گے۔''

''ٹھیک ہے راج رانی جی! مگر میرا من اب اس کے پاس جانے کو نہ چاہے ہے پر یہ

کام تو کرنا ہی ہے۔"

"ہاں نینا! یہ کام تو کرنا ہی ہے۔" پورنما معنی خیز انداز میں بولی۔

اور پھر اسی رات نینا! مہندر کی آغوش میں دراز اسے گدھا بنا رہی تھی۔

"راج رانی تجھے بڑا پسند کرے ہے رے۔ کہہ رہی تھی راجکمار لگے ہے بالکل۔"

"سچ کہہ رہی ہے؟" مہندر خوش ہو کر بولا۔

"تو اور کیا جھوٹ بولوں گی۔ کہہ رہی تھیں نینا! تو بڑی بھاگیا وان ہے تجھے مہندر جیسا کڑیل مرد ملا ہے۔ اس کی قدر کرا کر۔ میں نے جواب دیا انگ انگ تو توڑے ہے میرا اور کیا قدر کروں؟"

"ارے ہو ہو ہو۔ جھوٹی کہیں کی۔"

"میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" نینا! نے آنکھیں نکال کر کہا۔

"نہیں نہیں سچ بول رہی ہے بھاگیوان۔ پر میں محسوس کروں ہوں نینا! تو مجھ سے اب پہلا سا پریم نہیں کرے ہے۔"

"تجھے کیا معلوم پڑے؟" نینا! نے نفرت سے ہونٹ سکوڑ کر کہا اور پھر چونک کر بولی۔

"ہائے دیا میں تو بھول ہی گئی۔"

"کیا؟"

"ارے جلدی کر کپڑے پہن۔ رانی جی! کیا سوچ رہی ہوں گی۔"

"اس سمے کہاں جانا ہے؟"

"تو اٹھ تو سہی۔ کپڑے پہن اپنا رتھ لے اور بڑے چوک پر میرا اور رانی جی! کا انتظار کر۔"

"کیا ہو گیا نینا! تجھے؟"

"سچ کہوں رے دیر ہو گئی۔ رانی جی! انتظار کر رہی ہوں گی۔ تیرے پاس آ کر میں سنسار بھول جاؤں ہوں۔ رانی جی! ناراض ہو گئیں تو خیر نہیں ہے۔"

"ہونہہ۔ اس سمے بھی رانی جی!"

"ارے تیرا پیٹ نہیں بھرا ابھی تک؟ جلدی کر دیر ہو گئی تو بہت برا ہو گا۔" اور پھر مہندر بھی تیار ہو گیا۔

"خیال رکھیو۔ ذرا راز کا کام ہے بڑے چوک پر ہاں۔"

"ٹھیک ہے بھاگیوان۔" مہندر نے کہا اور پھر وہ کپڑے پہن کر باہر نکل آیا۔ رتھ لیا اور بڑے چوک پر پہنچ گیا۔ اسے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے اندھیرے میں

سائے دیکھے۔ دونوں عورتیں معمولی ساڑھی باندھے ہوئے تھیں اور دونوں نے پیلی چادریں رکھی تھیں۔ مہندر نے نینا! کی چال پہچان لی تھوڑی دیر کے بعد اس کے قریب پہنچ گئیں۔

"مہندر!" نینا! نے آواز دی۔

"آ جا نینا! میں یہاں ہوں۔"

پورنما اور نینا! رتھ پر سوار ہو گئیں۔ تب نینا! نے کہا۔

"پھانسی گھر چلو مہندر۔" اور مہندر کے ہوش اڑنے لگے لیکن اس نے خاموشی سے رتھ گے بڑھا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ پورنما بھی رتھ میں موجود ہے لیکن پھانسی گھر۔ پھانسی گھر جانے کا قصہ ہے۔

لیکن یہ باتیں وہ دل ہی دل میں سوچ سکتا تھا۔ زبان پر لانے کی کس میں مجال تھی۔ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے راج رانی کا اس قدر قرب حاصل تھا ورنہ کون تھا جو راج رانی کام آنے کو تیار نہ ہوتا۔ چنانچہ وہ خاموشی سے چلتا رہا۔ رتھ میں دونوں عورتیں بھی خاموشی سے تھیں۔ راستے میں کوئی گفتگو کسی طور مناسب نہیں تھی۔

سفر خاصا طویل تھا لیکن رتھ بھی تیزی سے سفر کر رہا تھا اور پھر دور سے پھانسی گھر کی اسرار عمارت نظر آنے لگی۔ رات کی تاریکی میں اس پر مدھم چراغ بھی جل رہے تھے اور ان غوں نے ماحول کو اور پراسرار بنا دیا تھا۔ دونوں خاموشی سے نزدیک آتی ہوئی عمارت کو دیکھتی یں اور پھر رتھ عمارت کے قریب پہنچ گیا۔

تب ایک آڑ سے ایک سایہ نکلا اور رتھ کے قریب پہنچ گیا۔ یہ شنکر داس تھا۔

"شنکر داس!" پورنما نے آواز دی۔

"راج رانی کی جے۔" شنکر داس نے کہا۔

"انتظام ہو گیا؟"

"راج رانی کی آگیا کا پالن کیا گیا ہے۔"

"ہوں۔" رانی جی! نیچے اتر آئی پھر اس نے نینا! سے کہا۔

"نینا! تم یہاں انتظار کرو۔"

"جو حکم رانی جی!" نینا! نے ادب سے کہا اور مسکرا کر مہندر کی طرف دیکھنے لگی۔

"آؤ شنکر داس۔" پورنما نے کہا اور شنکر داس اس کے پیچھے چلنے لگا۔ "کوئی دقت تو نہیں ئی اسے یہاں تک لانے میں؟" راستے میں پورنما نے پوچھا۔

"کوئی خاص دقت نہیں راج! ہاں اس کا خیال ضرور رکھنا پڑا۔ خطرناک آدمی ہے کسی وقت کوئی حرکت کر سکتا ہے۔"

''ہوں۔'' پورنما نے گردن ہلائی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھانسی گھر کی عمارت کے ایک کمرے کے سامنے پہنچ گئے۔ جس کا دروازہ بند تھا۔ اس میں پیتل جڑی ہوئی تھی۔ جنہیں توڑنا اور کھولنا انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس کے باوجود شنکر داس نے دروازے میں تالا ڈال دیا تھا۔ اس نے تالا کھولا اور پورنما نے اس سے پوچھا۔

''کیا اندر روشنی کا معقول انتظام ہے؟''

''ہاں راج رانی۔ اندر ایک بڑا شمعدار موجود ہے اس کی ایک شمع روشن ہے آپ کہیں تو دوسری شمعیں روشن کر دوں؟''

''نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم یہاں سے دور جا کر رکو۔ میں تمہیں آواز دوں گی۔''

''تت تو راج رانی اکیلی اس کے پاس جائیں گی؟''

''ہاں۔ ہاں کیا حرج ہے۔ تم چنتا نہ کرو۔ میں پورنما ہوں۔ بڑے بڑے سرکشوں کو رام کرنا جانتی ہوں۔''

پورنما کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گئی اور شنکر داس احمقوں کی طرح سر کھجاتا رہ گیا۔ پورنما نے دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔ اندر ایک خوبصورت شمع دان میں ایک شمع روشن تھی۔ پورنما نے کمرے کی دوسری چیزوں کو دیکھا اور سیدھی شمع دان کی طرف بڑھی۔ اور پھر اس نے تنکا اٹھا کر لو پر رکھا اور جلے ہوئے تنکے سے دوسری شمعیں روشن کرنے لگی اس کے انداز سے لاپرواہی ٹپک رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کسی دوسرے وجود کا احساس ہی نہ ہو۔ اس نے ابھی تک خود کو کمرے میں تنہا ہی محسوس کیا ہو۔

اور ایک آرام کرسی پر دراز ایک قوی ہیکل وجود گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

یہ ایک دیو پیکر انسان تھا جس کے سر کے بال بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے۔ بڑی بڑی آنکھوں میں سخت وحشت تھی۔ عجیب سی شخصیت کا مالک تھا وہ۔

پورنما نے ساری شمعیں روشن کر دیں اور کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی پھر وہ دیو پیکر انسان کی طرف مڑی اور ایک جگہ کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ بھی خاموشی سے پورنما کو دیکھ رہا تھا۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی ہوئی تھیں۔ ایک طرف جوالہ چندر کھوڑانہ کی خوفناک ڈراؤنی سرخ آنکھیں تھیں اور دوسری طرف پورنما کی حسین لیکن پراسرار آنکھیں۔ آج سے قبل کسی جیالے کی ہمت نہ ہوئی تھی کہ ایک سرسری نگاہ جوالہ سے ملا سکے۔ جوالہ کو اپنی آنکھوں پر بڑا ناز تھا لیکن آج اس کا غرور ٹوٹ گیا تھا اور ٹوٹا بھی کس سے تھا ایک حسین سی نازک سے کامنی سے۔

''تو کون ہے سندری! نزدیک آ۔'' اس نے اسی لاپرواہی سے کہا اور پورنما پروقار انداز

میں چلتی ہوئی اس کے سامنے پہنچ گئی۔

''کون ہے تو؟'' جوالہ نے پوچھا۔

''پورنما۔'' پورنما سرد آواز میں بولی۔

''پورنما۔ پورنما۔'' جوالہ نے پرخیال انداز میں دہرایا اور پھر بے اختیار اچھل پڑا۔

''پورنما۔ راج رانی پورنما؟''

''ہاں۔'' پورنما نے اسی سکون سے کہا اور کھوڑانہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ عجیب سی نگاہوں سے اسے گھورتا رہا لیکن پورنما کے چہرے پر سکون ہی چھایا رہا۔

تب کئی منٹ کی پراسرار خاموشی کے بعد کھوڑانہ نے کہا۔

''میں اس گستاخی کی شما نہیں مانگوں گا راج رانی کیونکہ میں بہرحال باغی ہوں۔ آپ چاہیں تو میری سزا کچھ اور سخت کر دیں۔''

''کتنے عرصے سے یہاں قید ہو کھوڑانہ۔''

''دس جگ بیت گئے ہیں راج رانی!'' کھوڑانہ نے گردن اٹھا کر آنکھیں بند کر کے کہا۔

''بھرت نواس کے حالات کی اطلاع ملتی رہتی ہے؟''

''ہاں لوگوں کی زبانی کبھی کبھی کچھ پتہ چل جاتا ہے۔ اب تو باہر کی دنیا سپنا بن گئی ہے۔ کیا اب بھی پھول کھلتے ہیں رانی جی! کیا اب بھی بہار آتی ہے؟'' اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔

''پورنما اسے دیکھتی رہی پھر اس نے اسی سنجیدگی سے اپنا سوال دہرایا۔''

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ مہاراج شرت چندر سورگباش ہو گئے؟''

''ہاں۔ مجھے معلوم ہوا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ بھرت نواس کی حکمران اب آپ ہیں لیکن میں نے بھول کر بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ کوئی میری طرف بھی توجہ دے گا۔''

''تم نے بغاوت کیوں کی تھی کھوڑانہ۔''

''کیونکہ میں شیشندرہ کی معصوم عوام پر شرت چندر کے ظالم سپاہیوں کا ظلم نہیں دیکھ سکتا تھا۔ شیشندرہ کا حاکم چندر دیپ ایک سفاک درندہ تھا۔ علاقے کے کسی شخص کی جان و مال محفوظ نہیں تھے۔ ہم ... درجنوں بار اپنی شکایتیں مہاراج تک پہنچائیں لیکن مجھے شما کر دیں راج رانی! چندر دیپ کے علاوہ کسی کی نہیں سنی جا سکتی تھی کیونکہ وہ مہاراج کو جوانیاں مہیا کرتا تھا۔ پہاڑی حسینائیں جو کسی کی عزت ہوتی ہوں گی۔ مہاراج کو بہت پسند تھیں چنانچہ ہماری آواز نہ سنی گئی تو ہم سرکشی پر اتر آئے۔ اس کی سزا ضروری تھی سو وہ ہمیں ملی۔''

''چندر دیپ۔''

''ہاں راج! رانی چندر دیپ۔''

''وہ اب بھی وہاں کا نظام سنبھالے ہوئے ہے۔''

''آہ۔ معصوم شیشندرہ والے آج بھی اس کے ظلم سے محفوظ نہ ہوں گے۔''

''کیا تو نے کوئی ٹولی بنائی تھی کھوڑانہ؟''

''ہاں راج رانی جی! لیکن بدن کی کھال اتار دیں ان میں سے کسی کا نام نہیں بتاؤں گا۔''

''میں نام نہیں پوچھ رہی کھوڑانہ۔ ہاں یہ بتا دو تمہارے ساتھیوں کی تعداد کتنی ہے؟''

''بہت ہیں راج رانی! ہر مظلوم میرا ساتھی ہے۔''

''کیا چندر دیپ تمہارا مجرم ہے کھوڑانہ؟''

''ہاں راج رانی۔ کاش اس کی گردن اتارنے کا موقع مل جاتا۔''

''اگر یہ موقع تجھے دے دیا جائے کھوڑانہ؟'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ٹھاکر جوالہ چند کھوڑانہ وعدہ کرتا ہے کہ اس کے بعد پوری زندگی جیل میں گزار دے گا۔'' کھوڑانہ نے بھاری آواز میں کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مضبوط تھا۔

''ہمیں اس کا کیا صلہ ملے گا جوالہ؟''

''صلہ۔ صلہ میں کیا دے سکوں گا راج رانی! اگر آپ شیشندرہ کی عوام کو چندر دیپ کے ظلم سے نجات دلا دو گی تو اس کا صلہ آپ کو بھگوان دے گا۔''

''ہمیں تم سے بھی صلے کی ضرورت ہے۔ کھوڑانہ شرت چندر جی عیاش تھے۔ انہوں نے ریاست کے عوام کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ لیکن ہمیں ان کا پورا پورا احساس ہے جو مظلوم ہیں ہم بھرت نو اس کی قسمت کے مالک ہیں کھوڑانہ لیکن ہمارے اوپر کچھ اور بھی ذمہ داریاں ہیں۔ ہم بھی کچھ لوگوں کو جوابدہ ہیں اس لئے وہ نہیں کر سکتے جو کرنا چاہتے ہیں۔ البتہ ہم دل کے ہاتھوں بھی مجبور ہیں اور مظلوموں کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔''

''میرے بارے میں راج رانی کی کیا رائے ہے؟''

''ہم تمہارے پاس چھپ کر آئے ہیں کھوڑانہ۔ ہمیں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔''

''حکم دیں راج رانی جی!''

''ہم تم سے ایک کام لینا چاہتے ہیں کھوڑانہ۔''

''داس تیار ہے''

''تم یہاں سے شیشندرہ جاؤ کھوڑانہ سب سے پہلے چندر دیپ سے اپنا بدلہ لو اسے

موت کے گھاٹ اتار دو۔ پھر خوب دہشت گردی کرو اور جب ہماری فوجیں شیشندرہ پہنچ جائیں تو پھر تم کنرالی کی طرف نکل جاؤ۔ ہم فوجیں ضرور بھیجیں گے لیکن انہیں صرف یہ آگیا دیں گے کہ وہ کھوڑانہ کو تلاش کریں۔ شیشندرہ، کنرالی۔ راجن پور کی سرحدوں پر بھی انہیں۔ ایک بھی منش کا خون بہانے کی اجازت نہیں ہوگی تم بھی انسانوں کو ہلاک کرنے سے پرہیز کرنا۔ بس دہشت گردی کرتے رہنا۔ یہ ہمارا کام ہے۔ اس کے بعد کھوڑانہ ہم نے اگر تمہیں گرفتار بھی کر لیا تو تم سے ایک سودا کریں گے ہم تمہیں شیشندرہ کا حاکم بنا دیں گے۔''

''راج رانی!'' کھوڑانہ کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

''راج رانی کیا مجھے آزاد کر دیا جائے گا۔''

''ہاں۔ اسی وقت۔ ابھی تم آزاد ہو کھوڑانہ۔''

''راج رانی!'' کھوڑانہ نے آگے بڑھ کر پورنما کے پاؤں پکڑ لئے۔

''آپ بڑی دیالو ہیں راج رانی جی! آپ۔ آپ نے تو مجھے آزادی دی ہے۔ میں چندر دیپ کو ضرور ہلاک کروں گا لیکن آپ کے خلاف میں بغاوت کیسے کروں گا؟ آپ نے تو مجھ پر......''

''یہ ہمارا کام ہے کھوڑانہ۔ یہ کام تم ہمارے لئے کرو گے۔''

''آپ کیلئے؟'' کھوڑانہ حیرت سے بولا۔

''ہاں جوالہ چند! ہمارے بہت سے مخالف ہیں جو ہمیں راج گدی پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ اس کیلئے ہمیں ایسے چکر چلانے پڑتے ہیں۔ یہ سمجھ لو تم ہماری مدد کرو گے؟''

''داس ہر حکم کیلئے حاضر ہے۔ آگیا دیں راج رانی جی! جانے سے پہلے آپ کے ایک ایک مخالف کو ختم کر دوں۔''

''ابھی نہیں کھوڑانہ۔ ہم بلاوجہ کسی کی ہتیا نہیں کرتے۔ جب ہم انہیں سیاست سے مار سکتے ہیں تو پھر ویسے مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں کھوڑانہ اگر تم ہمارے متر بن جاؤ تو اگر ضرورت پڑی تو ہم تم سے کام لیں گے۔''

''آپ نے شیشندرہ کے عوام پر جو احسان کیا ہے راج رانی جی! اس کے بدلے کھوڑانہ آپ پر جیون وارنے کو تیار ہے۔ جب بھی آپ کو کھوڑانہ کی ضرورت پڑے اسے آواز دے لینا۔''

''ہم دوست ہیں کھوڑانہ؟'' پورنما نے کہا۔

''ہاں۔ راج رانی! کھوڑانہ آپ کا داس ہے۔''

''ٹھیک ہے۔ کھوڑانہ ممکن ہے کبھی تمہاری مدد کی ضرورت پیش آ جائے۔ کام سمجھ چکے

ہونا؟''

''اچھی طرح سمجھ چکا ہوں رانی جی! آپ چنتا نہ کریں۔ جیسی آپ نے آگیا دی ہے ویسا ہی ہوگا۔'' جوالہ چند کھوڑانہ نے کہا۔

''آؤ۔ میرے ساتھ آؤ۔'' پورنما نے کہا اور کھوڑانہ بے یقینی کے سے انداز میں پورنما کے ساتھ باہر نکل آیا۔ ویسے اپنی نجات دہندہ کیلئے اس کے دل میں بہت عزت تھی۔ شنکر داس اس طرح پورنما کے ساتھ کھوڑانہ کو دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔

''شنکر داس!'' پورنما نے اسے مخاطب کیا۔

''راج رانی جی! راج رانی جی!''

''اگر کھوڑانہ جیل سے فرار ہو جائے تو تمہارے اوپر کیا ذمہ داری ہوگی؟''

''میری گردن ماردی جائے گی۔''

''کس کے حکم پر؟''

''راج رانی کے حکم پر۔''

''اور اگر ہم تمہیں کہیں کہ کھوڑانہ کیلئے ایک گھوڑے اور راستے کے کھانے کا بندوبست کر دو تو۔''

''شنکر داس آگیا کا پالن کرے گا۔ راج رانی جی!''

''تو سنو شنکر داس! تم ابھی کسی کو نہیں بتاؤ گے۔ اگر کوئی کھوڑانہ کے بارے میں پوچھے تو اسے بتانا کہ وہ کہیں دوسری جیل میں بھیج دیا گیا ہے اور اگر بات کھل جائے تو تم کہہ سکتے ہو کہ وہ جیل سے فرار ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے تمہیں ہمارے علاوہ اور کوئی سزا نہیں دے سکے گا۔ اور ہم تمہیں بطور سزا ایک ہزار اشرفیاں دیں گے۔''

''جو آگیا راج رانی!'' شنکر داس نے خوش ہو کر کہا۔

''کھوڑانہ کیلئے دونوں چیزوں کا بندوبست کتنی دیر میں کرو گے۔''

''دس منٹ میں راج رانی۔''

''تو پھر جاؤ اسے احترام کے ساتھ رخصت کر دو۔ اسے ہتھیار بھی دینا کہ یہ راستے میں اپنی حفاظت کر سکے۔'' پورنما نے کہا اور شنکر داس نے گردن جھکا دی۔

''بھگوان تمہاری رکھشا کرے کھوڑانہ۔'' پورنما نے کہا اور واپس مڑی۔ کھوڑانہ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اسے نمسکار کیا تھا اور پھر وہ شنکر داس کے ساتھ چل پڑا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

پورنما واپس رتھ کی طرف چل پڑی جہاں نیتا! اور مہندر ایک دوسرے میں گم تھے۔ اس کے قدموں کی چاپ سن کر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ پورنما خاموشی سے رتھ پر بیٹھ گئی اور رتھ چل پڑا۔

سرندر نے نہ جانے کس طرح پندرہ دن گزارے تھے۔ چودھویں روز کی رات کو ہی وہ اپنے شاندار گھوڑے پر سوار ہو کر چل پڑا تھا۔ دشوار گزار راستے اور رات کا سفر بڑی خطرناک بات تھی لیکن عشق کی تکمیل ہی خطرناک راستوں سے گزرنے پر ہوتی ہے۔ سرندر ہوا میں اڑا جا رہا تھا۔ اس کے گھوڑے کو چونکہ کسی سے عشق نہیں تھا اس لئے اسے ضرور مشکلات پیش آ رہی تھیں لیکن اس جانور نے صرف وفاشعاری سیکھی ہے۔ اس لئے اس نے اپنی مشکلات بھلا دی تھیں۔ مالک کو منزل پر پہنچانا اس کا نصب العین تھا۔ اس نے بہت سی ذمہ داریاں اپنے سر لے لی تھیں۔

سرندر کی نگاہوں میں تو پورنما تھی۔ کٹورہ سی آنکھیں اور مسکراتے لب، کشادہ پیشانی جس پر چاند کی بندیا بجی۔ مرمریں بدن' ہونٹوں کا لمس سرندر کو ابھی یاد تھا اور وہ لمس اس کی رگوں میں حرارت بن کر دوڑ رہا تھا۔ وہ گھوڑے کو کل کا گھوڑا بنا دینا چاہتا تھا۔ اور گھوڑا مالک سے پورا پورا تعاون کر رہا تھا۔

جگندرناتھ کی طرف سے اجازت مل چکی تھی اب کیا مشکل تھی۔ بس پورنما کو یہ خوشخبری سنائی تھی کہ راستے کے پتھر ہٹتے جا رہے تھے۔

رات گزرتی رہی اور گھوڑا فاصلے طے کرتا رہا۔ سورج کی کرنوں نے زمین چھوئی ہی تھی کہ وہ بھرت نواس پہنچ گیا۔ اس خفیہ راستے پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ کوئی اس پر نگاہ نہیں رکھتا تھا اور سرندر عام انسانوں کے لباس میں تھا۔ اس نے اپنی مخصوص سرائے کی طرف رخ کیا۔

اور پھر سرائے کے اصطبل میں گھوڑے کو آرام کیلئے چھوڑ کر وہ خود بھی آرام کرنے چلا گیا۔ سرائے کے مالک نے اس کے لئے تمام بندوبست کر دیئے تھے۔ دن کی روشنی میں سرندر راج محل کی طرف رخ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے لئے رات ہی مناسب تھی اور اسے پہاڑ جیسے دن کو کاٹنا تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ اسی وقت کوئے یار کی راہ لے لیکن عقل روک رہی تھی اور عقل کی آواز درست تھی۔ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اگر پورنما پاس ہوتی تو نیند کا سوال ہی نہیں تھا۔ اب چونکہ تنہا تھا اس لئے سوچا کہ تھوڑی سی نیند ہی نکال لے۔

سویا تو بے خبر ہو گیا اور شام ہی کو آنکھ کھلی۔ سورج جھکا ہوا دیکھ کر اسے بڑی مسرت ہوئی تھی۔ نیند نے اس سے بھرپور تعاون کیا تھا۔ ایک تو تھکن اتر گئی تھی دوسرے وقت کٹ گیا تھا۔ وہ بہت خوش تھا نیا لباس اس کے ساتھ تھا۔ غسل وغیرہ کر کے اس نے لباس بدل لیا اور اس کی شخصیت ابھر آئی۔

لیکن وہ اپنی شخصیت کو دوسروں کی نظروں سے بچانا چاہتا تھا اس لئے جب تک رات نہ ہوگئی سرائے سے نہ نکلا۔ ہاں۔ رات کے دیئے روشن ہوتے ہی اس نے سرائے چھوڑ دی اب وہ پیدل کوئے یار کی طرف جا رہا تھا۔

گول باغ کی طرف پہنچا تو چاندنی چٹک اٹھی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا پورنما کو بھی یہ رات یاد ہوگی۔ کیا وہ بھی اسی طرح گھڑیاں گن رہی ہوگی۔ اس کا خیال درست ہی نکلا۔ سنگ مر مر کے حوض کے نزدیک ایک مرمریں مجسمہ نصب تھا۔

حسن و جمال کا مجسمہ محبت اور سادگی کا پیکر اس کی لمبی چوٹی لہرا رہی تھی اور وہ ساکت بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔

''کیا یہ اس کا انتظار ہے؟'' سرندر نے سوچا اور اسی انتظار پر اس کے دل میں مستیاں بھر گئیں۔ وہ دبے قدموں پورنما کی طرف بڑھا۔ پورنما خیال میں ایسی کھوئی ہوئی تھی کہ اس کے قدموں کی آہٹ بھی نہ سنی۔ اس کا دل چاہا کہ پورنما کی آنکھیں بند کرے لیکن پھر سوچا نازک دل ہے ڈر نہ جائے۔ اس نے بڑے پریم سے آواز دی۔

''پورنما۔''

اور پورنما بے ساختہ اچھل پڑی۔ وہ کھڑی ہوگئی وہ پاگلوں کی مانند سرندر کو دیکھنے لگی اور دوسرے لمحے وہ اس سے لپٹ گئی۔

''سرندر! میرے سرندر! تم آ گئے۔ تم آ گئے میرے......'' اور اس کے سینے میں سمانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔ اس نے اپنے خوبصورت ہاتھوں میں سرندر کو کس لیا۔ جیسے ایک جان ہونا چاہتی ہو۔

سرندر کو سنسار کی سب سے بڑی خوشی مل گئی۔ اپنے پریم کا یہ جواب اس کے دھیان میں نہیں تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ بھرت نواس کی رانی بھی اتنی بے قراری سے اس کا انتظار کر رہی ہوگی۔ پورنما کی محبت کے سوتے پھوٹ پڑے۔ اس کے سینے میں چھپا ہوا طوفان ابل پڑا۔ اس وقت اس کا سیاسی ذہن تھوڑی دیر کے لئے سو گیا تھا۔ اس سمے وہ عورت تھی۔ مرد کی طلبگار وہ۔ بھی اپنے پسندیدہ مرد کی۔ محبت کی بھوکی امنگوں سے سرشار۔

اس وقت سرندر ذرا سی کوشش کرتا تو زندگی کا سب سے بڑا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔ پورنما کے چہرے سے جذبات امنڈ رہے تھے۔ ناسمجھ سرندر اس عورت کی فطرت سے ناواقف تھا اس نے کوئی قدم آگے نہ بڑھایا اور پورنما جذبات سے تڑپتی رہی۔

لیکن یہ وقتی جنون تھا۔ اس کے بھنور سے تھوڑی دیر کے بعد وہ نکل آئی اور خوش ہوئی کہ جذبات کے ہاتھوں وہ سستی نہیں ہو سکی۔ سرندر ہی ناتجربے کار تھا۔

''سرندر!'' اس نے محبت بھری نگاہوں سے سرندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''پورنما!'' سرندر نے اس کے ہاتھ کو سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

''کیسی بیتی ہے۔''

''بہت کٹھن پورنما! پندرہ روز پندرہ جگ بن گئے تھے۔ بس بھوان سے ہی پرارتھنا کرتا رہتا تھا کہ جلدی سے سمے بیت جائے۔'' سرندر نے جواب دیا۔

''یہی حالت میری تھی سرندر!'' پورنما نے کہا۔

''تم نے پندرہ دن کی قید کیوں لگا دی ہے پورنما؟''

''تمہیں راستہ لمبا طے کرنا پڑتا ہے سرندر! میں یہ کیسے گوارہ کر سکتی ہوں کہ تم میرے لئے اتنی تکلیف اٹھاؤ۔''

''میں تم سے روز ملنا چاہتا ہوں پورنما۔''

''مشکل ہے سرندر کیسے ملو گے۔''

''میں کھنڈالی واپس نہیں جاؤں گا۔''

''یہ بہت بڑی بھول ہوگی جو سارے کام بگاڑ دے گی۔''

''پھر مجھے بتاؤ میں کیا کروں پورنما۔ میں کیسے سمے گزاروں؟''

''ایک ہونے کی کوشش کرو سرندر جتنی جلدی ہو سکے۔''

''ایک خوشخبری سنو پورنما۔''

''سناؤ۔''

''میں نے پتا جی کو تیار کر لیا ہے وہ وہی سب کچھ کرنے کو تیار ہوں گے جو تم کہو گی۔''

''اوہ سرندر کیا تم نے انہیں بتا دیا کہ تم بھرت نواس فتح کرنے کے بعد مجھ سے وواہ کرلو گے۔''

''ہاں پورنما میں نے بتا دیا ہے۔''

''وہ تیار ہو گئے۔''

''ہاں میں نے تیار کر لیا ہے۔'' سرندر نے بتایا اور پورنما پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگی۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

''ٹھیک ہے سرندر۔ واپس جا کر تم جنگ کی پوری پوری تیاریاں کرو۔ تمہاری فوجوں کو بہت تھوڑی محنت کرنا پڑے گی لیکن خبردار تمہاری فوج کے کسی بھی آدمی کو یہ بات نہیں معلوم ہونی چاہئے کہ یہ تیاریاں کہاں چڑھائی کیلئے ہو رہی ہیں۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہئے اگر بھرت نواس پہنچ گئی تو سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ بھرت نواس پوری طرح سے مقابلہ کرے گا اور اس

کیلئے تمہاری فوجوں کو بہت نقصان ہوگا۔"

"میں جانتا ہوں پورنما لیکن اس کے بعد کیا ہوگا؟"

"بتاتی ہوں میرے سرندر! میں نے سرحدوں پر گڑبڑ کے انتظامات کئے ہیں۔ میرے متر میرے لئے کام کر رہے ہیں۔ سرحدوں پر گڑبڑ شروع ہوتے ہی میں فوجوں کو سرحدوں پر روانہ کر دوں گی۔ اس طرح فوج ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بٹ جائے گی اور بھرت نواس اور کھنڈال کا کوئی مقابلہ نہیں رہے گا۔ ہر کام تیزی سے ہوگا اور پھر بھرت نواس فتح کرنے کے بعد تم مجھے قید کر لینا۔ میں اعلان کروں گی کہ بھرت نواس کی فوجیں جہاں کہیں بھی ہوں کھنڈالی کیلئے ہتھیار ڈال دیں۔"

سرندر منہ پھاڑے یہ خطرناک سکیم سن رہا تھا۔ وہ پورنما کی محبت سے بے پناہ متاثر ہو گیا تھا جو اپنی محبت کیلئے یہ سب کچھ کر رہی تھی۔ اس نے سوال کر ہی دیا۔

"تم میرے لئے یہ سب کچھ کرنے پر تیار ہوئی ہو پورنما!"

"ہاں سرندر۔ میں تو تمہارے لئے پورے سنسار کو مٹانے کیلئے تیار ہوں۔ تم مجھے مل جاؤ تو سنسار میں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔"

"میری پورنما!" سرندر نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر ساری رات وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے۔ پھر جب دن کی روشنی نے دستک دی تو وہ چونکے۔

"صبح ہوگئی پورنما!" سرندر نے ڈوبتے لہجے میں کہا۔

"ہاں اب جاؤ سرندر! ہمیں سنسار کی نگاہوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔"

"پھر کب آؤں۔"

"پندرہ دن کے بعد۔ ان پندرہ دنوں میں تم اپنی فوجوں کو پوری طرح تیار کر لو۔"

"پورنما۔" سرندر نے اسے آخری بوسہ دیا اور پھر وہ باہر جانے والے راستے پر چل پڑا۔ پھر اسی روز اس نے کھنڈالی کی راہ لی اور اس کا گھوڑا واپسی کا سفر طے کرنے لگا۔

پھر ایک صبح جیل خانوں کے انچارج شنکر داس نے دربار میں پورنما کے سامنے حاضر ہو کر شیشندرہ کے جوالہ کھوڑانہ کے فرار کی داستان سنائی۔ جوالہ چند کھوڑانہ پراسرار طور پر غائب ہو گیا تھا۔

"جوالہ چند کھوڑانہ کون تھا؟" پورنما نے پوچھا۔

"ایک باغی سردار جس نے کافی اودھم مچایا تھا۔"

"ہوں۔ ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس نے پھر سے حرکتیں کیں تو ہم اس کی سرکوبی کر سکتے ہیں۔" پورنما نے کہا اور شنکر داس کو آئندہ احتیاط رکھنے کی ہدایت کر کے رخصت کر دیا۔ یوں اس زبردست خبر کی اہمیت ختم کر دی گئی اور درباریوں پر بھی خاص اثر نہیں ہوا۔

لیکن اس وقت لوگ زبان کھولنے لگ جب شیشندرہ سے چند خوفناک خبریں دربار میں ہی موصول ہوئی تھیں۔

"راج رانی پورنما۔ شیشندرہ کے باغی سردار کھوڑانہ نے پھر سے بغاوت کر دی ہے۔ اس نے شیشندرہ کے حاکم چندر دیپ کے پورے گھرانے کو جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ چندر دیپ ہلاک ہو گیا اور باغی شیشندرہ میں اندھیر مچا رہے ہیں۔"

"آخر شیشندرہ نے بغاوت کیوں کی تھی۔ کیا شکایت ہے انہیں؟ کیا چاہتے ہیں وہ؟" پورنما نے پوچھا۔

"وہ چندر دیپ کے خلاف تھے۔ اس کی حکومت تسلیم نہیں کرتے تھے۔"

"اس کی کوئی وجہ ضروری ہوگی؟" پورنما نے کہا۔ لیکن اس بات کا اسے کوئی جواب نہ ملا۔ تب اس نے فوجوں کے کمانڈر اجیت سنگھ کو مخاطب کیا۔

اجیت سنگھ آپ چار ہزار فوج شیشندرہ روانہ کر دیں لیکن اس انچارج کو ہدایت کر دیں کہ کسی بھی قیمت پر شیشندرہ کے ایک بھی منش کا خون نہ بہایا جائے۔ وہ صرف باغیوں کے سردار کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں اور اسے تکلیف دیئے بغیر ہمارے پاس لے آئیں۔ انہیں یہ ہدایات سختی سے دی جائیں۔

"جو حکم راج رانی جی!"

"ہم اپنی پوری جنتا کے ساتھ نیائے چاہتے ہیں۔ کسی منش کا خون نہ بہایا جائے کیونکہ سارے خون ہماری گردن پر ہوتے ہیں۔"

اور پورے دربار میں رانی جی! کی جے جے کار ہونے لگی۔ جس کے دور میں ریاست بھرت نواس کے شہریوں کی زندگی محفوظ تھی۔

یوں پورنما نے بھرت نواس کی آزادی پر غلامی کی ایک مہر ثبت کر دی۔ بہرحال عجیب ذہن پایا تھا اس نے اور کامیابیاں بھی اس کے قدموں میں لوٹتی تھیں۔

ٹھیک دس دن بعد ایک بار پھر دربار میں ہلچل مچ گئی۔ اس بار سردار کھوڑانہ کا نام کھل کر سامنے آیا تھا۔

سردار کھوڑانہ اب براہ راست بغاوت کر رہا تھا۔ اس نے کنرالی میں بغاوت کر دی تھی۔ ہاں شیشندرہ میں چندر دیپ کی موت کے بعد امن وامان تھا۔

"اجیت سنگھ معلوم ہوتا ہے آپ نے کسی تجربے کار جرنیل کو نہیں بھیجا۔ چار ہزار فوج کسی تجربے کار جرنل کے ساتھ کنرالی میں بھیج دیں۔ اور کوشش کریں کہ کھوڑانہ کو زندہ گرفتار کیا جا سکے ایک ایک منش کا خیال رکھا جائے۔"

''جو آ گیا راج رانی جی!''

''اجیت سنگھ اس حکم سے خوش نہیں تھا۔ اس نرم دلی سے بغاوت فرو نہیں ہو سکتی۔ وہ چالاک اور خونخوار کھوڑانہ کو خوب جانتا تھا۔ مہاراج شرت چندر کے زمانے میں اس نے شیشندرہ میں بغاوت کی تھی اور اس کیلئے اس نے بے دریغ سینکڑوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جب کہیں جا کر جوالہ ہاتھ آیا تھا۔

لیکن اس رحمدل رانی نے ایک بھی انسان کی موت پر پابندی لگا دی تھی۔ اس طرح کہیں بغاوتیں فرو ہوتی ہیں لیکن بہرحال اسے حکم کی تعمیل کرنی تھی۔''

اس طرح بھرت نواس کی بیس ہزار فوج سے آٹھ ہزار فوج تو کم ہو گئی اور پورنما کا پروگرام تیزی سے تکمیل کے مراحل میں داخل ہونے لگا۔ وہ بہت خوش تھی۔ سرندر کے آنے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا اور وہ بے چینی سے دن گزرنے کا انتظار کر رہی تھی۔

ان دنوں وہ کو سخت مصروف رہی تھی۔ اس لئے آج کئی دن کے بعد نینا! سے طویل تنہائی نصیب ہوئی تھی۔

''کیسی ہے نینا؟'' پورنما نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ٹھیک نہیں ہوں راج رانی جی!'' نینا! نے ناک چڑھائے۔

''کیوں ری؟''

''وہی مہندر کا بیروگ۔ اب تو وہ مجھے ایک آنکھ نے بھائے ہے۔''

''دیوانی کوئی اور تو تلاش کر لے۔ مہندر سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی تو پھر تڑپتی رہے گی۔ میری طرح۔''

''تمہاری طرح کیوں رانی جی! بھگوان سکھی رکھے میرے سرندر بھیا کو۔''

''ابھی وہ میرا کہاں ہے نینا۔ سمے کاٹنا مشکل ہو رہا ہے۔ بھگوان کی سوگند طبیعت دوبھر ہو گئی ہے اس تنہائی سے۔''

''کل تو آ رہے ہیں بھیا۔'' نینا! نے کہا اور مسکرانے لگی۔

''ہاں کل آ رہے ہیں لیکن میرے من کی کلی ابھی کہاں کھلے گی۔'' پورنما اداسی سے بولی۔

''وہ بھی اوش کھل جائے گی راج رانی جی!''

نینا! نے پیار سے پورنما کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور پورنما مسکرانے لگی۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

کھنڈالی کا جگندر ناتھ یہ حیرت انگیز پیشکش سن کر حیران رہ گیا۔ بہرحال اس نے سرندر کو اجازت دے دی۔ دوسری طرف پورنما نے کام شروع کر دیا تھا۔ اس نے شیشندرہ کے باغی ٹھاکر جوالہ چند کھوڑانہ سے جیل میں ملاقات کی اور پھر اس کے ساتھ سازش کر کے اسے رہا کرا دیا۔ وہ بھرت نواس کی قوت تقسیم کر دینا چاہتی تھی جوالہ چند کھوڑانہ رہا ہو کر گیا۔ شیشندرہ اور دوسرے علاقوں میں اندھیر مچا دیا۔ تب پورنما نے فوجوں کی کئی ٹکڑیاں باغیوں کی سرکوبی کیلئے روانہ کر دیں اور پھر وہ سرندر کا انتظار کرنے لگی۔

جگندر ناتھ گہری نگاہوں سے بھرت نواس کے حالات کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ پورنما بے حد چالاک ہے۔ جوالہ چند کھوڑانہ کا فرار بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس چالاک عورت کو وہ کسی قیمت پر اپنی بہو بنانے کیلئے تیار نہیں تھا۔ لیکن ہاں فوری طور پر اس کے خلاف کوئی اقدام بھی نہیں کرنا چاہتا تھا تاکہ سرندر ہاتھ سے نہ نکل جائے بہرحال حملے کی تیاریاں ہوئیں اور پھر پورے اعتماد کے ساتھ بھرت نواس پر ضرب کاری لگا دی۔

فاتح بھرت نواس سرندر بڑے اہتمام سے پورنما کے محل کی طرف چل پڑا۔ پورنما کی اس زبردست قربانی نے اسے پورنما کا غلام بنا دیا تھا۔ تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی تھی کہ کسی صاحب اقتدار رانی نے اپنی حکومت اپنے محبوب پر نچھاور کر دی ہو اور وہ بھی ایک چھوٹی قوت سے باقاعدہ شکست کھا کر۔

اس نے سب کچھ بلیدان کر دیا تھا۔ اپنے محبوب پر ہریالہ کا وقار اس کی عزت اپنی عزت کچھ بھی تو نہ رہنے دیا تھا پورنما نے اپنے پاس۔ لیکن میں اسے وہ سب کچھ دوں گا جو اس نے کبھی اسے حاصل نہیں تھا۔ میں اپنا پریم، اپنا جیون، اپنا سب کچھ اسے دے دوں گا۔ وہ دنیا کی سب سے عظیم عورت ہے۔

سرندر سوچ رہا تھا۔ اس کا دل پورنما کی محبت سے سرشار تھا اور اس کے قدم والہانہ انداز میں راج محل کی طرف اٹھ رہے تھے۔

اندر پورنما بھی اس کے سواگت کیلئے تیار تھی لیکن یہ استقبال پرائیویٹ قسم کا تھا۔ یہاں صرف نینا! اور پورنما موجود تھیں۔ ایک ایک داسی ایک ایک پہریدار کو ہٹا دیا گیا تھا حالانکہ راج رانی قیدی تھی۔

دھڑکتے دل سے سرندر پورنما کے دوار پہنچ گیا۔ اور پھر اس نے دروازے پر رک کر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

''آ جایئے مہاراج! اب آپ کو آ گیا لینے کی کیا ضرورت ہے۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

''نینا! میری بہن میں تیرا بھی احسان مند ہوں۔'' سرندر نے اسے شانوں سے پکڑ کر سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

''اس میں احسان کی کیا بات ہے۔ میں نے جو کچھ کی ہے وہ اپنے بھیا کیلئے کیا ہے۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا اور راستے سے ہٹ گئی۔

سرندر اندر داخل ہو گیا سامنے ہی پورنما سیاہ ساڑھی میں ملبوس کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

''پورنما!'' سرندر بے اختیار ہو گیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا لیکن نینا! کا خیال کر کے رک گیا۔ اس کی رفتار سست ہو گئی۔

تب وہ پورنما کے سامنے رکا۔ اس نے اپنی کمر میں بندھی ہوئی تلوار کھینچی اور پھر اسے پورنما کے قدموں میں رکھ دیا۔ پورنما کی آنکھوں میں کامرانی کی چمک دوڑ گئی۔

''یہ کیا سرندر جی؟'' اس نے نازک آواز میں پوچھا۔

''راج رانی پورنما کے چرنوں میں کھنڈالی اور بھرت نواس پیش کر رہا ہوں۔''

''ہمیں ان دونوں کی ضرورت نہیں ہے سرندر!'' پورنما پیاسے انداز میں بولی۔

''ہمیں تو ہمارا سرندر چاہئے۔'' وہ آگے بڑھی اور اس نے سرندر کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

سرندر نے جھینپتے ہوئے انداز میں گردن موڑ کر نینا! کی طرف دیکھا لیکن نینا! کو رکنے کی اجازت کہاں تھی۔ وہ جا چکی تھی تب سرندر نے پورنما کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بھینچ لیا۔

''سرندر تو تمہارا داس ہے۔ سرندر کی آنکھوں میں تو تمہاری جوت ہے۔ تمہارا مکھ نظر نہ آئے تو وہ اندھا ہو جائے۔''

''بھگوان نہ کرے۔'' پورنما نے اپنے ہونٹوں سے اس کی آواز بند کر دی اور سرندر کی گرفت سخت ہو گئی۔

آج اسے جیون میں سب سے بڑا سکھ ملا تھا۔

''ہماری رانی نے یہ کالی ساڑھی کیوں باندھ رکھی ہے۔'' اس نے پورنما کو نزدیک بٹھاتے ہوئے پوچھا۔

''دنیا کو دکھانے کے لئے سرندر! پر میرے من میں دیوالی ہو رہی ہے۔ میری طرف سے بھرت نواس کی فتح کی مبارکباد قبول کرو۔''

''سب کچھ تمہارا دیا ہوا ہے۔ میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔''

''میں تو اپنے پران بھی اپنے پریمی کو دینے کیلئے تیار ہوں۔''

کافی دیر تک دونوں محبت آمیز گفتگو کرتے رہے۔ ایک دوسرے سے اپنے پریم کا اظہار کرتے رہے پھر سرندر نے کہا۔

''اب ہمیں آئندہ کیا کرنا ہے پورنما۔ میں تمہارے مشورے کے بنا ایک قدم آگے نہیں بڑھاؤں گا۔''

''میں کیا کہہ سکتی ہوں سرندر! اب تو میں تمہاری داسی ہوں۔''

''ایسا نہ کہو پورنما۔ میرا من بیٹھنے لگتا ہے۔ تم میری داسی نہیں میرے من کا کنول ہو۔ پرم تو میں تم سے پہلے بھی کرتا تھا پورنما اور ٹوٹ کر کرتا تھا لیکن یہ تمہارے بلیدان نے مجھے کوڑیوں میں خرید لیا ہے۔ میں تمہاری مرضی کے بنا کچھ نہیں کروں گا۔''

''ہائے رام۔ تو اب میں اپنے منہ سے کیسے کہوں۔'' پورنما نے شرماتے ہوئے کہا۔

''کہہ دو پورنما جو کچھ من میں ہے کہہ دو۔ ضرور کہہ دو۔ اپنے سرندر سے بھی نہیں کہو گی تو کس سے کہو گی؟'' سرندر نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

''بس میں کیا کہوں۔ تم مجھے اپنی داسی بنا لو۔''

''میں تو تمہیں اپنی رانی بناؤں گا۔''

''تو بنا لو۔'' پورنما خود سپردگی کے انداز میں بولی اور سرندر نے وفور محبت سے اسے سینے سے بھینچ لیا۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

جگندر اس شاندار فتح پر خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ اس کے دل کی وہ آرزو پوری ہوئی تھی جس کے پورا ہونے کا اسے خواب میں بھی خیال نہ آیا تھا۔

ایک روز بھرت نواس کا شرت چندر دولہا بن کر اس کی بیٹی کو بیاہنے آیا تھا۔ اس وقت اس نے شرت چندر کو زندگی کی دعا دی تھی کیونکہ وہ اس کی بیٹی کا پتی تھا۔ اس نے بھرت نواس کو

پھلنے پھولنے کی دعا دی تھی کیونکہ وہ اس کی بیٹی کا سسرال تھا لیکن بہت جلد شرت چندر کی حقیقت کھل گئی تھی۔

شرت چندر عمر رسیدہ تھا اور اس کی بیٹی تازہ تازہ کھلا کنول کا پھول۔ لیکن شرت چندر نے کہا تھا کہ وہ لیلاوتی کو سر کا تاج بنا کر رکھے گا۔ اس کے شریر سے پیدا ہونے والا بالک بھرت نواس کا حکمران بنے گا لیکن بہت جلد' بہت ہی جلد لیلاوتی نے اپنے باپ کو بتایا کہ شرت چندر ایک عیاش راجہ ہے۔ اسے رانیوں کو جمع کرنے کا شوق ہے اور لیلاوتی سے بھی اس نے صرف اپنا شوق پورا کیا ہے۔ محل میں اس کی کوئی خاص حیثیت نہیں ہے۔''

اور جگندر ناتھ کا دل دکھ کر رہ گیا تھا۔

مگر بیٹی کا گھر تھا۔ اس نے روتے ہوئے بیٹی کو تلقین کی کہ اب جس طرح بھی ہو سکے جیون بتائے۔ وہی اس کا گھر ہے بھگوان کی یہ ہی مرضی تھی۔

اور اس کے بعد لیلاوتی نے جگندر ناتھ سے کوئی شکایت نہیں کی اور ایک دن خاموشی سے مر گئی۔ لیلاوتی کی موت پر جگندر ناتھ پاگل ہو گیا تھا۔ بیٹی کے دکھ اسے معلوم تھے۔ اس نے شرت چندر سے احتجاج کیا لیکن شرت چندر نے نخوت سے اس کے احتجاج کو ٹھکرا دیا۔ سرندر کو اس وقت بھی جوش آیا تھا لیکن جگندر ناتھ ہوش مند تھا۔ بھرت نواس کی قوت اسے معلوم تھی۔ اس وقت بھرت نواس سے ٹکرانا کھنڈالی کو ختم کرنے کے مترادف تھا۔

لیکن آج قسمت نے اسے موقع دیا تھا۔ اب بھرت نواس اس کے قدموں تلے تھا۔ اب وہ بھرت نواس کا فاتح تھا۔ کاش شرت چندر زندہ ہوتا۔ کاش وہ آج اس کا قیدی ہوتا بہرصورت شرت چندر نہیں تھا۔ انتقام کی پیاس' پیاس ہی رہ گئی لیکن پورنما۔

وہ بھی اس کی بیٹی کی سوکن تھی۔ اس نے بھی بہرطور اس کی بیٹی کے سہاگ میں حصہ بٹایا تھا اور ثابت ہو گیا تھا کہ وہ اتنی معصوم نہیں ہے جتنا کہ خود کو ظاہر کر رہی ہے۔ رہ گیا سرندر تو سرندر نوجوان تھا اور پورنما کے حسن پر ریجھ گیا تھا لیکن جگندر ناتھ کسی قیمت پر اپنی بیٹی کی سوتن کو اپنی بہو نہیں بنا سکتا تھا۔ اس نے میدان جنگ میں ہی پورنما کے خاتمے کے بارے میں سوچا تھا لیکن اس میں کچھ مشکلات تھیں۔

سرندر دیوانہ ہو جاتا اور بھرت نواس کی فتح کی خوشی خوشی نہ رہتی۔ بہرصورت وہ ایک جہاندیدہ انسان تھا اور پورنما اس کی دانست میں کچھ نہیں تھی۔ ظاہر ہے فوری طور پر تو اس کا بیٹا شادی رچانے نہیں بیٹھ جائے گا کچھ تو موقع دے گا اور جتنا موقع ملے گا اسی میں جگندر کچھ کر لینا چاہتا تھا۔

شہر میں امن قائم ہو گیا تھا اور دوسرے دن اسے دربار کرنا تھا۔ بہرحال خوشیوں کی گود

میں اس نے رات گزاری اور پھر دوسرے دن دربار میں جگندر ناتھ کی جے لگائی گئی۔

جگندر ناتھ نے ابتدائی احکامات صادر کیے۔ اس نے بھرت نواس کو کھنڈالی میں ضم کرنے کا بھی اعلان کیا اور کہا اس کی مخالفت کرنے والے کو سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔

کون بول سکتا تھا۔ دربار کا پہلا دن بہت کامیاب رہا تھا۔ اس نے کچھ لوگوں کو منصب بھی دیئے تھے اور پھر دربار برخاست کر کے وہ آرام کرنے چلا گیا تھا۔ اس وقت وہ بالکل تنہا تھا اور حقہ پیتے ہوئے اپنے آئندہ احکامات کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ایک چوبدار نے اجازت مانگی۔

''کیا بات ہے۔ تجھے معلوم نہیں کہ یہ ہمارے آرام کا سمے ہے۔''

''شما چاہتا ہوں مہاراج! اس کا کہنا ہے کہ کچھ بھی ہو مہاراج سے اس کا ملنا بہت ضروری ہے۔ ان سے کہہ دو کہ اگر وہ مجھ سے نہ ملے تو گھاٹے میں رہیں گے۔''

''ارے پر ہے کون؟'' جگندر ناتھ حیرت سے بولے۔

''اپنا نام جے پال بتاتا ہے۔''

''جے پال۔'' جگندر ناتھ نے سوچتے ہوئے کہا۔

''جا بلا لا۔'' اور چوبدار واپس چلا گیا۔

جگندر ناتھ اس شخص کا انتظار کرنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک اجنبی اس کے سامنے تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور جگندر ناتھ اسے کڑی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کون ہو تم؟'' جگندر ناتھ نے شاہانہ انداز میں کہا۔

''جے پال نام ہے میرا مہاراج!'' جے پال نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

''اس سمے میرے پاس کیوں آئے ہو؟''

''اتنا ہی ضروری کام تھا۔ مہاراج کہ آنا پڑا ورنہ آپ کو کشٹ کبھی نہ دیتا۔''

''ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تمہیں؟''

''پہلی بار مہاراج کے سامنے آیا ہوں۔''

''محل میں رہتے ہو؟''

''ہاں مہاراج!''

''کیا کرتے ہو؟''

''شاہی دستے کا سالار ہوں مہاراج!''

''ہوں۔ ہمارے پاس آنے کا کشٹ کیوں بھوگا؟'' جگندر کے چہرے پر طنز کے آثار نظر آئے۔

''ترقی کا خواہشمند ہوں مہاراج! میری صلاحیتیں جتنی بڑی ہیں عہدہ اتنا بڑا نہیں ہے۔''

''ہوں۔'' جگندر گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ آدمی واقعی چالاک اور بے خوف معلوم ہوتا تھا۔ اسے پرکھنے کے بعد جگندر ناتھ نے گردن ہلائی۔

''کیا کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔''

''راجوں۔ مہاراجوں کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے مہاراج! آپ نے سنسار دیکھا ہے۔ جھوٹ سچ کی پرکھ کر لیں۔ اس کے بعد ہی وشواس کریں۔ جو بتا رہا ہوں اس میں کھوٹ نہیں ہے۔ ہاں اس کے پیچھے جو خیال ہے اسے پہلے بتا چکا ہوں۔''

''بیٹھ جاؤ جے پال! تم ہوشیار آدمی معلوم ہوتے ہو۔ وقت سے فائدہ اٹھانا جانتے ہو۔ ہمیں تم جیسے لوگوں کی ضرورت ہے۔'' جگندر نے نرم لہجے میں کہا۔

''داس کی مجال کہ مہاراج کے سامنے بیٹھنے کی ہمت کرے پر مہاراج کو جیون ضرور پیارا ہوگا۔''

'کیا مطلب؟'' جگندر ناتھ نے اسے کڑی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آج رات یا کل صبح آپ قتل کر دیئے جائیں گے مہاراج!'' جے پال نے کہا۔

''ہوں۔'' جگندر ناتھ نے اسے غور سے دیکھا۔

''مجھے کون قتل کرے گا۔''

''میں۔'' جے پال نے اطمینان سے کہا اور جگندر ناتھ اچھل پڑا۔ اس نے جے پال کے قوی ہیکل جسم کو دیکھا۔ گو اس شخص کے پاس ہتھیار نہیں ہے لیکن یہ جوان اور طاقتور ہے۔ اگر چاہے تو جگندر ناتھ جیسے بوڑھے شخص کو گردن دبا کر بھی قتل کر سکتا ہے۔ اگر اس سے کوئی گڑبڑ نہ ہوئی تو آئندہ اس سازش کا خیال رکھے گا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

''کیا تم مجھے دھمکانے آئے ہو۔ جے پال!''

''نہیں مہاراج! داس کی یہ مجال۔ اطلاع دینے اور انعام پانے آیا ہوں۔''

''کیا محل میں ہمارے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔''

''ہاں۔''

''کون کر رہا ہے؟'' جگندر ناتھ نے کہا۔

''یہ اطلاع بہت قیمتی ہے مہاراج! اتنے سستے مول نہیں دوں گا۔ اگر میری بات بری لگے تو بلایئے پہریدار کو اور اتروا دیجئے میری گردن۔ لیکن میرے علاوہ آپ کو دشمنوں کا کہیں سے پتہ نہ لگے گا۔'' جے پال نے کہا۔

''کیا چاہتے ہو جے پال؟'' جگندر ناتھ انتہائی نرم لہجے میں بولا۔

''صرف مہاراج کا بھروسہ۔ مہاراج کو وچن دینا ہوگا کہ میں جو کچھ کہوں گا اس پر وشواس کریں گے اور بعد میں اس کے بارے میں معلوم کریں گے۔ اگر میری بات سچ ہو تو پھر مجھے اپنی مرضی سے انعام دیں۔ غلط نکلے تو میں جیون ہارنے کو تیار ہوں۔''

''ہم تمہارے اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور وچن دیتے ہیں کہ جو تم کہہ رہے ہو وہی ہو گا۔'' جگندر ناتھ نے کہا۔

''دھن واد مہاراج! تو پھر غور سے سنو رانی پورنما آپ کی دشمن ہے۔ اس نے مجھے بہت بڑا انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ مجھے ریاست کا دیوان بنا دے گی۔''

''اس کے بدلے میں وہ کیا چاہتی ہے؟''

''سازش کی جڑیں بہت گہری معلوم ہوتی ہیں مہاراج! اگر جیون بچ گیا تو میں ان کی تہہ میں پہنچ جاؤں گا۔ اس وقت صرف اتنی بات میرے علم میں ہے کہ وہ آپ کی ہتھیا چاہتی ہے۔ اور اس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے۔''

''کیا اس نے خود تم سے یہ بات کہی ہے۔''

''کسی اور کی کہی ہوئی بات سچ نہ سمجھتا۔''

''کیا کہا اس نے؟'' جگندر ناتھ نے رازداری سے پوچھا۔

''اس نے کہا کہ یہ نہ سمجھا جائے پورنما ہاری ہوئی رانی ہے بلکہ اب وہ کھنڈالی اور بھرت نواس دونوں پر راج کرے گی کیونکہ سرندر ناتھ اس کی مٹھی میں ہے۔''

''ہوں۔ اور کیا کہا؟''

''اس نے بتایا مہاراج کہ آپ اس کے لئے بڑی رکاوٹ بنیں گے۔ اس لئے آپ کا ہٹانا بہت ضروری ہے۔ اور اس کے لئے وہ آج رات یا کل تک یہ کام چاہتی ہے۔''

''ہوں۔'' جگندر ناتھ کئی منٹ تک سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

''تو پھر تم کیا چاہتے ہو جے پال؟''

''سنسار کو جانتا ہوں مہاراج! آپ نے بھرت نواس فتح کیا ہے' شرت چندر جی سے مجھے کوئی خاص پریم نہیں تھا کیونکہ وہ عیاش تھے۔ راج رانی سے کوئی خاص واسطہ نہیں رہا۔ وہ انعام آپ سے چاہتا ہوں جس کا وعدہ راج رانی نے کیا ہے۔''

''ٹھیک ہے لیکن اتنی سی بات پر تو ہم تمہیں اتنا بڑا انعام نہیں دیں گے۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ جو کچھ تم نے کہا ہے۔'' ''وہ سچ ہے۔''

''شما چاہتا ہوں مہاراج کچھ اور باتیں بتاؤں گا جنہیں آپ کے سامنے کہنا بے شرمی

ہے۔"

"کہو جے پال۔ ہمیں تمہارے اوپر بھروسہ ہو گیا ہے۔"

"پورنما کی خاص داسی اس کی منہ بولی بہن مجھ سے پریم کرنے لگی ہے۔ میں اس کے ذریعے کچھ اور معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔" جے پال نے کہا۔

"ہوں۔ تم کام کے آدمی معلوم ہوتے ہو جے پال۔ ہم تمہاری مستقل خدمات چاہتے ہیں۔"

"داس حاضر ہے۔ مہاراج!"

"ہمیں سوچنے کا موقع دو جے پال۔ رات کو تم ہمارے پاس آؤ۔ ہم تم سے بات کریں گے۔ ہاں اس وقت تمہارا ایک کام ہو گا۔"

"حکم دیں مہاراج!"

"نگاہ رکھو۔ پورنما ہمارے خلاف اور کیا کیا سازش کرتی ہے؟"

"داس اس ذمے داری کو اچھی طرح انجام دے گا۔"

"رات کو ہم تم سے بات کریں گے۔ اور اس کے بعد فیصلہ کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟"

"جو آ گیا مہاراج! داس جانے کی اجازت چاہتا ہے۔"

"ٹھیک ہے جاؤ۔" جگندر نے کہا اور جے پال اسے پرنام کر کے نکل آیا۔

اس کے جانے کے بعد جگندر ناتھ گہری سوچ میں ڈوب گیا اسے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ رانی پورنما بہت چالاک ہے ممکن ہے بھرت نو اس پر قبضہ کرانا بھی کوئی چال ہو۔ بھولے بھالے سرندر کو اس نے پہلے ہی پھانس لیا ہے۔ اب اسے راستے سے ہٹانا چاہتی ہے تاکہ کھنڈالی تک کا راستہ صاف ہو جائے۔

افوہ یہ تو بڑی خطرناک عورت نکلی۔ اس نے راجہ شرت چندر کو کس آسانی سے مروا دیا اور اب سرندر کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ جگندر ناتھ بے قرار ہو گیا۔ اسے اپنے بیٹے کا جیون خطرے میں نظر آنے لگا۔ اس سلسلے کو معمولی انداز میں سوچنا بے وقوفی ہے۔ اس حسین ناگن کے خلاف کام کرنے میں تو بڑی چالاکی سے کام لینا پڑے گا ورنہ......

جگندر ناتھ کو محسوس ہوا جیسے بھرت نو اس فتح کرنے کے بعد وہ بہت بڑے خطرے میں گھر گیا ہو۔

◇......◇......◇

شاہی محل کے عقبی باغ میں سنگ مرمر کے حوض کے کنارے سرندر خاصی رات گئے تک اس کے پاس بیٹھا رہا۔ پورنما اس کی موجودگی سے بہت مسرور تھی۔ اس کا دل بہت کچھ چاہ رہا تھا لیکن وہ ہمیشہ پوری قیمت وصول کرنے کی عادی تھی۔ جذبات میں بہہ کر کوئی کچا کام نہیں کرنا چاہتی تھی۔

چنانچہ اس نے آج سرندر کی دست درازیوں کی ہمت افزائی نہ کی۔

"رات بہت بھیگ گئی ہے پورنما!" سرندر نے اس کے ہونٹ چومتے ہوئے کہا۔

"ہاں سرندر پتہ بھی نہ چلا۔" پورنما نے کہا۔

"کیا آرام نہ کرو گی؟" سرندر جذبات سے کانپتے ہوئے لہجے میں بولا۔

"اوہ۔ میں بھول گئی تم تھکے ہوئے ہو گے۔"

"بالکل نہیں پورنما تمہارے سنگ تو میں جیون بھر جاگنے کو تیار ہوں۔"

"ایسی راتیں بہت جلد آئیں گی سرندر! جب ہم رات رات بھر اس حوض کے کنارے بیٹھ کر پیار کی باتیں کیا کریں گے۔"

"اور آج کی رات؟" سرندر نے کہا۔

"آج کی رات یہی کافی ہے۔"

"لیکن میں اکیلا نہیں سوؤں گا۔"

"میرے سرندر! میرے جیون! میرے پریم! پورنما تمہاری دیوانی ہے۔ وہ تمہارے بنا ادھوری ہے۔ لیکن سرندر! پورنما راج رانی ہے بیوہ نہیں۔ کیا تم میرے ہردے پر داغ لگانا چاہتے ہو۔ پھیرے ہو جانے دو سرندر۔ پورنما پورا جیون تمہارے چرنوں میں بتا دے گی۔"

"اوہ۔ مجھے معاف کر دینا پورنما۔ موسم چاندنی اور تمہارے قرب نے مجھے پاگل کر دیا تھا۔" سرندر نے فوراً سنبھل کر کہا۔ اس کے دل میں پورنما کی عزت اور بڑھ گئی۔

"تمہاری پورنما بھی پاگل ہو رہی ہے سرندر! مگر......"

"ٹھیک ہے پورنما۔ مجھے شما کر دو۔"

"گنہگار نہ کرو سرندر! اٹھو آرام کی نیند سوؤ اور سمے کا انتظار کرو۔ جب ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔" پورنما اٹھتے ہوئے بولی اور سرندر بھی اٹھ گیا اور پھر دونوں نے ایک بار پھر ایک دوسرے کو دیکھا اور مختلف سمتوں میں چل پڑے۔ دونوں پلٹ پلٹ کر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے یہاں تک کہ پورنما اپنے محل میں داخل ہو گئی۔

اندر پہنچی تو نینا! اس کی منتظر تھی۔ اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔

"کیوں ہنس رہی ہے ری؟" پورنما نے تھکے تھکے انداز میں چھپرکھٹ پر گرتے ہوئے

کہااور نینا! کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''بس پٹنے والی ہے تو میرے ہاتھ سے۔'' پورنما نے کہا۔

''تو پٹ لوں گی دیدی۔'' نینا! پیار سے بولی۔

''جے پال کی خبر ملی۔'' پورنما نے پوچھا۔

''اسی کی چنتا میں ہوں۔'' نینا! نے جواب دیا۔

''گئی تھی اس کے دوار۔''

''ہاں۔''

''نہیں ہے۔''

''نہیں۔ بہت دیر سے گیا ہوا ہے۔''

''ہمیں اس کی کامیابی کی خبر سناؤ نینا۔ بہت بڑا کام کرنا ہے اسے۔ بھگوان کرے وہ آج رات کامیاب ہو جائے تا کہ سارے کام جلدی جلدی نمٹ جائیں۔''

''میرا من ڈر رہا ہے رانی جی!''

''کیوں؟''

''بس یونہی۔ نہ جانے کیوں من پر ہول سوار ہے۔ رانی جی! کیا سرندر بھیا مہاراج جگندر کے قاتلوں کی تلاش نہیں کریں گے؟''

''ضرور کریں گے۔''

''اور اگر جے پال کا پتہ چل گیا؟''

''جے پال اتنا کچا نہیں ہے۔''

''اور اگر وہ پکڑا گیا تو؟''

''دیکھا جائے گا نینا! تو یہ کیسی باتیں کر رہی ہے۔ میں نے بہت سے کھیل کھیلے ہیں اور کھیل بنتے بھی ہیں اور بگڑتے بھی ہیں۔ جب کھیل بگڑے گا تب دیکھا جائے گا۔ ابھی تو پانسہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ تو چنتا مت کر۔'' پورنما نے کہا۔ بلاشبہ وہ ایک دلیر عورت تھی۔ نجانے اس کے جسم میں کون سی روح داخل ہوگئی تھی۔

جے پال نظروں سے چھپتا ہوا جگندر ناتھ کی پناہ گاہ کی طرف جا رہا تھا۔ جگندر ناتھ نے فوری طور پر پہریدار بدل دیئے تھے۔ اور اب اس کے کمرے کے باہر کھنڈالی کے باشندے پہرہ دے رہے تھے۔ جے پال کے بارے میں اس نے اپنے آدمیوں کو اطلاع کر دی تھی چنانچہ جونہی جے پال دروازے پر پہنچا پہریداروں نے اسے ہاتھوں میں لے لیا۔

''مہاراج جگندر ناتھ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ جے پال جی!'' پہریداروں نے

دروازے کھولتے ہوئے کہا اور جے پال اندر داخل ہو گیا۔ جگندر ایک سنگھاسن پر ٹیک لگائے حقہ پی رہے تھے۔ اس وقت بھی اس کے پاس کوئی موجود نہیں تھا اور وہ تنہا تھا۔

جے پال کو دیکھ کر اس نے گردن ہلائی اور پھر نرم لہجے میں بولا۔

''آؤ جے پال بیٹھ جاؤ۔ ہم نے تمہیں اپنے متروں میں شامل کر لیا ہے۔''

''مہاراج کی جے!'' جے پال کے لئے اس سے بڑا خوشی کا سمے اور کیا ہو سکتا تھا۔ جے پال نے خوش ہو کر کہا اور پھر وہ مہاراج کے اشارے پر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہم نے تمہاری باتوں پر خوب غور کیا ہے جے پال اور ہم ایک نتیجے پر پہنچ گئے ہیں۔''

''میں جاننا چاہتا ہوں مہاراج!''

''سنو جے پال۔'' پورنما نے تمہیں لالچ دیا ہے وہ جھوٹ اور فریب تھا۔ مان لو تم ہمیں قتل کر دیتے۔ یہ بھی مان لو کہ سرندر' پورنما کے فریب میں پھنسا ہوا ہے لیکن کیا ہماری موت اس قدر معمولی ہوتی کہ اس کی چھان بین نہ کی جاتی۔ ایسی صورت میں جب ہم نہ ہوتے اور سرندر پورنما کی مٹھی میں ہوتا۔ تم ہمارے قاتل کی حیثیت سے پکڑے جاتے تو کیا پورنما تمہیں بچانے کی کوشش کرتی۔ اگر تم اس کا نام بھی لے لیتے تو کون تمہاری سنتا۔ کیونکہ قاتل تم تھے۔ اس طرح ہم بھی راستے سے ہٹ جاتے اور جے پال تم بھی۔ کیا خیال ہے؟''

''سچ کہا مہاراج نے۔'' جے پال نے تائید کی۔

''بہرصورت جے پال ہم نے تمہارے اوپر پورا بھروسہ کر لیا ہے اور ہم تمہیں وہی انعام دیں گے جس کا وعدہ پورنما نے تم سے کیا تھا۔ بھرت نواس اور کھنڈالی دو ریاستیں ہیں۔ دونوں کیلئے ایک ایک منتری کی ضرورت ہو گی تو یوں سمجھو کہ ہم نے تمہیں بھرت نواس کا منتری مقرر کیا لیکن ابھی نہیں اس وقت جب حالات ہمارے حق میں ہو جائیں گے۔ ہم تمہیں وہ سب کچھ دیں گے جے پال جس کی تم دوسروں سے امید کرتے ہو۔''

''مہاراج کی جے۔'' جے پال نے خوشی سے کانپتے ہوئے کہا۔

''اس طرح یوں سمجھ لو جے پال ہم تمہیں ایسے دوستوں میں شامل کر رہے ہیں جیسا دوست ہمارا کوئی نہیں ہے۔''

''جے پال مہاراج کے چرنوں میں جیون وار دے گا۔''

''ہم تمہیں من کی وہ باتیں بتائیں گے جے پال جو تمہارے علاوہ کوئی نہیں جان سکے گا لیکن سوچ لو کہ کیا تم ان باتوں کو راز میں رکھ سکو گے۔''

''جے پال اپنی زبان کاٹ کر دے سکتا ہے مہاراج!''

''ٹھیک ہے۔ہمیں تمہارے اوپر پورا بھروسہ ہے۔'' جگندر ناتھ نے کہا۔

''تو پھر سنو۔ہمیں یہ پورنما بہت خطرناک عورت معلوم ہوتی ہے۔''

''ہاں۔وہ بہت خطرناک ہے مہاراج!''

''ہمارا خیال ہے اس نے کھنڈالی کے خلاف بھی کوئی بہت گہری سازش رچی ہے۔ بھرت نواس کو کھنڈالی کی گود میں ڈال دینے کا کارن پریم نہیں ہے بلکہ کوئی اور چال ہے۔''

''ہوسکتا ہے مہاراج! ہوسکتا ہے اس نے اپنی معصوم شکل سے اتنا بڑا فائدہ اٹھایا ہو۔''

''سنو جے پال۔ یہ حقیقت ہے کہ مارا بیٹا راجکمار سرندر اس کے پریم کے جال میں بری طرح پھنس چکا ہے۔ میں تمہیں پوری کہانی سناؤں گا میں نے بہت غور کیا ہے اور شروع سے اس کہانی کو سوچا ہے۔

اب سے کافی دن پہلے کی بات ہے رانی پورنما بھرت نواس کی راج رانی بنائی جا چکی تھی۔ایک دن سرحد پر ایک لڑکی اور ایک مرد کو پکڑا گیا ان دونوں نے بھرت نواس کی سرحد پار کر کے کھنڈالی میں قدم رکھے تھے۔لڑکی اور اس کے مرد نے بتایا کہ وہ شاہی محل میں رکھتے تھے لیکن پھر انہیں بھرت نواس سے نکال دیا گیا ہمیں اس پر ترس آیا اس نے کہا کہ وہ لیلاوتی کی داسی ہے اور لیلاوتی اسے بہن سمان جانتی تھی۔

''اس لڑکی کا نام کیا تھا مہاراج!'' اچانک جے پال نے پوچھا۔

''نینا۔''

''جی!'' جے پال اچھل پڑا۔اس کے دماغ میں زوردار دھماکہ ہوا تھا لیکن جگندر ناتھ اس وقت کسی گہری سوچ میں تھا اس نے جے پال کے چہرے کی طرف توجہ نہیں دی۔

''اور اس کے مرد کا نام مہندر تھا۔''

''اوہ۔'' جے پال نے گردن ہلائی۔

''لڑکی نے ایک ایسا جال بچھایا کہ سرندر نے اسے بہن بنا لیا اور پھر اس کے ذریعے شرت چندر سے انتقام لینے کا پروگرام بنایا گیا۔خود پورنما اس میں شریک تھی۔سرندر نے پورنما کے سامنے شرت چندر کو موت کے گھاٹ اتارا اور اسی لمحے وہ پورنما کے حسن کا شکار ہوگیا۔تب وہ پورنما سے ملتا رہا اور پھر پورنما ہی نے اسے بھرت نواس پر حملے کیلئے اکسایا اور اس کے بعد اس نے جوالہ چند کھوڑانہ کو آزاد کیا تاکہ وہ سرحدوں پر بغاوت کرے اور فوجیں بٹ جائیں اور پھر اس نے موقع پا کر کھنڈالی کو حملے کی دعوت دی اور یوں کھنڈالی نے بھرت نواس پر فتح پائی۔

لیکن اس کی گہرائیوں میں جھانکو جے پال کیا یہ کھنڈالی کو بھی ہضم کرنے کی سازش نہیں ہے اور کیا سازش کرنے والا دماغ معمولی ہے۔کیا ایک عورت اس سے بڑی سازش کرسکتی ہے۔''

جگندر ناتھ سوالات کررہا تھا لیکن جے پال کا دماغ ہوا میں اڑ رہا تھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بھرت نواس اور شرت چندر کے خلاف اتنی بڑی سازش ہوئی ہے۔

اور اب تو وہ خود کو بھی سازش کا شکار سمجھ رہا تھا۔ نینا، پورنما کی سب سے گہری سہیلی اس نے یقیناً جگندر کے قتل کیلئے اسے پھانسا ہے اور اس کے بعد اور اس کے بعد نجانے جے پال کا کیا حشر ہوتا۔ وہ لوگ آسانی سے اسے جگندر ناتھ کے قتل کے الزام میں پھنسا دیتے اور وہ کتے کی موت مارا جاتا۔تو مہاراج شرت چندر کو اسی عورت نے قتل کرایا اور اس کی موت کا الزام راکیش کے سر ڈال کر اس کا خاندان ختم کرا دیا گیا۔یقیناً راکیش سے پورنما کی کوئی دشمنی چل رہی ہوگی۔

جے پال کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔ایسی خوفناک عورت اس نے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھی۔

''کیا سوچنے لگے جے پال؟'' چند منٹ کے بعد جگندر ناتھ نے کہا۔

''میں اس خوفناک ناگن کے بارے میں سوچ رہا ہوں مہاراج! جس کے کاٹے کا منتر نہیں ہے۔''

''پورنما کے بارے میں؟''

''ہاں مہاراج!''

''ہمیں اس ناگن کے دانت توڑنے ہیں جے پال اور ہم اور تم مل کر یہ کام خوب کر سکتے ہیں۔'' جگندر نے کہا۔

''اس کے بعد کی کہانی تو آپ کے علم میں ہے ہی نہیں مہاراج! اب تو میں بہت سی باتیں سوچ رہا ہوں ایک لمبی فہرست ہے مہاراج! کیا میں اس کے بارے میں بتاؤں؟''

''ضرور بتاؤ جے پال ہمیں بہت سے فیصلے کرنے ہیں۔''

''پورنما کو معلوم تھا کہ سرندر نے شرت چندر کو قتل کیا ہے لیکن مہاراج کے قتل کا الزام اس نے اپنے چچازاد راکیش پر رکھا جو منتری تھا اور راکیش اور اس کے سارے خاندان کو ہلاک کرا دیا حالانکہ راکیش کا خاندان اس کا اپنا تھا لیکن مجھے یقین ہے مہاراج کہ پورنما کو اس خاندان سے کوئی خطرہ ہوگا۔''

''یقیناً۔''

''اس کے علاوہ محل کا کوئی بھی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ نینا! لیلاوتی کی سہیلی رہی ہو۔ وہ پہلے مالن تھی اور پھر پورنما کی داسی بن گئی اور ہمیشہ سے اسی کی داسی ہے۔''

''ہیں۔'' جگندر ناتھ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''ہاں مہاراج آپ معلوم کرلیں۔''

''ہائے رام۔ ہائے رام۔'' جگندر ناتھ نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو۔ تو یہ بھی ہوسکتا ہے جے پال کہ میری بیٹی میری لیلاوتی کو قتل کرانے میں بھی اسی کا ہاتھ ہو۔''

''اب تو سب کچھ ہوسکتا ہے مہاراج!''

''میں اسے نہیں چھوڑوں گا جے پال! میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔''

''ایک اور بات مہاراج!''

''بتاؤ جے پال بتاؤ۔ میرے من میں لیلاوتی کے بدلے کی چتا جل اٹھی ہے۔''

''پورنما کی وہ منہ چڑھی داسی نینا۔ وہ بھی اس کی سازشوں میں برابر کی شریک ہے۔ وہی میرے پاس آئی تھی۔ اس نے مجھ سے پریم ناٹک کھیلا اور وہی مجھے پورنما کے پاس لے گئی تھی۔''

''اوہ۔ نینا۔ نینا۔'' جگندر غرایا۔ ہم نے اسے بیٹی کہا تھا جے پال! سرندر نے اسے بہن بنایا تھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اپنی بیٹی کے ہتھیاروں کو متر سمجھتے رہے۔''

''بات بہت گہری ہے مہاراج! بہت ہی گہری ہے۔ دونوں ناگنیاں بہت کٹھور ہیں۔ مہاراج ان سے نپٹنا آسان کام نہیں ہوگا۔''

''مجھے اندازہ ہے جے پال! مگر تم نے ایک جوت بھی دکھائی ہے جے پال۔''

''وہ کیا مہاراج؟''

''نینا۔ تم اسے بھروسے میں لے سکتے ہو۔ جے پال یہ تمہارا کام ہے عورت کو پاگل بنانا مشکل کام نہیں ہے۔ تم نینا! سے پورنما کے بارے میں معلوم کرو۔''

''میں یہ کام کرسکتا ہوں مہاراج لیکن بڑی مشکل پیش آئے گی کہ پورنما۔''

''اس کا اپائے میں سوچ چکا ہوں۔''

''وہ کیا مہاراج!''

''تمہارے اوپر میں بہت ساری ذمے داریاں ڈال رہا ہوں جے پال لیکن تم جانتے ہو کہ منتری کے کیا کام ہوتے ہیں۔ تم بھرت نواس کے منتری ہو۔ حالات ٹھیک ہوتے ہی اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ فی الحال ہمارے اوپر سب سے بڑی مشکل سرندر ہے۔ نوجوان ہے اور پورنما نے اس کے اوپر ایسا جال ڈالا ہے کہ کوئی تجربے کار بوڑھا بھی ہوتا تو پھنس جاتا۔ تم غور کرو بظاہر اس نے اپنا ملک اپنے پریمی کے حوالے کر دیا ہے کیا سرندر آسانی سے اس کی اس بات کو بھول سکتا ہے۔''

''ہرگز نہیں مہاراج!''

''کیا ہمارے یا تمہارے سمجھانے سے اس کی آنکھیں کھل سکتی ہیں؟''

''مشکل ہے۔''

''تب اس کیلئے ایسی کوئی ترکیب ہونی چاہئے جو سو فیصدی کامیاب رہے۔''

''سچ ہے مہاراج!''

''پورنما تم سے سوال کرے گی کہ کیا ہوا؟''

''ہاں مہاراج!''

''تو تم اسے اطلاع دو گے کہ چونکہ جگندر اپنے آدمیوں کے پہرے میں ہے اس لئے تم ابھی کام نہیں کر سکے لیکن تم اس کی تاک میں ہو اور موقع پاتے ہی تم اپنا کام کرلو گے۔''

''ہاں اس طرح میں اسے دو تین روز تک ٹال سکتا ہوں۔''

''صرف دو روز۔ اس وقت تک میں اپنا کام کرلوں گا اور سنو ہم دونوں ہر روز رات کو ملیں گے اور اپنا اپنا کام ایک دوسرے کو بتائیں گے۔''

''ٹھیک ہے مہاراج!''

''تم نینا! کو شیشے میں اتارو اور اس سے پورنما کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرو۔''

''میں ایسا ہی کروں گا مہاراج!''

''بس باقی کام میرے اوپر چھوڑ دو۔ ہم دونوں مل کر اس راکھشس کو ختم کریں گے۔ اب تم جاؤ ممکن ہے پورنما تمہارے انتظار میں ہو۔''

''جو آگیا مہاراج!'' جے پال کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور باہر نکل آیا۔ جگندر ناتھ گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

جے پال اپنی رہائش گاہ پر واپس آیا تو نینا! اس کے انتظار میں تھی۔ اسے دیکھتے ہی وہ کھڑی ہوگئی۔

''کیا ہوا جے پال۔'' اس نے مضطربانہ انداز میں پوچھا لیکن جے پال نے گردن لٹکا لی تھی۔

''ابھی کچھ نہیں ہوا نینا! تم کیا سمجھتی ہو یہ کام اتنا آسان ہے۔'' اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

''نہیں جے پال! میں جانتی ہوں یہ کام بہت مشکل ہے۔ کیا تم اسی کام کے لئے گئے تھے۔''

''ہاں لیکن جگندر ناتھ محل میں ہے اور محل کے باہر سارے پہریدار اس کے اپنے پھیلے ہوئے ہیں۔''

''اوہ پھر؟''

''رانی جی! کو بتاؤ نینا! کہ ابھی جگندر ناتھ محل کی سازشوں سے خود بھی ہوشیار ہوگا۔ میں تاک میں لگا ہوا ہوں جونہی موقع ملا میں کام کرلوں گا۔''

''ٹھیک ہے جے پال۔ مگر بڑی ہوشیاری سے کام کرنا ہوگا۔ بھگوان تمہارا جیون سلامت رکھے۔'' نینا! نے نجانے کون سے دل سے کہا۔ ویسے یہ حقیقت تھی کہ وہ اپنی عادت کے مطابق اس وقت جے پال کی محبت میں پوری طرح گرفتار تھی۔

''تمہیں میرے جیون کی پرواہ ہے نینا۔'' جے پال نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''اس میں پوچھنے کی بات ہے جے پال؟'' نینا! نے شکایتی انداز میں کہا۔

''نہیں میری نینا! مجھے تمہارے اوپر وشواس ہے۔ پورا پورا وشواس ہے لیکن یہ کام بہت کٹھن ہے۔''

''میں جانتی ہوں جے پال۔''

''آخر راج رانی جگندر کو کیوں مروانا چاہتی ہیں۔''

''ان کے پریم کی راہ میں جگندر ناتھ رکاوٹ بن سکتا ہے۔ وہ بوڑھا اور تجربے کار ہے جبکہ سرندر بھیا کو جس طرح چاہیں جوڑا جا سکتا ہے۔'' نینا! نے بتایا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ کیا راج رانی نے اس سے تمہیں بھیجا ہے۔''

''ہاں۔ وہ بھی انتظار کر رہی ہیں۔''

''تم جاؤ نینا! اور انہیں بتادو کہ یہ صورتحال ہے۔''

''میں جا رہی ہوں جے پال۔''

''ایسے نہیں میری نینا۔'' جے پال نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بڑے پیار سے کہا۔

''پھر؟''

''رانی کے پاس سے تم یہاں واپس آؤ گی۔''

''کیوں؟'' نینا! نے شرارت سے پوچھا۔

''بس من چاہ رہا ہے کہ آج بس تمہیں اپنی بانہوں میں لے کر سو جاؤں۔''

''ندیدے کہیں کے۔'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جلدی آجاؤ نینا! میں انتظار کر رہا ہوں۔''

''منہ دھو رکھو میں نہیں آؤں گی۔'' نینا! شرارت سے بولی۔

''میں ہتیا کرلوں گا۔''

''بھگوان نہ کرے۔ پگلا کہیں کا۔''

''آ رہی ہو نا؟''

''ہاں۔'' نینا! نے کہا اور جھپاک سے دروازے سے نکل گئی۔ جے پال کے چہرے پر ایک مکارانہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی اور پھر جب نینا! چلی گئی تو وہ اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا اور آہستہ سے بولا۔

''جلدی آؤ نینا! رانی۔ آج تم سے میں نے بہت بڑا کام لینا ہے تم تو میرے جیون کی سب سے بڑی مایا بن گئی ہو۔''

اس کے بعد وہ اندرونی کمرے کی ایک الماری کے نزدیک پہنچ گیا جس میں کئی قسم کی شرابیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے کئی بوتلیں کھولیں اور پھر ایک میٹھی شراب تیار کرنے لگا۔ درحقیقت اسے آج زندگی کا ایک اہم کام کرنا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد نینا! نے دروازے پر دستک دی اور جے پال جلدی سے اٹھ گیا۔ نینا! جونہی اندر داخل ہوئی اس نے اسے بازوؤں میں بھر لیا اور پھر اس نے نینا! کے اتنے بوسے لئے کہ وہ نڈھال ہوگئی۔

''ہائے رام!'' اس نے جذبات سے بھری آواز میں کہا۔

''بس نہیں چلتا نینا۔ تجھے اپنے دل میں بٹھا لوں۔ آنکھوں میں سمولوں۔'' جے پال نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''اتنا پریم کرتے ہو مجھ سے؟''

''سنسار میں کسی نے اتنا پریم نہ کیا ہوگا نینا! میرا بس چلے تو تجھے بھرت نواس کی رانی بنا دوں۔''

''اب اتنی حسین بھی نہیں ہوں میں۔''

''تجھے کیا معلوم۔ میری آنکھوں سے خود کو دیکھ نینا!''

''کیا میں پورنما سے بھی زیادہ حسین ہوں۔''

''پورنما۔ وہ رانی جی! اگر تو برا نہ مانے تو میں صاف صاف کہوں گا کہ اگر ایک طرف پورنما اور دوسری طرف نینا کھڑی ہو جائے اور مجھ سے کہا جائے کہ میں نینا! کو پسند کرلوں یا پورنما کو اور پورنما کیساتھ راج پاٹ بھی مجھے مل جائے تو میں سب کچھ ٹھکرا کر اپنی نینا! کو پسند کرلوں۔''

جے پال نے عورت پر سب سے کارگر داؤ مارا تھا۔ عورت اگر مار کھاتی ہے تو اپنے حسن کی تعریف سے۔ حالانکہ نینا' پورنما کی تربیت یافتہ تھی لیکن یہاں فطرت کا راج تھا اور کسی

پورنما کی کوئی حیثیت نہیں تھی چنانچہ اس تعریف سے وہ بالکل بدھو بن گئی تھی اور اس وقت وہ صرف عورت تھی معصوم شخصیت۔

''میرے جے پال۔'' اس نے گہری سانسوں کے درمیان جے پال کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر چوم لیا۔

''میری نینا!'' جے پال نے بھی اس کا جواب اسی گرم جوشی سے دیا۔ پھر اس نے نینا! کو چھوڑ دیا اور مسہری سے اٹھ گیا۔

''کہاں جا رہے ہو؟'' نینا! جذبات سے نڈھال ہو گئی تھی۔

''آج رات کو یادگار بنانے۔''

''کیا مطلب؟''

''ابھی بتاتا ہوں۔'' جے پال میز کے پاس پہنچا اور دو گلاسوں میں شراب انڈیل لی۔ نینا! مسہری پر پڑی اسے دیکھتی رہی جے پال گلاس لے کر اس کے قریب آ گیا۔

''اٹھو رانی۔''

''یہ کیا ہے؟''

''امرت جل۔ لو پی جاؤ اسے۔ سورگ میں پہنچ جاؤ گی۔''

''ہائے رام یہ تو دارو ہے۔'' نینا! گھبرا کر بولی۔

''امرت جل ہے۔ نینا! پی کر دیکھو۔''

''پر یہ پاپ ہے۔ جے پال!''

''پاپ نہیں میری جان۔ امرت ہے امرت۔ بس ایک بار۔ تمہیں میری سوگند۔'' جے پال نے کہا اور نینا! پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

''کیا میں ایسی کوئی چیز پلاؤں گا جس سے تمہیں نقصان ہو۔''

''نہیں۔ مگر'' نینا! ہچکچائی۔

''تمہیں میری سوگند ہے نینا؟'' جے پال نے گلاس اس کے ہونٹوں سے لگا دیا اور نینا! نے آنکھیں بند کر کے چند گھونٹ لے لئے اور پھر جے پال کے اصرار پر وہ پورا گلاس خالی کر گئی اور جے پال مسکرا کر اسے دیکھتا رہا۔

شراب نے اثر دکھایا۔ نینا! کی آنکھوں میں سرخ ڈورے دوڑ گئے اور پھر شراب اتنی بری بھی نہیں تھی۔

''اور دوں نینا؟'' جے پال نے پوچھا اور نینا! نے گردن ہلا دی۔ اسے بے حد سرور محسوس ہو رہا تھا۔ یہ رات اس کے جیون کی انوکھی رات بن گئی تھی۔ جب اس کی شادی ہوئی تھی یا

ہندر سے اس کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ جے پال اسے پلاتا رہا اور وہ مدہوش ہوتی رہی۔

لیکن جے پال نے شراب کی ایک حد قائم رکھی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ نینا! کے حواس اس حد تک جاگتے رہیں جتنی اسے ضرورت تھی۔ اور یہ ضرورت پوری ہو چکی تھی۔ نینا! بدمست تھی۔ اس وقت اسے جے پال کے سوا کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

''میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں کبھی اس بارے میں سوچا ہے۔''

''کیوں نہیں سوچا جے پال۔'' نینا! نے کہا۔

''معلوم نہیں تم بھی مجھے چاہتی ہو یا نہیں۔''

''میں۔ میں جیون میں سب سے زیادہ تمہیں چاہتی ہوں۔''

''جھوٹ۔'' جے پال نے کہا۔

''جب چاہو آزما لو۔ جے پال میں تمہارے لئے پران بھی دے دوں گی۔''

''کیا تم مجھے اتنا چاہتی ہو جتنا پورنما' سرندر کو؟''

''اس سے بھی کہیں زیادہ۔''

''پورنما نے اپنا راج پاٹ بھی سرندر کو دے دیا۔''

''اگر میرے پاس راج گدی ہوتی تو تمہیں بھینٹ کر دیتی۔''

''مگر پورنما کا کیا بھروسہ نہ جانے وہ سرندر کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ پورنما تمہاری ہیلی ہے نینا۔ وہ تمہیں من کے راز بھی نہیں بتاتی۔''

''جھوٹ۔ اس نے مجھ سے کوئی راز نہیں چھپایا۔ میں اس وقت سے اس کی رازدار ہوں جب وہ محل میں آئی تھی۔ پورنما میری سہیلی بن گئی تھی۔ میں نے اس سے مل کر اپنے گھر والے کو مروا دیا تھا۔ وہ نرکھی مہندر مجھے پسند آ گیا تھا۔''

''اوہ۔'' جے پال نے گردن ہلائی۔

''پورنما تو بہت چالاک ہے تمہیں اس کے تمام راز معلوم ہیں؟''

''میرے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم۔''

''تو پھر بتاؤ لیلاوتی کیسے ماری گئی۔''

''چندر بدن نے مروایا۔'' نینا! نے کہا اور پھر اس نے لیلاوتی کی موت کی پوری کہانی سنادی اور پھر بولی۔

''ایسے ہی سائیکا بھی پورنما کا شکار ہوئی۔''

''لیکن اکیلے پورنما نے یہ سارے کام کیسے کر لئے۔''

''اکیلے کہاں۔ کرمو جو ساتھ تھا۔ مگر وہ پاپی بھی مارا گیا۔ رانی پورنما بہت چالاک ہے

اوراس کا دوسرا ساتھی نینوا مہاراج ہے۔ سارے کام اس کے ذریعے کئے گئے ہیں۔''

''نینوا مہاراج!'' جے پال ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''ہاں۔ وہ سادھو بڑا پاپی ہے۔ وہ سادھو پورنما کو گرو کہتا ہے۔ اسے سارے راز معلوم ہیں۔''

جے پال کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔ اس کے بدن پر لرزہ طاری تھا اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس خطرناک عورت سے بیر لے کر اس نے اچھا نہیں کیا۔ نہ جانے اور کتنے راکھشس اس کے قبضے میں ہوں اور نہ جانے جگندر ناتھ اس پر قابو بھی پا سکے یا نہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پورنما نے غلط نہیں کہا تھا۔ وہ اب بھی بھرت نواس کی رانی ہے۔ نہ جانے سرندر ناتھ کی کیا حیثیت رہے۔ ممکن ہے کہ اس کا جادو اتنا سر چڑھ چکا ہو کہ سرندر اپنے باپ کی موت پر بھی کچھ نہ کر سکے۔ ایسی صورت میں تو جے پال سخت خطرے میں تھا۔ وہ خطرناک عورت کہاں اسے چھوڑے گی۔ جس نے بھرت نواس کی قسمت ہی بدل دی تھی۔

تو کیا اس نے جگندر ناتھ سے گٹھ جوڑ کر کے غلطی کی ہے۔ کیا جگندر اس کا جیون بچا سکے گا۔ کیا جگندر، پورنما جیسی خطرناک عورت کے مقابلے میں کامیاب ہو سکے گا؟

بہت سے سوالات جے پال کے دماغ میں پیدا ہو رہے تھے۔ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ فوری طور پر محل چھوڑ کر بھاگ جائے اور جیون بچائے۔ ایسے منتری کے سپنے دیکھنے سے کیا فائدہ جس میں جیون جانے کا خطرہ ہو لیکن اب تو کھیل بگڑ چکا تھا۔ اب تو اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا سوائے چوروں کی طرح بھاگ جانے کے۔

بڑی دیر تک وہ خیالات میں پریشان رہا۔ نینا! گہری نیند سو گئی تھی۔ کئی گھنٹے کی کوششوں کے بعد وہ خود کو پرسکون کر سکا۔ اس نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ اب تو جگندر ناتھ کا ہی ساتھ دیا جائے خواہ کچھ بھی ہو۔ زندگی کی بازی میں ہار جیت تو ہوتی ہی رہتی ہے۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟

دوسری صبح نینا! چلی گئی۔ دوپہر تک وہ گہری نیند سوتا رہا اور پھر نینا! نے ہی اسے جگایا۔

''کیا بات ہے نینا؟''

''کب تو سوتے رہو گے جے پال جاگو گے نہیں۔''

''تم نے رات کو مجھے بری طرح تھکا دیا نینا! سونے دو۔''

''تم نے رات میرے اوپر جادو کر دیا تھا جے پال۔ ہائے رام میں نے تو پورنما کو بھی نہیں بتایا کہ تم نے مجھے دارو پلا دی تھی۔''

''کبھی بتا بھی نہ دینا نینا!'' جے پال نے گھبرا کر کہا۔

''چنتا مت کرو۔ ایسی باتیں بتانے کی تھوڑی ہوتی ہیں۔ چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ راج رانی انتظار کر رہی ہوگی۔''

''میرا۔'' جے پال گھبرا کر بولا۔

''ہاں۔''

''کیوں؟'' جے پال کے چہرے پر پسینہ آ گیا تھا۔

''ارے پریشان کیوں ہوتے ہو کھا تھوڑا ہی جائیں گی تمہیں۔''

''نہیں پریشانی کی کیا بات ہے۔ مگر تم نے رات کی باتوں کے بارے تو انہیں کچھ نہیں بتایا نینا؟'' راج پال کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔

''ارے کون سی نئی بات تھی۔ انہیں خود میرے اور تمہارے ملاپ کے بارے میں معلوم ہے۔''

''اور کوئی بات؟''

''اور کون سی بات؟'' نینا! نے حیرانی سے پوچھا اور جے پال کو ایک گونہ سکون ملا اس کا مطلب یہ ہے کہ خود نینا! کو بھی یاد نہیں کہ وہ نشے کے عالم میں کیا کر گئی ہے۔

چنانچہ وہ جلدی سے تیار ہوا اور پورنما کی خدمت میں چل دیا۔ پورنما بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

''ہمیں اور کتنی دیر انتظار کرنا ہوگا جے پال؟'' اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

جے پال کی آواز کانپ رہی تھی۔ تاہم اس نے بڑی ہمت کر کے کہا۔

''جے پال کی خواہش تو یہ ہے راج رانی کہ ابھی اور اسی وقت راج رانی کی مرضی پوری کر کے سرخرو ہو جائے لیکن بوڑھا بہت چالاک ہے۔ اور اپنے گرد سخت پہرہ رکھتا ہے۔ پھر بھی راج رانی جی! آپ چنتا نہ کریں۔ جے پال گھات میں ہے جس وقت بھی موقع ملا بوڑھے کا کام تمام کر دوں گا۔'' جے پال نے کہا۔

''ہم چاہتے ہیں کہ جلد از جلد یہ کام ہو جے پال! یوں سمجھ لو تمہاری ترقی بھی اس وقت تک رکی ہوئی ہے۔''

''میں جانتا ہوں پورنما رانی جی!'' جے پال کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ پورنما سے آنکھ ملائے۔

''ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ اور ہم سے اسی وقت ملنا جب تمہارے پاس جگندر ناتھ کی موت کی خبر ہو۔''

''جو آگیا راج رانی جی!'' جے پال نے ہاتھ جوڑ کر کہا اور باہر نکل گیا۔ تب اس کی

چڑھی ہوئی سانس درست ہو سکی۔

پورا دن سخت ہیجان میں گزرا۔ جوں جوں سوچتا الجھتا رہا۔ بہر حال رات کو وہ جگندر کے سامنے حاضر تھا۔

''کیسے ہو جے پال؟'' جگندر نے اپنائیت سے پوچھا۔

''کرپا ہے مہاراج کی۔ پر جے پال کا دماغ پھٹا جا رہا ہے۔'' جے پال نے کہا۔

''کیوں خیر تو ہے؟''

''مہاراج آپ کا پالا ایک راکھشس سے پڑا ہے۔ ایک ایسے راکھشس سے جس سے بھرت نواس والے ابھی تک ناواقف ہیں۔ میں نے پورنما کے بارے میں پوری پوری معلومات حاصل کر لی ہیں مہاراج! وہ بہت خطرناک عورت ہے۔''

''ہمیں پہلے ہی اس کا خیال تھا جے پال!''

''بات آپ کے خیالوں سے بھی اونچی ہے مہاراج!''

''تم تو بدحواس ہوئے جا رہے ہو جے پال! بتاؤ تو سہی تم نے کیا معلوم کیا؟''

اور جے پال نے پورنما کی کہانی شروع کر دی۔ اس نے شروع سے لے کر آخر تک کے واقعات بتائے اور جگندر ناتھ کا منہ بھی حیرت سے کھل کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر کبھی غم کے آثار نظر آتے۔ کبھی حیرت کے اور کبھی غصے کے۔

''ناممکن ہے۔ سوچو تو ناممکن ہے۔ ایک عورت اتنی بڑی شیطان ہو۔'' آخر وہ بولا۔

''ہاں مہاراج! شیطان بھی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔''

''ہاں وہ شیطان سے بھی بڑی شیطان ہے۔ لیکن میں خوش ہوں کہ میری بیٹی کا جیون لینے والا خود بھی کتے کی موت مارا گیا اور رہ گئی چندر بدن تو اس کا پورا گاؤں پھونک کر نہ رکھ دیا تو جگندر ناتھ نام نہیں۔''

''میں تو ڈر گیا ہوں مہاراج! وہ عورت نجانے کیا کیا کرے گی۔''

''ڈرنے سے کام نہیں چلے گا جے پال۔ ہم اس راکھشس کو نشٹ کر کے ہی دم لیں گے۔ تم میرا ساتھ دو۔''

''میں تیار ہوں مہاراج لیکن وچن دیں کہ حالات میرے خلاف ہو جائیں تو مجھے کھنڈالی میں پناہ مل جائے گی۔''

''ہم وچن دیتے ہیں جے پال کہ تمہارے جیون کی رکھشا کی جائے گی۔ ہم تمہارے جیون مرن کے ساتھی رہیں گے۔ مگر تم بھی وچن دو کہ حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو جائیں تم ہمارا ساتھ نہ چھوڑو گے۔ ہمارے راز کو راز رکھو گے۔''

''میں بھگوان کی سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ مہاراج کے مرتے سے بھی آپ کا وفادار رہوں گا۔''

''تب ایک دوست کی حیثیت سے ہاتھ ملاؤ۔ جے پال تاکہ تمہارے اوپر دوستی کی ذمہ داری اور بڑھ جائے۔''

''میں اس رتبے کو کبھی نہ بھلاؤں گا مہاراج!'' جے پال نے جگندر ناتھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اس کہانی نے ہمارے دماغ کے کچھ اور دروازے کھول دیئے ہیں اب غور سے سنو۔ کل بھرے دربار میں ہم اپنے بیٹے سرندر کو بھرت نواس اور کھنڈالی کا راجہ بنا دیں گے۔ ہم اپنے اختیارات اسے سونپ دیں گے۔''

''جی مہاراج!''

''اور پھر تم ہمیں قتل کر دو گے۔'' جگندر ناتھ نے کہا۔

''جی۔'' جے پال چونک پڑا۔

''ہاں۔ ہم سنسار کی نگاہوں میں مر جائیں گے اور پورنما کی چنتا بھی مٹ جائے گی۔ اس کے بعد ہم دونوں آرام سے کام کریں گے۔''

''میں سمجھا نہیں مہاراج!''

''سمجھنے کی کوشش کرو۔ پورنما اس وقت تک نہیں کھلے گی۔ جب تک اسے ہمارے راستے سے ہٹ جانے کا پتہ نہیں چلے گا۔ اور ہمارا بیٹا سرندر اتنا نٹ کھٹ بھی نہیں کہ ہمارے مرتے ہی بیاہ رچا لے۔ اس طرح شادی کی بات بھی کچھ دنوں کے لئے ٹل جائے گی اس دوران ہم خاموشی سے اپنا کام کرتے رہیں گے۔''

''مگر آپ کی موت مہاراج!''

''اس کا انتظام ہم کر لیں گے۔ چنتا مت کرو۔ ایسے کریں گے کہ کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے گا۔''

''جو آگیا مہاراج!''

''اس کے علاوہ ہماری نگاہ میں ایک مہرہ اور بھی ہے۔'' جگندر ناتھ نے پرخیال انداز میں کہا۔

''وہ کون ہے؟''

''نینوا مہاراج!'' جگندر نے زیرلب کہا۔

''جی۔''

"ہاں۔ وہ ڈنگا سیاء ہمارے کام کا ہے۔ پورنما اسی سے کام لیتی رہی ہے نا۔ ہم بھی اسی سے کام لیں گے۔ ہمیں بہت کچھ کرنا ہے جے پال ہمیں سخت محنت کرنی ہے۔ اسی طرح ہم اپنے بیٹے کو اس ناگن کے جال سے نکال سکیں گے اور اگر ہم ناکام رہ گئے تو سمجھ لو۔ سرندر کا حشر بھی شرت چندر یا رام چرن کے بیٹے کی طرح ہوگا۔ ہم اس ناگن کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔"

جگندر ناتھ نے کہا۔ بوڑھے راجہ کی آنکھیں شیشے کی طرح چمک رہی تھیں اور جے پال سوچ رہا تھا کہ دیکھو راجہ، رانی کی اس جنگ میں خود اس کا کیا بنتا ہے۔

دوسرے دن دربار عام لگایا گیا۔ شہر میں منادی پٹوا دی گئی کہ لوگ کاروبار بند کر دیں اور بھرت نواس کے محل کے سامنے دربار عام میں جمع ہو جائیں۔ کوئی دکان کھلی رہی تو اس میں آگ لگوا دی جائے گی۔ کوئی کارخانہ کھلا تو اسے ہمیشہ کیلئے بند کر دیا جائے گا۔ پھر کس کی مجال تھی کہ دربار عام کے میدان میں نہ پہنچتا۔ دربار کے وسیع میدان میں انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور اوپر راج دربار میں منادی کرنے والے اہم شخصیتوں کی آمد کی خبر دے رہے تھے۔ راجکمار سرندر آ چکے تھے۔ سابقہ راج رانی پورنما بھی دربار میں آ گئی تھیں اور اب مہاراج جگندر کی آمد کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مہاراج کی آمد کا شور اٹھا اور مہاراج جگندر، راج گیلری میں نظر آئے۔

بھرت نواس کے لوگوں کے دل اداس تھے۔ آج شرت چندر کی جگہ جگندر کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ شرت چندر گو بہت اچھا انسان نہیں تھا۔ اس کی زندگی میں لوگوں کو اس سے شکایات رہی تھیں لیکن مجموعی حیثیت سے وہ پرجا کیلئے برا بھی ثابت نہ ہوا تھا۔ لوگ اس جھروکے میں اس کی شکل دیکھنے کے عادی تھے اور اس کی موت کے بعد اس کے دل دھل گئے تھے۔

اس کے بعد پورنما کا دور آیا اور یہ بھرت نواس کے باشندوں کے لئے سنہری دور تھا۔ پورنما جیسی مہان راج رانی کے دور میں وہ بہت خوش تھے۔ پورنما نے انہیں نہال کر دیا تھا۔ یہ بات تو پورنما ہی جانتی تھی کہ اس نے بھرت نواس کے عوام پر یہ عنایات کیوں کی تھیں۔ وہ ان کا منہ بند کرنا چاہتی تھی اور عوام تو صرف اس سے خوش ہوتے ہیں جو ان کا خیال رکھے۔ اس کا مقصد کیا ہے اس سے انہیں کیا غرض۔ بہرحال پورنما کیلئے ان کے دل رو رہے تھے اور وہ اس کے انجام کے منتظر تھے۔

لیکن جگندر کا پہلا ہی حکم بہت سخت تھا۔ اس نے جس انداز میں انہیں یہاں بلایا تھا اس سے وہ اس سنگدل راجہ سے خوفزدہ ہو گئے تھے اور اپنی زندگی کون نہیں بچانا چاہتا چنانچہ جب جگندر جھروکے میں نظر آیا تو انہوں نے خوفزدہ انداز میں تالیاں بجائیں اور جگندر کے نام کی جے جے کار کی۔

جگندر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر انہیں بدھائی دی اور پھر اس کی آواز گونجی۔

"بھرت نواس کے لوگو، ہندو جاتی میں بیٹی کا گھر بہت پوتر سمجھا جاتا ہے۔ اس پر آنچ آئے تو جیون وار دیا جاتا ہے۔ تم نے سوچا ہوگا کہ جگندر کیسا باپ ہے جس نے پہلے تو بھرت نواس کو بیٹی دی اور پھر بیٹی کے گھر پر قبضہ جما لیا۔

اگر تمہارے دماغوں میں یہ خیال آیا ہے تو میں تم سے کہتا ہوں۔ کہاں ہے میری لیلاوتی۔ لاؤ میری بیٹی کو میرے سامنے لے آؤ۔ میں تمہارا بھرت نواس تمہیں واپس کر دوں گا۔ اس کے سارے نقصان پورے کر دوں گا لیکن تم کہاں سے لاؤ گے۔ تمہارے دیس میں میری لیلاوتی کو مار ڈالا گیا۔ بدلے کی آگ اسی وقت سے میرے من میں جل رہی تھی سو میں نے بھرت نواس پر قبضہ کر لیا۔

بھرت نواس کے لوگو! تم میری بیٹی کے قاتل ہو۔ تمہارے دیس میں میری لیلاوتی کو مار دیا گیا ہے۔ میں چاہوں تو تم میں سے ایک ایک سے بدلہ لوں۔ لیکن وہی نہیں ہے جس سے بدلہ لیا جاتا تو میں تم سے کیوں بدلہ لوں۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا اور تمہارا بھی اب فرض ہے کہ میرے وفادار بن کر میرے من کا میل دھو دو۔

پورنما ایک سیدھی سادھی کنیا ہے اس کے کمزور کاندھوں پر راجدھانی کا بوجھ رکھ دیا گیا تھا۔ ہم نے وہ بوجھ ضرور اتار لیا ہے لیکن راج رانی کی عزت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس کے بارے میں ہم جو سوچیں گے ہمدردی سے سوچیں گے۔ میں نے تمہیں ایک اور خاص بات کیلئے بلایا ہے۔

بھرت نواس کے بزرگو! باپ بوڑھا ہو جاتا ہے۔ جب وہ اپنے جیون کی آخری آشا بھی پوری کر لیتا ہے۔ تب اس کی نگاہ اپنے بیٹے پر پڑتی ہے اس کا من چاہتا ہے کہ اب اس کے کمزور کاندھوں کا بوجھ اس کا بیٹا اٹھائے۔ سنو بھگوان کی کرپا سے میرا سرندر بہت مضبوط ہے۔ وہ راج پاٹ چلانا جانتا ہے۔ میری آشا ہے کہ آج ہی تم سب کے سامنے اپنے کندھوں کا بوجھ اتار کر سرندر کے کندھوں پر رکھ دوں۔"

"پتا جی!" سرندر ان غیر متوقع الفاظ پر بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں سرندر۔ کیا تم میرا بوجھ سنبھالنے کو تیار نہیں ہو؟" جگندر ناتھ نے محبت بھری نگاہوں سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ پورنما بھی دل ہی دل میں بوڑھے راجہ کے اس فیصلے سے خوش ہو گئی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے راستے اس آسانی سے ہموار ہو جائیں گے۔ جگندر اگر راجہ کی حیثیت سے مرتا تو بڑی لے دے ہوتی۔ بہت سے مرحلے سامنے آتے لیکن اب وہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے مر جائے گا اور کوئی خاص دقت نہیں ہوگی۔

''پتا جی! آپ کے چرنوں کی دھول میں اپنا سر ڈالنے کو تیار ہوں لیکن میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ آپ کی زندگی میں راجہ بنوں۔'' سرندر نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

''اور میری سب سے بڑی آشا تھی کہ میں تمہیں اپنے جیون میں راجہ دیکھوں۔ میرا فیصلہ اٹل ہے سرندر! میری سہائتہ کرو۔'' جگندر نے کہا اور سرندر نے گردن جھکا دی۔

''پنڈت جی راج کھٹ کی رسم ادا کرو۔'' جگندر نے کہا۔ اس نے ساری تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ جے پال اس کا مددگار تھا۔ سرندر کیلئے یہ سب کچھ غیر متوقع تھا لیکن باپ کی خواہش کے احترام میں اس نے سر جھکا دیا تھا اور اس طرح اچانک سرندر کو کھنڈالی اور بھرت پو اس کا راجہ بنا دیا گیا۔ سب نے بدھائی دی اور جنتا نے سرندر کے نام کے نعرے لگائے۔ سرندر نے قاعدے کے مطابق جھروکے سے درشن دیئے۔

یوں آج کا پورا دن اس انوکھے پروگرام میں صرف ہو گیا۔ آخر میں جگندر نے اعلان کیا کہ پورے بھرت اور کھنڈالی میں تین روز تک جشن منایا جائے اس کے لئے راج بھنڈار سے بھی بہت کچھ ملے گا۔

دربار ختم ہو گیا اور جشن کی تیاریاں ہونے لگیں۔ سرندر پر سحر کی سی کیفیت طاری تھی۔ اسے یہ سب خواب لگ رہا تھا۔ اچانک اسے راج مل گیا تھا گو وہ اناڑی نہیں تھا۔ جگندر نے اسے بہت کچھ سکھایا تھا اور وہ ایک مطلق العنان حکمران کی حیثیت سے راج پاٹ چلا سکتا تھا۔

لیکن پھر بھی اسے یہ سب کچھ عجیب معلوم ہو رہا تھا۔ رات کے نہ جانے کون سے سمے اسے فرصت ملی اور وہ راج کھٹ سر پر رکھے پورنما کی طرف چل پڑا۔ پورنما کے محل میں دیوالی ہو رہی تھی۔ نینا! نے دور سے ہی پورنما کو سرندر کے آنے کی اطلاع دے دی تھی۔ چنانچہ وہ سوانگ رچا کر بیٹھ گئی تھی۔

اس کے سامنے ایک تھال میں گھی کے چراغ جل رہے تھے اور وہ آنکھیں بند کئے ہاتھ جوڑے پرارتھنا کے انداز میں بیٹھی تھی۔ سرندر اندر داخل ہو گیا۔ پورنما کو اس حال میں دیکھ کر اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ کسی کو کا ہے کو ایسی پریمکا ملی ہو گی ایسی سندر ایسی پریم کرنے والی۔

پورنما آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی۔ سرندر دبے قدموں اس کے سامنے آ گیا۔ اس نے سر سے تاج اتارا اور پورنما کے چرنوں میں رکھ دیا۔ پھر وہ آہستہ سے بولا۔

''پورنما۔''

اور پورنما چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے حسین آنکھیں کھول دیں۔ سرندر کو دیکھا اور گھبرائے ہوئے انداز میں کھڑی ہو گئی۔ تب اس کی نگاہ تاج پر پڑی اور وہ اچھل پڑی۔

''مہاراج یہ کیا؟''

''سرندر کہو راج رانی! تمہارا سرندر لوگوں کے لئے مہاراج ہو گا تمہارے لئے نہیں۔'' سرندر نے اسے کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور پورنما نجانے کیا سوچ رہی تھی۔

پھر وہ دونوں جذبات سے چونکے اور پرمحبت انداز میں مسکراتے ہوئے الگ ہو گئے۔

پورنما نے پہلے تھال سے چندن میں انگلی ڈبو کر سرندر کے ماتھے پر تلک لگایا اور پھر پھولوں کا ایک ہار اس کے گلے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے تاج اٹھا کر سرندر کے سر پر رکھ دیا۔ سرندر نے جھک کر تاج پہن لیا۔ پھر اسے اتار! پورنما کے سر پر رکھتے ہوئے بولا۔

''یہ تاج آج بھی تمہارے سر پر ہے پورنما۔''

''میں جانتی ہوں میرے سرندر۔ لیکن یہ تمہارے سر پر ہی اچھا لگتا ہے۔''

''میں کبھی نہیں بھولوں گا پورنما کہ یہ تم نے مجھے دیا ہے۔''

''میں نے اپنا تن من سب کچھ تمہیں دے دیا ہے سرندر! یہ تاج کیا حیثیت رکھتا ہے۔''

''بڑے بھاگ ہیں۔ بڑا بھاگیہ وان ہوں میں۔'' سرندر نے مسرت سے پورنما کو دوبارہ آغوش میں لے لیا اور پورنما نے آنکھیں بند کر کے گلاب کی پتیوں جیسے ہونٹ اس کی طرف بڑھا دیئے۔

دوسری صبح پورنما حسب معمول خوش تھی۔ سرندر کو راج مل جانے سے اس کی بہت سی مشکلات حل ہو گئی تھیں تاہم وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد جگندر کا پتہ کٹ جائے تاکہ سرندر اسے راج رانی بنانے کے اعلان میں دیر نہ کرے۔ اب تو وہ مطلق العنان راجہ تھا۔ اب اسے اس کے اقدام سے روکنے والا کون تھا۔ سوائے جگندر ناتھ کے۔ جگندر ناتھ اب بھی اسے نیک و بد سکھا سکتا تھا۔ حالانکہ پورنما کو سرندر پر پورا بھروسہ تھا لیکن وہ کچے کام کرنے کی عادی نہیں تھی۔ جگندر کی موت کے بعد ہی اسے اطمینان ہو سکتا تھا چنانچہ اس نے نینا! کو طلب کر لیا۔

نینا! مسکراتی ہوئی اس کے سامنے آئی تھی۔

''کیسی گزر رہی ہے نینا؟''

''راج رانی کے راج میں اچھی ہی گزرے گی۔''

''جے پال کے پاس جاتی ہے؟''

''بہت کٹھور ہے پاپی ایک رات بھی چین نہ لینے دے۔'' نینا! نے شرماتے ہوئے کہا۔

''سچی بات تو یہ ہے نینا! تو ہم سے زیادہ خوش نصیب ہے۔'' پورنما نے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں راج رانی جی؟''

''تو نے مہندر کو چاہا وہ تجھے مل گیا۔ اور اس وقت تک تیرا غلام رہا جب تک تو نے چاہا۔ تو نے جے پال کو پسند کیا اور وہ تیرے چرنوں میں آگرا۔ ایک ہم کہ جوانی بیتی جارہی ہے انتظار میں۔ بوڑھا شرت چندر جونک کی طرح لپٹا رہا۔ اس سے جان چھوٹی اور ہتھیارے راکیش سے دل لگایا۔ تو انتظار اور پھر وہ پاپی بھی خودغرض نکلا اور جان گنوا بیٹھا اور اب سرندر ہے۔''

''مگر راج رانی جی! سرندر بھیا تو۔''

''نہیں نیتا۔ ابھی وہ ہمارا نہیں ہے۔ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک جگندر زندہ ہے۔''

''جے پال اس کی تاک میں ہے۔ راج رانی۔ میں اس سے روزانہ بات کرتی ہوں۔''

''نہیں۔ ہم کچھ اور سوچ رہے ہیں۔''

''کیا راج رانی جی؟''

''اب ہم رانی نہیں رہے نا۔ ہماری کون سنتا ہے۔''

''ہائے راج دیدی ایسی باتیں مت کرو۔ میں روؤں گی۔'' نیتا! اداس ہوکر بولی۔ اور دوڑ کر پورنما سے لپٹ گئی۔

''تو بھی یہ محبت مت رکھا کر نیتا۔ کیا تو جے پال سے نہیں کہہ سکتی کہ اگر اس نے جلدی کام نہ کیا تو اس سے ناراض ہوجائے گی۔''

''ایں۔'' نیتا! چونک پڑی چند لمحات پورنما کو دیکھتی رہی پھر بولی۔

''اب اس وقت تک جے پال کے پاس جاؤں تو نرکھ میں جاؤں جب تک وہ جگندر کو نہ مار ڈالے۔''

''ارے نہیں نہیں۔ نیتا! اتنی بڑی سوگند نہ کھا۔''

''جو کہہ رہی ہوں وہی کروں گی راج رانی جی! مجھے کیا معلوم تھا کہ ایسے کام چل سکتا ہے۔''

''ہاں نیتا۔ جے پال سے کہہ یہ کام جلد سے جلد کردے بلکہ اگر موقع ہو تو اسے بلا لو۔''

''ابھی لائی نرکھی کو۔'' نیتا! جلدی سے اٹھ گئی اور تھوڑی دیر کے بعد جے پال اس کے سامنے تھا۔ وہ گردن جھکائے بیٹھا تھا اور اس کے چہرے پر ایک مکارانہ سادگی تھی۔

''کیا حال ہے جے پال۔''

''دیا ہے راج رانی کی۔''

''ہمارا کام نہیں کرو گے؟''

''بھگوان کی سوگند۔ راج رانی۔ بس ایک آدھ دن میں کام ہونے والا ہے۔ جے پال آپ کا داس ہے۔ آپ کی آگیا کا پالن نہیں کرے گا تو پھر کیا کرے گا۔''

''مگر تم جتنی دیر کر رہے ہو اتنا ہی ہمارا کام کٹھن ہوتا جارہا ہے۔''

''میں جان بوجھ کر دیر نہیں کر رہا۔ راج رانی جی! بس یوں سمجھو اب مہاراج جگندر کی موت کا سمے نزدیک آگیا ہے۔''

''نہ جانے کب آئے گا۔ بہرحال جلدی کرو۔ ہم بے چینی سے تمہاری کامیابی کا انتظار کر رہے ہیں۔''

''میں بہت جلد راج رانی کو خوشخبری سناؤں گا۔ راج رانی چنتا نہ کریں۔'' جے پال نے کہا اور پھر وہ پورنما سے اجازت لے کر باہر نکل گیا۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

اور اسی رات تجربہ کار جگندر نے جے پال کو اپنی خلوت میں طلب کیا۔ بوڑھے کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور اس کے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔

''کام پورا ہوگیا ہے جے پال۔'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مہاراج! میں نہیں سمجھا۔''

''آج رات تم ہمیں قتل کردو۔ صبح کو ہماری لاش ملنی چاہئے۔''

''مہاراج!'' جے پال شدید حیرت سے بولا۔ پراسرار راجہ کی بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

''ہمارے ساتھ آؤ جے پال۔ ہم ایک لمبی چال چل رہے ہیں۔ اکیلے تم ہی نہیں ہمارے دوسرے آدمی بھی کام کر رہے ہیں اور آج انہوں نے کام مکمل کرلیا ہے۔''

اور جے پال جگندر کے ساتھ اندرونی کمروں کی طرف چل پڑا۔ اندر کمرے میں اندھیرا تھا۔ جے پال کو کچھ نظر نہیں آیا۔ تب اچانک روشنی کی ایک لو ابھری اور جگندر نے شمع روشن کردی۔ جے پال شمع کے اجالے میں کمرے کو دیکھنے لگا ایک چھپرکھٹ پر کوئی چادر اوڑھے سو رہا تھا۔ جگندر اس کے نزدیک پہنچ گیا۔

''قریب آؤ جے پال۔'' اس نے کہا اور جے پال حیران سا اس کے نزدیک پہنچ گیا تب جگندر نے سوئے ہوئے شخص کے چہرے سے چادر الٹ دی۔ اور جے پال چونک پڑا۔

وہ جگندر ناتھ کی عمر کا ایک شخص تھا جس کی لاش وہاں پڑی ہوئی تھی جے پال چند ساعت تو حیران رہ گیا اور پھر اس کی سمجھ میں بات آنے لگی۔ اس نے بغور اس بوڑھے آدمی کو

دیکھا۔ اس کی جسامت حیرت انگیز طور پر جگندر سے مشابہہ تھی۔ شکل میں البتہ تبدیلی تھی نہ جانے جگندر نے اسے کیسے ہلاک کروا دیا تھا۔ جگندر جے پال کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

''میرے آدمی کسی ایسے شخص کی تلاش میں تھے۔ بالآخر یہ مل گیا یہ اپنی موت مرا ہے۔ وہ صرف اس کی لاش اٹھا کر لائے ہیں۔ کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے۔''

''ہاں مہاراج!'' جے پال نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کی شکل؟''

''راجاؤں کے قتل معمولی نہیں ہوتے۔ تم اس کی گردن کاٹ کر لے جاؤ گے۔ جے پال آؤ اب ہم مل کر اسے جگندر بنا دیں۔''

جگندر اپنا رات کے سونے کا لباس اٹھا لایا اور پھر دونوں نے مل کر اسے لباس پہنایا۔ جگندر نے اپنی انگلیوں میں پڑی ہوئی انگوٹھیاں اس کی انگلیوں میں پہنائیں اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئے۔

''میں نے آج پہریداروں کو چالاکی سے ہٹا دیا ہے اس لئے باہر کا میدان بھی صاف ہے۔'' جگندر نے کہا اور جے پال نے گردن ہلا دی تب وہ لاش کو اٹھا کر جگندر کے چھپر کھٹ پر لے آئے۔ جگندر نے ایک بڑا مرتبان نکالا جس میں کسی جانور کا خون بھرا ہوا تھا۔ پھر اس نے جے پال کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اب تم اس کا سر کاٹ لو جے پال۔ کیا تم یہ کام کر سکو گے؟''

''ضرور کر سکوں گا۔ مہاراج!'' جے پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر لو۔ اپنا کام کر لو۔'' جگندر نے کہا اور ایک خنجر نکال کر جے پال کے ہاتھ میں تھما دیا۔ سنگدل جے پال کے لئے یہ کام مشکل نہیں تھا۔ اس نے تیز دھار والے خنجر سے لاش کی گردن کاٹ لی۔

جگندر گہری نگاہوں سے جے پال کو دیکھ رہا تھا۔ بہر حال کچھ بھی تھا جگندر نے محسوس کیا کہ جے پال کسی کو قتل کرنے میں جھجک محسوس نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد جے پال نے مسہری پر خون الٹ دیا۔ اس نے پورا مرتبان خالی کر دیا تھا۔ کسی زندہ انسان کی گردن کاٹنے سے جس قدر خون بہہ سکتا تھا مسہری پر موجود تھا۔ لاش کی گردن جے پال نے ایک کپڑے میں لپیٹ لی تھی۔

''ہمارا کام پورا ہو گیا۔ جے پال۔''

''ہاں مہاراج کل کا دن بھرت نواس میں نہ جانے کیسے کیسے طوفان لائے گا۔''

''کوئی کسر تو نہیں رہ گئی ہے غور کر لو۔''

''نہیں مہاراج! اب ہر شخص اسے آپ کی لاش سمجھے گا۔''

''میرے ساتھ آؤ جے پال۔ اب تمہیں اپنا پارٹ ادا کرنا ہے۔ بہت ہوشیاری سے کام کرنا ہوگا۔ میں راستے میں تمہیں باقی کام سمجھا دوں گا۔''

''جو آگیا مہاراج!'' جے پال نے کہا اور دونوں خاموشی سے باہر نکل آئے۔ جے پال کی عجیب سی کیفیت تھی۔ وہ دو چالاک اور سازشی انسانوں کے درمیان پھنسا ہوا شخص تھا۔ دونوں ہی اسے استعمال کر رہے تھے۔

''آپ اس دوران کہاں رہیں گے مہاراج!؟ کیا میں آپ کے لئے بندوبست کروں؟''

''ہماری چنتا نہ کرو جے پال۔ ہمارے بہت سے ٹھکانے ہیں اور اب تمہیں جو کچھ کرنا ہے اسے غور سے سن لو۔'' جگندر نے کہا اور جے پال پوری توجہ سے جگندر کی گفتگو سن رہا تھا۔ وہ باتیں کرتے کرتے محل سے باہر نکل آئے تھے۔

◈ ...... ◈ ...... ◈

جے پال نے دیوار پھلانگی اور نینا! کی رہائش گاہ کے خوبصورت لان میں داخل ہو گیا۔ پھر وہ چوروں کی طرح لان طے کر کے اندر پہنچ گیا۔ یہ حصہ راج محل سے ملحق تھا۔ جے پال اس کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا یوں بھی نینا! اب تنہا رہتی تھی۔ اس سے قبل مہندر اس کے ساتھ رہتا تھا۔

نینا! اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی۔ نہ غم تھا نہ فکر۔ پورنما کے راج میں عیش کر رہی تھی اس سے قبل وہ ایک سیدھی سادھی مالن تھی۔ اپنے گھر والے کے ساتھ شریفانہ زندگی بسر کر رہی تھی لیکن برے کی صحبت بھی بری ہوتی ہے۔ چندر بدن کے ساتھ رہ کر وہ نہ جانے کیا سے کیا بن گئی تھی۔

جے پال اس کے پاس پہنچ گیا۔ نینا! کے کمرے میں داخل ہونے میں اسے کوئی دقت نہیں ہوئی تھی اور پھر وہ نینا! کے پلنگ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ خون آلود تھے اور کپڑوں پر بھی خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے۔ یہ دھبے اس نے اس عمارت میں داخل ہونے کے بعد ڈالے تھے۔ نینا! کے سامنے پوری اداکاری کرنی تھی۔

چند ساعت وہ کھڑا نینا! کو دیکھتا رہا پھر اس نے جھک کر اسے آواز دی۔

''نینا! نینا! رانی!''

نینا! کچی نیند کی عادی تھی دوسری آواز پر ہی جاگ گئی اس نے گھبرائے ہوئے انداز

میں آنکھیں کھول دیں اور پھر جے پال کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تم۔ جے پال تم۔ اس سمے؟''

''اٹھو نینا۔ جلدی اٹھو'' جے پال نے عجیب لہجے میں کہا۔

''کیا بات ہے؟'' نینا! اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر اس نے جے پال کا لباس دیکھا اور اچھل پڑی۔ ''ارے جے پال یہ کیا ہوا؟''

''تمہاری اچھا پوری ہوگئی نینا رانی! جگندر اب اس سنسار میں نہیں ہے۔'' جے پال نے کہا۔

''ہائے رام۔'' نینا! نے دونوں ہاتھوں سے سینہ پکڑ لیا۔

''کیوں؟'' جے پال نے حیرت سے اسے دیکھا۔ نینا! کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے تھے۔ شاید ایک لمحے کیلئے دل میں سوئی ہوئی انسانیت نے کروٹ لی تھی۔ جگندر نے اسے بھرے منہ سے بیٹی کہا تھا لیکن دوسرے لمحے شیطانیت غالب آ گئی اور اس نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے تو کپڑے بھی خراب ہیں۔''

''ہاں۔ میں سیدھا تمہارے پاس آیا ہوں۔ دیکھو۔'' جے پال نے اپنے خون آلود ہاتھ اس کے سامنے کر دیئے۔

''چلو اشنان کر لو۔ کپڑوں کا کیا ہو؟''

''تمہارے پاس تو ہوں گے نہیں تم ایسا کرو نینا! میرے گھر سے دوسرے کپڑے نکال لاؤ۔''

''اس سمے نہیں جے پال نہیں۔ میرا من ڈرے گا۔''

''تب پھر میں یہی کپڑے دھو لوں گا۔ صبح تم میرے کپڑے نکال لانا۔'' جے پال نے کہا۔

نینا! کچھ نہ بولی۔ نہ جانے کیوں وہ سہم گئی تھی۔ کافی دیر تک وہ خاموش رہی اور جے پال اسے دیکھتا رہا۔

''کہاں تو میرے اتنا پیچھے پڑی ہوئی تھی نینا! اور کہاں اب اتنا ڈر رہی ہو۔'' جے پال نے کہا۔

''نہیں جے پال میں ڈر نہیں رہی سوچ رہی ہوں پورنما کو کب خبر دوں؟''

''ابھی اسی وقت چلی جاؤ۔''

''مجھے ڈر لگے ہے۔''

''پگلی ہو تم۔ پورنما کو ابھی خبر دے دو۔ اسے بہت خوشی ہوگی۔''

''تم اشنان کر لو میں جاتی ہوں۔'' نینا! نے کہا اور پھر اس نے ایک چادر اوڑھی اور سہمی ہوئی سی راج محل کے اندرونی حصے سے پورنما کی رہائش گاہ کی طرف چل پڑی۔ راستے میں طرح طرح کے خیالات اس کے دل میں آ کر اسے پریشان کر رہے تھے۔ سرندر اسے بہن کہتا تھا۔ جگندر نے اسے بیٹی کہا تھا۔

اور اور اس کے قتل میں نینا! کا پورا پورا ہاتھ تھا۔ اس نے اپنے باپ کو قتل کرا دیا تھا۔ باپ کو قتل کرا دیا تھا اونہہ منہ بولا باپ اور اسے باپ بھی تو پورنما کے کہنے سے بنایا تھا۔

وہ پورنما کے کمرے کے دروازے پر پہنچ گئی اور پھر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگئی۔ پورنما ایک خوبصورت چھپر کھٹ پر سو رہی تھی آرام و سکون کی نیند جیسے اسے دنیا کا کوئی غم نہ ہو۔ کوئی فکر نہ ہو۔ معصوم شکل دنیا کا منتخب حسن' کون سوچ سکتا تھا کہ اس حسین چہرے کے اندر ایک زہر بھری ناگن چھپی ہوئی ہے۔

''راج رانی!'' نینا! نے اسکا پاؤں ہلایا۔

''سرندر۔ میرے سرندر۔'' پورنما کے منہ سے آواز نکلی۔

''میں نینا! ہوں رانی۔''

''مجھے آغوش میں لے لو سرندر۔ میں پیاسی ہوں جنم جنم کی پیاسی۔''

''راج رانی جی! راج رانی؟'' نینا! نے اسے زور سے جھنجھوڑا اور اس بار پورنما جاگ گئی۔ اس نے حیران نگاہوں سے نینا! کو دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''سرندر بھیا کے سپنے دیکھ رہی تھیں؟'' نینا! نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تجھے کیسے معلوم؟''

''مجھے ہی سرندر سمجھ بیٹھی تھیں۔'' نینا! ہنسنے لگی۔

''خاموش رہ نرکھنی تو اس سمے کہاں آ گئی؟''

''ایک خبر لائی ہوں راج رانی جی!'' نینا! سنجیدہ ہوگئی۔

''کیسی خبر؟''

''جے پال نے آج اپنا کام کر لیا۔''

''کیا؟'' پورنما اچھل پڑی۔

''ہاں رانی دیدی! آپ کی چنتا ختم ہوگئی۔ مہاراج جگندر ناتھ اس جہان سے رخصت ہو گئے۔''

''نینا۔'' پورنما دبے دبے جوش سے چیخ پڑی۔

''ہاں رانی دیدی! بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔''

''کیا۔کیا جے پال نے خود تجھے بتایا ہے؟''

''ہاں خون میں ڈوبا ہوا آیا تھا۔خود اس کی اپنی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔''

''تو تو وہ کامیاب ہو گیا۔'' پورنما نے آنکھیں بند کر لیں چند ساعت خاموشی رہی پھر اس نے کھینچ کر نینا! کو سینے سے لگا لیا۔

''سب سے بڑا کانٹا نکل گیا نینا۔ سب سے بڑا کانٹا نکل گیا۔ میں آج بہت خوش ہوں۔ بہت ہی خوش۔تو نے دیکھا نینا۔تو نے دیکھا۔پورنما کا کوئی وار آج تک خالی گیا؟''

''میری پرارتھنا ہے پورنما دیدی کہ بھگوان آپ کو سدا سکھی رکھے۔ وہی ہو جو آپ چاہیں۔''

''تو ہماری سچی سکھی ہے نینا! ہمیں تیرے اوپر مان ہے تو نے ہر آڑے وقت میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ہم تیرے لئے کیا کریں؟''

''آپ نے میرے لئے سب کچھ کر دیا ہے راج رانی جی! مجھے اب اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔''

''آؤ نینا! جے پال سے ملیں ہم اسے انعام دیں گے۔''

''آؤ۔'' پورنما نے ایک چادر اوڑھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں عورتیں رات کی تاریکی میں باہر نکل آئیں۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا دونوں اس حصے میں پہنچ گئیں جہاں نینا! رہتی تھی۔ جے پال اندر موجود تھا۔ اس کے گھبرانے کی وجہ اور تھی وہ سوچ رہا تھا کہ حالات اب جانے کون سا رخ اختیار کریں؟

پورنما اور نینا! کی آہٹ سن کر وہ اچھل پڑا اور خوفزدہ نگاہوں سے انہیں دیکھنے لگا۔

''جے پال۔'' پورنما نے اسے مخاطب کیا۔

''راج رانی!'' جے پال نے لرزتی آواز میں کہا۔

''کیا نینا! نے ٹھیک خبر دی ہے۔ تمہیں یقین ہے کہ بوڑھا سانپ مر گیا ہے؟'' پورنما نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے شبہ نہیں چھوڑا ہے راج رانی میں نے اس کا سر الگ کر لیا تھا اور پھر اسے اندھی گڑھی میں ڈال آیا ہوں۔''

''اوہ۔'' پورنما نے مسرت سے دیوانی ہو کر کہا۔ ''اتنا بڑا کام کیا ہے تو نے اور پھر ایسے خوفزدہ ہو میں تمہارا منہ موتیوں سے بھر دوں گی۔ بھرت نواس اور کھنڈالی کے مہامنتری جی! میں تمہارا منہ موتیوں سے بھر دوں گی۔ یہ لو۔ یہ لو۔'' پورنما نے اپنے گلے سے موتیوں کا ہار اور اپنے

جسم کا ایک ایک زیور اتار کر جے پال کے اوپر پھینک دیا۔

اور جے پال کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ یہ پہلا انعام ہی کافی قیمتی تھا۔

''پر اپنے آپ کو سنبھالو جے پال! اگر تمہاری یہ ہی حالت رہی تو کوئی تمہارے اوپر شک بھی کر سکتا ہے۔''

''میں ٹھیک ہوں رانی جی! بس کل پیش آنے والے حالات کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔''

''تم بالکل بے فکر رہو جے پال۔ جب تک پورنما زندہ ہے تمہارے اوپر آنچ نہیں آئے گی۔ اچھا اب میں چلتی ہوں۔ نینا! تم جے پال کو سنبھالو۔'' پورنما نے مسکراتے ہوئے کہا اور نینا! نے شرماتے ہوئے گردن جھکا لی۔ پورنما چادر اوڑھ کر چل پڑی اور پھر وہ دروازے سے نکل گئی۔

چندر بدن نے اس لمبے جیون میں نہ جانے کیسے کیسے کھیل کھیلے تھے۔ کیا کچھ نہ کیا اس نے۔ پر ایک سپنے نے اس کا صدیوں کا سکھ چھین لیا۔ اس نے دیکھا وہ ایک جنگل بیابان میں چلی جا رہی ہے۔ پھر اسے ایک بوڑھا جوگی ملتا ہے جو اسے ایک آئینہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے۔

''درپن دیکھے گی سندری۔''

چندر بدن کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس کے منہ سے نکلا۔

''نہیں۔ میں درپن نہیں دیکھوں گی۔ جوگی غائب ہو گیا۔ لیکن یہ سپنا اس کی جان کا روگ بن گیا اور رات کو ایک مخصوص وقت اسے وہی سپنا آتا اور جوگی اس سے کہتا۔

''درپن دیکھے گی سندری۔''

''درپن دیکھے گی سندری۔''

ہے بھگوان یہ کیسا سپنا ہے۔ یہ مجھے بار بار نظر کیوں آتا ہے۔ چندر بدن جیون میں پہلی بار پریشان ہوئی تھی۔ صدیوں کا جیون بتا چکی تھی۔ اب تو بھول چکی تھی کہ ماتا پتا کون تھے۔ یاد کرنے پر بھی کچھ یاد نہیں آتا تھا۔ جب بھی یہ سپنا دیکھتی دل پریشان ہو جاتا تھا۔ پھر ایک دن عالم خواب میں اس نے کہہ دیا۔

''ہاں میں درپن دیکھنا چاہتی ہوں۔ دکھاؤ مجھے درپن دکھاؤ۔'' لمحوں میں سب کچھ بدل گیا۔ نہ محل رہا نہ محل والے۔ جنگل بیابان تھا۔ اور وہ چلی جا رہی تھی۔ پھر اسے ایک جھونپڑی نظر آئی۔ وہ بری طرح تھک گئی تھی۔ آرام کرنے کیلئے وہ اس جھونپڑی میں داخل ہوئی اور اس کے فرش پر سیدھی سیدھی لیٹ گئی۔ تب اس نے چھت پر ایک آئینہ دیکھا۔ اس آئینے میں اسے اپنا چہرہ

نظر آیا اور اس نے خوف سے آنکھیں بند کرلیں۔ جھریاں ہی جھریاں۔ گوشت کے نام پر لکیریں لٹکی ہوئی تھیں پھر وہی آواز ابھری۔

''یہ تیرا اصل ہے چندر بدن۔ یہ ہی اب تیرا اصل ہے۔''

''نہیں مجھے یہ اصل نہیں چاہئے۔'' وہ حلق پھاڑ کر چیخی۔

''یہ تو تجھے اپنانا ہی تھا کیونکہ اب یہ تیری اصلیت ہے۔''

''آہ مجھے میرے بھون میں پہنچا دوں۔''

''وہ سب ملیا میٹ ہو چکا ہے کیونکہ وہ صدیوں کی داستان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد نہ تو پورنمار ہی۔ نہ اس کی داسی اور اس کا پریم۔ ہاں گنگا پور میں ایک بوڑھی جوگن نظر آتی ہے جس کی صورت انتہائی مکروہ ہے۔ وہ درد بھرے بھجن گاتی ہے اور لوگوں سے کہتی ہے کہ ہے کوئی جو اسے اس جیون سے نجات دلائے۔ شاید یہ ہی چندر بدن ہے۔

ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا
نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

انسان فانی ہے کہ جو کچھ آسمان میں تحریر ہے وہی اس کا اصل ہے اور اصل سے پلٹنا صرف اور صرف نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

☆......ختم شد......☆